

# عَشَادِیَات

## قرآن و حدیث

اس کتاب میں اُن چیزوں کا بیان ہے جو قرآن و حدیث  
میں دس دس مرتبہ یا دس کی تعداد کے حوالہ سے مذکور ہیں

[www.KitaboSunnat.com](http://www.KitaboSunnat.com)

مؤلف  
انجنیئر عبدالمجید انصاری

مکتبہ قدوسیہ





## معزز قارئین توجہ فرمائیں

- کتاب و سنت ڈاٹ کام پر دستیاب تمام الیکٹرانک کتب... عام قاری کے مطالعے کیلئے ہیں۔
- مَجْلِسُ التَّحْقِیْقِ الْإِسْلَامِیِّ کے علمائے کرام کی باقاعدہ تصدیق و اجازت کے بعد (Upload) کی جاتی ہیں۔
- دعوتی مقاصد کیلئے ان کتب کو ڈاؤن لوڈ (Download) کرنے کی اجازت ہے۔

## تنبیہ

ان کتب کو تجارتی یا دیگر مادی مقاصد کیلئے استعمال کرنے کی ممانعت ہے  
کیونکہ یہ شرعی، اخلاقی اور قانونی جرم ہے۔

اسلامی تعلیمات پر مشتمل کتب متعلقہ ناشرین سے خرید کر تبلیغ دین کی  
کاوشوں میں بھرپور شرکت اختیار کریں

**PDF** کتب کی ڈاؤن لوڈنگ، آن لائن مطالعہ اور دیگر شکایات کے لیے  
درج ذیل ای میل ایڈریس پر رابطہ فرمائیں۔

✉ [KitaboSunnat@gmail.com](mailto:KitaboSunnat@gmail.com)

🌐 [www.KitaboSunnat.com](http://www.KitaboSunnat.com)

www.KitaboSunnat.com



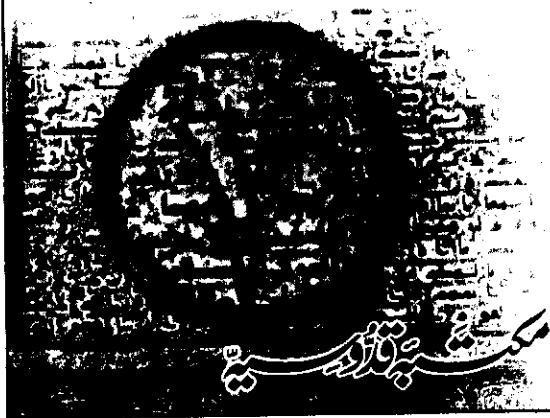


# حُکْمِ اِیْمَانِ

## قرآن و حدیث

اس کتاب میں ان چیزوں کا بیان ہے جو قرآن و حدیث  
میں دس دس مرتبہ یا دس کی تعداد کے حوالہ سے مذکور ہیں

مولف  
انجنیئر عبدالمجید انصاری



مکتبہ پرتو

ضوابط و صورت اور معیاری مطبوعات

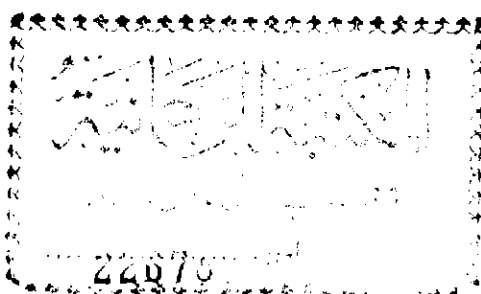
کتاب و سنت

کی

نشر و اشاعت

کے لیے

کوشاں



اس کتاب کے  
جملہ حقوق اشاعت محفوظ ہیں

القسم طبعات  
ابوبکر قدوسی

اشاعت — ۲۰۱۲ء

قدوسیہ اسلامک پریس



مکتبہ قدوسیہ

Tel: +92-42-37351124, 37230585  
maktaba\_quddusia@yahoo.com

رجمان مارکیٹ • غزنی سٹریٹ • اردو بازار • لاہور پاکستان



# فہرست مضامین

صفحہ	مضامین	نمبر شمار	صفحہ	مضامین	نمبر شمار
۶۲	درندوں کے علاوہ دس حیوان چوپایوں کا ذکر	۲۰	۱۱	حرفِ اوّل	۱
۶۳	”اسکون“ کا دس بار ذکر	۲۱	۱۲	انتساب	۲
۶۶	”غافل“ کا دس بار ذکر ہے	۲۲	۱۳	پیش لفظ	۳
۶۸	”بیٹاق“ کا دس بار ذکر	۲۳	<h2>حصہ اوّل</h2> <h3>بجوالہ</h3> <h3>قرآن شریف</h3>		
۷۱	”دیارِ ہم“ کا دس بار ذکر	۲۴			
۷۳	سورۃ البقرۃ میں ”اللہ“ کا دس بار ذکر	۲۵			
۷۷	”عذابِ مہین“ کا دس بار ذکر	۲۶			
۷۹	”الف“ کا دس بار ذکر	۲۷	۱۷	سورۃ البقرۃ میں ”آخرت“ کا دس بار ذکر	۱
۸۱	”عدو“ کا دس بار ذکر	۲۸	۲۰	”انزل من السماء ماء“ کا دس بار ذکر	۲
۸۳	”یخلفون“ کا دس بار ذکر	۲۹	۲۲	”نزلنا“ کا دس بار ذکر	۳
۸۵	”کتاب و حکمت“ کا دس بار ذکر	۳۰	۲۳	”حجّۃ“ کا دس بار ذکر	۴
۸۸	”ملت“ کا دس بار ذکر	۳۱	۲۵	”ازواج“ کا دس بار ذکر	۵
۹۰	”حنیفا“ کا دس بار ذکر	۳۲	۲۸	ازواجِ امّی جنت کی دس صفات	۶
۹۲	”انتم“ کا دس بار ذکر	۳۳	۳۰	قرآن مجید میں دس پرندوں کا ذکر	۷
۹۳	”النجرات“ کا دس بار ذکر	۳۴	۳۳	”خون“ کا دس بار ذکر	۸
۹۷	”ممیت“ کا دس بار ذکر	۳۵		”اولئک اصحاب النار ہم فیہا محاللون“	۹
۹۹	”قاہوا“ کا دس بار ذکر	۳۶	۳۷	کا دس بار ذکر	
۱۰۱	”الہکم“ کا دس بار ذکر	۳۷	۴۰	”اولوا“ کا دس بار ذکر	۱۰
۱۰۲	”الریاح“ کا دس بار ذکر	۳۸	۴۲	”لعمرا“ کا دس بار ذکر	۱۱
۱۰۵	”یہتدون“ کا دس بار ذکر	۳۹	۴۳	”پھڑپھڑے“ کا دس بار ذکر	۱۲
۱۰۷	”اباءنا“ کا دس بار ذکر	۴۰	۴۷	”باب“ کا دس بار ذکر	۱۳
۱۰۹	”یا کلون“ کا دس بار ذکر	۴۱	۴۹	حضرت موسیٰ علیہ السلام کی ”لائی“ کا دس بار ذکر	۱۴
۱۱۱	ایک آیت میں متعین کی دس صفات کا ذکر	۴۲	۵۱	نباتات میں دس پھولوں بڑیوں کا ذکر	۱۵
۱۱۲	”العید“ کا دس بار ذکر	۴۳	۵۲	”ادب“ کا دس بار ذکر	۱۶
۱۱۳	”العماء“ کا دس بار ذکر	۴۴	۵۵	”ہادوا“ کا دس بار ذکر	۱۷
			۵۸	”الطور“ کا دس بار ذکر	۱۸
۱۱۵	”یرید اللہ“ کا دس بار ذکر	۴۵	۶۰	”کونوا“ کا دس بار ذکر	۱۹

# فہرست مضامین

صفحہ	مضامین	نمبر شمار	صفحہ	مضامین	نمبر شمار
۱۷۸	"انہام" کا دس بار ذکر	۷۳	۱۱۸	"الشہر" کا دس بار ذکر	۳۶
۱۷۹	"انہاء کسم" کا دس بار ذکر	۷۴	۱۲۰	"لباس" کا دس بار ذکر	۳۷
۱۸۳	"انہ" کا دس بار ذکر	۷۵	۱۲۲	"ما کلو" کا دس بار ذکر	۳۸
۱۸۵	"اللاتی" کا دس بار ذکر	۷۶		حج میں قربانی کی طاقت نہ ہو تو دس روزے رکھے جائیں	۳۹
۱۸۸	سورۃ النساء میں "رحمۃ" کا دس بار ذکر	۷۷	۱۲۵	"مہطوا" کا دس بار ذکر	۵۰
۱۹۰	سورۃ النساء میں "الکافرین" کا دس بار ذکر	۷۸	۱۲۶	"فضل" کا دس بار ذکر	۵۱
۱۹۲	"ضلال بعید" کا دس بار ذکر	۷۹	۱۲۸	"سریع" کا دس بار ذکر	۵۲
۱۹۳	"یحلفون" کا دس بار ذکر	۸۰	۱۳۱	"العزت" کا دس بار ذکر	۵۳
۱۹۷	"نفسک" کا دس بار ذکر	۸۱	۱۳۳	"زین" دس بار ذکر	۵۴
۱۹۹	سورۃ النساء میں "سوشین" کا دس بار ذکر	۸۲	۱۳۳	"اذنہ" کا دس بار ذکر	۵۵
۲۰۱	"وعدہ" کا دس بار ذکر	۸۳	۱۳۷	"اسحق" کا دس بار ذکر	۵۶
۲۰۳	"ہیچلون" کا دس بار ذکر	۸۴	۱۴۰	"اولادکم" کا دس بار ذکر	۵۷
۲۰۶	"ہیشا" کا دس بار ذکر	۸۵	۱۴۳	"متاعا" کا دس بار ذکر	۵۸
۲۰۷	"عنہم" کا دس بار ذکر	۸۶	۱۴۶	"ازواجہم" کا دس بار ذکر	۵۹
۲۰۹	"اتخلفہم" کا دس بار ذکر	۸۷	۱۴۸	ایک آیت میں اللہ تعالیٰ کی صفات اور قدرت و عظمت پر دس کلمات	۶۰
۲۱۱	سورۃ النساء میں یہودی دس بد اعمالیوں کا ذکر	۸۸	۱۵۰	"اللہ لا یہدی القوم الظالمین" کا دس بار ذکر	۶۱
۲۱۳	"رسلہ" کا دس بار ذکر	۸۹	۱۵۲	"غنی حمید" کا دس بار ذکر	۶۲
۲۱۵	ایک آیت میں دس غذاؤں کی حرمت کا ذکر	۹۰	۱۵۴	"اقاموا" کا دس بار ذکر	۶۳
۲۱۶	سورۃ المائدہ میں حضرت مریم علیہا السلام کا ذکر	۹۱	۱۵۶	"یتبعون" کا دس بار ذکر	۶۴
۲۱۹	"اصبحوا" کا دس بار ذکر	۹۲	۱۵۸	"ذلوہم" کا دس بار ذکر	۶۵
۲۲۱	"دعلو" کا دس بار ذکر	۹۳	۱۶۰	"دینہم" کا دس بار ذکر	۶۶
۲۲۲	"جنت النعم" کا دس بار ذکر	۹۴	۱۶۳	"نوحا" کا دس بار ذکر	۶۷
	قسم کے کفارہ کی ایک صورت دس مساکین کو کھانا کھانا	۹۵	۱۶۵	"انباء" کا دس بار ذکر	۶۸
۲۲۳			۱۶۷	"من الطین" کا دس بار ذکر	۶۹
۲۲۵	"رجس" کا دس بار ذکر	۹۶	۱۶۹	"فاطوا اللہ واطیعوا" کا دس بار ذکر	۷۰
۲۲۶	"فکک" کا دس بار ذکر	۹۷	۱۷۱	"صلوہم" کا دس بار ذکر	۷۱
۲۲۸	"ہلغ" کا دس بار ذکر	۹۸	۱۷۳	"افواہم" کا دس بار ذکر	۷۲
۲۳۱	"ہاست" کا دس بار ذکر	۹۹	۱۷۵		
۲۳۳	"اہواب" کا دس بار ذکر	۱۰۰			



# غرائب قرآن وحدیث

نمبر شمار	مضامین	صفحہ	نمبر شمار	مضامین	صفحہ
۱۰۱	"الصود" کا دس بار ذکر	۲۳۳	۱۲۹	دس اوصاف کے حامل اہل دانش کے لیے آخرت کا کھربے	۲۸۲
۱۰۲	"عالم الغیب والشہادۃ" کا دس بار ذکر	۲۳۶	۱۳۰	"شکور" کا دس بار ذکر	۲۸۳
۱۰۳	"لوطاً" کا دس بار ذکر	۲۳۸	۱۳۱	"حزب" کا دس بار ذکر	۲۸۵
۱۰۴	"تنبیر" کا دس بار ذکر	۲۳۹	۱۳۲	"عیون" کا دس بار ذکر	۲۸۷
۱۰۵	"الخل" کا دس بار ذکر	۲۴۱	۱۳۳	سورۃ النحل میں "العلاب" کا دس بار ذکر	۲۸۸
۱۰۶	"مسرہین" کا دس بار ذکر	۲۴۳	۱۳۴	سورۃ النبی اسرائیل میں "القرآن" کا دس بار ذکر	۲۹۰
۱۰۷	"النین" کا دس بار ذکر	۲۴۵	۱۳۵	سورۃ النبی اسرائیل کے ایک رکوع میں دس احکام	۲۹۲
۱۰۸	سورۃ الانعام کے ایک رکوع میں دس احکام	۲۴۷	۱۳۶	"لا سطح" سے متعلق مختلف گروہوں کے علاوہ	۲۹۳
۱۰۹	"الکیل" کا دس بار ذکر	۲۴۹	۱۳۷	دس صفات ذمیرہ کے حامل اشخاص	۲۹۴
۱۱۰	ایک نیک کا دس متااجر	۲۵۱	۱۳۸	نبی کریم ﷺ کو بطور خاص دس انبیاء علیہم السلام کا ذکر کرنے کا حکم	۲۹۵
۱۱۱	"الساجدین" کا دس بار ذکر	۲۵۱	۱۳۹	"یوعیون" کا دس بار ذکر	۲۹۷
۱۱۲	سورۃ الاعراف میں "جنت" کا دس بار ذکر	۲۵۳	۱۴۰	قیامت کے دن کفار کہیں گے کہ وہ دنیا میں دس دن رہے	۲۹۸
۱۱۳	جنت میں دس چیزیں نہ ہوں گی	۲۵۵	۱۴۱	رحمان کے نیک بندوں کی دس صفات	۲۹۹
۱۱۴	"اغنی" کا دس بار ذکر	۲۵۷	۱۴۲	"الاعویین" کا دس بار ذکر	۳۰۱
۱۱۵	"ماتون" کا دس بار ذکر	۲۵۸	۱۴۳	ایک آیت میں دس اوصاف والے مرد و خواتین کے لیے بخشش اور بڑے اجر کا ذکر	۳۰۲
۱۱۶	"مدین" کا دس بار ذکر	۲۵۹	۱۴۴	دس اوصاف کے حامل لوگوں کے لیے آخرت میں بہتر اور بڑی اجر	۳۰۳
۱۱۷	"وہم لایشعرون" کا دس بار ذکر	۲۶۲	۱۴۵	سورۃ الحجرات میں معاشرے کی اصلاح کے لیے دس احکام	۳۰۵
۱۱۸	اللہ تعالیٰ نے حضرت موسیٰ علیہ السلام کے لیے کوہ طور پر تیس راتوں میں دس کا اضافہ کر کے چالیس کر دیا	۲۶۳	۱۴۶	سورۃ المجادلہ میں آداب مجلس، سرگوشی اور فرائض پر دس احکام	۳۰۶
۱۱۹	"جنتہ" کا دس بار ذکر	۲۶۳	۱۴۷	جنت کے مستحق لوگوں کی دس صفات	۳۰۸
۱۲۰	"قلوی" کا دس بار ذکر	۲۶۵	۱۴۸	سورۃ الرسالت میں "ویل یومئذ للمکذبین" کا دس بار ذکر	۳۱۰
۱۲۱	"الاعراب" کا دس بار ذکر	۲۶۷	۱۴۹	سورۃ النجم میں اللہ تعالیٰ کی دس راتوں کی قسم	۳۱۱
۱۲۲	"الصدق" کا دس بار ذکر	۲۷۰	۱۵۰	سورۃ النجم میں نبی کریم ﷺ کے لیے خوشخبری اور انعامات و ہدایات پر دس باتیں	۳۱۱
۱۲۳	"القرون" کا دس بار ذکر	۲۷۲			
۱۲۴	"یغنی" کا دس بار ذکر	۲۷۳			
۱۲۵	کفار کو قرآن مجید کی شش دس سورتیں لانے کا چیلنج	۲۷۵			
۱۲۶	"بشرنا" کا دس بار ذکر	۲۷۶			
۱۲۷	"قلو آتانا" کا دس بار ذکر	۲۷۸			
۱۲۸	"یملکون" کا دس بار ذکر	۲۸۰			

صفحہ	مضامین	نمبر شمار	صفحہ	مضامین	نمبر شمار
۳۲۵	قرآن مجید کا ایک حرف پڑھنے کے عوض دس نیکیاں	۱۷		حصہ دوم	
	سورۃ الکہف کی پہلی دس آیات دجال کے نفع سے بچاؤ کے لیے	۱۸		بحوالہ	
۳۲۶	سورۃ المؤمنین کی دس آیات پر عمل کرنے والا جنت میں داخل ہوگا	۱۹		حدیث شریف	
۳۲۶	سورۃ الروم میں روم کا فاس پر غالب ہونے کی پیش گوئی پر دس سال کی شرط	۲۰	۳۱۵	جنت کی خوشخبری پانے والے دس صحابہ کرام رضی اللہ عنہم	۱
۳۲۷	ایک بار درود پڑھنے والے پر اللہ تعالیٰ دس رحمتیں نازل فرماتا ہے	۲۱	۳۲۵	نبی کریم ﷺ کی دس باتوں کی وصیت	۲
۳۲۹	دس باتوں پر عمل کرنے والے کے سارے گناہ اللہ تعالیٰ بخش دے گا	۲۲	۳۲۵	نبی کریم ﷺ کے دس ارشادات	۳
۳۲۹	"لا الا للہ..... شہی قدم" دس بار پڑھنے پر چار ظلم آزاد کرنے کا ثواب	۲۳	۳۲۷	دس چیزیں فطری ہیں	۴
۳۳۱	ایم عمرات کی دعا پڑھنے والے کی دس برائیاں دور اور دس درجے بلند ہو جاتے ہیں	۲۴	۳۲۸	دس باتوں کی ممانعت	۵
۳۳۲	السلام علیکم کہنے والے کے لیے دس نیکیاں	۲۵		بارش کے پانی سے کاشت پر زمین کی پیداوار کے دس حصوں میں ایک حصہ زکوٰۃ	۶
۳۳۳	ایک تنگی کا اجر دس گنا	۲۶	۳۲۹	دس دن کجھور کی پیداوار سے ایک خوشہ مساکین کے لیے	۷
	نبی کریم ﷺ رات کے قیام سے پہلے دس مرتبہ تسبیحات پڑھتے	۲۷	۳۳۰	شہد کی دس مشکوں پر ایک مشک زکوٰۃ	۸
۳۳۵	حضرت نعمان رضی اللہ عنہ دس اونٹوں کے عوض فروخت کر دیئے گئے	۲۸	۳۳۰	اونٹ کی قربانی میں ایک سفر میں دس آدمی شریک ہوئے	۹
۳۳۵	نبی کریم ﷺ کی حضرت انس رضی اللہ عنہ نے دس سال خدمت کی	۲۹		حج پر قربانی کا جانور نہ میسر ہونے پر دس روزے رکھے جائیں	۱۰
۳۳۷	ستر سے زیادہ آدمیوں نے دس دس کے گروہ میں سیر ہو کر کھانا کھایا	۳۰	۳۳۱	نبی کریم ﷺ نے دس سال قربانی کی	۱۱
۳۳۸	تین سو کے قریب آدمیوں نے دس دس کے گروہ میں سیر ہو کر کھانا کھایا	۳۱	۳۳۲	تقریر میں دس کوڑوں سے زیادہ نہ مارنے کا حکم	۱۲
۳۵۰			۳۳۲	شراب سے متعلق دس آدمیوں پر لعنت	۱۳
			۳۳۳	انگلی کی دیت دس اونٹ	۱۴
			۳۳۳	قیمت کے مال میں ایک اونٹ دس بکریوں کے برابر رکھا گیا	۱۵
			۳۳۳	شہید خواہش کرے گا کہ وہ دس مرتبہ اللہ کی راہ میں قتل کیا جائے	۱۶

صفحہ	مضامین	نمبر شمار	صفحہ	مضامین	نمبر شمار
۳۵۷	حضرت اقرع بن حابس رضی اللہ عنہ کے دس بیٹے تھے	۳۶	۳۵۳	حضرت موسیٰ علیہ السلام نے دس برس حروری کی	۳۲
۳۵۹	مآخذ	۱	۳۵۳	ایک دعائیں دس باتیں	۳۳
			۳۵۵	قیامت کی دس نشانیاں	۳۴
				دوزخ سے آخر میں نکلنے والے شخص کے لیے دس	۳۵
			۳۵۶	دنیا کے برابر جنت	



بسم اللہ الرحمن الرحیم

## حرفِ اوّل

محترم انجینئر عبدالجید انصاری صاحب حفظہ اللہ تعالیٰ ریٹائرڈ ڈائریکٹر پروکیورمنٹ پاکستان ریلوے کی یہ پانچویں تالیف ہے۔ اس سے پہلے ان کی چار کتابیں منظر عام پر آچکی ہیں۔ ان کتابوں کا کوئی ایک خاص موضوع نہیں ہے۔ قرآن کریم اور احادیث رسول ﷺ میں جن چیزوں کا کسی ایک ہی آیت یا حدیث میں ذکر آیا ہے۔ فاضل مرتب نے ان کو ایک ایک کتاب میں جمع کر دیا ہے۔ مثلاً دودو باتوں والی آیت یا حدیث، ۳، ۳ باتوں والی آیات و احادیث، ۴، ۴ باتوں، ۵، ۵ باتوں والی آیات و احادیث کو الگ الگ حصوں میں جمع کر دیا ہے اور یوں اپنی ریٹائرڈ زندگی کے لیے ایک بہترین مصروف اور اچھوتا موضوع اختیار کر لیا ہے۔ گویا بقول ایک شاعر۔

ہم پیر وی قیس، نہ فرہاد کریں گے      ہم طرز جنوں اور ہی ایجاد کریں گے  
ایک نیا طرز تالیف ایجاد کیا ہے۔

زیر نظر پانچویں کتاب میں انہوں نے وہ آیات قرآنیہ اور احادیث رسول ﷺ جمع کی ہیں جن میں دس دس باتوں کا ذکر ہے۔

اللہ تعالیٰ ان کی اس کاوش کو قبول فرمائے اور سابقہ کتابوں کی طرح اس کو بھی قبول عام حاصل ہو اور ذخیرہ آخرت ثابت ہو۔

ویرحمہ اللہ عبد ا قال آمینا

حافظ صلاح الدین یوسف

مدیر: شعبہ تحقیق و تالیف دارالسلام لاہور

مشیر: وفاقی شرعی عدالت۔ پاکستان

ربیع الاول ۱۴۳۳ھ۔ فروری ۲۰۱۲ء

بسم اللہ الرحمن الرحیم

# انتساب

شاعر اسلام مولانا علی محمد مصباح

اور

میرے دادا حاجی نظام الدین

کے نام

جنہوں نے اپنے وعظ و تبلیغ سے لکڑیالہ تحصیل ترن تارن ضلع امرتسر کے  
مسلمانوں کو تحریک پاکستان کے حوالہ سے بیدار کیا اور ان کے دلوں میں  
توحید باری تعالیٰ کا سبق راسخ کیا۔

اللہ تعالیٰ ان کے درجات بلند فرمائے۔ آمین!

عبدالحجید انصاری

بسم اللہ الرحمن الرحیم

## پیش لفظ

پہلی چار کتابوں ”ثنائیات قرآن و حدیث“، ”مثنائیات قرآن و حدیث“، ”رباعیات قرآن و حدیث“ اور ”خمسائیات قرآن و حدیث“ کے ”پیش لفظ“ میں بھی جیسا درج ہے کہ قرآن مجید اور حدیث شریف میں مختلف تعداد کا بھی تذکرہ ملتا ہے۔ مثلاً ایک اللہ۔ اعمال لکھنے والے دو فرشتے۔ حضرت صالح علیہ السلام کی قوم کو عذاب سے پہلے تین دن کی مہلت۔ احيائے موتیٰ سے متعلق حضرت ابراہیم علیہ السلام کی دلی تسکین کے لیے ان کو چار پرندوں کے ٹکڑوں کو پہاڑوں پر رکھ کر ان کو بلانے کا حکم۔ روزانہ پانچ نمازیں۔ اللہ تعالیٰ کا آسمانوں اور زمین کو چھ دنوں میں پیدا کرنا۔ سات آسمان۔ جنت کے آٹھ دروازے۔ حضرت موسیٰ علیہ السلام کو دی گئیں نو نشانیاں۔ حضرت موسیٰ علیہ السلام کا مدین میں دس سال تک بکریاں چرانا۔ حضرت یوسف علیہ السلام کو خواب میں گیارہ ستاروں کا سجدہ کرنا۔ حضرت موسیٰ علیہ السلام کے عصا مارنے سے پتھر سے پانی کے بارہ چشمے جاری ہونا۔

قرآن و حدیث میں دس کی تعداد کا تذکرہ بھی ہے۔ قرآن و حدیث میں دس کی تعداد کے زیادہ سے زیادہ مضامین کو زیر نظر کتاب میں یکجا کرنے کی کوشش کی ہے۔ اس سے قرآن و حدیث کی تعلیمات کے ایک قابل ذکر حصے سے براہ راست واقفیت حاصل ہو سکتی ہے۔

قرآن مجید میں دس کی تعداد کے مضامین کے لیے مختلف تفاسیر اور اسلامی کتب سے مدد لی گئی ہے۔ جہاں کسی آیت کی ایک سے زیادہ تعبیریں ممکن ہوئیں یا مجھے کوئی مشکل پیش آئی تو مختلف تفاسیر سے استفادہ کیا گیا۔ ہر عنوان کے تحت قرآن مجید کی متعلقہ سورت اور آیت کا حوالہ دیا گیا ہے۔ اسی طرح ہر حدیث شریف کے ساتھ کتب احادیث میں سے کم از کم ایک کتاب کا حوالہ دیا گیا ہے۔ احادیث میں دس کی تعداد کے مضامین کے لیے کتب احادیث کے اُردو تراجم سے مدد لی گئی ہے۔ اس سلسلے میں مولوی محمد حسین رحمانی کا اور ان احباب کا شکر گزار ہوں جنہوں نے مجھے کتب اور دیگر متعلقہ مواد مہیا کیا۔ جناب زاہد محمود صاحب، مدرس اللغة العربیہ، المعلم انٹرنیشنل، لاہور کا ممنون ہوں جنہوں نے زیر نظر کتاب پر نظر ثانی فرمائی اور جہاں ضروری سمجھا تصحیح فرمائی۔ حضرت مولانا حافظ صلاح الدین یوسف



صاحب کا خاص طور پر شکر گزار ہوں جنہوں نے زیرِ نظر کتاب کے سلسلے میں گراں قدر مشوروں سے نوازا۔

اس امر کا اعتراف ہے کہ اس تالیف میں مجھ سے کئی مقامات پر لغزشیں واقع ہوئی ہوں گی۔ اور بہت سے متعلقہ مضامین تک رسائی نہیں ہو سکی ہوگی۔ قارئین کرام سے گزارش ہے کہ اگر وہ ان کے مشاہدہ میں آئیں تو مجھے مطلع فرمائیں۔

عبدالحمید انصاری

۱۲۲۲/۳۲ علامہ اقبال روڈ

لاہور

# عُشَارِیَات

## نُزَّالِی حَکِیْمِی

مولف  
انجمن عبدالمحبیب انصاری

حصہ اوّل

مکتبہ قدوسیہ

رَبِّ الْعَالَمِينَ ۝ الرَّحْمَنُ  
الرَّحِيمُ ۝ مَلِكٌ يَوْمَ  
الْذِيقِ ۝ اِيَّاكَ نَعْبُدُ  
وَ اِيَّاكَ نَسْتَعِينُ ۝



اِهْدِنَا الصِّرَاطَ الْمُسْتَقِيمَ ۝  
صِرَاطَ الَّذِينَ أَنْعَمْتَ  
عَلَيْهِمْ ۝ غَيْرِ الْمَغْضُوبِ  
عَلَيْهِمْ وَلَا الضَّالِّينَ ۝

آمین

الحمد لله

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ

حصہ اول

بحوالہ

قرآن مجید

## ۱۔ سورۃ البقرۃ میں ”آخرت“ کا دس بار ذکر

اور جو لوگ ایمان لاتے ہیں اس پر جو آپ کی طرف اتارا گیا اور جو آپ سے پہلے اتارا گیا، اور وہ آخرت پر بھی یقین رکھتے ہیں۔

یہ وہ لوگ ہیں جنہوں نے دنیا کی زندگی کو آخرت کے بدلے خرید لیا ہے ان کے لئے تو عذاب ہلکے ہوں گے اور نہ ان کی مدد کی جائے گی۔

آپ کہہ دیجیے کہ اگر آخرت کا گھر صرف تمہارے ہی لیے ہے، اللہ کے نزدیک اور کسی کے لیے نہیں تو آؤ اپنی سچائی کے ثبوت میں موت طلب کرو۔

اور اس چیز کے پیچھے لگ گئے جسے شیاطین (حضرت) سلیمان کی حکومت میں پڑھتے تھے۔ سلیمان نے تو کفر نہ کہا تھا بلکہ یہ کفر شیطانوں کا تھا، وہ لوگوں کو جادو سکھایا کرتے تھے، اور بابل میں ہاروت اور ماروت دو فرشتوں پر جو اتارا گیا تھا، وہ دونوں بھی کسی شخص کو اس وقت تک نہیں سکھاتے تھے جب تک یہ نہ کہہ

وَالَّذِينَ يُؤْمِنُونَ بِمَا أُنزِلَ إِلَيْكَ وَمَا أُنزِلَ مِنْ قَبْلِكَ ۖ وَبِالْآخِرَةِ هُمْ يُوقِنُونَ ۝ (البقرہ: ۴)

أُولَٰئِكَ الَّذِينَ اشْتَرُوا الْحَيٰوةَ الدُّنْيَا بِالْآخِرَةِ ۚ فَلَا يُخَفَّفُ عَنْهُمْ الْعَذَابُ وَلَا هُمْ يُنصَرُونَ ۝ (البقرہ: ۸۶)

قُلْ إِنْ كُنْتُمْ لَكُمْ الدَّارُ الْآخِرَةُ عِنْدَ اللَّهِ خَالِصَةً مِّنْ دُونِ النَّاسِ فَتَمَنَّوْا الْمَوْتَ إِنْ كُنْتُمْ صَادِقِينَ ۝ (البقرہ: ۹۴)

وَاتَّبِعُوا مَا تَتْلُوا الشَّيْطٰنُ عَلٰی مُلْكِ سُلَيْمٰنَ ۚ وَمَا كَفَرَ سُلَيْمٰنُ وَلٰكِنْ الشَّيْطٰنُ كَفَرُوْا يَعْلَمُوْنَ النَّاسِ السَّحَرَةُ ۚ وَمَا أُنزِلَ عَلٰی الْمَلٰٓئِكِیْنَ بِبَابِلَ هَارُوْتُ وَمَا رٰوْتُ ۚ وَمَا يَعْلَمٰنِ مِنْ اٰخِرٍ حَتّٰی يَقُوْلَا اِنَّمَا نَحْنُ فِتْنَةٌ فَلَا تَكْفُرْ ۚ فَيَعْلَمُوْنَ مِنْهُمَا مَا يَفْعَلُوْنَ بِهٖ بَیْنَ

دیں کہ ہم تو ایک آزمائش میں تو کفر نہ کر، پھر لوگ ان سے وہ سیکھتے جس سے خاوند و بیوی میں جدائی ڈال دیں، اور دراصل وہ بغیر اللہ تعالیٰ کی مرضی کے کسی کو کوئی نقصان نہیں پہنچا سکتے، یہ لوگ وہ سیکھتے ہیں جو انہیں نقصان پہنچائے اور نفع نہ پہنچا سکے، اور وہ بالیقین جانتے ہیں کہ اس کے لینے والے کا آخرت میں کوئی حصہ نہیں۔ اور وہ

بدترین چیز ہے جس کے بدلے وہ اپنے آپ کو فروخت کر رہے ہیں، کاش کہ یہ جانتے ہوتے۔ اس شخص سے بڑھ کر ظالم کون ہے جو اللہ تعالیٰ کی مسجدوں میں اللہ تعالیٰ کے ذکر کیے جانے کو روکے اور ان کی بربادی کی کوشش کرے، ایسے لوگوں کو خوف کھاتے ہوئے ہی اس میں جانا چاہیے، ان کے لیے دنیا میں بھی رسوائی ہے اور آخرت میں بھی بڑے بڑے عذاب ہیں۔ دین ابراہیمی سے وہی بے رغبتی کرے گا جو شخص بے وقوف ہو، ہم نے تو اسے دنیا میں بھی برگزیدہ کیا تھا اور آخرت میں بھی وہ نیکو کاروں میں سے ہے۔

پھر جب تم ارکان حج ادا کر چکے تو اللہ تعالیٰ کا ذکر کرو جس طرح تم اپنے باپ دادوں کا ذکر کیا کرتے تھے بلکہ اس سے بھی زیادہ۔ بعض لوگ وہ بھی ہیں جو کہتے ہیں اے ہمارے رب! ہمیں دنیا میں دے، ایسے لوگوں کا آخرت میں کوئی حصہ نہیں۔ اور بعض لوگ وہ بھی ہیں جو کہتے ہیں اے ہمارے

الْمَرْءِ وَزَوْجِهِ ط وَمَا لَهُمْ بِضَارَيْنِ بِهِ مِنْ أَحَدٍ إِلَّا يَأْذِنُ اللَّهُ ط وَيَعْلَمُونَ مَا يَصْرِفُهُمْ وَلَا يَنْفَعُهُمْ ط وَلَقَدْ عَلِمُوا لَمَنِ اشْتَرَاهُ مَالُهُ فِي الْآخِرَةِ مِنْ خَلْقٍ نَدٍ ط وَلَبِئْسَ مَا شَرَوْا بِهِ أَنْفُسَهُمْ ط لَوْ كَانُوا يَعْلَمُونَ ۝ (البقرة: ۱۰۲)

وَمَنْ أَظْلَمُ مِمَّنْ مَنَعَ مَسْجِدَ اللَّهِ أَنْ يُذْكَرَ فِيهَا اسْمُهُ وَسَعَىٰ فِي خَرَابِهَا ط أُولَٰئِكَ مَا كَانَ لَهُمْ أَنْ يَدْخُلُوهَا إِلَّا خَائِفِينَ ط لَهُمْ فِي الدُّنْيَا خِزْيٌ وَلَهُمْ فِي الْآخِرَةِ عَذَابٌ عَظِيمٌ ۝

(البقرة: ۱۱۳)

وَمَنْ يَرْغَبُ عَنْ مِلَّةِ إِبْرَاهِيمَ إِلَّا مَنْ سَفِهَ نَفْسَهُ ط وَلَقَدْ اصْطَفَيْنَاهُ فِي الدُّنْيَا ۚ وَإِنَّهُ فِي الْآخِرَةِ لَمِنَ الصَّالِحِينَ ۝

(البقرة: ۱۲۰)

فَإِذَا قُضِيَتْ مَنَاسِكُكُمْ فَادْكُرُوا اللَّهَ كَذِكْرِكُمْ آبَاءَكُمْ أَوْ أَشَدَّ ذِكْرًا ط فَمِنَ النَّاسِ مَنْ يَقُولُ رَبَّنَا آتِنَا فِي الدُّنْيَا رَمَلَهُ فِي الْآخِرَةِ مِنْ خَلْقٍ ۝

سَنُهِمُ مَنْ يَقُولُ رَبَّنَا آتِنَا فِي الدُّنْيَا

رب! ہمیں دنیا میں نیکی دے اور آخرت میں بھی بھلائی عطا فرما اور ہمیں عذاب جہنم سے نجات دے۔

لوگ آپ سے حرمت والے مہینوں میں لڑائی کی بابت سوال کرتے ہیں، آپ کہہ دیجیے کہ ان میں لڑائی کرنا بڑا گناہ ہے، لیکن اللہ کی راہ سے روکنا، اس کے ساتھ کفر کرنا اور مسجد حرام سے روکنا اور وہاں کے رہنے والوں کو وہاں سے نکالنا، اللہ کے نزدیک اس سے بھی بڑا گناہ ہے۔ یہ فتنہ قتل سے بھی بڑا گناہ ہے، یہ لوگ تم سے لڑائی بھڑائی کرتے ہی رہیں گے یہاں تک کہ اگر ان سے ہو سکے تو تمہیں تمہارے دین سے مرتد کر دیں اور تم میں سے جو لوگ اپنے دین سے پلٹ جائیں اور اسی کفر کی حالت میں مریں، ان کے اعمال دنیوی اور اخروی سب غارت ہو جائیں گے۔ یہ لوگ جہنمی ہوں گے اور ہمیشہ ہمیشہ جہنم میں ہی رہیں گے۔

(تا کہ تم سوچ سمجھ سکو)، امور دینی اور دنیوی کو، اور تجھ سے یتیموں کے بارے میں بھی سوال کرتے ہیں آپ کہہ دیجیے کہ ان کی خیر خواہی بہتر ہے تم اگر انکا مال اپنے مال میں ملا بھی لو تو وہ تمہارے بھائی ہیں بدنیت اور نیک نیت ہر ایک کو اللہ خوب جانتا ہے اور اگر اللہ چاہتا تو تمہیں مشقت میں ڈال دیتا یقیناً اللہ تعالیٰ غلبہ والا اور حکمت والا ہے۔

حَسَنَةً وَفِي الْآخِرَةِ حَسَنَةً وَقِنَا عَذَابَ النَّارِ ۝

(البقرة: ۲۰۱، ۲۰۰)

يَسْأَلُونَكَ عَنِ الشَّهْرِ الْحَرَامِ قِتَالٍ فِيهِ ۖ قُلْ قِتَالٌ فِيهِ كَبِيرٌ ۖ وَصَدٌّ عَنْ سَبِيلِ اللَّهِ وَكُفْرٌ بِهِ وَالْمَسْجِدِ الْحَرَامِ ۖ وَإِخْرَاجُ أَهْلِهِ مِنْهُ أَكْبَرُ عِنْدَ اللَّهِ ۚ وَالْفِتْنَةُ أَكْبَرُ مِنَ الْقَتْلِ ۖ وَلَا يَزَالُونَ يَقَاتِلُونَكُمْ حَتَّى يَرُدُّوكُمْ عَنْ دِينِكُمْ إِنِ اسْتَطَاعُوا ۖ وَمَنْ يَرْتَدِدْ مِنْكُمْ عَنْ دِينِهِ فَيَمُتْ وَهُوَ كَافِرٌ فَأُولَٰئِكَ حَبِطَتْ أَعْمَالُهُمْ فِي الدُّنْيَا وَالْآخِرَةِ ۚ وَأُولَٰئِكَ أَصْحَابُ النَّارِ ۚ هُمْ فِيهَا خَالِدُونَ ۝

(البقرة: ۲۱۷)

فِي الدُّنْيَا وَالْآخِرَةِ ۖ وَيَسْأَلُونَكَ عَنِ الْيَتَامَىٰ ۖ قُلْ إِصْلَاحٌ لَهُمْ خَيْرٌ ۖ وَإِنْ تُخَالِطُوهُمْ فَآخِزُوا نَفْسَكُمْ ۖ وَاللَّهُ يَعْلَمُ الْمُفْسِدَ مِنَ الْمُصْلِحِ ۖ وَلَوْ شَاءَ اللَّهُ لَأَغْنَتْكُمْ ۖ إِنَّ اللَّهَ عَزِيزٌ حَكِيمٌ ۝

(البقرة: ۲۲۰)

فائدہ: سورۃ البقرہ کی ان آیات میں ”آخرت“ کا دس بار ذکر ہے۔

## ۲۔ ”انزل من السماء ماء“ کا دس بار ذکر

جس نے تمہارے لیے زمین کو فرش اور آسمان کو چھت بنایا اور آسمان سے پانی اتار کر اس سے پھل پیدا کر کے تمہیں روزی دی، خبردار باوجود جاننے کے اللہ کے شریک مقرر نہ کرو۔

اور وہ ایسا ہے جس نے آسمان سے پانی برسایا پھر ہم نے اس کے ذریعہ سے ہر قسم کے نباتات کو نکالا پھر ہم نے اس سے سبز شاخ نکالی کہ اس سے ہم اوپر تلے دانے چڑھے ہوئے نکالتے ہیں اور کھجور کے درختوں سے یعنی ان کے گیسے میں سے خوشے ہیں جو نیچے کو لٹکے جاتے ہیں اور انگوروں کے باغ اور زیتون اور انار کہ بعض ایک دوسرے سے ملتے جلتے ہوتے ہیں اور کچھ ایک دوسرے سے ملتے جلتے نہیں ہوتے۔ ہر ایک کے پھل کو دیکھو جب وہ پھلتا ہے اور اس کے پکنے کو دیکھو، ان میں دلائل ہیں ان لوگوں کے لیے جو ایمان رکھتے ہیں۔

اسی نے آسمان سے پانی برسایا پھر اپنی اپنی وسعت کے مطابق تالے بہہ نکلے۔ پھر پانی کے ریلے نے اوپر چڑھے جھاگ کو اٹھالیا۔ اور اس چیز میں بھی جس کو آگ میں ڈال کر پتاتے ہیں زیور یا ساز و سامان کے لیے اسی طرح کے جھاگ ہیں۔ اسی طرح اللہ تعالیٰ حق و باطل کی مثال بیان فرماتا ہے اب جھاگ تو ناکارہ ہو کر چلا جاتا ہے لیکن جو لوگوں کو نفع دینے والی

الَّذِي جَعَلَ لَكُمُ الْأَرْضَ فِرَاشًا  
وَالسَّمَاءَ بِنَاءً ۖ وَأَنْزَلَ مِنَ السَّمَاءِ مَاءً  
فَأَخْرَجَ بِهِ مِنَ الثَّمَرَاتِ رِزْقًا لَّكُمْ ۖ فَلَا  
تَجْعَلُوا لِلَّهِ أَنْدَادًا وَأَنْتُمْ تَعْلَمُونَ ۝

(البقرة : ۲۲)

وَهُوَ الَّذِي أَنْزَلَ مِنَ السَّمَاءِ مَاءً ۚ  
فَأَخْرَجْنَا بِهِ نَبَاتَ كُلِّ شَيْءٍ فَأَخْرَجْنَا  
مِنْهُ خَضِرًا نُخْرِجُ مِنْهُ حَبًّا مُتَرَاكِبًا ۚ  
وَمِنَ النَّخْلِ مِنْ طَلْعِهَا قِنْوَانٌ دَانِيَةٌ وَ  
جَنَّاتٍ مِنْ أَعْنَابٍ وَالزَّيْتُونَ وَالرُّمَّانَ  
مُشْتَبِهًا وَغَيْرَ مُتَشَابِهٍ ۚ نُنْظِرُ ۚ وَإِلَى  
ثَمَرِهِ إِذَا أَثْمَرَ وَنُبَعِهِ ۚ إِنَّ فِي ذَلِكَ لَآيَاتٍ  
لِّقَوْمٍ يُؤْمِنُونَ ۝

(الانعام : ۹۹)

أَنْزَلَ مِنَ السَّمَاءِ مَاءً فَسَالَتْ أَوْدِيَةٌ  
بِقَدَرِهَا فَاحْتَمَلَ السَّيْلُ زَبَدًا رَابِيًا ۚ  
وَمِمَّا يُوقِدُونَ عَلَيْهِ فِي النَّارِ ابْتِغَاءَ حُلْيَةٍ  
أَوْ مَتَاعٍ زَبَدٌ مِثْلُهٗ ۚ كَذَٰلِكَ يَضْرِبُ  
اللَّهُ الْحَقَّ وَالْبَاطِلَ ۚ فَأَمَّا الزَّبَدُ فَيَذْهَبُ  
جُفَاءً ۚ وَأَمَّا مَا يَنْفَعُ النَّاسَ فَيَمْكُثُ فِي  
الْأَرْضِ ۚ كَذَٰلِكَ يَضْرِبُ اللَّهُ الْأَمْثَالَ ۝

(الرعد : ۱۷)



چیز ہے وہ زمین میں ٹھہری رہتی ہے۔ اللہ تعالیٰ اسی طرح مثالیں بیان فرماتا ہے۔

اللہ وہ ہے جس نے آسمانوں اور زمین کو پیدا کیا ہے اور آسمان سے بارش برسا کر اس کے ذریعے سے تمہاری روزی کے لیے پھل نکالے ہیں اور کشتیوں کو تمہارے بس میں کر دیا ہے کہ دریاؤں میں اس کے حکم سے چلیں پھریں، اسی نے ندیاں اور نہریں تمہارے اختیار میں کر دی ہیں۔

وہی تمہارے فائدے کے لیے آسمان سے پانی برساتا ہے جسے تم پیتے بھی ہو اور اسی سے اُگے ہوئے درختوں کو تم اپنے جانوروں کو چراتے ہو۔ اور اللہ آسمان سے پانی برسا کر اس سے زمین کو اس کی موت کے بعد زندہ کر دیتا ہے۔ یقیناً اس میں ان لوگوں کے لیے نشانی ہے جو سنیں۔

اسی نے تمہارے لیے زمین کو فرش بنایا ہے اور اس میں تمہارے چلنے کے لیے راستے بنائے ہیں اور آسمان سے پانی بھی وہی برساتا ہے، پھر اس برسات کی وجہ سے مختلف قسم کی پیداوار بھی ہم ہی پیدا کرتے ہیں۔

کیا آپ نے نہیں دیکھا کہ اللہ تعالیٰ آسمان سے پانی برساتا ہے پس زمین سرسبز ہو جاتی ہے۔ بے شک اللہ تعالیٰ لطف کرنے والا اور باخبر ہے۔

کیا آپ نے اس بات پر نظر نہیں کی کہ اللہ تعالیٰ نے آسمان سے پانی اتارنا پھر ہم نے اس کے

اللَّهُ الَّذِي خَلَقَ السَّمَوَاتِ وَالْأَرْضَ  
وَأَنْزَلَ مِنَ السَّمَاءِ مَاءً فَأَخْرَجَ بِهِ مِنَ  
الشَّجَرَاتِ رِزْقًا لَّكُمْ ۖ وَسَخَّرَ لَكُمُ  
الْفُلُوكَ لَتَجْزِيَ فِي الْبَحْرِ بِأَمْرِهِ ۖ  
وَسَخَّرَ لَكُمُ الْوِجَارَ ۚ

(ابراہیم : ۳۲)

هُوَ الَّذِي أَنْزَلَ مِنَ السَّمَاءِ مَاءً لَّكُمْ مِنْهُ  
شَرَابٌ وَمِنْهُ شَجَرٌ فِيهِ تُسِيمُونَ ۝

(النحل : ۱۰)

وَاللَّهُ أَنْزَلَ مِنَ السَّمَاءِ مَاءً فَأَخْيَا بِهِ  
الْأَرْضَ بَعْدَ مَوْتِهَا ۖ إِنَّ فِي ذَلِكَ لَآيَةً  
لِّقَوْمٍ يُسْمِعُونَ ۝

(النحل : ۶۵)

الَّذِي جَعَلَ لَكُمُ الْأَرْضَ مَهْدًا ۖ وَسَلَكَ  
لَكُمْ فِيهَا سُبُلًا ۖ وَأَنْزَلَ مِنَ السَّمَاءِ مَاءً ۖ  
فَأَخْرَجْنَا بِهِ أَزْوَاجًا مِّنْ نَّبَاتٍ شَتَّى ۝

(طہ : ۵۳)

أَلَمْ تَرَ أَنَّ اللَّهَ أَنْزَلَ مِنَ السَّمَاءِ مَاءً ۖ  
فَتُصْبِحُ الْأَرْضُ مُخْضَرَّةً ۖ إِنَّ اللَّهَ  
لَطِيفٌ خَبِيرٌ ۝

(الحج : ۶۳)

أَلَمْ تَرَ أَنَّ اللَّهَ أَنْزَلَ مِنَ السَّمَاءِ مَاءً ۖ  
فَأَخْرَجْنَا بِهِ ثَمَرَاتٍ مُّخْتَلِفًا أَلْوَانُهَا ۖ

ذریعہ سے مختلف رنگتوں کے پھل نکالے اور  
پھاڑوں کے مختلف حصے ہیں سفید اور سرخ کہ  
ان کی بھی رنگتیں مختلف ہیں اور بہت گہرے سیاہ۔  
کیا آپ نے نہیں دیکھا کہ اللہ تعالیٰ آسمان  
سے پانی اتارتا ہے اور اسے زمین کی سوتوں میں  
پہنچاتا ہے پھر اسی کے ذریعہ سے مختلف قسم کی  
کھیتیاں اگاتا ہے پھر وہ خشک ہو جاتی ہیں اور  
آپ انہیں زرد رنگ دیکھتے ہیں پھر انہیں ریزہ  
ریزہ کر دیتا ہے، اس میں عقل مندوں کے لیے  
بہت زیادہ عبرت ہے۔

وَمِنَ الْجِبَالِ جُدَدٌ بَيَضٌ وَحُمْرٌ مُّخْتَلِفٌ  
أَلْوَانُهَا وَغَرَابِيبُ سُودَۃٍ

(فاطر: ۲۷)

أَلَمْ تَرَ أَنَّ اللَّهَ أَنْزَلَ مِنَ السَّمَاءِ مَاءً  
فَسَلَكْنَا بِهِ فِي الْأَرْضِ نُجُومًا ثُمَّ يُخْرِجُ بِهِ  
زُرْعًا مُّخْتَلِفًا أَلْوَانُهُ ثُمَّ يَهِيَجُ فَتَرَاهُ  
مُضْفَرًا ثُمَّ يَجْعَلُهُ حُطَامًا ۚ إِنَّ فِي ذَلِكَ  
لَذِكْرًا لِّأُولِي الْأَلْبَابِ ۝

(الزمر: ۲۱)

فائدہ: ان آیات میں ”انزل من السماء ماء“ کا دس بار ذکر ہے۔

### ۳۔ ”نزلنا“ کا دس بار ذکر

ہم نے جو کچھ اپنے بندے پر اتارا ہے اس میں  
اگر تمہیں شک ہو اور تم سچے ہو تو اس جیسی ایک  
سورت تو بنالاء، تمہیں اختیار ہے کہ اللہ تعالیٰ  
کے سوا اور اپنے مددگاروں کو بھی بالو۔

وَإِنْ كُنْتُمْ فِي رَيْبٍ مِّمَّا نَزَّلْنَا عَلَىٰ عَبْدِنَا  
فَأْتُوا بِسُورَةٍ مِّن مِّثْلِهِ ۚ وَادْعُوا شُهَدَاءَكُمْ  
مِّن دُونِ اللَّهِ إِنْ كُنْتُمْ صَادِقِينَ ۝

(البقرة: ۲۳)

اے اہل کتاب! جو کچھ ہم نے نازل فرمایا ہے  
جو اس کی بھی تصدیق کرنے والا ہے جو تمہارے  
پاس ہے اس پر اس سے پہلے ایمان لاؤ کہ ہم  
چہرے بگاڑ دیں اور انہیں لوٹا کر پیٹھ کی طرف  
کر دیں یا ان پر لعنت بھیجیں جیسے ہم نے نوح  
کے دن والوں پر لعنت کی، اور ہے اللہ تعالیٰ کا  
کام کیا گیا۔

يَا أَيُّهَا الَّذِينَ آمَنُوا الْكِتَابَ آمِنُوا بِمَا  
نَزَّلْنَا مُصَدِّقًا لِّمَا مَعَكُمْ مِّن قَبْلُ ۚ إِنَّ  
نُطْمِسُ وُجُوهًا فَنَرُّهَا فَفَرْدَهَا عَلَىٰ أَذْبَارِهَا  
أَوْ نُلْعَنَهُمْ كَمَا لَعَنَّا أَصْحَابَ السَّبْتِ ۚ  
وَكَانَ أَمْرُ اللَّهِ مَفْعُولًا ۝

(النساء: ۴۷)

اور اگر ہم کاغذ پر لکھا ہوا کوئی نوشتہ آپ پر نازل فرماتے پھر اس کو یہ لوگ اپنے ہاتھوں سے چھو بھی لیتے تب بھی یہ کافر لوگ یہی کہتے کہ یہ کچھ بھی نہیں مگر صریح جادو ہے۔

اور اگر ہم ان کے پاس فرشتوں کو بھیج دیتے اور ان سے مُردے باتیں کرنے لگتے اور ہم تمام موجودات کو ان کے پاس ان کی آنکھوں کے روبرو لا کر جمع کر دیتے تب بھی یہ لوگ ہرگز ایمان نہ لاتے، ہاں اگر اللہ ہی چاہے تو اور بات ہے لیکن ان میں زیادہ لوگ جہالت کی باتیں کرتے ہیں۔ ہم نے ہی اس قرآن کو نازل فرمایا ہے اور ہم ہی اس کے محافظ ہیں۔

اور جس دن ہم ہر امت میں انبی میں سے ان کے مقابلے پر گواہ کھڑا کریں گے اور تجھے ان سب پر گواہ بنا کر لائیں گے اور ہم نے تجھ پر یہ کتاب نازل فرمائی ہے جس میں ہر چیز کا شافی بیان ہے اور ہدایت اور رحمت اور خوشخبری ہے مسلمانوں کے لیے۔

آپ کہہ دیں کہ اگر زمین میں فرشتے چلتے پھرتے اور رہتے بستے ہوتے تو ہم بھی ان کے پاس کسی آسمانی فرشتے ہی کو رسول بنا کر بھیجتے۔

اے بنی اسرائیل! دیکھو ہم نے تمہیں تمہارے دشمن سے نجات دی اور تم سے کوہ طور کی دائیں طرف کا وعدہ کیا اور تم پر من و سلویٰ اتارا۔

وَلَوْ نَزَّلْنَاهُ عَلَىٰ كُلِّ فَتٍّ فِي قَرْطَاسٍ فَلَمَسُوهُ بِأَيْدِيهِمْ لَقَالُوا الَّذِيْنَ كَفَرُوْا اِنْ هٰذَا اِلَّا سِحْرٌ مُّبِيْنٌ ۝

(الانعام : ۷)

وَلَوْ اَنَّا نَزَّلْنَاهُ عَلَيْهِمْ الْمَلٰٓئِكَةَ وَكَلَّمَهُمُ الْمَوْتٰى وَحَشَرْنَا عَلَيْهِمْ كُلَّ شَيْءٍ قُبُلًا مَا كَانُوْا لِيُّوْمِنُوْا اِلَّا اَنْ يَّشَآءَ اللّٰهُ وَلٰكِنْ اَكْثَرُهُمْ يَجْهَلُوْنَ ۝

(الانعام : ۱۱۱)

اِنَّا نَحْنُ نَزَّلْنَا الذِّكْرَ وَاِنَّا لَهٗ لَخٰفِضُوْنَ ۝

(الحجر : ۹)

وَيَوْمَ نَبْعَثُ فِي كُلِّ اُمَّةٍ شَهِيدًا عَلَيْهِمْ مِّنْ اَنْفُسِهِمْ وَجِئْنَا بِكَ شَهِيدًا عَلٰى هٰٓؤُلَآءِ ۚ وَنَزَّلْنَا عَلَيْكَ الْكِتٰبَ بَيِّنٰتًا لِّكُلِّ شَيْءٍ وَهٰدٰى وَرَحْمَةً وَبُشْرٰى لِّلْمُسْلِمِيْنَ ۝

(النحل : ۸۹)

قُلْ لَوْ كُنَّا فِي الْاَرْضِ مَلٰٓئِكَةً يَّمْشُوْنَ مُطْمَئِنِّينَ لَنَزَّلْنَا عَلَيْهِمْ مِنَ السَّمَآءِ مَلٰٓئِكًا رَّسُوْلًا ۝

(نہی اسرائیل : ۹۵)

يٰۤاَيُّهَا اِسْرَآءِیْلُ قَدْ اَنْجٰیْنٰکُمْ مِّنْ عَدُوِّکُمْ وَوَعَدْنٰکُمْ جَانِبَ الطُّورِ الْاَیْمَنِ وَنَزَّلْنَا عَلَیْکُمُ الْمَنَّٰ رَالْمُلُوْی ۝

(طہ : ۸۰)

اور ہم نے آسمان سے بابرکت پانی برسایا اور اس سے باغات اور کھٹنے والے غلے پیدا کیے۔

وَنَزَّلْنَا مِنَ السَّمَاءِ مَاءً مُّبْرَكًا فَأَنْبَتْنَا بِهِ جِبْتٍ وَحَبَّ الْحَصِيدِ ۝

(ن: ۹)

بے شک ہم نے تجھ پر بتدریج قرآن نازل کیا ہے۔

إِنَّا نَحْنُ نَزَّلْنَا عَلَيْكَ الْقُرْآنَ تَنْزِيلًا ۝

(الہم: ۲۳)

فائدہ: ان آیات میں ”نزلنا“ کا دس بار ذکر ہے۔

## ۴۔ ”حجارة“ کا دس بار ذکر

پس اگر تم نے نہ کیا اور تم ہرگز نہیں کر سکتے تو (اے سچا مان کر) اس آگ سے بچو جس کا ایندھن انسان اور پتھر ہیں جو کافروں کیلئے تیار کی گئی ہے۔

فَإِنْ لَّمْ تَفْعَلُوا وَلَنْ تَفْعَلُوا فَاتَّقُوا النَّارَ الَّتِي وَقُودُهَا النَّاسُ وَالْحِجَارَةُ ۝ أَعِدْتُ لِلْكَافِرِينَ ۝

(البقرة: ۲۴)

پھر اس کے بعد تمہارے دل پتھر جیسے بلکہ اس سے بھی زیادہ سخت ہو گئے، بعض پتھروں سے تو نہریں بہہ نکلتی ہیں اور بعض پھٹ جاتے ہیں اور ان سے پانی نکل آتا ہے، اور بعض اللہ تعالیٰ کے ڈر سے گر کر بڑتے ہیں اور تم اللہ تعالیٰ کو اپنے اعمال سے غافل نہ جانو۔

ثُمَّ قَسَتْ قُلُوبُكُمْ مِنْ بَعْدِ ذَلِكَ فَهِيَ كَالْحِجَارَةِ أَوْ أَشَدُّ قَسْوَةً ۖ وَإِنْ مِنَ الْحِجَارَةِ لَمَا يَتَفَجَّرُ مِنْهُ الْأَنْهَارُ ۖ وَإِنْ مِنْهَا لَمَا يَشْقَقُ فَيَخْرُجُ مِنْهُ الْمَاءُ ۖ وَإِنْ مِنْهَا لَمَا يَهْبِطُ مِنْ خَشْيَةِ اللَّهِ ۖ وَمَا اللَّهُ بِغَافِلٍ عَمَّا تَعْمَلُونَ ۝

(البقرة: ۷۴)

اور جب کہ ان لوگوں نے کہا کہ اے اللہ! گریہ قرآن آپ کی طرف سے واقعی ہے تو ہم پر آسمان سے پتھر برسا! یا ہم پر کوئی دردناک عذاب واقع کر دے۔

وَإِذْ قَالُوا اللَّهُمَّ إِنْ كَانَ هَذَا هُوَ الْحَقُّ مِنْ عِنْدِكَ فَأَمْطِرْ عَلَيْنَا حِجَارَةً مِنَ السَّمَاءِ أَوْ آتِنَا بِعَذَابٍ آلِيمٍ ۝

(الانفال: ۳۲)

پھر جب ہمارا حکم آپہنچا ہم نے اسی ہستی کو زیرو زبر کر دیا اور پر کا حصہ نیچے کر دیا اور ان پر کنکر پیلے

فَلَمَّا جَاءَ أَمْرُنَا جَعَلْنَا عَالِيَهَا سَافِلَهَا ۖ وَأَمْطَرْنَا عَلَيْهَا حِجَارَةً مِنْ سِجِّيلٍ ۖ

پتھر برسائے جو تہ بہ تہ تھے۔

مَنْصُودٌ

(صود: ۸۲)

بالآخر ہم نے اس شہر کو اوپر تلے کر دیا اور ان لوگوں پر کنکروا لے پتھر برسائے۔

فَجَعَلْنَا عَلَیْهَا سَافِلَهَا وَأَمْطَرْنَا عَلَیْهِمْ حِجَارَةً مِّنْ سِجِّيلٍ ۝

(الحجر: ۷۴)

جواب دیجیے کہ تم پتھر بن جاؤ یا لوہا۔

قُلْ كُونُوا حِجَارَةً أَوْ حَدِيدًا ۝

(بنی اسرائیل: ۵۰)

تاکہ ہم ان پر کنکریاں برسائیں۔

لِنُرْسِلَ عَلَیْهِمْ حِجَارَةً مِّنْ طِینٍ ۝

(الذاریات: ۳۳)

اے ایمان والو! تم اپنے آپ کو اور اپنے گھر والوں کو اس آگ سے بچاؤ جس کا ایندھن انسان ہیں اور پتھر جس پر سخت دل مضبوط فرشتے مقرر ہیں جنہیں جو حکم اللہ تعالیٰ دیتا ہے اس کی نافرمانی نہیں کرتے بلکہ جو حکم کیا جائے بجا لاتے ہیں۔

يَا أَيُّهَا الَّذِينَ آمَنُوا قُوا أَنْفُسَكُمْ وَأَهْلِيكُمْ نَارًا وَقُودُهَا النَّاسُ وَالْحِجَارَةُ عَلَيْهَا مَلَائِكَةٌ غِلَاظٌ شِدَادٌ لَا يَعْصُونَ اللَّهَ مَا أَمَرَهُمْ وَيَفْعَلُونَ مَا يُؤْمَرُونَ ۝

(التحریم: ۶)

جو انہیں مٹی اور پتھر کی کنکریاں مار رہے تھے۔

تَرْمِيهِمْ بِحِجَارَةٍ مِّنْ سِجِّيلٍ ۝

(انفیل: ۴)

فائدہ: ان آیات میں ”حجارة“ دس بار ذکر ہے۔

## ۵۔ ”ازواج“ کا دس بار ذکر

اور ایمان والوں اور نیک عمل کرنے والوں کو ان جنتوں کی خوشخبریاں دو جن کے نیچے نہریں بہہ رہی ہیں۔ جب کبھی وہ پہلوں کا رزق دیئے جائیں گے اور ہم شکل لائے جائیں گے تو کہیں گے یہ وہی ہے جو ہم اس سے پہلے دیئے گئے

وَبَشِّرِ الَّذِينَ آمَنُوا وَعَمِلُوا الصَّالِحَاتِ أَنَّ لَهُمْ جَنَّاتٍ تَجْرَى مِنْ تَحْتِهَا الْأَنْهَارُ ۖ كُلَّمَا دُفِعُوا مِنْهَا مِنْ ثَمَرَةٍ رَزَقُوا ۖ قَالُوا هَٰذَا الَّذِي رُفِعَ مِنَّا قَبْلُ ۖ وَأُتُوا بِهِ مُتَشَابِهًا ۖ وَهُمْ فِيهَا أَزْوَاجٌ مُّطَهَّرَةٌ ۖ

تھے اور ان کے لیے بیویاں ہیں صاف ستھری

وَهُمْ فِيهَا خَالِدُونَ ۝

اور وہ ان جنتوں میں ہمیشہ رہنے والے ہیں۔  
آپ کہہ دیجیے کیا میں تمہیں اس سے بہت ہی  
بہتر چیز بتاؤں! تقویٰ والوں کے لیے ان کے  
رب تعالیٰ کے پاس جنتیں ہیں جن کے نیچے  
نہریں بہہ رہی ہیں جن میں وہ ہمیشہ رہیں گے  
اور پاکیزہ بیویاں اور اللہ تعالیٰ کی رضا مندی ہے،  
سب بندے اللہ تعالیٰ کی نگاہ میں ہیں۔

اور جو لوگ ایمان لائے اور شاکتہ عیسٰی کے ہم  
عقرب انہیں ان جنتوں میں لے جائیں گے  
جن کے نیچے نہریں بہہ رہی ہیں جن میں وہ  
ہمیشہ ہمیشہ رہیں گے، ان کے لیے وہاں صاف  
ستھری بیویاں ہوں گی اور ہم انہیں سخی چھاؤں  
اور پوری راحت میں لے جائیں گے۔

(پیدا کیے) آٹھ نر مادہ یعنی بھیڑ میں دو قسم اور  
بکری میں دو قسم، آپ کہیے کہ کیا اللہ نے ان  
دونوں نروں کو حرام کیا ہے یا دونوں مادہ کو، یا اس  
کو جس کو دونوں مادہ پیٹ میں لیے ہوئے ہوں  
تم مجھ کو کسی دلیل سے تو بتلاؤ اگر سچے ہو۔

جب کہ تو اس شخص سے کہہ رہا تھا جس پر اللہ نے  
بھی انعام کیا اور تو نے بھی کہ تو اپنی بیوی کو آباد رکھ  
اور اللہ سے ڈر اور تو اپنے دل میں وہ بات چھپائے  
ہوئے تھا جسے اللہ ظاہر کرنے والا تھا اور تو لوگوں  
سے خوف کھاتا تھا، اللہ تعالیٰ اس کا زیادہ حق دار

(البقرہ : ۲۵)

قُلْ أُوْنِسْكُمْ بِخَيْرِ مِّنْ ذَٰلِكُمْ ۖ لِلَّذِينَ  
اتَّقَوْا عِنْدَ رَبِّهِمْ جَنَّاتٌ تَجْرِي مِنْ تَحْتِهَا  
الْأَنْهَارُ خَالِدِينَ فِيهَا وَأَزْوَاجٌ مُّطَهَّرَةٌ  
وَرِضْوَانٌ مِّنَ اللَّهِ ۗ وَاللَّهُ بَصِيرٌ  
بِالْعِبَادِ ۝

(آل عمران : ۱۵)

وَالَّذِينَ آمَنُوا وَعَمِلُوا الصَّالِحَاتِ  
سَنُدْخِلُهُمْ جَنَّاتٍ تَجْرِي مِنْ تَحْتِهَا  
الْأَنْهَارُ خَالِدِينَ فِيهَا أَبَدًا ۖ لَهُمْ فِيهَا  
أَزْوَاجٌ مُّطَهَّرَةٌ وَنُودُوا فِي ظِلٍّ أَلَّا  
(النساء : ۵۷)

ثَلَاثَةَ أَزْوَاجٍ مِّنَ الصَّانِ الثَّنِيِّ وَمِنَ  
الْمَعْرِ ثَلَاثِينَ ۖ قُلْ ءَالِ الذَّكَرَيْنِ حَرَّمَ أَمِ  
الْأُنثَيْنِ أَمَّا اشْتَمَلَتْ عَلَيْهِ أَرْحَامُ  
الْأُنثَيْنِ ۖ تَبَيَّنَ لِي بِعِلْمٍ إِن كُنْتُمْ  
صَادِقِينَ ۝

(الانعام : ۱۴۳)

وَاذْ تَقُولُ لِلَّذِي أَنْعَمَ اللَّهُ عَلَيْهِ وَ  
أَنْعَمْتَ عَلَيْهِ أَمْسِكْ عَلَيْكَ زَوْجَكَ  
وَاتَّقِ اللَّهَ وَتُخْفِي فِي نَفْسِكَ مَا اللَّهُ  
مُبْدِيهِ وَتُخْشَى النَّاسَ ۗ وَاللَّهُ أَحَقُّ أَنْ  
تُخْشَهُ ۖ فَلَمَّا قُضِيَ زَيْدٌ مِنْهَا وَطَرَا

تھا کہ اس سے ڈرے، پس جب کہ زید نے اس عورت سے اپنی غرض پوری کر لی ہم نے اسے تیرے نکاح میں دے دیا تاکہ مسلمانوں پر اپنے بے پالگوں کی بیویوں کے بارے میں کسی طرح کی تنگی نہ رہے جب کہ وہ اپنا جی ان سے بھر لیں۔ اللہ کا یہ حکم تو ہو کر ہی رہنے والا تھا۔

ان کے علاوہ اور عورتیں آپ کے لیے حلال نہیں اور نہ یہ درست ہے کہ انہیں چھوڑ کر اور عورتوں سے نکاح کرے اگرچہ ان کی صورت اچھی بھی لگتی ہو مگر جو تیری مملوکہ ہوں۔ اللہ تعالیٰ ہر چیز کا پورا نگہبان ہے۔

وہ پاک ذات ہے جس نے ہر چیز کے جوڑے پیدا کیے خواہ وہ زمین کی اگائی ہوئی چیزیں ہوں، خواہ خود ان کے نفوس ہوں خواہ وہ چیزیں ہوں جنہیں یہ جانتے بھی نہیں۔

اور کچھ اور اسی طرح کی طرح طرح کی چیزیں۔

اُس نے تم سب کو ایک ہی شخص سے پیدا کیا ہے پھر اسی سے اس کا جوڑا پیدا کیا اور تمہارے لیے چوپایوں میں سے آٹھ سو مادہ اتارے وہ تمہیں تمہاری ماؤں کے پیٹوں میں ایک کیفیت کے بعد دوسری کیفیت پر بناتا ہے تین تین اندھیروں میں، یہی اللہ تعالیٰ تمہارا رب ہے اسی کے لیے بادشاہت ہے، اس کے سوا کوئی معبود نہیں، پھر تم کیوں بہک رہے ہو۔

رَوَّجْنَهَا لَكَ لَا يَكُونُ عَلَى الْمُؤْمِنِينَ حَرَجٌ فِيْ اَزْوَاجِ اَدْعِيَائِهِمْ اِذَا قَضَوْا مِنْهُنَّ وَطَرًا وَكَانَ اَمْرُ اللّٰهِ مَفْعُوْلًا ۝

(الاحزاب : ۳۷)

لَا يَحِلُّ لَكَ النِّسَاءُ مِنْ بَعْدِ وَلَا اَنْ تَبْدَلَ بِهِنَّ مِنْ اَزْوَاجٍ وَلَوْ اَعْجَبَكَ حُسْنُهُنَّ اِلَّا مَا مَلَكَتْ يَمِيْنُكَ ۝ وَكَانَ اللّٰهُ عَلَى كُلِّ شَيْءٍ رَّقِيْبًا ۝

(الاحزاب : ۵۲)

سُبْحٰنَ الَّذِیْ خَلَقَ الْاَزْوَاجَ كُلَّهَا مِمَّا تُثْبِتُ الْاَرْضُ وَمِنْ اَنْفُسِهِمْ وَمِمَّا لَا یَعْلَمُوْنَ ۝

(طہ : ۳۶)

وَ الْاٰخَرُ مِنْ سَكَلَةٍ اَزْوَاجٍ ۝

(ص : ۵۸)

خَلَقَكُمْ مِنْ نَفْسٍ وَّاحِدَةٍ ثُمَّ جَعَلَ مِنْهَا زَوْجَهَا وَاَنْزَلَ لَكُمْ مِنَ الْاَنْعَامِ ثَمِيْنَةً اَزْوَاجًا لِّیَحْلِفْكُمْ فِیْ بَطْوٰنِ اَمْنِهِمْ ۝ خَلَقًا مِّنْ بَعْدِ خَلْقٍ فِیْ ظُلُمٍ ثَلَاثٍ ۝ ذٰلِكُمْ اللّٰهُ رَبُّكُمْ لَهُ الْمُلْكُ ۝ لَا اِلٰهَ اِلَّا هُوَ ۝ فَاتٰی تَضَرُّعًا ۝

(الرعر : ۶)



جس نے تمام چیزوں کے جوڑے بنائے اور  
تمہاری سواری کے لیے کشتیاں بنائیں اور  
چوپائے جانور پیدا کیے۔

وَالَّذِي خَلَقَ الْأَزْوَاجَ كُلَّهَا وَجَعَلَ لَكُم مِّنَ الْفُلْكِ وَالْأَنْعَامِ مَا تَرْكَبُونَ ۝

(الزخرف: ۱۲)

نائدہ: ان آیات میں ”ازواج“ کا دس بار ذکر ہے۔

## ۶۔ اراج اہل جنت کی دس صفات

اور ایمان والوں اور نیک عمل کرنے والوں کو ان  
جنتوں کی خوشخبریاں دو جن کے نیچے نہریں بہہ  
رہی ہیں۔ جب سمجھی وہ پھلوں کا رزق دیئے  
جائیں گے اور ہم شکل لائے جائیں گے تو کہیں  
گے یہ وہی ہے جو ہم اس سے پہلے دیئے گئے  
تھے اور ان کے لیے بیویاں ہیں صاف ستھری  
اور وہ ان جنتوں میں ہمیشہ رہنے والے ہیں۔  
آپ کہہ دیجیے کیا میں تمہیں اس سے بہت ہی  
بہتر چیز بتاؤں! تقویٰ والوں کے لیے ان کے  
رب تعالیٰ کے پاس جنتیں ہیں جن کے نیچے  
نہریں بہہ رہی ہیں جن میں وہ ہمیشہ رہیں گے  
اور پاکیزہ بیویاں اور اللہ تعالیٰ کی رضامندی ہے،  
سب بندے اللہ تعالیٰ کی نگاہ میں ہیں۔

اور جو لوگ ایمان لائے اور شائستہ اعمال کیے ہم  
عنقریب انہیں ان جنتوں میں لے جائیں گے  
جن کے نیچے نہریں بہہ رہی ہیں جن میں وہ  
ہمیشہ ہمیشہ رہیں گے ان کے لیے وہاں صاف  
ستھری بیویاں ہوں گی اور ہم انہیں گھنی چھاؤں  
اور پوری راحت میں لے جائیں گے۔

وَبَشِّرِ الَّذِينَ آمَنُوا وَعَمِلُوا الصَّالِحَاتِ أَنَّ  
لَهُمْ جَنَّاتٍ تَجْرِي مِنْ تَحْتِهَا الْأَنْهَارُ  
كُلَّمَا رُزِقُوا مِنْهَا مِنْ ثَمَرَةٍ رَزَقُوا قَالُوا  
هَذَا الَّذِي رُزِقْنَا مِنْ قَبْلُ ۖ وَأَتُوا بِهِ  
مُتَشَابِهًا ۖ وَلَهُمْ فِيهَا أَزْوَاجٌ مُّطَهَّرَةٌ ۖ وَ  
وَهُمْ فِيهَا خَالِدُونَ ۝

(البقرة: ۲۵)

قُلْ : نَسُكُكُمْ بِخَيْرٍ مِّنْ ذَٰلِكُمْ ۖ لِلَّذِينَ  
اتَّقَوْا عِنْدَ رَبِّهِمْ جَنَّاتٌ تَجْرِي مِنْ تَحْتِهَا  
الْأَنْهَارُ خَالِدِينَ فِيهَا وَأَزْوَاجٌ مُّطَهَّرَةٌ  
وَرِضْوَانٌ مِّنَ اللَّهِ ۗ وَاللَّهُ بَصِيرٌ  
بِالْعِبَادِ ۝

(آل عمران: ۱۵)

وَالَّذِينَ آمَنُوا وَعَمِلُوا الصَّالِحَاتِ  
سَنُدْخِلُهُمْ جَنَّاتٍ تَجْرِي مِنْ تَحْتِهَا  
الْأَنْهَارُ خَالِدِينَ فِيهَا أَبَدًا ۖ لَهُمْ فِيهَا  
أَزْوَاجٌ مُّطَهَّرَةٌ وَدُخْلُهُمْ ظِلٌّ أَظِلُّو ۝

(النساء: ۵۷)

اور ان کے پاس نیچی نظروں، بڑی بڑی آنکھوں والی حوریں ہوں گی۔

وَعِنْدَهُمْ قَصِرَاتُ الطَّرَفِ عَيْنٌ ۝  
(الْقَلَمُ: ۴۸)

اور ان کے پاس نیچی نظروں والی، ہم عمر کم سن حوریں ہوں گی۔

وَعِنْدَهُمْ قَصِرَاتُ الطَّرَفِ اَتْرَابٌ ۝  
(ص: ۵۲)

یہ اسی طرح ہے اور ہم بڑی بڑی آنکھوں والی حوروں سے ان کا نکاح کر دیں گے۔

كَذَلِكَ نَفْزُ وَزْوَجْنَهُمْ بِحُورٍ عَيْنٌ ۝  
(الدخان: ۵۴)

برابر بچھے ہوئے شاندار تخت پر نیچے لگائے ہوئے اور ہم نے ان کے نکاح گوری گوری بڑی بڑی آنکھوں والی حوروں سے کر دیئے ہیں۔

مُتَكَبِّرِينَ عَلَى سُرُرٍ مَّصْفُوفَةٍ ۝  
وَزَوْجْنَهُمْ بِحُورٍ عَيْنٍ ۝

وہاں شرمیلی نیچی نگاہ والی حوریں ہیں جنہیں ان سے پہلے کسی جن وانس نے ہاتھ نہیں لگایا۔

فِيهِنَّ قَصِرَاتُ الطَّرَفِ لَمْ يَطْمِئْنَنْ  
إِنْسٌ قَبْلَهُمْ وَلَا جَانٌ ۝

ان میں نیک سیرت خوبصورت عورتیں ہیں۔

فِيهِنَّ خَيْرَاتُ حِسَانٍ ۝  
(الرحمن: ۷۰)

گوری رنگت کی حوریں جتنی خیموں میں محفوظ ہیں۔

حُورٌ مَّقْصُورَاتٌ فِي الْخِيَامِ ۝  
(الرحمن: ۷۲)

اور گوری گوری بڑی بڑی آنکھوں والی حوریں۔

وَحُورٌ عَيْنٌ ۝  
(الواقعة: ۲۲)

اور ہم نے انہیں کنواریاں کر دیا۔

فَجَعَلْنَهُنَّ أَبْكَارًا ۝  
(الواقعة: ۳۶)

وہ محبوبہ اور ہم عمر ہیں۔

عُرُبًا اَتْرَابًا ۝  
(الواقعة: ۳۷)

اور نو جوان کنواری ہم عمر عورتیں ہیں۔

وَكَوَاعِبُ اَتْرَابًا ۝  
(النبا: ۳۳)

فائدہ: ان آیات میں ازواج اہل جنت کی دس صفات کا ذکر ہے۔

☆ مطہرہ: پاکیزہ۔

☆ قاصرات الطرف: نیچی نگاہوں والیاں، شرمیلی آنکھوں والیاں۔

- ☆ عین: موٹی آنکھوں والیاں، خوبصورت آنکھوں والیاں۔  
 ☆ التراب: ہم عمر۔  
 ☆ حور: گوری گوری، خوبصورت۔  
 ☆ خیرات: نیک سیرت، خیرات الاخلاق۔  
 ☆ حسان: خوبصورت، حسان الوجہ۔  
 ☆ کواعب: نوجوان، نونیز۔  
 ☆ ابکار: کنواریاں۔  
 ☆ عرباً: محبت والیاں، شوہروں کی عاشق۔

## ۷۔ قرآن مجید میں دس پرندوں کا ذکر

یقیناً اللہ تعالیٰ کسی مثال کے بیان کرنے سے نہیں شرماتا خواہ مجھڑی ہو یا اس سے بھی ہلکی چیز کی، ایمان والے تو اسے اپنے رب کی جانب سے صحیح سمجھتے ہیں اور کفار کہتے ہیں کہ اس مثال سے اللہ نے کیا مراد لی ہے؟ اسی کے ساتھ بیشتر کو گمراہ کرتا ہے اور اکثر لوگوں کو راہ راست پر لاتا ہے اور گمراہ تو صرف فاسقوں کو ہی کرتا ہے۔ اور ہم نے تم پر بادل کا سایہ کیا اور تم پر من و سلوی اتارا (اور کہہ دیا) کہ ہماری دی ہوئی پاکیزہ چیزیں کھاؤ اور انہوں نے ہم پر تو ظلم نہیں کیا البتہ وہ خود اپنی جانوں پر ظلم کرتے تھے۔

إِنَّ اللَّهَ لَا يَسْتَحْيِي أَنْ يَضْرِبَ مَثَلًا مَّا بَعْضُهُ فَمَا فَوْقَهَا ۚ قَالَ الْإِنْسَانُ أَفَمَالَهُمْ أَنْتَ الْحَقُّ مِنْ رَبِّهِمْ ۚ وَأَمَّا الْإِنْسَانُ كَفَرُوا فَيَقُولُونَ مَاذَا أَرَادَ اللَّهُ بِهَذَا مَثَلًا ۖ يُضِلُّ بِهِ كَثِيرًا ۖ لَا يَهْدِي بِهِ كَثِيرًا ۖ وَمَا يُضِلُّ بِهِ إِلَّا الْفَاسِقِينَ ۝

(البقرة: ۲۶)

وَضَلَّلْنَا عَلَيْكُمُ الْغَمَامَ وَأَنزَلْنَا عَلَيْكُمُ الْمَنَّٰ وَ السَّلْوٰ ۖ كُلُوا مِنْ طَيِّبَاتِ مَا رَزَقْنَاكُمْ ۖ وَمَا ظَلَمُونَا وَلَكِنْ كَانُوا أَنفُسَهُمْ يَظْلِمُونَ ۝

(البقرة: ۵۷)

پھر اللہ تعالیٰ نے ایک کوئے کو بھیجا جو زمین کھود رہا تھا تا کہ اسے دکھائے کہ وہ کس طرح اپنے بھائی کی نعش کو چھپا دے، وہ کہنے لگا، ہائے افسوس!

فَبَعَثَ اللَّهُ غُرَابًا يَبْحِثُ فِي الْأَرْضِ لِيُخْبِرَهُ كَيْفَ يُوَارِثُ سَوْثَةَ أَخِيهِ ۖ قَالَ يُبَوِّسُ لِي مَا أُكَونُ ۖ أَضِلُّ أَوْ لَمْ يَبْحِثْ ۖ وَلَكِنْ لَمْ يَعْلَمْ غُرَابًا يَبْحِثُ فِي الْأَرْضِ لِيُخْبِرَهُ كَيْفَ يُوَارِثُ سَوْثَةَ أَخِيهِ ۖ قَالَ يُبَوِّسُ لِي مَا أُكَونُ ۖ أَضِلُّ أَوْ لَمْ يَبْحِثْ ۖ وَلَكِنْ لَمْ يَعْلَمْ

کیا میں ایسا کرنے سے بھی گنہگار ہو گیا کہ اس کوئے کی طرح اپنے بھائی کی لاش کو دفن دیتا؟ پھر تو بڑا ہی پشیمان اور شرمندہ ہو گیا۔

پھر ہم نے اُن پر طوفان بھیجا اور نڈیاں اور گھن کا کیڑا اور مینڈک اور خون کہ یہ سب کھلے کھلے معجزے تھے۔ سو وہ تکبر کرتے رہے اور وہ لوگ کچھ تھے ہی جرائم پیشہ۔

آپ کے رب نے شہد کی مکھی کو حکم دیا کہ پہاڑوں میں درختوں میں اور لوگوں کی بنائی ہوئی بلند عمارتوں میں اپنے چھتے بنا۔

لوگو! ایک مثال بیان کی جا رہی ہے ذرا کان لگا کر سن لو! اللہ کے سوا جن جن کو تم پکارتے رہے ہو وہ ایک مکھی بھی تو پیدا نہیں کر سکتے گو سارے کے سارے ہی جمع ہو جائیں بلکہ اگر مکھی ان سے کوئی چیز لے بھاگے تو یہ تو اسے بھی اس سے چھین نہیں سکتے، بڑا بودا ہے طلب کرنے والا اور بڑا بودا ہے وہ جس سے طلب کیا جا رہا ہے۔

جب وہ چیونٹیوں کے میدان میں پہنچے تو ایک چیونٹی نے کہا اے چیونٹیا! اپنے اپنے گھروں میں گھس جاؤ، ایسا نہ ہو کہ بے خبری میں سلیمان اور اس کا لشکر تمہیں روند ڈالے۔

آپ نے پرندوں کی دیکھ بھال کی اور فرمانے لگے یہ کیا بات ہے کہ میں ہڈی کو نہیں دیکھتا؟ کیا واقعی وہ غیر حاضر ہے؟

الْغُرَابَ فَأَرَادَىٰ سَوْنَةً أَخَىٰ ۚ فَاصْبَحَ مِنَ النَّدِيمِينَ ۝

(المائدہ: ۳۱)

فَأَرْسَلْنَا عَلَيْهِمُ الطُّوفَانَ وَالْجَرَادَ وَالْقُمَّلَ وَالضَّفَادِعَ وَالْدَّمَ آيَةً مُّفَصَّلَاتٍ ۖ فَاسْتَكْبَرُوا وَكَانُوا قَوْمًا مُّجْرِمِينَ ۝

(الاعراف: ۱۳۳)

وَأَوْحَىٰ رَبُّكَ إِلَى النَّحْلِ أَنْ اتَّخِذِي مِنَ الْجِبَالِ بُيُوتًا وَمِنَ الشَّجَرِ وَمِمَّا يَعْرِشُونَ ۝

(النحل: ۶۸)

يَا أَيُّهَا النَّاسُ ضَرْبٌ مِّثْلَ فَاسْتَمِعُوا لَهُ ۖ إِنَّ الَّذِينَ تَدْعُونَ مِنْ دُونِ اللَّهِ لَنْ يَخْلُقُوا ذُبَابًا وَلَوْ اجْتَمَعُوا لَهُ ۚ وَإِنْ يَسْأَلُهمُ الذُّبَابُ شَيْئًا لَا يَسْتَفِيدُوهُ مِنْهُ ۖ ضَعُفَ الطَّالِبُ وَالْمَطْلُوبُ ۝

(الحج: ۷۳)

حَتَّىٰ إِذَا اتَّوَا عَلَىٰ وَادِ النَّمْلِ ۖ قَالَتْ نَمْلَةٌ يَا أَيُّهَا النَّمْلُ ادْخُلُوا مَسْكِنَكُم ۚ لَا يَخْطَمَنَّكُمْ سُلَيْمَنُ وَجُنُودُهُ ۚ وَهُمْ لَا يَشْعُرُونَ ۝

(النمل: ۱۸)

وَتَفَقَّهَ الطَّيْرُ فَقَالَ مَا لِيَ لَا أَرَىٰ الْهَٰذِهِدْ لَمْ يَأْمُرْ كَانَ مِنَ الْغَائِبِينَ ۝

(النمل: ۲۰)

## غضاریات قرآن وحدیث

۳۲

حصہ اول

يَوْمَ يَكُونُ النَّاسُ كَالْفَرَاشِ الْمُنْتَوِي ۝  
جس دن انسان پراگندہ پروانوں کی طرح  
ہو جائیں گے۔ (القارعة: ۴)

وَأَرْسَلْ عَلَيْهِمْ طَيْرًا أَبَابِيلَ ۝  
اور ان پر پرندوں کے جھرمٹ بھیج دیے۔  
(الفیل: ۳)

فائدہ: ان آیات میں دس پرندوں کا ذکر ہے۔

☆ مچھر۔ مچھر انسان کے ایسے عضوی مسامات پر بیٹھتا ہے جہاں سے کوئی رگ نکلتی ہے کیونکہ جہاں جلد کی نہایت نرم جگہ ہوتی ہے۔ وہ اپنی خرطوم اس میں ڈال کر خون چوستا ہے۔

☆ سلویٰ (بئیر کے مانند ایک پرندہ)۔ حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ اگر بنی اسرائیل نہ ہوتے تو گوشت کبھی نہ سڑتا اور اگر حضرت حوا علیہا السلام نہ ہوتیں تو کوئی عورت اپنے شوہر سے کبھی خیانت نہ کرتی۔ علماء فرماتے ہیں کہ جب اللہ تعالیٰ نے بنی اسرائیل پر من وسلویٰ نازل فرمایا تو بنی اسرائیل کو من وسلویٰ کے ذخیرہ کرنے کی ممانعت کر لی تھی مگر انہوں نے اس کا ذخیرہ کرنا شروع کر دیا تو سلویٰ سڑنے لگا اور اسی وقت سے گوشت سڑنے لگا۔

☆ کوتا۔ اہل عرب کا مقولہ ہے ”لا افعل کذا حتی یشیب الغراب“ یعنی جب تک کوا بوڑھا نہ ہو اس وقت ایسا نہیں کروں گا۔ یہ مقولہ اس وقت بولا جاتا ہے جب کوئی آدمی ہمیشہ کے لیے کسی کام کو نہ کرنے کا عہد کرے کیونکہ کوا کبھی بوڑھا نہیں ہوگا۔ جب حضرت نوح علیہ السلام نے کونے کو پانی کا حال معلوم کرنے کے لیے بھیجا تو یہ مردار کھانے میں مشغول ہو گیا اور واپس آ کر حضرت نوح علیہ السلام کو جواب نہیں دیا۔ اسی لیے لوگ اس کو نموس سمجھتے ہیں ابن قتیہ کہتے ہیں کہ میرے خیال میں اس کو فاسق کہنے کی وجہ یہی ہے۔

☆ مڈی۔ علامہ دمیری رحمہ اللہ نے فرمایا کہ مڈی میں مختلف جانوروں کی دس چیزیں پائی جاتی ہیں۔

(۱) گھوڑے کا چہرہ۔ (۲) ہاتھی کی آنکھ۔ (۳) بیل کی گردن۔ (۴) بارہ سگ کا سینگ۔ (۵) شیر کا سینہ۔

(۶) بچھو کا پیٹ۔ (۷) گدھ کے پَر۔ (۸) اونٹ کی ران۔ (۹) شتر مرغ کی ٹانگ۔ (۱۰) سانپ کی دم۔

☆ شہد کی مکھی۔ حضرت عبداللہ بن عمرو رضی اللہ عنہما سے روایت ہے کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ اللہ تعالیٰ

حد سے تجاوز کرنے والے اور بدکلامی کرنے والے اور بدترین پڑوسی اور قطع رحمی کرنے والے کو

پسند نہیں کرتا۔ پھر آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ مومن کی مثال شہد کی مکھی کی سی ہے کہ وہ اپنے چھوڑے سے

نکلتی ہے، حلال کھاتی ہے بیٹ کرتی ہے مگر کسی کو کوئی نقصان پہنچاتی ہے نہ کہیں توڑ پھوڑ کرتی ہے۔

اسی طرح مومن بھی اپنے کام سے کام رکھتا ہے۔ کسی کو ایذا نہیں پہنچاتا۔ رزق حلال کھاتا ہے۔ اس تاثیر نے لکھا ہے کہ مومن کو شہد کی مکھی سے تشبیہ دینے کی وجہ یہ ہے کہ دونوں میں مشابہت بہت سی چیزوں میں ہے۔ مثلاً فہم و فراست، کسی کو ضرر نہ پہنچانا، وعدہ پورا کرنا، دوسروں کو فائدہ پہنچانا، قناعت کرنا، دن میں تلاش معاش کرنا، گندگی سے دور رہنا، حلال کمائی کرنا، امیر کی اطاعت کرنا۔

☆ مکھی۔ مخلوقات میں سے مکھی سب سے زیادہ ناناوان اور حریص ہے۔ اڑنے والے جانوروں میں کوئی جانور بجز مکھی کے ایسا نہیں جو کھانے پینے کی چیزوں میں منہ ڈال دیتا ہے اور اپنی جان کو خود ہلاکت میں ڈالتا ہو۔ سند ابویعلیٰ میں حضرت انس رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ مکھی کی عمر چالیس راتیں ہیں اور تمام مکھیاں دوزخ میں ہوں گی سوائے شہد کی مکھی کے۔ محدثین فرماتے ہیں کہ مکھیوں کا دوزخ میں دخول ان کو عذاب دینے کے لیے نہیں ہوگا بلکہ ان کو اہل دوزخ کے لیے عذاب بنا کر مسلط کر دیا جائے گا۔

☆ چیونٹی۔ چیونٹی گرمی کے موسم میں سردی کے لیے اپنی غذا ذخیرہ کر لیتی ہے۔ اگر کسی دانے کے اُگنے کا خطرہ ہو تو وہ اُسے دو ٹکڑے کر دیتی ہے۔ دھنیا کے چار ٹکڑے کر دیتی ہے۔ بارش سے پہلے وہ اپنے انڈوں کو محفوظ جگہ پر منتقل کر دیتی ہے۔ حضرت سفیان بن عیینہ رحمہ اللہ نے فرمایا کہ انسان، عقیق (کبوتر کے برابر ایک پرندہ) چیونٹی اور چوہا کے علاوہ کوئی جانور اپنی خوراک جمع نہیں کرتا۔ بعض لوگوں سے منقول ہے کہ بلبل بھی غذا ذخیرہ کرتا ہے۔ عقیق اپنی ذخیرہ کی ہوئی غذا کی جگہ کو بھول جاتا ہے۔ حضرت ابوامامہ باہلی رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ سن لو! اللہ اور اس کے فرشتے اور زمین و آسمان کی تمام مخلوقات حتیٰ کہ چیونٹیاں اپنی بل میں اور مچھلیاں سمندر میں لوگوں کو خیر کی تعلیم دینے والوں کے لیے رحمت کی دعا کرتی ہیں۔ اس کی موت کے اسباب میں سے اس کے پروں کا نکل آنا ہے اور اس سلسلہ میں مثل بھی مشہور ہے کہ ”چیونٹی کے پر نکل آئے ہیں“ کیونکہ جب وہ اڑتی ہے تو پرندوں کا شکاں اس جاتی ہے۔

☆ ہد ہد۔ ہد ہد ایک مشہور پرندہ ہے جس کے بدن پر مختلف رنگ کی دھاریاں ہوتی ہیں۔ اس کے سر پر تاج ہوتا ہے، ہد ہد جتنا خوبصورت ہے اتنا ہی غلیظ ہے یہ فطرتاً بدبودار اور بدبو پسند پرندہ ہے۔ یہ اچانک گونسلا گندی جگہوں پر بناتا ہے۔ یہ اپنی لمبی نوکیلی چونچ سے زمین کو چھیدتا اور گھاس اور پودوں کی جڑوں میں چھپی ہوئی سنڈیاں اور کیزے کھوڑے کھاتا ہے۔ اہل عرب کا کہنا ہے کہ ہد ہد زمین کے نیچے پانی کو اس طرح دیکھ لیتا ہے جس طرح انسان گلاس کے اندر پانی دیکھ لیتا ہے، یہ پرندہ

حضرت سلیمان علیہ السلام کا پانی کے سلسلے میں رہبر تھا۔ جب حضرت سلیمان علیہ السلام حج کے ارکان مکمل کر کے صبح سویرے مکہ مکرمہ سے یمن کے لیے روانہ ہوئے تو صنعاء میں دو پہر کا وقت ہو گیا۔ حضرت سلیمان علیہ السلام نے جہاں پر واؤ والا تھا، ہاں پانی نہیں تھا۔ تو پرندوں کے سردار گدھ کو طلب کیا اور اس سے ہدہد کے متعلق دریافت کیا۔ آخر ہدہد آ گیا اور اس سے اس کی غیر حاضری کا سبب دریافت کیا۔ ہدہد نے حضرت سلیمان علیہ السلام کو سبکی ملکہ بتائیں اور اُس کی سلطنت کا حال بیان کیا۔ کہ ملکہ کا تخت بڑا عظیم الشان ہے۔ وہ اور اُس کی قوم سورج کے آگے جعدہ کرتی ہے۔

☆ پروانہ۔ جتہ الاسلام میں امام غزالی رحمہ اللہ فرماتے ہیں کہ اے مخاطب! شاید تو یہ سمجھ رہا ہے کہ پروانے کی ہلاکت اس کی قلت خیم اور جہالت کی وجہ سے ہوتی ہے مگر تیرا یہ گمان غلط ہے۔ پھر فرمایا کہ تجھے یہ یاد رکھنا چاہیے کہ انسان کا جہل پروانے کے جہل سے بڑھ کر ہے۔ بلکہ انسان جس صورت سے شہوات پر پڑتا ہے اور اس میں منہمک ہو جاتا ہے وہ اس سے کہیں زیادہ ہے جو پروانے کو پیش آتی ہے کیونکہ پروانہ شمع کا طواف کرتے کرتے اس میں جل کر ہمیشہ کے لیے ختم ہو جاتا ہے لیکن انسان کو اپنے گناہ کی سزا ایک مدت تک بھگتنی پڑے گی اور دوزخ کی آگ میں چلنا پڑے گا۔

☆ ابابیل۔ ابابیل کی وہ قسم جیسے سنو نو کہتے ہیں مسجد حرام کی چھتوں میں ان کے گھونسلے بنے ہوئے ہیں۔ بعض لوگوں کا خیال ہے کہ سنو نو ہی وہ پرندہ ہے جس کے ذریعہ سے اللہ تعالیٰ نے اصحاب فیل یعنی یمن کے عیسائی حکمران ابرہہ اور اس کے لشکر کو تباہ کیا تھا۔ ابابیل کی سب سے زیادہ دشمن چمگاڈ ہے جو ان کے بچوں کی گھات میں لگی رہتی ہے اس لیے ابابیل اپنے گھونسلے میں اجوائن کے پودے کی لکڑیاں لا کر رکھ دیتی ہے۔ ان لکڑیوں کی خوشبو سے چمگاڈ گھونسلے کے قریب نہیں آتی۔ (دمیری)

## ۸۔ ”خون“ کا دس بار ذکر

اور جب تیرے رب نے فرشتوں سے کہا کہ میں زمین میں خلیفہ بنانے والا ہوں، تو انہوں نے کہا ایسے شخص کو کیوں پیدا کرتا ہے جو زمین میں فساد کرے اور خون بہائے اور ہم تیری تسبیح، حمد اور پاکیزگی بیان کرنے والے ہیں، اللہ تعالیٰ نے فرمایا جو میں جانتا ہوں تم نہیں جانتے۔

وَإِذْ قَالَ رَبُّكَ لِلْمَلٰٓئِكَةِ اِنِّیْ جَاعِلٌ فِی الْاَرْضِ خَلِیْفَةً ۖ قَالُوْۤا اَتَجْعَلُ فِیْهَا مَنْ یُّفْسِدُ فِیْهَا وَیَسْفِكُ الدِّمَآءَ ۚ وَنَحْنُ نُسَبِّحُ بِحَمْدِكَ وَنُقَدِّسُ لَكَ ۗ قَالَ اِنِّیْۤ اَعْلَمُ مَا لَا تَعْلَمُوْنَ ۝

(البقرہ: ۳۰)



اور جب ہم نے تم سے وعدہ لیا کہ آپس میں خون نہ بہانا (قتل نہ کرنا) اور آپس والوں کو جلاوطن نہ کرنا، تم نے اقرار کیا اور تم اس کے شاہد بنے۔

تم پر مُردار اور (بہا ہوا) خون اور سور کا گوشت اور ہر وہ چیز جو اللہ کے سوا دوسروں کے نام پر مشہور کی جائے حرام ہے، پھر جو مجبور ہو جائے اور وہ حد سے بڑھنے والا اور زیادتی کرنے والا نہ ہو اس پر ان کے کھانے میں کوئی گناہ نہیں، اللہ تعالیٰ بخشش کرنے والا مہربان ہے۔

تم پر حرام کیا گیا مردار اور خون اور خنزیر کا گوشت اور جو اللہ تعالیٰ کے سوا دوسرے کے نام پر مشہور کیا گیا ہو اور جو گلا گھٹنے سے مرا ہو اور جو کسی ضرب سے مر گیا ہو اور جو اونچی جگہ سے گر کر مرا ہو اور جو کسی ٹکر سے مرا ہو اور جسے درندوں نے پھاڑ کھایا ہو لیکن اسے تم ذبح کر ڈالو تو حرام نہیں اور جو آستانوں پر ذبح کیا گیا ہو اور یہ بھی کہ قرعہ کے تیروں کے ذریعہ فال گیری کرو، یہ سب بدترین گناہ ہیں، آج کفار تمہارے دین سے ناامید ہو گئے خبردار! تم ان سے نہ ڈرنا اور مجھ سے ڈرتے رہنا، آج میں نے تمہارے لیے دین کو کامل کر دیا اور تم پر اپنا انعام بھرپور کر دیا اور تمہارے لیے اسلام کے دین ہونے پر رضا مند ہو گیا، پس جو شخص شدت کی بھوک میں بے قرار ہو جائے بشرطیکہ کسی گناہ کی طرف اس

وَإِذْ أَخَذْنَا مِيثَاقَكُمْ لَا تَسْفِكُونَ دِمَاءَكُمْ وَلَا تَحْرِجُونَ أَنْفُسَكُمْ مِنْ دِيَارِكُمْ ثُمَّ أَقْرَرْتُمْ وَأَنْتُمْ تَشْهَدُونَ

(البقرة: ۸۴)

إِنَّمَا حَرَّمَ عَلَيْكُمُ الْمَيْتَةَ وَالدَّمَ وَلَحْمَ الْخِنْزِيرِ وَمَا أُهْلَ بِهِ لِغَيْرِ اللَّهِ ۚ فَمَنْ اضْطُرَّ غَيْرَ بَاغٍ وَلَا عَادٍ فَلَا إِثْمَ عَلَيْهِ ۚ إِنَّ اللَّهَ غَفُورٌ رَحِيمٌ

(البقرة: ۱۷۳)

حُرِّمَتْ عَلَيْكُمُ الْمَيْتَةُ وَالدَّمُ وَلَحْمُ الْخِنْزِيرِ وَمَا أُهْلَ لِغَيْرِ اللَّهِ بِهِ وَالْمُنْخَبِئَةُ وَالْمُتَوَفَّيَةُ وَالْمُتَرَدِّيَةُ وَالنَّطِيحَةُ وَمَا أَكَلَ السَّبُعُ إِلَّا مَا ذَكَّيْتُمْ ۚ وَمَا ذُبِحَ عَلَى النُّصُبِ وَأَنْ تَسْقِمُوا بِالْأَزْلَامِ ۚ ذَٰلِكُمْ فِسْقٌ ۚ الْيَوْمَ يَنْسُ الَّذِينَ كَفَرُوا مِنْ دِينِكُمْ فَلَا تَخْشَوْهُمْ وَاخْشَوْنَ ۚ الْيَوْمَ أَكْمَلْتُ لَكُمْ دِينَكُمْ وَأَتِمَمْتُ عَلَيْكُمْ نِعْمَتِي وَرَضِيتُ لَكُمُ الْإِسْلَامَ دِينًا ۚ فَمَنِ اضْطُرَّ فِي مَخْمَصَةٍ غَيْرِ مُتَجَانِفٍ لِّإِثْمِهِ ۚ فَإِنَّ اللَّهَ غَفُورٌ رَحِيمٌ

(المائدة: ۳)

کا میلان نہ ہو۔ پس یقیناً اللہ تعالیٰ معاف کرنے والا اور بہت بڑا مہربان ہے۔

آپ کہہ دیجیے کہ جو کچھ احکام بذریعہ وحی میرے پاس آئے اُن میں تو میں کوئی حرام نہیں پاتا کسی کھانے والے کے لیے جو اس کو کھائے مگر یہ کہ وہ مردار ہو یا کہ بہتا ہوا خون ہو یا خنزیر کا گوشت ہو۔ کیوں کہ وہ بالکل ناپاک ہے یا جو شرک کا ذریعہ ہو کہ غیر اللہ کے لیے نام زد کر دیا گیا ہو۔ پھر جو شخص بے تاب ہو جائے بشرطیکہ نہ تو طالب لذت ہو اور نہ تجاویز کرنے والا ہو تو واقعی آپ کا رب غفور رحیم ہے۔

پھر ہم نے اُن پر طوفان بھیجا اور ٹڈیاں اور گھن کا کیزر اور مینڈک اور خون کہ یہ سب کھلے کھلے معجزے تھے۔ سو وہ تکبر کرتے رہے اور وہ لوگ کچھ تھے ہی جرائم پیشہ۔

اور یوسف کے گرتے کو جھوٹ موٹ کے خون سے خون آلود بھی کر لائے تھے باپ نے کہا یوں نہیں بلکہ تم نے اپنے دل ہی سے ایک بات بنالی ہے۔ پس صبر ہی بہتر ہے اور تمہاری بنائی ہوئی باتوں پر اللہ ہی سے مدد کی طلب ہے۔

تمہارے لیے تو چوپایوں میں بھی بڑی عبرت ہے کہ ہم تمہیں اس کے پیٹ میں جو کچھ ہے اسی میں سے گوبر اور لہو کے درمیان سے خالص دودھ پلاتے ہیں جو پینے والوں کے لیے سہتا پچتا ہے۔

قُلْ لَا أَجِدُ فِي مَآ أُوحِيَ إِلَيَّ مُحَرَّمًا عَلَى طَاعِمٍ يَطْعَمُهُ إِلَّا أَنْ يَكُونَ مِثْقَلُ ذَرَّةٍ مِّنْ دُمٍّ أَوْ دَمًا مُّسْفُوحًا أَوْ لَحْمَ خِنْزِيرٍ فَإِنَّهُ رِجْسٌ أَوْ فِسْقًا أُهِلَّ لِغَيْرِ اللَّهِ بِهِ ۚ فَمَنِ اضْطُرَّ غَيْرَ بَاغٍ وَلَا عَادٍ فَإِنَّ رَبَّكَ غَفُورٌ رَّحِيمٌ ۝

(الانعام : ۱۴۵)

فَآرْسَلْنَا عَلَيْهِمُ الطُّوفَانَ وَالْجَرَادَ وَالْقُمَّلَ وَالضَّفَادِعَ وَالْدَّمَ آيَاتٍ مُّفَصَّلَاتٍ لَّهُمْ فَاسْتَكْبَرُوا وَكَانُوا قَوْمًا مُّجْرِمِينَ ۝

(الاعراف : ۱۳۳)

وَجَاءَ وَأَعْلَىٰ فَمِصْبَهُ بِذِمِّ كَذِبٍ ۖ قَالَ بَلْ سَوَّلَتْ لَكُمْ أَنْفُسُكُمْ أَمْرًا ۖ فَصَبْرٌ جَمِيلٌ ۖ وَاللَّهُ الْمُسْتَعَانُ عَلَىٰ مَا تَصِفُونَ ۝

(یوسف : ۱۸)

وَأَنَّ لَكُمْ فِي الْأَنْعَامِ لَعِبْرَةً ۖ نُّسْقِيكُم مِّمَّا فِي بُطُونِهِ مِنْ بَيْنِ فَرْثٍ وَ دَمٍ لَّنَا خَالِصًا سَائِغًا لِلشَّرِبِينَ ۝

(النحل : ۶۶)

تم پر صرف مردار اور خون اور سوار کا گوشت اور جس چیز پر اللہ کے سوا دوسرے کا نام پکارا جائے حرام ہیں، پھر بھی اگر کوئی شخص بے بس کر دیا جائے نہ وہ ظالم ہو اور نہ حد سے گزرنے والا ہو تو یقیناً اللہ بخشنے والا رحم کرنے والا ہے۔

اللہ تعالیٰ کو قربانیوں کے گوشت نہیں پہنچتے، نہ ان کے خون بلکہ اسے تو تمہارے دل کی پرہیزگاری پہنچتی ہے۔ اسی طرح اللہ نے ان جانوروں کو تمہارا مطیع کر دیا ہے تاکہ تم اس کی رہنمائی کے شکرے میں اس کی بڑائیاں بیان کرو اور نیک لوگوں کو خوشخبری سنا دیجیے۔

إِنَّمَا حَرَّمَ عَلَيْكُمُ الْمَيْتَةَ وَالدَّمَ وَلَحْمَ الْخِنْزِيرِ وَمَا أَهْلَ لَغَيْرِ اللَّهِ بِهِ ؕ فَمَنِ اضْطُرَّ غَيْرَ بَاغٍ وَلَا عَادٍ فَإِنَّ اللَّهَ غَفُورٌ رَّحِيمٌ ۝

(النحل : ۱۱۵)

لَنْ يَنَالَ اللَّهُ لُحُومَهَا وَلَا دِمَآؤُهَا وَلَكِنْ يَنَالُهُ التَّقْوَىٰ مِنْكُمْ ؕ كَذَلِكَ سَخَّرَهَا لَكُمْ لِتُكَبِّرُوا اللَّهَ عَلَىٰ مَا هَدَاكُمْ ؕ وَبَشِّرِ الْمُحْسِنِينَ ۝

(الحج : ۳۷)

فائدہ: ان آیات میں ”خون“ کا دس بار ذکر ہے۔

## ۹۔ ”اولئک اصحاب النار ہم فیہا خالدون“ کا دس بار ذکر

اور جو انکار کر کے ہماری آیتوں کو جھٹلائیں وہ جہنمی ہیں اور ہمیشہ اسی میں رہیں گے۔

جنہیں تم نہیں جانتے۔ یقیناً جس نے بھی بُرے کام کیے اور اس کی نافرمانیوں نے اسے گھیر لیا وہ ہمیشہ کے لیے جہنمی ہے۔

وَالَّذِينَ كَفَرُوا وَكَذَّبُوا بِآيَاتِنَا أُولَٰئِكَ أَصْحَابُ النَّارِ ؕ هُمْ فِيهَا خَالِدُونَ ۝

(البقرہ : ۳۹)

بَلَىٰ مَنْ كَسَبَ سَيِّئَةً وَأَحَاطَتْ بِهِ خَطِيئَتُهُ فَأُولَٰئِكَ أَصْحَابُ النَّارِ ؕ هُمْ فِيهَا خَالِدُونَ ۝

(البقرہ : ۸۱)

لوگ آپ سے حرمت والے مہینوں میں لڑائی کی بابت سوال کرتے ہیں آپ کہہ دیجیے کہ ان میں لڑائی کرنا بڑا گناہ ہے لیکن اللہ کی راہ سے روکنا، اس کے ساتھ کفر کرنا اور مسجد حرام سے

يَسْتَلُونَكَ عَنِ الشَّهْرِ الْحَرَامِ قِتَالٍ فِيهِ ؕ قُلْ قِتَالٌ فِيهِ كَبِيرٌ ؕ وَصَدُّ عَنْ سَبِيلِ اللَّهِ وَكُفْرًا بِهِ وَالْمَسْجِدِ الْحَرَامِ ؕ وَإِخْرَاجُ أَهْلِهِ مِنْهُ أَكْبَرُ عِنْدَ اللَّهِ ؕ وَالْفِتْنَةُ أَكْبَرُ

مِنَ الْقَتْلِ ۚ وَلَا يَزَالُونَ يُقَاتِلُونَكُمْ حَتَّى  
يَرُدُّوكُمْ عَنْ دِينِكُمْ إِنِ اسْتَطَاعُوا ۚ  
وَمَنْ يُرْتَدِدْ مِنْكُمْ عَنْ دِينِهِ فَيَمُتْ وَهُوَ  
كَافِرٌ فَأُولَٰئِكَ حَبِطَتْ أَعْمَالُهُمْ فِي  
الدُّنْيَا وَالْآخِرَةِ ۚ وَأُولَٰئِكَ أَصْحَابُ  
النَّارِ هُمْ فِيهَا خَالِدُونَ ۝

(البقرة: ۲۱۷)

روکنا اور وہاں کے رہنے والوں کو وہاں سے  
نکالنا اللہ کے نزدیک اس سے بھی بڑا گناہ ہے۔  
یہ قتل سے بھی بڑا گناہ ہے یہ لوگ تم سے لڑائی  
بھڑائی کرتے ہی رہیں گے یہاں تک کہ اگر  
ان سے ہو سکے تو تمہیں تمہارے دین سے مرتد  
کر دیں اور تم میں سے جو لوگ اپنے دین سے  
پلٹ جائیں اور اسی کفر کی حالت میں مریں ان  
کے اعمال دنیوی اور اخروی سب غارت  
ہو جائیں گے۔ یہ لوگ جہنمی ہوں گے اور ہمیشہ  
ہمیشہ جہنم میں ہی رہیں گے۔

ایمان لانے والوں کا کارساز اللہ تعالیٰ خود ہے  
وہ انہیں اندھیروں سے روشنی کی طرف نکال  
لے جاتا ہے اور کافروں کے اولیاء شیطین  
ہیں۔ وہ انہیں روشنی سے نکال کر اندھیروں کی  
طرف لے جاتے ہیں، یہ لوگ جہنمی ہیں جو  
ہمیشہ اسی میں پڑے رہیں گے۔

سود خور لوگ نہ کھڑے ہوں گے مگر اسی طرح جس  
طرح وہ کھڑا ہوتا ہے جسے شیطان چھو کر خطی بنا  
دے۔ یہ اس لیے کہ یہ کہا کرتے تھے کہ تجارت  
بھی تو سود ہی کی طرح ہے۔ حالانکہ اللہ تعالیٰ نے  
تجارت کو حلال کیا اور سود کو حرام، جو شخص اپنے  
پاس آئی ہوئی اللہ تعالیٰ کی نصیحت سن کر رک گیا  
اس کے لیے وہ ہے جو گزرا اور اس کا معاملہ اللہ  
تعالیٰ کی طرف ہے اور جس نے پھر بھی کیا وہ  
جہنمی ہے ایسے لوگ ہمیشہ ہی اس میں رہیں گے۔

اللَّهُ وَلِيُّ الَّذِينَ آمَنُوا لَا يُخْرِجُهُم مِّنَ  
الظُّلُمَاتِ إِلَى النُّورِ ۚ وَالَّذِينَ كَفَرُوا  
أُولَٰئِكَ لَهُمُ الطَّاغُوتُ ۚ يُخْرِجُونَهُم مِّنَ  
النُّورِ إِلَى الظُّلُمَاتِ ۚ أُولَٰئِكَ أَصْحَابُ  
النَّارِ ۚ هُمْ فِيهَا خَالِدُونَ ۝

(البقرة: ۲۵۷)

الَّذِينَ يَأْكُلُونَ الرِّبَا لَا يَقْوَمُونَ إِلَّا كَمَا  
يَقُومُ الَّذِي يَتَخَبَّطُهُ الشَّيْطَانُ مِنَ الْمَسِّ  
ۚ ذَٰلِكَ بِأَنَّهُمْ قَالُوا إِنَّمَا الْبَيْعُ مِثْلُ  
الرِّبَا ۚ وَأَحَلَّ اللَّهُ الْبَيْعَ وَحَرَّمَ الرِّبَا ۚ  
فَمَنْ جَاءَهُ مَوْعِظَةٌ مِّن رَّبِّهِ فَاتَّهَىٰ فَلَهُ  
مَا سَلَفَ ۚ وَأَمْرُهُ إِلَى اللَّهِ ۚ وَمَنْ عَادَ  
فَأُولَٰئِكَ أَصْحَابُ النَّارِ ۚ هُمْ فِيهَا  
خَالِدُونَ ۝

(البقرة: ۲۷۵)

کافروں کو ان کے مال اور ان کی اولاد اللہ کے ہاں کچھ کام نہ آئیں گی، یہ تو جہنمی ہیں جو ہمیشہ اسی میں پڑے رہیں گے۔

اور بولوب ہمارے ان احکام کو جھوٹا بتائیں گے اور ان سے تکبر کریں گے وہ لوگ دوزخ والے ہوں گے وہ اس میں ہمیشہ ہمیشہ رہیں گے۔

اور جن لوگوں نے بد کام کیے ان کی بدی کی سزا اس کے برابر ملے گی اور ان پر ذلت چھائے گی ان کو اللہ تعالیٰ سے کوئی نہ بچا سکے گا۔ گویا ان کے چہروں پر اندھیری رات کے پرت کے پرت لپیٹ دیے گئے ہیں۔ یہ لوگ دوزخ میں رہنے والے ہیں، وہ اس میں ہمیشہ رہیں گے۔ اگر تجھے تعجب ہو تو واقعی ان کا یہ کہنا عجیب ہے کہ کیا جب ہم مٹی ہو جائیں گے تو کیا ہم نبی پیدائش میں ہوں گے؟ یہی وہ لوگ ہیں جنہوں نے اپنے پروردگار سے کفر کیا۔ یہی ہیں جن کی گردنوں میں طوق ہوں گے۔ اور یہی ہیں جو جہنم کے رہنے والے ہیں۔ جو اس میں ہمیشہ رہیں گے۔

ان کے مال اور ان کی اولاد اللہ کے ہاں کچھ کام نہ آئیں گی۔ یہ تو جہنمی ہیں ہمیشہ ہی اس میں رہیں گے۔

إِنَّ الَّذِينَ كَفَرُوا لَنْ تُغْنِيَ عَنْهُمْ أَمْوَالُهُمْ وَلَا أَوْلَادُهُمْ مِنَ اللَّهِ شَيْئًا ۖ وَأُولَٰئِكَ أَصْحَابُ النَّارِ ۖ هُمْ فِيهَا خَالِدُونَ ۝

(آل عمران : ۱۱۶)

وَالَّذِينَ كَذَبُوا بَالِهَاتِنَا وَاسْتَكْبَرُوا عَنْهَا ۖ أُولَٰئِكَ أَصْحَابُ النَّارِ ۖ هُمْ فِيهَا خَالِدُونَ ۝

(الاعراف : ۳۶)

وَالَّذِينَ كَسَبُوا السَّيِّئَاتِ جَزَاءُ سَيِّئَةٍ بِمِثْلِهَا ۖ وَتَزْهَقُهُمْ ذِلَّةٌ ۖ مَا لَهُمْ مِنَ اللَّهِ مِنْ عَاصِمٍ ۖ كَأَنَّمَا أُغْشِيَتْ وُجُوهُهُمْ قِطْعًا مِنَ اللَّيْلِ مُظْلِمًا ۖ أُولَٰئِكَ أَصْحَابُ النَّارِ ۖ هُمْ فِيهَا خَالِدُونَ ۝

(یونس : ۲۷)

وَأَن تَعَجَبَ فَعَجِبَ قَوْلُهُمْ ۖ إِذَا كُنَّا تُرَابًا إِنَّا لَفِي خَلْقٍ جَدِيدٍ ۚ أُولَٰئِكَ الَّذِينَ كَفَرُوا بِرَبِّهِمْ ۖ وَأُولَٰئِكَ الْأَغْلَالُ فِي أَعْنَاقِهِمْ ۖ وَأُولَٰئِكَ أَصْحَابُ النَّارِ ۖ هُمْ فِيهَا خَالِدُونَ ۝

(الزمر : ۵)

لَنْ تُغْنِيَ عَنْهُمْ أَمْوَالُهُمْ وَلَا أَوْلَادُهُمْ مِنَ اللَّهِ شَيْئًا ۖ أُولَٰئِكَ أَصْحَابُ النَّارِ ۖ هُمْ فِيهَا خَالِدُونَ ۝

(المجادلة : ۱۷)

فائدہ: ان آیات میں ”اولئک اصحاب النار هم فیہا خالدون“ کا دس بار ذکر ہے۔

## ۱۰۔ ”اوفوا“ کا دس بار ذکر

اے بنی اسرائیل! میری اس نعمت کو یاد کرو جو میں نے تم پر انعام کی اور میرے عہد کو پورا کرو میں تمہارے عہد کو پورا کروں گا اور مجھ ہی سے ڈرو۔

اے ایمان والو! عہد و پیمان پورے کرو، تمہارے لیے مومنوں کو پائے حلال کیے گئے ہیں بجز ان کے جن کے نام پڑھ کر سنا دیئے جائیں گے مگر حالت احرام میں شکار کو حلال جانے والے نہ بننا۔ یقیناً اللہ جو چاہے حکم کرتا ہے۔

اور یتیم کے مال کے پاس نہ جاؤ مگر ایسے طریقے سے جو کہ مستحسن ہے یہاں تک کہ وہ اپنے سن بلوغ کو پہنچ جائے اور تاپ تول پورا پورا کرو، انصاف کے ساتھ، ہم کسی شخص کو اس کی طاقت سے زیادہ تکلیف نہیں دیتے اور جب تم بات کرو تو انصاف کرو گو وہ شخص قرابت دار ہی ہو اور اللہ تعالیٰ سے جو عہد کیا اس کو پورا کرو۔

اور ہم نے مدین کی طرف اُن کے بھائی شعیب کو بھیجا۔ انہوں نے فرمایا اے میری قوم! تم اللہ کی عبادت کرو اُس کے سوا کوئی تمہارا معبود نہیں۔ تمہارے پاس تمہارے پروردگار کی طرف سے واضح دلیل آپکی ہے، پس تم تاپ تول پورا پورا کیا کرو اور لوگوں کو ان کی چیزیں تم کر کے مت دو اور روئے زمین میں اس کے بعد کہ اس

يٰۤاَيُّهَا الَّذِيْنَ اٰمَنُوْا اذْكُرُوْا نِعْمَتِيَ الَّتِيْۤ اَنْعَمْتُ عَلٰیكُمْ وَاَوْفُوا۟ بِعَهْدِيْٓ اَوْفِ بِعَهْدِكُمْ ۖ وَاَيَّٰى فَاَرْهٰوْنَ ۝

(البقرة: ۴۰)

يٰۤاَيُّهَا الَّذِيْنَ اٰمَنُوْا اَوْفُوا۟ بِالْعُقُوْدِ ؕ اٰحْسَنْتُمْ لَكُمْۢ بِهَيْمَةِ الْاَنْعَامِ اِلَّا مَا يَتْلٰى عَلَيْكُمْ غَيْرٌ مُّحَلّٰى الصِّدِّ وَاَنْتُمْ حُرُمٌ ؕ اِنَّ اللّٰهَ يَخْتَكُمۡ مَا يُرِيْدُ ۝

(المائدہ: ۱)

وَلَا تَقْرَبُوْا مَالَ الْيَتٰمٰى اِلَّا بِالَّتِيْ هِيَ اَحْسَنُ حَتّٰى يَبْلُغَ اَشْدُّهٗ ؕ وَاَوْفُوا۟ الْكَيْلَ وَالْمِيْزَانَ بِالْقِسْطِ ؕ لَا تَكْلِفُوْا نَفْسًا اِلَّا وُسْعَهَا ؕ وَاِذَا قُلْتُمْ فَاعْدِلُوْا وَلَوْ كَانَ ذَا قُرْبٰى ؕ وَبِعَهْدِ اللّٰهِ اَوْفُوا۟ ؕ

(الانعام: ۱۵۲)

وَالِى مَدِيْنٍ اَخَاهُمْ شُعَيْبًا ؕ قَالَ يٰۤاَيُّهَا الَّذِيْنَ اٰمَنُوْا اَعْبُدُوا اللّٰهَ مَا لَكُمْ مِّنْ اِلٰهٍ غَيْرُهُ ؕ قَدْ جَآءَ تَكْمٌ بَيِّنَةٌ مِّنْ رَّبِّكُمْ فَاَوْفُوا۟ الْكَيْلَ وَالْمِيْزَانَ وَلَا تَبْخَسُوْا النَّاسَ اَشْيَآءَهُمْ وَلَا تَقْسِدُوْا فِى الْاَرْضِ بَعْدَ اِصْلَاحِهَا ؕ ذٰلِكُمْ خَيْرٌ لَّكُمْ اِنْ كُنْتُمْ مُّؤْمِنِيْنَ ۝

(الاعراف: ۸۵)

کی درستی کر دی گئی فساد مت پھیلاؤ، یہ تمہارے لیے نافع ہے اگر تم تصدیق کرو۔

اے میری قوم! ناپ تول انصاف کے ساتھ پورا پورا کرو اور لوگوں کو ان کی چیزیں کم نہ دو، اور زمین میں فساد اور خرابی نہ مچاؤ۔

وَيَقْوِمُوا أَوْفُوا الْمِكْيَالَ وَالْمِيزَانَ  
بِالْقِسْطِ وَلَا تَبْخُسُوا النَّاسَ أَشْيَاءَهُمْ  
وَلَا تَغْنَوْا فِي الْأَرْضِ مُفْسِدِينَ ۝

(معد: ۸۵)

اور اللہ کے عہد کو پورا کرو جب کہ تم آپس میں قول و قرار کرو اور قسموں کو ان کی پختگی کے بعد مت توڑو باوجودیکہ تم اللہ تعالیٰ کو اپنا ضامن ٹھہرا چکے ہو، تم جو کچھ کرتے ہو اللہ اس کو بخوبی جان رہا ہے۔

وَأَوْفُوا بِعَهْدِ اللَّهِ إِذَا عَاهَدْتُمْ وَلَا  
تَنْقُضُوا الْأَيْمَانَ بَعْدَ تَوْكِيدِهَا وَقَدْ  
جَعَلْتُمُ اللَّهَ عَلَيْكُمْ كَفِيلًا ۖ إِنَّ اللَّهَ يَعْلَمُ  
مَا تَفْعَلُونَ ۝

(النحل: ۹۱)

اور یتیم کے مال کے قریب بھی نہ جاؤ بجز اس طریقہ کے جو بہت ہی بہتر ہو یہاں تک کہ وہ اپنی بلوغت کو پہنچ جائے اور وعدے پورے کرو کیوں کہ قول و قرار کی باز پرس ہونے والی ہے۔

وَلَا تَفْرِيُوا مَالَ الْيَتِيمِ إِلَّا بِالَّتِي هِيَ  
أَحْسَنُ حَتَّىٰ يَبْلُغَ أَشُدَّهُ ۖ وَأَوْفُوا  
بِالْعَهْدِ ۚ إِنَّ الْعَهْدَ كَانَ مَسْئُولًا ۝

(بنی اسرائیل: ۳۴)

اور جب ناپ لگو تو بھر پور پیمانے سے ناپو اور سیدھی ترازو سے تول کرو یہی بہتر ہے اور انجام کے لحاظ سے بھی بہت اچھا ہے۔

وَأَوْفُوا الْكَيْلَ إِذَا كِلْتُمْ وَزِنُوا  
بِالْقِسْطَاسِ الْمُسْتَقِيمِ ۖ ذَٰلِكَ خَيْرٌ  
وَأَحْسَنُ تَأْوِيلًا ۝

(بنی اسرائیل: ۳۵)

ناپ پورا بھرا کرو اور کم دینے والوں میں شمولیت نہ کرو۔

وَأَوْفُوا الْكَيْلَ وَلَا تَكُونُوا مِنَ  
الْمُخْسِرِينَ ۝

(اشعراء: ۱۸۱)

فائدہ: ان آیات میں ”اوفوا“ کا دس بار ذکر ہے۔

## ۱۱۔ ”ثَمَنًا“ کا دس بار ذکر

وَأَمِنُوا بِمَا أُنزِلَتْ مُصَدِّقًا لِّمَا مَعَكُمْ  
وَلَا تَكُونُوا أَوَّلَ كَافِرٍ بِهِ ۖ وَلَا تَشْتَرُوا  
بِأَيْدِي ثَمَنًا قَلِيلًا ۖ وَإِيَّاي فَاتَّقُونِ ۝

(البقرة: ۴۱)

اور اس کتاب پر ایمان لاؤ جو میں نے تمہاری  
کتابوں کی تصدیق میں نازل فرمائی ہے اور اس  
کے ساتھ تم ہی پہلے کافر نہ بنو اور میری آیتوں کو  
تھوڑی تھوڑی قیمت پر نہ فروخت کرو، اور صرف  
مجھ ہی سے ڈرو۔

ان لوگوں کے لیے ویل ہے جو اپنے ہاتھوں کی  
لکھی ہوئی کتاب کو اللہ تعالیٰ کی طرف کی کہتے  
ہیں اور اس طرح دنیا کماتے ہیں، ان کے  
ہاتھوں کی لکھائی کو اور ان کی کمائی کو ویل  
(ہلاکت) اور افسوس ہے۔

بے شک یہ لوگ اللہ تعالیٰ کی اُتاری ہوئی کتاب  
چھپاتے ہیں اور اسے تھوڑی تھوڑی سی قیمت پر  
بیچتے ہیں، یقین مانو کہ یہ اپنے پیٹ میں آگ  
بھر رہے ہیں اور قیامت کے دن اللہ تعالیٰ ان  
سے بات بھی نہ کرے گا اور نہ انہیں پاک کرے  
گا، بلکہ ان کے لیے دردناک عذاب ہے۔

بے شک جو لوگ اللہ تعالیٰ کے عہد اور اپنی  
قسموں کو تھوڑی قیمت پر بیچ ڈالتے ہیں، اُن  
کے لیے آخرت میں کوئی حصہ نہیں، اللہ تعالیٰ نہ  
تو اُن سے بات چیت کرے گا اور نہ اُن کی  
طرف قیامت کے دن دیکھے گا اور نہ انہیں  
پاک کرے گا۔ اور اُن کے لیے دردناک  
عذاب ہوگا۔

فَوَيْلٌ لِلَّذِينَ يَكْتُمُونَ الْكُتُبَ بِأَيْدِيهِمْ ۖ  
ثُمَّ يَقُولُونَ هَذَا مِنْ عِنْدِ اللَّهِ لِيُشْتَرُوا بِهِ  
ثَمَنًا قَلِيلًا ۖ فَوَيْلٌ لَهُمْ مِمَّا كَتَبَتْ  
أَيْدِيهِمْ ۖ وَوَيْلٌ لَهُمْ مِمَّا يَكْسِبُونَ ۝

(البقرة: ۷۹)

إِنَّ الَّذِينَ يَكْتُمُونَ مَا أُنزِلَ اللَّهُ مِنْ  
الْكِتَابِ وَيَشْتَرُونَ بِهِ ثَمَنًا قَلِيلًا ۖ  
أُولَٰئِكَ مَا يَأْكُلُونَ فِي بُطُونِهِمْ إِلَّا النَّارَ  
وَلَا يَكْلِمُهُمُ اللَّهُ يَوْمَ الْقِيَمَةِ وَلَا  
يُزَكِّيهِمْ ۖ وَلَهُمْ عَذَابٌ أَلِيمٌ ۝

(البقرة: ۱۷۴)

إِنَّ الَّذِينَ يَشْتَرُونَ بِعَهْدِ اللَّهِ وَأَيْمَانِهِمْ  
ثَمَنًا قَلِيلًا ۖ أُولَٰئِكَ لَآتَىٰ لَهُمْ فِي  
الْآخِرَةِ وَلَا يَكْلِمُهُمُ اللَّهُ وَلَا يَنْظُرُ إِلَيْهِمْ  
يَوْمَ الْقِيَمَةِ وَلَا يُزَكِّيهِمْ ۖ وَلَهُمْ عَذَابٌ  
أَلِيمٌ ۝

(آل عمران: ۷۷)



اور اللہ تعالیٰ نے جب اہل کتاب سے عہد لیا کہ تم اسے سب لوگوں سے ضرور بیان کرو گے اور اسے چھپاؤ گے نہیں تو پھر بھی ان لوگوں نے اس عہد کو اپنی پیٹھ پیچھے ڈال دیا اور اسے بہت کم قیمت پر بیچ ڈالا۔ ان کا یہ بیوپار بہت بُرا ہے۔

یقیناً اہل کتاب میں سے بعض ایسے بھی ہیں جو اللہ تعالیٰ پر ایمان لاتے ہیں اور تمہاری طرف جو اتارا گیا ہے اور ان کی جانب جو نازل ہوا اس پر بھی، اللہ تعالیٰ سے ڈرتے ہیں اور اللہ تعالیٰ کی آیتوں کو تھوڑی تھوڑی قیمت پر بیچتے بھی نہیں۔ ان کا بدلہ ان کے رب کے پاس ہے۔ یقیناً اللہ تعالیٰ جلد حساب لینے والا ہے۔

ہم نے تورات نازل فرمائی ہے جس میں ہدایت ونور ہے، یہودیوں میں اسی تورات کے ساتھ اللہ تعالیٰ کے ماننے والے انبیاء (علیہم السلام) اور اہل اللہ اور علماء فیصلے کرتے تھے کیونکہ انہیں اللہ کی اس کتاب کی حفاظت کا حکم دیا گیا تھا۔ اور وہ اس پر قراری گواہ تھے، اب تمہیں چاہیے کہ لوگوں سے نہ ڈرو اور صرف میرا ڈر رکھو، میری آیتوں کو تھوڑے تھوڑے مول پر نہ بیچو، جو اللہ تعالیٰ کی اتاری ہوئی وحی کے ساتھ فیصلے نہ کریں وہ پورے اور پختہ کافر ہیں۔

اے ایمان والو! تمہارے آپس میں دو شخص کا وصی (گواہ) ہونا مناسب ہے جبکہ تم میں سے کسی کو موت آنے لگے اور وصیت کرنے کا وقت

وَإِذْ أَخَذَ اللَّهُ مِيثَاقَ الَّذِينَ أُوتُوا الْكِتَابَ لَتُبَيِّنُنَّهُ لِلنَّاسِ وَلَا تَكْتُمُونَهُ ۚ فَنَبَذُوهُ وَرَاءَ ظُهُورِهِمْ وَاشْتَرَوْا بِهِ ثَمَنًا قَلِيلًا ۖ فَبُخْسَ مَا يَشْتَرُونَ ۝

(آل عمران: ۱۸۷)

وَإِنَّ مِنْ أَهْلِ الْكِتَابِ لَمَنْ يُؤْمِنُ بِاللَّهِ وَمَا أُنْزِلَ إِلَيْكُمْ وَمَا أُنْزِلَ إِلَيْهِمْ خُشِعِينَ لِلَّهِ لَا يَشْتَرُونَ بَايَاتِ اللَّهِ ثَمَنًا قَلِيلًا ۖ أُولَٰئِكَ لَهُمْ أَجْرُهُمْ عِنْدَ رَبِّهِمْ ۖ إِنَّ اللَّهَ سَرِيعُ الْحِسَابِ ۝

(آل عمران: ۱۹۹)

إِنَّا أَنْزَلْنَا التَّوْرَةَ فِيهَا هُدًى وَنُورٌ ۖ يَحْكُمُ بِهَا النَّبِيُّونَ الَّذِينَ أَسْلَمُوا لِلَّذِينَ هَادُوا وَالرَّاشِدُونَ وَالْأَخْبَارُ بِمَا اسْتُحْفِظُوا مِنْ كِتَابِ اللَّهِ وَكَانُوا عَلَيْهِ شُهَدَاءَ ۚ فَلَا تَخْشَوُا النَّاسَ وَاخْشَوْا اللَّهَ ۚ وَلَا تَشْتَرُوا بِآيَاتِي ثَمَنًا قَلِيلًا ۚ وَمَنْ لَمْ يَحْكَمْ بِمَا أَنْزَلَ اللَّهُ فَأُولَٰئِكَ هُمُ الْكَافِرُونَ ۝

(المائدہ: ۴۴)

يَا أَيُّهَا الَّذِينَ آمَنُوا شَهَادَةُ بَيْنَكُمْ إِذَا حَضَرَ أَحَدُكُمْ الْمَوْتُ حِينَ الْوَصِيَّةِ اثْنِ ذَوَا عَدْلٍ مِّنْكُمْ أَوْ آخَرَيْنِ مِنْ غَيْرِكُمْ

ہو، وہ دو شخص ایسے ہوں کہ دیندار ہوں اور تم میں سے ہوں یا غیر قوم کے دو شخص ہوں اگر تم کہیں سفر میں گئے ہو پھر تم پر واقعہ موت کا پڑ جائے، اگر تم کو شبہ ہو تو ان دونوں کو بعد نماز روک لو پھر دونوں اللہ کی قسم کھائیں کہ ہم اس قسم کے عوض کوئی نفع نہیں لینا چاہتے اگرچہ کوئی قرابت دار بھی ہو اور اللہ تعالیٰ کی بات کو ہم پوشیدہ نہ کریں گے ہم اس حالت میں سخت گنہگار ہوں گے۔

انہوں نے اللہ کی آیتوں کو بہت کم قیمت پر بیچ دیا اور اس کی راہ سے روکا۔ بہت برا ہے جو یہ کر رہے ہیں۔

تم اللہ کے عہد کو تھوڑے مول کے بدلے نہ بیچ دیا کرو، یاد رکھو اللہ کے پاس کی چیز ہی تمہارے لیے بہتر ہے بشرطیکہ تم میں علم ہو۔

إِنْ أَنْتُمْ ضَرَبْتُمْ فِي الْأَرْضِ فَأَصَابَتْكُمْ مُصِيبَةُ الْمَوْتِ تَحْسِبُونَهُمَا مِنْ بَعْدِ الصَّلَاةِ فَيَقْسِمْنَ بِاللَّهِ إِنْ أَرَبْتُمْ لَا نَشْتَرِي بِهِ ثَمَنًا وَلَوْ كَانَ ذَا قُرْبَىٰ وَلَا نَكْتُمُ شَهَادَةً ۚ اللَّهُ إِنَّا إِذَا لَمِنَ الْأَلِيمِينَ ۝

(المائدہ: ۱۰۶)

اِشْتَرَوْا بِآيَاتِ اللَّهِ ثَمَنًا قَلِيلًا فَصَلُّوا عَنْ سَبِيلِهِ ۚ إِنَّهُمْ سَاءَ مَا كَانُوا يَعْمَلُونَ ۝ (التوبہ: ۹)

وَلَا تَشْتَرُوا بِعَهْدِ اللَّهِ ثَمَنًا قَلِيلًا ۚ إِنَّمَا عِنْدَ اللَّهِ هُوَ خَيْرٌ لَّكُمْ إِنْ كُنْتُمْ تَعْلَمُونَ ۝ (النحل: ۹۵)

فائدہ: ان آیات میں میں ”ثمنًا“ کا دس بار ذکر ہے۔

## ۱۲۔ ”بچھڑنے“ کا دس بار ذکر

اور ہم نے (حضرت) موسیٰ (علیہ السلام) سے چالیس راتوں کا وعدہ کیا پھر تم نے اس کے بعد بچھڑا پوجنا شروع کر دیا اور ظالم بن گئے۔

وَإِذْ وَعَدْنَا مُوسَىٰ أَرْبَعِينَ لَيْلَةً ثُمَّ اتَّخَذْتُمُ الْعِجْلَ مِنْ بَعْدِهِ وَأَنْتُمْ ظَالِمُونَ ۝

(البقرہ: ۵۱)

جب (حضرت) موسیٰ (علیہ السلام) نے اپنی قوم سے کہا کہ اے میری قوم! بچھڑے کو معبود بنا کر تم نے اپنی جانوں پر ظلم کیا ہے، اب تم اپنے پیدا کرنے

وَإِذْ قَالَ مُوسَىٰ لِقَوْمِهِ يٰقَوْمِ إِنِّكُمْ ظَلَمْتُمْ أَنْفُسَكُمْ بِاتِّخَاذِكُمُ الْعِجْلَ فَتُوبُوا إِلَىٰ بَارِئِكُمْ فَاقْتُلُوا أَنْفُسَكُمْ ۚ

والے کی طرف رجوع کرو، اپنے کو آپس میں قتل کرو، تمہاری بہتری اللہ تعالیٰ کے نزدیک اسی میں ہے تو اس نے تمہاری توبہ قبول کی، وہ توبہ قبول کرنے والا اور رحم و کرم کرنے والا ہے۔

تمہارے پاس تو موسیٰ یہی دلیل لے کر آئے لیکن تم نے پھر بھی پچھڑا پوجا، تم ہو ہی ظالم۔

ذَلِكُمْ خَيْرٌ لَّكُمْ عِنْدَ بَارِئِكُمْ ط فَتَابَ عَلَيْكُمْ ط إِنَّهُ هُوَ التَّوَّابُ الرَّحِيمُ ۝

(البقرہ: ۵۴)

وَلَقَدْ جَاءَكُمْ مُوسَىٰ بِالْبَيِّنَاتِ ثُمَّ اتَّخَذْتُمُ الْعِجْلَ مِن بَعْدِهِ وَأَنْتُمْ ظَالِمُونَ ۝

(البقرہ: ۹۲)

وَإِذْ أَخَذْنَا مِيثَاقَكُمْ وَرَفَعْنَا فَوْقَكُمُ الطُّورَ ط خُذُوا مَا آتَيْنَكُم بِقُوَّةٍ وَاسْمَعُوا ط قَالُوا سَمِعْنَا وَعَصَيْنَا ؕ وَأُشْرِبُوا فِي قُلُوبِهِمُ الْعِجْلَ بِكُفْرِهِمْ ط قُلْ بِسْمَا يَأْمُرُكُمْ بِهِ إِيْمَانُكُمْ إِنْ كُنْتُمْ مُؤْمِنِينَ ۝

(البقرہ: ۹۳)

جب ہم نے تم سے وعدہ لیا اور تم پر طور کو کھڑا کر دیا (اور کہہ دیا) کہ ہماری دی ہوئی چیز کو مضبوط تھا مود اور سٹو، تو انہوں نے کہا، ہم نے سنا اور نافرمانی کی اور ان کے دلوں میں پھڑے کی محبت (گویا) پلا دی گئی بسبب ان کے کفر کے۔ ان سے کہہ دیجیے کہ تمہارا ایمان تمہیں بُرا حکم دے رہا ہے، اگر تم مومن ہو۔

آپ سے یہ اہل کتاب درخواست کرتے ہیں کہ آپ ان کے پاس کوئی آسمانی کتاب لائیں، حضرت موسیٰ (علیہ السلام) سے تو انہوں نے اس سے بہت بڑی درخواست کی تھی کہ ہمیں کھلم کھلا اللہ تعالیٰ کو دکھا دے، پس ان کے اس ظلم کے باعث ان پر کڑا کے کی بجلی آپڑی پھر باوجودیکہ ان کے پاس بہت دلیلیں پہنچ چکی تھیں انہوں نے پچھڑے کو اپنا معبود بنالیا، لیکن ہم نے یہ بھی معاف فرما دیا اور ہم نے موسیٰ کو کھلا غلبہ اور صریح دلیل عنایت فرمائی۔

يَسْأَلُكَ أَهْلُ الْكِتَابِ أَنْ تَنْزِلَ عَلَيْهِمْ كِتَابًا مِّنَ السَّمَاءِ فَقَدْ سَأَلُوا مُوسَىٰ أَكْبَرَ مِنْ ذَلِكَ فَقَالُوا أَرِنَا اللَّهَ جَهْرَةً فَأَخَذَتْهُمُ الصَّعِقَةُ بِظُلْمِهِمْ ؕ ثُمَّ اتَّخَذُوا الْعِجْلَ مِن بَعْدِ مَا جَاءَتْهُمْ الْبَيِّنَاتُ فَعَفَوْنَا عَنْ ذَلِكَ ؕ وَإِنَّا مُوسَىٰ سُلْطٰنًا مُّبِينًا ۝

(انشاء: ۱۵۳)

اور موسیٰ کی قوم نے ان کے بعد اپنے زیوروں کا ایک ٹھہرا معبود ٹھہرا لیا جو کہ ایک قالب تھا جس میں ایک آواز تھی۔ کیا انہوں نے یہ نہ دیکھا کہ وہ ان سے بات نہیں کرتا تھا اور نہ ان کو کوئی راہ بتلاتا تھا، اس کو انہوں نے معبود قرار دیا اور بڑی بے انصافی کا کام کیا۔

بے شک جن لوگوں نے ٹھہرا پرستی کی ہے ان پر بہت جلد ان کے رب کی طرف سے غضب اور ذلت اس دنیوی زندگی ہی میں پڑے گی اور ہم افترا پردازوں کو ایسی ہی سزا دیا کرتے ہیں۔

اور ہمارے بھیجے ہوئے پیغامبر ابراہیم کے پاس خوشخبری لے کر پہنچے اور سلام کہا، انہوں نے جواب سلام دیا اور بغیر کسی تاخیر کے گائے کا بھنا ہوا پیچہ لے آئے۔

پھر اس نے لوگوں کے لیے ایک ٹھہرا نکال کھڑا کیا یعنی ٹھہرے کا بت جس کی گائے کی سی آواز بھی تھی پھر کہنے لگے کہ یہی تمہارا بھی معبود ہے اور موسیٰ کا بھی لیکن موسیٰ بھول گیا ہے۔

پھر (چپ چاپ جلدی جلدی) اپنے گھروالوں کی طرف گئے اور ایک فرہنگ ٹھہرے (کا گوشت) لائے۔

وَ اتَّخَذَ قَوْمُ مُوسَىٰ مِنْ بَعْدِهِ مِنْ خَلْقِهِمْ عِجْلًا جَسَدًا لَهُ خُورٌ ط اَلَمْ يَرَوْا اَنَّهُ لَا يُكَلِّمُهُمْ وَلَا يَهْدِيهِمْ سَبِيلًا ۚ اتَّخَذُوهُ وَكَانُوا ظَالِمِيْنَ ۝

(الاعراف: ۱۳۸)

اِنَّ الَّذِيْنَ اتَّخَذُوا الْعِجْلَ سَيَنَالُهُمْ غَضَبٌ مِّن رَّبِّهِمْ وَ ذِلَّةٌ فِى الْحَيٰوةِ الدُّنْيَا ط وَ كَذٰلِكَ نَجْزِى الْمُفْتَرِيْنَ ۝

(الاعراف: ۱۵۲)

وَلَقَدْ جَاءَتْ رُسُلُنَا اِبْرٰهِيْمَ بِالْبَشْرٰى قَالُوْا سَلٰمًا ط قَالَ سَلٰمٌ فَمَا لَبِثَ اَنْ جَاءَ بِعِجْلٍ خَبِيْثٍ ۝

(صود: ۶۹)

فَاَخْرَجَ لَهُمْ عِجْلًا جَسَدًا لَهُ خُورٌ ط فَقَالُوْا هٰذَا اِلٰهُكُمْ وَ اِلٰهُ مُوسٰى ه فَتَنٰى ۝

(طہ: ۸۸)

فَرَاغَ اِلٰى اَهْلِهٖ فَجَاءَ بِعِجْلٍ سَمِيْنٍ ۝

(الذاریات: ۲۶)

فائدہ: ان آیات میں ”ٹھہرے“ کا دس بار ذکر ہے۔

## ۱۳۔ ”باب“ کا دس بار ذکر

وَإِذْ قُلْنَا ادْخُلُوا هَذِهِ الْقَرْيَةَ فَكُلُوا مِنْهَا حَيْثُ شِئْتُمْ رَغَدًا وَادْخُلُوا الْبَابَ سُجَّدًا وَقُولُوا حِطَّةٌ نَغْفِرْ لَكُمْ خَطِيئَتَكُمْ ۖ وَسَنَزِيدَ الْمُحْسِنِينَ ۝

(البقرة: ۵۸)

وَرَفَعْنَا فَوْقَهُمُ الطُّورَ بِمِيثَاقِهِمْ وَقُلْنَا لَهُمْ ادْخُلُوا الْبَابَ سُجَّدًا وَقُلْنَا لَهُمْ لَا تَعْدُوا فِي السَّبْتِ وَأَخَذْنَا مِنْهُمْ مِيثَاقًا غَلِيظًا ۝

(النساء: ۱۵۳)

قَالَ رَجُلَانِ مِنَ الَّذِينَ يَخَافُونَ أَنْعَمَ اللَّهُ عَلَيْهِمَا ادْخُلُوا عَلَيْهِمُ الْبَابَ ۖ فَإِذَا دَخَلْتُمُوهُ فَآئِنكُمْ غُلْبُونَ ۗ وَعَلَى اللَّهِ فَتَوَكَّلُوا إِن كُنْتُمْ مُؤْمِنِينَ ۝

(المائدة: ۲۳)

وَإِذْ قِيلَ لَهُمْ اسْكُنُوا هَذِهِ الْقَرْيَةَ وَكُلُوا مِنْهَا حَيْثُ شِئْتُمْ وَقُولُوا حِطَّةٌ وَادْخُلُوا الْبَابَ سُجَّدًا نَغْفِرْ لَكُمْ خَطِيئَتَكُمْ ۖ وَسَنَزِيدَ الْمُحْسِنِينَ ۝

(الاعراف: ۱۶۱)

وَأَسْبَقَ الْبَابَ وَقَدَّتْ قَمِيصَهُ مِنْ دُبُرٍ وَأَلْفَيَا سَيِّدَهَا لَدَا الْبَابِ ۖ قَالَتْ

اور ہم نے تم سے کہا کہ اس بستی میں جاؤ اور جو کچھ جہاں کہیں سے چاہو با فراغت کھاؤ پیو اور دروازے میں سے سجدے کرتے ہوئے گزر دو اور زبان سے حطہ کہو ہم تمہاری خطائیں معاف فرما دیں گے اور نیکی کرنے والوں کو اور زیادہ دیں گے۔

اور ان کا قول لینے کے لیے ہم نے ان کے سروں پر طور پہاڑ لا کھڑا کر دیا اور انہیں حکم دیا کہ سجدہ کرتے ہوئے دروازے میں جاؤ اور یہ بھی فرمایا کہ ہفتہ کے دن میں تجاوز نہ کرنا اور ہم نے ان سے سخت سے سخت قول و قرار لیے (یہ سزا تھی)۔

دو شخصوں نے جو خدا ترس لوگوں میں سے تھے جن پر اللہ تعالیٰ کا فضل تھا کہا کہ تم ان کے پاس دروازے میں تو پہنچ جاؤ، دروازے میں قدم رکھتے ہی یقیناً تم غالب آ جاؤ گے، اور تم اگر مومن ہو تو تمہیں اللہ تعالیٰ ہی پر بھروسہ رکھنا چاہیے۔

اور جب ان کو حکم دیا گیا کہ تم لوگ اس آبادی میں جا کر رہو اور کھاؤ اس سے جس جگہ تم رغبت کرو اور زبان سے یہ کہتے جانا کہ توبہ ہے اور جھکے جھکے دروازہ میں داخل ہونا ہم تمہاری خطائیں معاف کر دیں گے۔ جو لوگ نیک کام کریں گے ان کو مزید برآں اور دیں گے۔

دونوں دروازے کی طرف دوڑے اور اس عورت نے یوسف کا گرتا پیچھے کی طرف سے

کھینچ کر پھاڑ ڈالا اور دروازے کے پاس ہی عورت کا شوہر دونوں کو مل گیا، تو کہنے لگی جو شخص تیری بیوی کے ساتھ برا ارادہ کرے بس اس کی سزا یہی ہے کہ اسے قید کر دیا جائے یا اور کوئی درد ناک سزا دی جائے۔

اور (یعقوب) نے کہا اے میرے بچو! تم سب ایک دروازے سے نہ جانا بلکہ کئی ایک دروازوں میں سے جدا جدا طور پر داخل ہونا۔ میں اللہ کی طرف سے آنے والی کسی چیز کو تم سے ٹال نہیں سکتا۔ حکم صرف اللہ ہی کا چلتا ہے۔ میرا کامل بھروسہ اسی پر ہے اور ہر ایک بھروسہ کرنے والے کو اسی پر بھروسہ کرنا چاہیے۔

ہمیشہ رہنے کے باغات جہاں یہ خود جائیں گے اور ان کے باپ دادوں اور بیویوں اور اولادوں میں سے بھی جو نیکو کار ہوں گے ان کے پاس فرشتے ہر ہر دروازے سے آئیں گے۔

جس کے سات دروازے ہیں۔ ہر دروازے کے لیے ان کا ایک حصہ بٹا ہوا ہے۔

اس دن منافق مرد و عورت ایمان داروں سے کہیں گے کہ ہمارا انتظار تو کرو کہ ہم بھی تمہارے نور سے کچھ روشنی حاصل کر لیں۔ جواب دیا جائے گا کہ تم اپنے پیچھے لوٹ جاؤ اور روشنی تلاش کرو۔ پھر ان کے اور ان کے درمیان ایک دیوار حائل کر دی جائے گی جس

مَا جَزَاءُ مَنْ أَرَادَ بِأَهْلِكَ سُوءًا إِلَّا أَنْ يُسْجَنَ أَوْ عَذَابٌ أَلِيمٌ ۝

(یوسف: ۲۵)

وَقَالَ يَسْبَىٰ لَا تَدْخُلُوا مِنْ بَابٍ وَاحِدٍ وَادْخُلُوا مِنْ أَبْوَابٍ مُتَفَرِّقَةٍ ۚ وَمَا أُغْنِي عَنْكُمْ مِنَ اللَّهِ مِنْ شَيْءٍ ۚ إِنَّ الْحُكْمَ إِلَّا لِلَّهِ ۚ عَلَيْهِ تَوَكَّلْتُ ۖ وَعَلَيْهِ فَلْيَتَوَكَّلِ الْمُتَوَكِّلُونَ ۝

(یوسف: ۶۷)

جَنَّتٍ عَذْنٍ يَدْخُلُونَهَا وَمَنْ صَلَحَ مِنْ آبَائِهِمْ وَأَزْوَاجِهِمْ وَذُرِّيَّهِمْ وَالْمَلَائِكَةُ يَدْخُلُونَ عَلَيْهِمْ مِنْ كُلِّ بَابٍ ۝

(الرعد: ۲۳)

لَهَا سَبْعَةُ أَبْوَابٍ ۚ لِكُلِّ بَابٍ مِنْهُمْ جُزْءٌ مَقْسُومٌ ۝

(الحجر: ۴۳)

يَوْمَ يَقُولُ الْمُنْفِقُونَ وَالْمُنْفِقَاتُ لِلَّذِينَ آمَنُوا انظُرُوا نَارًا نَفْتِسُ مِنْ نُورِكُمْ ۖ قِيلَ ارْجِعُوا وَرَاءَكُمْ فَالْتَمِسُوا نُورًا ۖ فَضُرِبَ بَيْنَهُمْ بِسُورٍ لَهُ بَابٌ بَاطِنُهُ فِيهِ الرَّحْمَةُ وَظَاهِرُهُ مِنْ قِبَلِهِ الْعَذَابُ ۝

(الہید: ۱۳)

میں دروازہ بھی ہوگا۔ اس کے اندرونی حصہ میں  
تو رحمت ہوگی اور باہر کی طرف عذاب ہوگا۔

فائدہ: ان آیات میں ”باب“ کا دس بار ذکر ہے۔

## ۱۳۔ حضرت موسیٰ علیہ السلام کی ”لاٹھی“ کا دس بار ذکر

جب موسیٰ (علیہ السلام) نے اپنی قوم کے لیے پانی  
مانگا تو ہم نے کہا کہ اپنی لاٹھی پتھر پر مارو، جس  
سے بارہ چشمے پھوٹ نکلے اور ہر گروہ نے اپنا  
چشمہ پہچان لیا (اور ہم نے کہہ دیا کہ) اللہ تعالیٰ  
کا رزق کھاؤ پیو اور زمین میں فساد نہ کرتے پھرو۔

پس آپ نے اپنا عصا ڈال دیا سو دفعتاً وہ صاف  
ایک اثر دھا بن گیا۔

اور ہم نے موسیٰ کو حکم دیا کہ آپ اپنا عصا ڈال  
دیجیے سو عصا کا ڈالنا تھا کہ اس نے اُن کے  
سارے بے بنائے کھیل کو ٹکنا شروع کیا۔

اور ہم نے ان کو بارہ خاندانوں میں تقسیم کر کے  
سب کی الگ الگ جماعت مقرر کر دی۔ اور ہم  
نے موسیٰ کو حکم دیا جب کہ ان کی قوم نے ان  
سے پانی مانگا کہ اپنے عصا کو فلاں پتھر پر مارو،  
پس فوراً اس سے بارہ چشمے پھوٹ نکلے۔ ہر ہر  
شخص نے اپنے پانی پینے کا موقع معلوم کر لیا۔  
اور ہم نے ان پر ابر کو سایہ ٹکنا کیا اور ان کو ترنجبین  
اور شیریں پہنچائیں کھاؤ پیو چیزوں سے جو کہ  
ہم نے تم کو دی ہیں اور انہوں نے ہمارا کوئی

وَإِذِ اسْتَسْقَىٰ مُوسَىٰ لِقَوْمِهِ فَقُلْنَا  
اضْرِبْ بِعَصَاكَ الْحَجَرَ ۖ فَانْفَجَرَتْ  
مِنْهُ اثْنَا عَشْرَةَ عَيْنًا ۖ قَدْ عَلِمَ كُلُّ اُنَاسٍ  
مَّشْرِبَهُمْ ۖ كُلُوا وَاَشْرَبُوا مِنْ رِّزْقِ اللّٰهِ  
وَلَا تَغْوُوا فِي الْاَرْضِ مُفْسِدِينَ ۝  
(البقرہ: ۶۰)

فَالْقَىٰ عَصَاهُ فَإِذَا هِيَ ثُعْبَانٌ مُّبِينٌ ۝  
(الاعراف: ۱۰۷)

وَاَوْحَيْنَا اِلٰى مُوسٰى اَنْ اَلْقِ عَصَاكَ ۝  
فَاِذَا هِيَ تَلْقَفُ مَا يَأْفِكُوْنَ ۝

(الاعراف: ۱۱۷)  
وَقَطَّعْنَهُمْ اثْنَيْ عَشَرَ نَبِطًا ۖ اُمَمًا ۖ  
وَاَوْحَيْنَا اِلٰى مُوسٰى اِذَا اسْتَسْقٰى قَوْمُهٗ  
اَنْ اضْرِبْ بِعَصَاكَ الْحَجَرَ ۖ فَانْفَجَسَتْ  
مِنْهُ اثْنَا عَشْرَةَ عَيْنًا ۖ قَدْ عَلِمَ كُلُّ اُنَاسٍ  
مَّشْرِبَهُمْ ۖ وَظَلَّلْنَا عَلَيْهِمُ الْغَمَامَ ۖ وَاَنْزَلْنَا  
عَلَيْهِمُ الْمَنَّٰنَ وَالسَّلٰوٰى ۖ كُلُّوْا مِنْ  
طَيِّبٰتِ مَا رَزَقْنٰكُمْ ۖ وَمَا ظَلَمُوْا  
وَلٰكِنْ كَانُوْا اَنْفُسَهُمْ يَظْلِمُوْنَ ۝

(الاعراف: ۱۶۰)

نقصان نہیں کیا لیکن اپنا ہی نقصان کرتے تھے۔  
جواب دیا کہ یہ میری لاشی ہے جس پر میں ٹیک  
لگاتا ہوں اور جس سے میں اپنی بکریوں کے  
لیے پتے جھاڑ لیا کرتا ہوں اور بھی اس میں مجھے  
بہت سے فائدے ہیں۔

آپ نے اسی وقت اپنی لاشی ڈال دی جو  
اچانک کھلم کھلا زبردست اثر دھماکتا گئی۔

اب حضرت موسیٰ نے بھی اپنی لاشی میدان میں  
ڈال دی جس نے اسی وقت ان کے بنے بنائے  
کھلونوں کو گھٹنا شروع کر دیا۔

ہم نے موسیٰ کی طرف وحی بھیجی کہ دریا پر اپنی  
لاشی مار، پس اسی وقت دریا پھٹ گیا اور ہر ایک  
حصہ پانی کا مثل بڑے سارے پہاڑ کے ہو گیا۔

تو اپنی لاشی ڈال دے، موسیٰ نے جب اسے ہلتا  
جلتا دیکھا اس طرح کہ گویا وہ ایک سانپ ہے تو  
منہ موڑے ہوئے پیٹھ پھیر کر بھاگے اور پلٹ کر  
بھی نہ دیکھا، اے موسیٰ خوف نہ کھا، میرے  
حضور میں پیغمبر ڈرا نہیں کرتے۔

اور یہ (بھی آواز آئی) کہ اپنی لاشی ڈال دے۔  
پھر جب اسے دیکھا کہ وہ سانپ کی طرح پھن  
بھنارہی ہے تو پیٹھ پھیر کر واپس ہو گئے اور مڑ کر  
رُخ بھی نہ کیا، ہم نے کہا اے موسیٰ! آگے آؤ  
مت، یقیناً تو ہر طرح امن والا ہے۔

قَالَ هِيَ عَصَايَ ۖ أَتَوَكَّرُ عَلَيْهَا وَآهَشُّ  
بَهَا عَلَىٰ غَنَمِي وَلِي فِيهَا مَارِبٌ أُخْرَىٰ ۖ  
(طہ: ۱۸)

فَالْقُلُوبُ غَاصَّةٌ فَإِذَا هِيَ تُعْبَأْنَ مُبِينٌ ۖ<sup>ع</sup>  
(الشعراء: ۳۲)

فَالْقُلُوبُ مُوسَىٰ عَصَاهُ فَإِذَا هِيَ تَلْقَفُ مَا  
يَأْفِكُونَ ۖ<sup>ع</sup>

(الشعراء: ۳۵)

فَأَوْحَيْنَا إِلَىٰ مُوسَىٰ أَنِ اضْرِبْ بِعَصَاكَ  
الْبَحْرَ ۖ فَانفَلَقَ فَكَانَ كُلُّ فِرْقٍ كَالطَّوْدِ  
الْعَظِيمِ ۖ

(الشعراء: ۶۳)

وَأَلْقَىٰ عَصَاكَ ۖ فَلَمَّا رَآهَا تُهْتَزُّ كَانَهَا جَانٌّ  
وَلَّىٰ مُدْبِرًا وَلَمْ يُعَقِّبْ ۖ يَمُوسَىٰ لَا تَخَفْ ۖ  
إِنِّي لَا يَخَافُ لَدَىٰ الْمُرْسَلُونَ ۖ<sup>ع</sup>

(النمل: ۱۰)

وَأَنَّ أَلْقَىٰ عَصَاكَ ۖ فَلَمَّا رَآهَا تُهْتَزُّ  
كَانَهَا جَانٌّ وَلَّىٰ مُدْبِرًا وَلَمْ يُعَقِّبْ ۖ  
يَمُوسَىٰ أَقْبِلْ وَلَا تَخَفْ ۖ إِنَّكَ مِنَ  
الْمُتَمِّينِ ۖ

(القصص: ۳۱)

فائدہ: ان آیات میں ”حضرت موسیٰ علیہ السلام کی ”لاشی“ کا دس بار ذکر ہے۔



## ۱۵۔ نباتات میں دس پھلوں سبزیوں کا ذکر

اور جب تم نے کہا اے موسیٰ! ہم سے ایک ہی قسم کے کھانے پر ہرگز صبر نہ ہو سکے گا اس لیے اپنے رب سے دعا کیجیے کہ وہ ہمیں زمین کی پیداوار ساگ لکڑی گیہوں مسور اور پیاز دے، آپ نے فرمایا بہتر چیز کے بدلے ادنیٰ چیز کیوں طلب کرتے ہو؟ اچھا شہر میں جاؤ وہاں تمہیں تمہاری چاہت کی یہ سب چیزیں ملیں گی، اُن پر ذلت اور مسکینی ڈال دی گئی اور خدا کا غضب لے کر وہ لوٹے، یہ اس لیے کہ وہ اللہ تعالیٰ کی آیتوں کے ساتھ کفر کرتے تھے اور نبیوں کو ناحق قتل کرتے تھے یہ ان کی نافرمانیوں اور زیادتیوں کا نتیجہ ہے۔

کیا تم میں سے کوئی بھی یہ چاہتا ہے کہ اُس کا کھجوروں اور انگوروں کا باغ ہو جس میں نہریں بہہ رہی ہوں اور ہر قسم کے پھل موجود ہوں، اس شخص کا بڑھا پیا آگیا ہو، اس کے ننھے ننھے سے بچے بھی ہوں اور اچانک باغ کو گولا لگ جائے جس میں آگ بھی ہو پس وہ باغ جل جائے گا اسی طرح اللہ تعالیٰ تمہارے لیے آیتیں بیان کرتا ہے تاکہ تم غور و فکر کرو۔

اور وہ ایسا ہے جس نے پانی برسیا پھر ہم نے اس کے ذریعہ سے ہر قسم کے نبات کو نکالا پھر ہم نے اس سے سبز شاخ نکالی کہ اس سے ہم اوپر تلے

وَإِذْ قُلْنَا لِلْمُوسَىٰ إِنَّ نُصْبِرَ عَلَىٰ طَعَامٍ وَاحِدٍ فَادْعُ لَنَا رَبَّكَ يُخْرِجْ لَنَا مِمَّا تُنْبِتُ الْأَرْضُ مِنْ بَقْلِهَا وَقِثَّائِهَا وَفُومِهَا وَعَدَسِهَا وَنَصْلِهَا ۖ قَالَ أَتَسْتَبْدِلُونَ الَّذِي هُوَ أَدْنَىٰ بِالَّذِي هُوَ خَيْرٌ ۚ اهْبِطْ مِصْرًا فَإِنَّ لَكُمْ فَا سَأَلْتُمْ ۖ وَضُرِبَتْ عَلَيْهِمُ الذِّلَّةُ وَالْمَسْكَنَةُ ۖ وَبَاءُوا بِغَضَبٍ مِنَ اللَّهِ ۚ ذَٰلِكَ بِأَنَّهُمْ كَانُوا يَكْفُرُونَ بِآيَاتِ اللَّهِ وَيَقْتُلُونَ النَّبِيِّنَ بِغَيْرِ الْحَقِّ ۚ ذَٰلِكَ بِمَا عَصَوْا وَكَانُوا يَعْتَدُونَ ۝

(البقرة: ۶۱)

أَيُّودُ أَخَذَكُمْ أَنَّ تَكُونَ لَهُ جَنَّةٌ مِنْ نَخِيلٍ وَأَعْنَابٍ تَجْرِي مِنْ تَحْتِهَا الْأَنْهَارُ ۚ لَهُ فِيهَا مِنْ كُلِّ الثَّمَرَاتِ ۚ وَأَصَابَهُ الْكِبَرُ وَلَهُ ذُرِّيَّةٌ ضِعْفًا ۚ فَأَصَابَهَا إِغْصَارٌ فِيهِ نَارٌ فَاحْتَرَقَتْ ۚ كَذَٰلِكَ يُبَيِّنُ اللَّهُ لَكُمْ الْآيَاتِ لَعَلَّكُمْ تَتَفَكَّرُونَ ۝

(البقرة: ۲۶۶)

وَهُوَ الَّذِي أَنْزَلَ مِنَ السَّمَاءِ مَاءً ۚ فَأَخْرَجْنَا بِهِ نَبَاتَ كُلِّ شَيْءٍ فَأَخْرَجْنَا مِنْهُ خَضِرًا نُخْرِجُ مِنْهُ حَبًّا مُتَرَاكِبًا ۚ

وانے چڑھے ہوئے نکالتے ہیں اور کھجور کے درختوں سے یعنی ان کے گپھے میں سے خوشے ہیں جو نیچے کو لٹکے جاتے ہیں اور انگوروں کے باغ اور زیتون اور انار کو بعض ایک دوسرے سے ملتے جلتے ہوتے ہیں اور کچھ ایک دوسرے سے ملتے جلتے نہیں ہوتے۔ ہر ایک کے پھل کو دیکھ جب وہ پھلتا ہے اور اس کے پکنے کو دیکھ، ان میں دلائل ہیں ان لوگوں کے لیے جو ایمان رکھتے ہیں۔  
قسم ہے انجیر کی اور زیتون کی۔

وَمِنَ النَّخْلِ مَنْ طَلَعَهَا قِنْوَانٌ ذَانِبَةٌ  
وَجَنَّتْ مِنْ أَعْنَابٍ وَالزَّيْتُونَ وَالرُّمَّانَ  
مُشْتَبِهًا وَغَيْرَ مُتَشَابِهٍ ۚ انظُرُوا إِلَىٰ  
ثَمَرِهِ إِذَا أَثْمَرَ وَيَنْعِهِ ۚ إِنَّ فِي ذَٰلِكُمْ  
لَآيَاتٍ لِّقَوْمٍ يُؤْمِنُونَ

(الانعام: ۹۹)

وَالْيَيْنِ وَالزَّيْتُونَ ۝

(التین: ۱)

فائدہ: ان آیات میں نباتات میں سے دس سبزیوں پھلوں کا ذکر ہے۔

☆ ساگ۔

☆ ککڑی۔

☆ گیہوں۔

☆ مسور۔

☆ پیاز۔

☆ کھجور۔

☆ انگور۔

☆ زیتون۔

☆ انار۔

☆ انجیر۔

۱۶۔ ”ادْعُ“ کا دس بار ذکر

اور جب تم نے کہا اے موسیٰ! ہم سے ایک ہی قسم کے کھانے پر ہرگز صبر نہ ہو سکے گا اس لیے

وَإِذْ قُلْتُمْ يٰمُوسَىٰ لَنْ نَّصْبِرَ عَلَىٰ طَعَامٍ  
وَاحِدٍ فَاذْعُ لَنَا رَبُّكَ يُخْرِجْ لَنَا مِمَّا

اپنے رب سے دعا کیجیے کہ وہ ہمیں زمین کی پیداوار ساگ، گکڑی، گیہوں، مسور اور پیاز دے، آپ نے فرمایا بہتر چیز کے بدلے ادنیٰ چیز کیوں طلب کرتے ہو! اچھا شہر میں جاؤ وہاں تمہیں تمہاری چاہت کی یہ سب چیزیں ملیں گی، اُن پر ذلت اور مسکینی ڈال دی گئی اور خدا کا غضب لے کر وہ لوٹے، یہ اس لیے کہ وہ اللہ تعالیٰ کی آیتوں کے ساتھ کفر کرتے تھے اور نبیوں کو ناحق قتل کرتے تھے، یہ ان کی نافرمانیوں اور زیادتیوں کا نتیجہ ہے۔

انہوں نے کہا اے موسیٰ! دعا کیجیے کہ اللہ تعالیٰ ہمارے لیے اس کی ماہیت بیان کر دے، آپ نے فرمایا سنو! وہ گائے تو بالکل بڑھیا ہو نہ بچہ بلکہ درمیانی عمر کی نوجوان ہو، اب جو تمہیں حکم دیا گیا ہے بجالاؤ۔

وہ پھر کہنے لگے کہ دعا کیجیے کہ اللہ تعالیٰ بیان کرے کہ اس کا رنگ کیا ہے؟ فرمایا وہ کہتا ہے کہ وہ گائے زرد رنگ کی ہے چمکیلا اور دیکھنے والوں کو بھلا لگنے والا اس کا رنگ ہے۔

وہ کہنے لگے کہ اپنے رب سے اور دعا کیجیے کہ ہمیں اس کی مزید ماہیت بتلائے اس قسم کی گائے تو بہت ہیں پتہ نہیں چلتا اگر اللہ نے چاہا تو ہم ہدایت والے ہو جائیں گے۔

اور جب ان پر کوئی عذاب واقع ہوتا تو یوں کہتے کہ اے موسیٰ ہمارے لیے اپنے رب سے

تَنْبِثُ الْأَرْضُ مِنْ بَقْلِهَا وَقِثَّانِهَا وَفُومِهَا وَعَدَسِهَا وَبَصِلِهَا ط قَالَ أَسْتَبْدِلُونَ الذِّئْيَ هُوَ أَدْنَىٰ بِالذِّئْيِ هُوَ خَيْرٌ ط إِهْبِطُوا مِصْرًا فَإِنَّ لَكُمْ مَّا سَأَلْتُمْ ط وَضُرِبَتْ عَلَيْهِمُ الذِّلَّةُ وَالْمَسْكَنَةُ ۖ وَبَاءَ وَابِعِضٍ مِنَ اللَّهِ ط ذَلِكَ بِأَنَّهُمْ كَانُوا يَكْفُرُونَ بِآيَاتِ اللَّهِ وَيَقْتُلُونَ النَّبِيَّ بِغَيْرِ الْحَقِّ ط ذَلِكَ بِمَا عَصَوْا وَكَانُوا يَعْتَدُونَ ۝ (البقرة: ۶۱)

قَالُوا ادْعُ لَنَا رَبَّكَ يُبَيِّنْ لَنَا مَا هِيَ ط قَالَ إِنَّهُ يَقُولُ إِنَّهَا بَقَرَةٌ لَا فَارِضٌ وَلَا بِكْرٌ ط غَوَانٌ بَيْنَ ذَلِكَ ط فَافْعَلُوا مَا تُؤْمَرُونَ ۝ (البقرة: ۶۸)

قَالُوا ادْعُ لَنَا رَبَّكَ يُبَيِّنْ لَنَا مَا لُونُهَا ط قَالَ إِنَّهُ يَقُولُ إِنَّهَا بَقَرَةٌ صَفْرَاءٌ فَاقِعٌ لُونُهَا تَسْرُ النَّظِيرِينَ ۝

(البقرة: ۶۹)

قَالُوا ادْعُ لَنَا رَبَّكَ يُبَيِّنْ لَنَا مَا هِيَ ۚ إِنَّ الْبَقَرَ تَشْبَهُ عَلَيْنَا ط وَإِنَّا إِن شَاءَ اللَّهُ لَمُهْتَدُونَ ۝

(البقرة: ۷۰)

وَلَمَّا وَقَعَ عَلَيْهِمُ الرِّجْزُ قَالُوا لِمُوسَىٰ ادْعُ لَنَا رَبَّكَ بِمَا عَهِدَ عِنْدَكَ ۚ لِنُنْزِلَ

اس بات کی دعا کر دیجیے جس کا اُس نے آپ سے عہد کر رکھا ہے، اگر آپ اس عذاب کو ہم سے ہٹا دیں تو ہم ضرور ضرور آپ کے کہنے سے ایمان لے آئیں گے اور ہم بنی اسرائیل کو بھی رہا کر کے آپ کے ہمراہ کر دیں گے۔

اپنے رب کی راہ کی طرف لوگوں کو حکمت اور بہترین نصیحت کے ساتھ بلائیے اور ان سے بہترین طریقے سے گفتگو کیجیے، یقیناً آپ کا رب اپنی راہ سے پکڑنے والوں کو بھی بخوبی جانتا ہے اور وہ راہ یافتہ لوگوں سے بھی پورا واقف ہے۔

ہر امت کے لیے ہم نے عبادت کا ایک طریقہ مقرر کر دیا ہے، جسے وہ بجالانے والے ہیں پس انہیں اس امر میں آپ سے جھگڑانہ کرنا چاہیے آپ اپنے پروردگار کی طرف لوگوں کو بلائیے، یقیناً آپ ٹھیک ہدایت پر ہی ہیں۔

خیال رکھیے کہ یہ کفار آپ کو اللہ تعالیٰ کی آیتوں کی تبلیغ سے روک نہ دیں اس کے بعد کہ یہ آپ کی جانب اتاری گئی تو اپنے رب کی طرف بلاتے رہیں اور شرک کرنے والوں میں سے نہ ہوں۔

پس آپ لوگوں کو اسی طرف بلاتے رہیں اور جو کچھ آپ سے کہا گیا ہے اس پر مضبوطی سے جم جائیں اور ان کی خواہشوں پر نہ چلیں اور کہہ دیں کہ اللہ تعالیٰ نے جتنی کتابیں نازل فرمائی ہیں میرا ان پر ایمان ہے اور مجھے حکم دیا گیا ہے

كَشَفْتُ عَنْكَ الْبَرْحَ لَتُؤْمِنَنَّ لَكَ  
وَلَتُرْسِلَنَّ مَعَكَ بَنِي إِسْرَآءِ ۖ

(الاعراف: ۱۳۳)

أَذْعُ إِلَى سَبِيلِ رَبِّكَ بِالْحُكْمَةِ وَالْمَوْعِظَةِ  
الْحَسَنَةِ وَجَادِلْهُمْ بِالَّتِي هِيَ أَحْسَنُ ۚ  
إِنَّ رَبَّكَ هُوَ أَعْلَمُ بِمَنْ ضَلَّ عَنْ سَبِيلِهِ  
وَهُوَ أَعْلَمُ بِالْمُهْتَدِينَ ۝

(النحل: ۱۲۵)

لِكُلِّ أُمَّةٍ جَعَلْنَا مَنَسَكًا هُمْ نَاسِكُوهُ فَلَا  
يُنَازِعُكَ فِي الْأَمْرِ وَأَذْعُ إِلَى رَبِّكَ  
ۚ إِنَّكَ لَعَلَىٰ هُدًى مُّسْتَقِيمٍ ۝

(الحج: ۶۷)

وَلَا يَصُدُّكَ عَنْ آيَاتِ اللَّهِ بِغَدَاةٍ  
أَنْزَلْتُ إِلَيْكَ وَأَذْعُ إِلَى رَبِّكَ وَلَا  
تَكُونَنَّ مِنَ الْمُمْشِكِينَ ۖ

(التقصص: ۸۷)

فَلِذَلِكَ فَادْعُ ۚ وَاسْتَقِمْ كَمَا أُمِرْتُ ۚ  
وَلَا تَتَّبِعْ أَهْوَاءَ هُمْ ۚ وَقُلْ أَمْسَتْ بِمَا  
أَنْزَلَ اللَّهُ مِنْ كِتَابٍ ۚ وَأُمِرْتُ لِأَعْدِلَ  
بَيْنَكُمْ ۚ اللَّهُ رُبُّنَا وَرَبُّكُمْ ۚ لَنَا أَعْمَالُنَا  
وَلَكُمْ أَعْمَالُكُمْ ۚ لَا حُجَّةَ بَيْنَنَا وَبَيْنَكُمْ ۚ

کہ تم میں انصاف کرتا رہوں، ہمارا اور تم سب کا پروردگار اللہ ہی ہے ہمارے اعمال ہمارے لیے ہیں اور تمہارے اعمال تمہارے لیے ہیں، ہم تم میں کوئی جھگڑا نہیں، اللہ تعالیٰ ہم سب کو جمع کرے گا اور اسی کی طرف لوٹنا ہے۔

اور انہوں نے کہا اے جاوگر! ہمارے لیے اپنے رب سے اس کی دعا کر جس کا اس نے وعدہ کر رکھا ہے، یقین مان کہ ہم راہ پر لگ جائیں گے۔

اللَّهُ يَجْمَعُ بَيْنَنَا ۖ وَإِلَيْهِ الْمَصِيرُ ۝

(الشوری: ۱۵)

وَقَالُوا يَا أَيُّهُ السَّجَرُ اذْعُ لَنَا رَبِّكَ بِمَا عَهِدَ عِنْدَكَ ۖ إِنَّا لَمُهْتَدُونَ ۝

(الزخرف: ۳۹)

فائدہ: ان آیات میں ”اذع“ کا دس بار ذکر ہے۔

۱۔ ”ہادوا“ کا دس بار ذکر

جو مسلمان ہوں اور جو یہودی ہوں اور نصاریٰ ہوں اور صابی ہوں، جو کوئی بھی اللہ تعالیٰ پر اور قیامت کے دن پر ایمان لائے اور نیک عمل کرے ان کے اجر ان کے رب کے پاس ہیں اور ان پر نہ تو کوئی خوف ہے اور نہ اداسی۔

بعض یہود کلمات کو ان کی ٹھیک جگہ سے ہیر پھیر کر دیتے ہیں اور کہتے ہیں کہ ہم نے سنا اور نافرمانی کی اور سن اس کے بغیر کہ، تو سنا جائے اور ہماری رعایت کہ (لیکن) اس کہنے میں، اپنی زبان کو پیچ دیتے ہیں اور دین میں طعنہ دیتے ہیں اور اگر یہ لوگ کہتے کہ ہم نے سنا اور ہم نے فرمانبرداری کی اور آپ سینے اور ہمیں دیکھے تو یہ ان کے لیے بہت بہتر تھا اور نہایت ہی مناسب تھا، لیکن اللہ تعالیٰ نے ان کے کفر کی

إِنَّ الَّذِينَ آمَنُوا وَالَّذِينَ هَادُوا وَالنَّصَارَى وَالصَّبِئِينَ مَنْ آمَنَ بِاللَّهِ وَالْيَوْمِ الْآخِرِ وَعَمِلَ صَالِحًا فَلَهُمْ أَجْرُهُمْ عِنْدَ رَبِّهِمْ ۖ وَلَا خَوْفٌ عَلَيْهِمْ وَلَا هُمْ يَحْزَنُونَ ۝

(البقرة: ۶۲)

مِنَ الَّذِينَ هَادُوا يُحَرِّفُونَ الْكَلِمَ عَنْ مَوَاضِعِهِ وَيَقُولُونَ سَمِعْنَا وَعَصَيْنَا وَاسْمِعْ غَيْرَ مَسْمُوعٍ وَزَاعِنَا لَيَّا بِأَلْسِنَتِهِمْ وَطَعْنَا فِي الَّذِينَ ءَمَلُوا أَنَّهُمْ قَالُوا سَمِعْنَا وَأَطَعْنَا وَاسْمِعْ وَانْظُرْنَا لَكَانَ خَيْرًا لَّهُمْ وَأَقْوَمَ ۚ وَلَكِنْ لَعَنَهُمُ اللَّهُ بِكُفْرِهِمْ فَلَا يُؤْمِنُونَ إِلَّا قَلِيلًا ۝

(النساء: ۳۶)

وجہ سے انہیں لعنت کی ہے پس یہ بہت ہی کم ایمان لاتے ہیں۔

جو نفیس چیزیں ان کے لیے حلال کی گئی تھیں وہ ہم نے ان پر حرام کر دیں، ان کے ظلم کے باعث اور اللہ تعالیٰ کی راہ سے اکثر لوگوں کو روکنے کے باعث۔

آپ ان لوگوں کے پیچھے نہ کڑھیے جو کفر میں سبقت کر رہے ہیں خواہ وہ ان منافقوں میں سے ہوں جو زبانی تو ایمان کا دعویٰ کرتے ہیں لیکن حقیقتاً ان کے دل با ایمان نہیں اور یہودیوں میں سے کچھ لوگ ایسے ہیں جو غلط باتیں سننے کے عادی ہیں اور ان لوگوں کے جاسوس ہیں جو اب تک آپ کے پاس نہیں آئے۔ کلمات کے اصل موقعہ کو چھوڑ کر انہیں بے اسلوب اور متغیر کر دیا کرتے ہیں، کہتے ہیں کہ اگر تم یہی حکم دیے جاؤ تو قبول کر لینا اور اگر یہ حکم نہ دیے جاؤ تو الگ تھلگ رہنا اور جس کا خراب کرنا اللہ کو منظور ہو تو آپ اس کے لیے خدائی ہدایت میں سے کسی چیز کے مختار نہیں۔ اللہ تعالیٰ کا ارادہ ان کے دلوں کو پاک کرنے کا نہیں، ان کے لیے دنیا میں بھی بڑی ذلت اور رسوائی ہے اور آخرت میں بھی ان کے لیے بڑی سخت سزا ہے۔

ہم نے تورات نازل فرمائی ہے جس میں ہدایت ونور ہے، یہودیوں میں اسی تورات کے ساتھ اللہ تعالیٰ کے ماننے والے انبیاء (علیہم السلام) اور اہل اللہ اور علماء فیصلے کرتے تھے کیونکہ انہیں

فَبِظُلْمٍ مِّنَ الَّذِينَ هَادُوا حَرَّمْنَا عَلَيْهِمْ طَيِّبَاتٍ أُحِلَّت لَّهُمْ وَبَصَدْنَاهُمْ عَنْ سَبِيلِ اللَّهِ كَثِيرًا ۝

(النساء: ۱۶۰)

يَا أَيُّهَا الرَّسُولُ لَا يَحْزُنْكَ الَّذِينَ يُسَارِعُونَ فِي الْكُفْرِ مِنَ الَّذِينَ قَالُوا آمَنَّا بِأَقْوَاهِهِمْ وَلَمْ تُؤْمِنُ قُلُوبُهُمْ ۚ وَ مِنَ الَّذِينَ هَادُوا ۚ سَمْعُونَ لِلْكَذِبِ سَمْعُونَ لِقَوْمٍ آخَرِينَ لَا لَمْ يَأْتُوكَ يُحَرِّفُونَ الْكَلِمَ مِنْ بَعْدِ مَوَاضِعِهِ يَقُولُونَ إِنْ أُوتِيتُمْ هَذَا فَخُذُوهُ وَإِنْ لَمْ تُؤْتَوْهُ فَاحْذَرُوا ۚ وَمَنْ يُرِدِ اللَّهُ فِتْنَتَهُ فَلَنْ تَمْلِكَ لَهُ مِنَ اللَّهِ شَيْئًا ۚ أُولَٰئِكَ الَّذِينَ لَمْ يُرِدِ اللَّهُ أَنْ يُطَهِّرَ قُلُوبَهُمْ ۚ لَهُمْ فِي الدُّنْيَا خِزْيٌ ۚ وَلَهُمْ فِي الْآخِرَةِ عَذَابٌ عَظِيمٌ ۝

(المائدة: ۴۱)

إِنَّا أَنْزَلْنَا التَّوْرَةَ فِيهَا هُدًى وَنُورٌ ۚ يَحْكُمُ بِهَا النَّبِيُّونَ الَّذِينَ أَسْلَمُوا لِلَّذِينَ هَادُوا وَالرَّبِّيُّونَ وَالْأَخْبَارُ بِمَا اسْتُحْفِظُوا مِنْ كِتَابِ اللَّهِ وَكَانُوا عَلَيْهِ

اللہ کی اس کتاب کی حفاظت کا حکم دیا گیا تھا۔ اور وہ اس پر اتراری گواہ تھے، اب تمہیں چاہیے کہ لوگوں سے نہ ڈرو اور صرف میرا ڈر رکھو، میری آیتوں کو تھوڑے تھوڑے مول پر نہ بیچو جو اللہ تعالیٰ کی اتاری ہوئی وحی کے ساتھ فیصلے نہ کریں وہ پورے اور پختہ کافر ہیں۔

مسلمان، یہودی، ستارہ پرست اور نصرانی کوئی ہو جو بھی اللہ تعالیٰ پر اور قیامت کے دن پر ایمان لائے اور نیک عمل کرے وہ محض بے خوف رہے گا اور بالکل بے غم ہو جائے گا۔

اور یہودی پر ہم نے تمام ناخن والے جانور حرام کر دیے تھے اور گائے اور بکری میں سے ان دونوں کی چریاں ان پر ہم نے حرام کر دی تھیں مگر وہ جوان کی پشت پر یا انتڑیوں میں لگی ہو یا جو ہڈی سے ملی ہو ان کی شرارت کے سبب ہم نے ان کو یہ سزا دی اور ہم یقیناً سچے ہیں۔

اور یہودیوں پر جو کچھ ہم نے حرام کیا تھا اسے ہم پہلے ہی سے آپ کو سنا چکے ہیں، ہم نے ان پر ظلم نہیں کیا بلکہ وہ خود اپنی جانوں پر ظلم کرتے رہے۔

ایمان دار اور یہودی اور صابی اور نصرانی اور مجوسی اور مشرکین ان سب کے درمیان قیامت کے دن خود اللہ تعالیٰ فیصلے کر دے گا، اللہ تعالیٰ ہر ہر چیز پر گواہ ہے۔

شَهِدَآءٌ ۚ فَلَا تَحْشَوْا النَّاسَ وَآخِشُونَ وَلَا تَشْتَرُوا بِإِنِّیْ ثَمَنًا قَلِيلًا ۖ وَمَنْ لَّمْ یَحْكَمْ بِمَا أَنزَلَ اللَّهُ فَأُولَئِکَ هُمُ الْکَافِرُونَ ۝

(المائدہ: ۴۴)

إِنَّ الَّذِیْنَ آمَنُوا وَالَّذِیْنَ هَادُوا وَالصَّابِیْنَ وَالنَّصْرَیْ وَمَنْ آمَنَ بِاللَّهِ وَالْیَوْمِ الْآخِرِ وَعَمِلَ صَالِحًا فَلَا خَوْفٌ عَلَیْهِمْ وَلَا هُمْ یَحْزَنُونَ ۝

(المائدہ: ۶۹)

وَعَلَى الَّذِیْنَ هَادُوا حَرْمًا کُلُّ ذِی ظَفَرٍ ۚ وَمِنَ الْبَقَرِ وَالْغَنَمِ حَرْمًا عَلَیْهِمْ شُحُوْرُهُمَا إِلَّا مَا حَمَلَتْ ظُهُورُهُمَا أَوِ الْحَوَایَا أَوْ مَا اخْتَلَطَ بِعَظْمٍ ۚ ذَٰلِکَ جَزَآئُهُمْ بِبَغِیِّهِمْ ۖ وَأَنَا لَصَدِیْقُونَ ۝

(الانعام: ۱۳۶)

وَعَلَى الَّذِیْنَ هَادُوا حَرْمًا مَا قَصَصْنَا عَلَیْكَ مِنْ قَبْلُ ۚ وَمَا ظَلَمْنَاهُمْ وَلَٰكِنْ کَانُوا أَنْفُسَهُمْ یَظْلِمُونَ ۝

(النحل: ۱۱۸)

إِنَّ الَّذِیْنَ آمَنُوا وَالَّذِیْنَ هَادُوا وَالصَّابِیْنَ وَالنَّصْرَیْ وَالْمَجُوسَ وَالَّذِیْنَ أَشْرَكُوا ۖ وَلِلَّهِ یَفْصِلُ بَیْنَهُمْ یَوْمَ الْقِیَمَةِ ۚ إِنَّ اللَّهَ عَلَیٰ كُلِّ شَیْءٍ شَهِیدٌ ۝

(الحج: ۱۷)

کہہ دیجیے کہ اے یہودیو! اگر تمہارا دعویٰ ہے کہ تم اللہ کے دوست ہو دوسرے لوگ نہیں تو تم موت کی تمنا کرو اگر تم سچے ہو۔

قُلْ يَا أَيُّهَا الَّذِينَ هَادُوا إِن زَعَمْتُمْ أَنَّكُمْ أَوْلِيَاءُ لِلَّهِ مِنْ دُونِ النَّاسِ فَتَمَنَّوْا الْمَوْتَ إِن كُنْتُمْ صَادِقِينَ ۝

(البقرہ: ۶)

فائدہ: ان آیات میں ”ہادوا“ کا دس بار ذکر ہے۔

## ۱۸۔ ”الطور“ کا دس بار ذکر

اور جب ہم نے تم سے وعدہ لیا اور تم پر طور پہاڑ لا کھڑا کر دیا (اور کہا) جو ہم نے تمہیں دیا ہے اسے مضبوطی سے تھام لو اور جو کچھ اس میں ہے اسے یاد کرو تاکہ تم بچ سکو۔

وَإِذْ أَخَذْنَا مِيثَاقَكُمْ وَرَفَعْنَا فَوْقَكُمُ الطُّورَ خُذُوا مَا آتَيْنَاكُمْ بِقُوَّةٍ وَاذْكُرُوا مَا فِيهِ لَعَلَّكُمْ تَتَّقُونَ ۝

(البقرہ: ۶۳)

جب ہم نے تم سے وعدہ لیا اور تم پر طور کو کھڑا کر دیا (اور کہہ دیا) کہ ہماری دی ہوئی چیز کو مضبوطی سے تھامو اور سُنو، تو انہوں نے کہا، ہم نے سنا اور نافرمانی کی اور ان کے دلوں میں بچھڑے کی محبت (گویا) پلا دی گئی بسبب ان کے کفر کے۔ ان سے کہہ دیجیے کہ تمہارا ایمان تمہیں بُرا حکم دے رہا ہے، اگر تم مومن ہو۔

وَإِذْ أَخَذْنَا مِيثَاقَكُمْ وَرَفَعْنَا فَوْقَكُمُ الطُّورَ خُذُوا مَا آتَيْنَاكُمْ بِقُوَّةٍ وَاسْمَعُوا ۖ قَالُوا سَمِعْنَا وَعَصَيْنَا ۖ وَأَنشَرُوا فِي قُلُوبِهِمُ الْعِجْلَ بِكُفْرِهِمْ ۖ قُلْ بِسْمَا يَأْمُرُكُمْ بِهِ إِيْمَانُكُمْ إِن كُنْتُمْ مُؤْمِنِينَ ۝

(البقرہ: ۹۳)

اور ان کا قول لینے کے لیے ہم نے ان کے سروں پر طور پہاڑ لا کھڑا کر دیا اور انہیں حکم دیا کہ سجدہ کرتے ہوئے دروازے میں جاؤ اور یہ بھی فرمایا کہ ہفتہ کے دن میں تجاوز نہ کرنا اور ہم نے ان سے سخت سے سخت قول و قرار لیے (یہ سزا تھی)۔

وَرَفَعْنَا فَوْقَهُمُ الطُّورَ بِمِيثَاقِهِمْ وَقُلْنَا لَهُمْ ادْخُلُوا الْبَابَ سُجَّدًا وَقُلْنَا لَهُمْ لَا تَعْدُوا فِي السَّبْتِ وَأَخَذْنَا مِنْهُمْ مِيثَاقًا غَلِيظًا ۝

(النساء: ۱۵۴)



ہم نے اسے طور کی دائیں جانب سے ندا کی اور  
رازگوئی کرتے ہوئے اسے قریب کر لیا۔

وَنَادَيْنَاهُ مِنْ جَانِبِ الطُّورِ الْأَيْمَنِ  
وَقَرَّبْنَاهُ نَجِيًّا ۝

(مریم: ۵۲)

اے بنی اسرائیل! دیکھو ہم نے تمہیں تمہارے  
دشمن سے نجات دی اور تم سے کوہ طور کی دائیں  
طرف کا وعدہ کیا اور تم پر سن و سلوی اتارا۔

يٰبَنِي إِسْرَآءِ يٰلَٰ قَدْ أَنْجَيْنَاكُمْ مِنْ غَدَاةٍ وَكُنْمْ  
وَوَعَدْنَاكُمْ جَانِبَ الطُّورِ الْأَيْمَنِ وَنَزَّلْنَا  
عَلَيْكُمْ الْمَنَّاءَ وَالسَّلْوٰى ۝

(طہ: ۸۰)

اور وہ درخت جو طور سینا پہاڑ سے نکلتا ہے جو  
تیل نکالتا ہے اور کھانے والے کے لیے سالن  
ہے۔

وَشَجَرَةً تَخْرُجُ مِنْ طُورِ سَيْنَاءَ تَنْبُتُ  
بِالذَّهْنِ وَصَنِيعٍ لِّلْأَكْلَيْنِ ۝

(المومنون: ۲۰)

جب حضرت موسیٰ علیہ السلام نے مدت پوری کر لی  
اور اپنے گھر والوں کو لے کر چلے تو کوہ طور کی  
طرف آگ دیکھی۔ اپنی بیوی سے کہنے لگے  
ٹھہرو! میں نے آگ دیکھی ہے بہت ممکن ہے  
کہ میں وہاں سے کوئی خبر لاؤں یا آگ کا کوئی  
انکارہ لاؤں تاکہ تم سینک لو۔

فَلَمَّا قَضَىٰ مُوسَى الْأَجَلَ وَسَارَ بِأَهْلِهِ  
آنَسَ مِنْ جَانِبِ الطُّورِ نَارًا ۚ قَالَ لِأَهْلِهِ  
امْكُثُوا إِنِّي آنَسْتُ نَارًا لَّعَلِّي آتِيكُمْ  
مِنْهَا بِخَبَرٍ أَوْ جَذْوَةٍ مِنَ النَّارِ لَعَلَّكُمْ  
تَصْطَلُونَ ۝

(القصص: ۲۹)

اور نہ تو طور کی طرف تھا جب کہ ہم نے آواز دی  
بلکہ یہ تیرے پروردگار کی طرف سے ایک رحمت  
ہے اس لیے کہ تو ان لوگوں کو ہوشیار کر دے جن  
کے پاس تجھ سے پہلے کوئی ڈرانے والا نہیں پہنچا  
کیا عجب کہ وہ نصیحت حاصل کر لیں۔  
قسم ہے طور کی۔

وَمَا كُنْتُ بِجَانِبِ الطُّورِ إِذْ نَادَيْنَا  
وَلَكِنْ رَّحْمَةً مِنْ رَبِّكَ لِتُنْذِرَ قَوْمًا مَّا  
آتَاهُمْ مِنْ نَّذِيرٍ مِنْ قَبْلِكَ لَعَلَّهُمْ  
يَتَذَكَّرُونَ ۝

(القصص: ۴۶)

وَالطُّورِ ۝

(الطور: ۱)

اور طور سینین کی۔

وَطُورِ سَيْنِينَ ۝

(التین: ۲)

فائدہ: ان آیات میں ”الطور“ کا دس بار ذکر ہے۔

## ۱۹۔ ”کونوا“ کا دس بار ذکر

وَلَقَدْ عَلِمْتُمُ الَّذِينَ اعْتَدُوا مِنْكُمْ فِي السَّبْتِ فَقُلْنَا لَهُمْ كُونُوا قِرَدَةً خَاسِئِينَ ۝ (البقرة: ۶۵)

وَقَالُوا كُونُوا هُودًا أَوْ نَصَارَى تَهْتَدُوا ۚ قُلْ بَلْ مِلَّةَ إِبْرَاهِيمَ حَنِيفًا ۚ وَمَا كَانَ مِنَ الْمُشْرِكِينَ ۝

(البقرة: ۱۳۵)

مَا كَانَ لِإِبْرَاهِيمَ أَنْ يُتَوَكَّلَ عَلَى اللَّهِ الْكَتَبِ وَالْحُكْمِ وَالنَّبُوءَةِ ثُمَّ يَقُولُ لِلنَّاسِ كُونُوا عِبَادًا لِي مِنْ دُونِ اللَّهِ وَلَكِنْ كُونُوا رَبَّيْنَ بِمَا كُنْتُمْ تَعْلَمُونَ الْكَتَبِ وَبِمَا كُنْتُمْ تَدْرُسُونَ ۝

(آل عمران: ۷۹)

يَا أَيُّهَا الَّذِينَ آمَنُوا كُونُوا أَقْوَمِينَ بِالْقِسْطِ شُهَدَاءَ لِلَّهِ وَلَوْ عَلَى أَنْفُسِكُمْ أَوِ الْوَالِدَيْنِ وَالْأَقْرَبِينَ ۚ إِنْ يَكُنْ غَنِيًّا أَوْ فَاقِيرًا فَإِنَّهُ أُولَىٰ بِهِمَا ۚ فَلَا تَتَّبِعُوا الْهَوَىٰ أَنْ تَعْدِلُوا ۚ وَإِنْ تَلَوَّا أَوْ تَعْرِضُوا فَإِنَّ اللَّهَ كَانَ بِمَا تَعْمَلُونَ خَبِيرًا ۝

(النساء: ۱۳۵)

اور یقیناً تمہیں ان لوگوں کا علم بھی ہے جو تم میں سے ہفتہ کے بارے میں حد سے بڑھ گئے اور ہم نے بھی کہہ دیا کہ تم ذلیل بندر بن جاؤ۔

ان کے اعمال کے بارے میں تم نہیں پوچھے جاؤ گے۔ یہ کہتے ہیں کہ یہود و نصاریٰ بن جاؤ تو ہدایت پاؤ گے تم کہو بلکہ صحیح راہ پر ملت ابراہیمی والے ہیں اور ابراہیم خالص اللہ کے پرستار تھے اور مشرک نہ تھے۔

کسی ایسے انسان کو جسے اللہ تعالیٰ کتاب و حکمت اور نبوت دے، یہ لائق ہیں کہ پھر بھی وہ لوگوں سے کہے کہ تم اللہ تعالیٰ کو چھوڑ کر میرے بندے بن جاؤ بلکہ وہ تو کہے گا کہ تم سب رب کے ہو جاؤ تمہارے کتاب سکھانے کے باعث اور تمہارے کتاب پڑھنے کے سبب۔

اے ایمان والو! عدل و انصاف پر مضبوطی سے جم جانے والے اور خوشنودی مولائے لیے سچی گواہی دینے والے بن جاؤ گو وہ خود تمہارے اپنے خلاف ہو یا اپنے ماں باپ کے یا رشتہ دار عزیزوں کے، وہ شخص اگر امیر ہو تو اور فقیر ہو تو دونوں کے ساتھ اللہ کو زیادہ تعلق ہے، اس لیے تم خواہش نفس کے پیچھے نہ کرنا صاف نہ چھوڑ دینا اور اگر تم نے کج بیانی یا پہلوئی کی تو جان لو کہ جو کچھ تم کرو گے اللہ تعالیٰ اس سے پوری طرح باخبر ہے۔

اے ایمان والو! تم اللہ کی خاطر حق پر قائم ہو جاؤ، راستی اور انصاف کے ساتھ گواہی دینے والے بن جاؤ، کسی قوم کی عداوت تمہیں خلاف عدل پر آمادہ نہ کر دے، عدل کیا کرو جو پرہیز گاری کے زیادہ قریب ہے اور اللہ تعالیٰ سے ڈرتے رہو، یقین مانو کہ اللہ تعالیٰ تمہارے

اعمال سے باخبر ہے۔

یعنی جب وہ جس کام سے ان کو منع کیا گیا تھا اُس میں حد سے نکل گئے تو ہم نے ان کو کہہ دیا تم بندر ذلیل بن جاؤ۔

اے ایمان والو! اللہ تعالیٰ سے ڈرو اور بچوں کے ساتھ رہو۔

جواب دیجیے کہ تم پھر بن جاؤ یا لوہا۔

اے ایمان والو! تم اللہ تعالیٰ کے مددگار بن جاؤ۔ جس طرح حضرت مریم کے بیٹے حضرت عیسیٰ نے حواریوں سے فرمایا کہ کون ہے جو اللہ کی راہ میں میرا مددگار بنے، حواریوں نے کہا ہم اللہ کی راہ میں مددگار ہیں، پس بنی اسرائیل میں سے ایک جماعت تو ایمان لائی اور ایک جماعت نے کفر کیا، تو ہم نے مومنوں کی ان کے دشمنوں کے مقابلہ پر مدد کی پس وہ غالب آ گئے۔

يَا أَيُّهَا الَّذِينَ آمَنُوا كُونُوا قَوْمِينَ لِلَّهِ  
شُهَدَاءَ بِالْقِسْطِ ۚ وَلَا يَجْرِمَنَّكُمْ شَنَاٰنُ  
قَوْمٍ عَلَىٰ أَلَّا تَعْدِلُوا ۚ اِعْدِلُوا ۚ هُوَ  
أَقْرَبُ لِلتَّقْوَىٰ ۚ وَاتَّقُوا اللَّهَ ۚ إِنَّ اللَّهَ  
خَبِيرٌ بِمَا تَعْمَلُونَ ۝

(المائدہ: ۸)

فَلَمَّا عَتَوْا عَنْ مَّا نُهُوا عَنْهُ قُلْنَا لَهُمْ  
كُونُوا قِرَدَةً خَاسِئِينَ ۝

(الاعراف: ۱۶۶)

يَا أَيُّهَا الَّذِينَ آمَنُوا اتَّقُوا اللَّهَ وَكُونُوا  
مَعَ الصَّادِقِينَ ۝

(التوبہ: ۱۱۹)

قُلْ كُونُوا حِجَارَةً أَوْ حَدِيدًا ۝

(بنی اسرائیل: ۵۰)

يَا أَيُّهَا الَّذِينَ آمَنُوا كُونُوا أَنْصَارَ اللَّهِ كَمَا  
قَالَ عِيسَى ابْنُ مَرْيَمَ لِلْحَوَارِيِّينَ مَنْ  
أَنْصَارِي إِلَى اللَّهِ ۚ قَالَ الْحَوَارِيُّونَ  
نَحْنُ أَنْصَارُ اللَّهِ فَأَمْنَتْ طَائِفَةٌ مِّنْ بَنِي  
إِسْرَآئِيلَ وَكَفَرَتْ طَائِفَةٌ ۚ فَأَيَّدْنَا الَّذِينَ  
آمَنُوا عَلَىٰ عَدُوِّهِمْ فَأَصْبَحُوا ظَاهِرِينَ ۝

(الصف: ۱۳)

فائدہ: ان آیات میں ”کونوا“ کا دس بار ذکر ہے۔

(الانعام: ۱۴۳، ۱۴۴)

اور یہود پر ہم نے تمام ناخن والے جانور حرام کر دیے تھے اور گائے اور بکری میں سے ان دونوں کی چربیاں ان پر ہم نے حرام کر دی تھیں مگر وہ جو ان کی پشت پر یا انتڑیوں میں لگی ہو یا جو ہڈی سے ملی ہو، ان کی شرارت کے سبب ہم نے ان کو یہ سزا دی اور ہم یقیناً سچے ہیں۔

اور ہمارے بھیجے ہوئے پیغامبر ابراہیم کے پاس خوشخبری لے کر پہنچے اور سلام کہا انہوں نے بھی جواب سلام دیا اور بغیر کسی تاخیر کے گائے کا بھنا ہوا پتھر اُلے آئے۔

گھوڑوں کو، خچروں کو، گدھوں کو اس نے پیدا کیا کہ تم ان کی سواری لو اور وہ باعثِ زینت بھی ہیں۔ اور بھی وہ ایسی بہت چیزیں پیدا کرتا ہے جن کا تمہیں علم بھی نہیں۔

سنیے یہ میرا بھائی ہے اس کے پاس نناوے دُنیاں ہیں اور میرے پاس ایک ہی ہے لیکن یہ مجھ سے کہہ رہا ہے کہ اپنی یہ ایک بھی مجھ ہی کو دے دے اور مجھ پر بات میں بڑی تیزی اور سختی برتا ہے۔

کیا تو نے نہ دیکھا کہ تیرے رب نے ہاتھی والوں کے ساتھ کیا کیا۔

وَعَلَى الَّذِينَ هَادُوا حُرْمًا كُلَّ ذِي ظُفْرٍ ۖ وَمِنَ الْبَقَرِ وَالْغَنَمِ حُرْمًا عَلَيْهِمْ شَحُومُهُمَا إِلَّا مَا حَمَلَتْ ظُهُورُهُمَا أَوِ الْحَوَايَا أَوْ مَا اخْتَلَطَ بِعَظْمٍ ۚ ذَٰلِكَ جَزَيْنَهُمْ بِبَعْثِهِمْ مُلْكًا وَإِنَّا لَصَدِّقُونَ ۝

(الانعام: ۱۴۶)

وَلَقَدْ جَاءَتْ رُسُلًا إِلَىٰ إِبْرَاهِيمَ بِالْبُشْرَىٰ قَالُوا سَلَامًا ۖ قَالَ سَلَامٌ ۖ فَمَا لَبِثَ أَنْ جَاءَ بِعِجْلٍ حَنِيذٍ ۝

(صود: ۶۹)

وَالْخَيْلِ وَالْبِغَالِ وَالْحَمِيرِ لَتَرَ كَيْدَهَا وَزِينَةً ۖ وَيَخْلُقُ مَا لَا تَعْلَمُونَ ۝

(النحل: ۸)

إِنَّ هَٰذَا أَخِي لَهُ تِسْعٌ وَتِسْعُونَ نَعْجَةً وَلِيَ نَعْجَةً وَاحِدَةً ۖ فَقَالَ اكْفُلْنِيهَا ۖ عَزَّوَجَلَّ فِي الْخِطَابِ ۝

(ص: ۲۳)

أَلَمْ تَرَ كَيْفَ فَعَلَ رَبُّكَ بِأَصْحَابِ الْفِيلِ ۖ أَلَمْ يَكُنْ لَهُمْ الْفِيلُ ۖ

(الفيل: ۱)

فائدہ: ان آیات میں درندوں کے علاوہ دس حیوان چوپایوں کا ذکر ہے۔

☆ گائے۔ بکری یعنی پتھر، گائے کے بچے کو کہتے ہیں۔

☆ خنزیر۔

☆ اونٹ۔ ابل میں حمل یعنی تراور ناتہ یعنی مادہ شامل ہیں۔

☆ بھیڑ۔ ضان میں تراور مادہ شامل ہیں۔

☆ بکری۔ معز میں نراور مادہ شامل ہیں۔ غنم میں بھیڑ بکریاں شامل ہیں۔

☆ گھوڑا۔

☆ نجر۔

☆ گدھا۔

☆ دنبی۔

☆ ہاتھی۔

## ۲۱۔ ”اکون“ کا دس بار ذکر

اور (حضرت) موسیٰ (علیہ السلام) نے جب اپنی قوم سے کہا کہ اللہ تعالیٰ تمہیں ایک گائے ذبح کرنے کا حکم دیتا ہے تو انہوں نے کہا ہم سے مذاق کیوں کرتے ہیں، آپ نے جواب دیا کہ میں ایسا جاہل ہونے سے اللہ تعالیٰ کی پناہ پکڑتا ہوں۔

پھر اللہ تعالیٰ نے ایک کوئے کو بھیجا جو زمین کھود رہا تھا تاکہ اسے دکھائے کہ وہ کس طرح اپنے بھائی کی نعش کو چھپا دے، وہ کہنے لگا، ہائے افسوس! کیا میں ایسا کرنے سے بھی گزرا ہو گیا کہ اس کوئے کی طرح اپنے بھائی کی لاش کو دفنا دیتا؟ پھر تو بڑا ہی پشیمان اور شرمندہ ہو گیا۔

آپ کہیے کہ کیا اللہ کے سوا، جو کہ آسمانوں اور زمین کا پیدا کرنے والا ہے اور جو کہ کھانے کو دیتا ہے اور اس کو کوئی کھانے کو نہیں دیتا، اور کسی کو معبود قرار دوں۔ آپ فرما دیجیے کہ مجھے یہ حکم ہوا ہے کہ سب سے پہلے میں اسلام قبول کروں اور تم مشرکین میں سے ہرگز نہ ہونا۔

وَإِذْ قَالَ مُوسَىٰ لِقَوْمِهِ إِنَّ اللَّهَ يَأْمُرُكُمْ أَنْ تَذْبَحُوا بَقْرَةً ۖ قَالُوا أَتَتَّخِذُنَا هُزُوًا ۖ قَالَ أَعُوذُ بِاللَّهِ أَنْ أَكُونَ مِنَ الْجَاهِلِينَ ۝ (البقرة: ۶۷)

فَبَعَثَ اللَّهُ غُرَابًا يَبْحَثُ فِي الْأَرْضِ لِيُرِيَهُ كَيْفَ يُؤَادِي سَوْنَةَ أَخِيهِ ۖ قَالَ يُؤَيِّلَتْنِي ۖ أَعَجَزْتُ أَنْ أَكُونَ مِثْلَ هَذَا الْغُرَابِ ۖ فَأَوَادِي سَوْنَةَ أَخِي ۚ فَاصْبَحَ مِنَ النَّدِيمِينَ ۝

(المائدة: ۳۱)

قُلْ أَغَيَّرَ اللَّهُ اتَّخَذَ وَلِيًّا فَاطِرَ السَّمَوَاتِ وَالْأَرْضِ وَهُوَ يُطْعِمُهُمْ وَلَا يُطْعَمُ ۖ قُلْ إِنِّي أَمَرْتُ أَنْ أَكُونَ أَوَّلَ مَنْ أَسْلَمَ وَلَا تَكُونَنَّ مِنَ الْمُشْرِكِينَ ۝

(الانعام: ۱۳)

پھر بھی اگر تم اعراض ہی کیے جاؤ تو میں نے تم سے کوئی معاوضہ تو نہیں مانگا، میرا معاوضہ تو صرف اللہ ہی کے ذمہ ہے اور مجھ کو حکم کیا گیا ہے کہ میں اطاعت کرنے والوں میں سے رہوں۔

آپ کہہ دیجیے کہ اے لوگو! اگر تم میرے دین کی طرف سے شک میں ہو تو میں ان معبودوں کی عبادت نہیں کرتا جن کی تم اللہ کو چھوڑ کر عبادت کرتے ہو لیکن ہاں اس اللہ کی عبادت کرتا ہوں جو تمہاری جان قبض کرتا ہے اور مجھ کو یہ حکم ہوا ہے کہ میں ایمان لانیوالوں میں سے ہوں۔

میں تو تمہیں بھی اور جن جن کو تم اللہ تعالیٰ کے سوا پکارتے ہو انہیں بھی سب کو چھوڑ رہا ہوں صرف اپنے پروردگار کو پکارتا رہوں گا، مجھے یقین ہے کہ میں اپنے پروردگار سے دعا مانگنے میں محروم نہ رہوں گا۔

مجھے تو بس یہی حکم دیا گیا ہے کہ میں اس شہر کے پروردگار کی عبادت کرتا رہوں جس نے اسے حرمت والا بنایا ہے جس کی ملکیت ہر چیز ہے اور مجھے یہ بھی فرمایا گیا ہے کہ میں فرمانبرداروں میں ہو جاؤں۔

کہنے لگا اے میرے رب! جیسے تو نے مجھ پر یہ کرم فرمایا میں بھی اب ہرگز کسی گنہگار کا مددگار نہ بنوں گا۔

اور مجھے حکم دیا گیا ہے کہ میں سب سے پہلا فرماں بردار بن جاؤں۔

فَإِنْ تَوَلَّيْتُمْ فَمَا سَأَلْتُكُمْ مِنْ أَجْرٍ ۖ إِنَّا  
أَجْرِي إِلَّا عَلَى اللَّهِ ۖ وَأُمِرْتُ أَنْ أَكُونَ  
مِنَ الْمُسْلِمِينَ ۝

(یونس: ۷۲)

قُلْ يَا أَيُّهَا النَّاسُ إِن كُنْتُمْ فِي شَكٍّ مِنْ  
دِينِي فَلَا أَعْبُدُ الَّذِينَ تَعْبُدُونَ مِنْ دُونِ  
اللَّهِ وَلَكِنْ أَعْبُدُ اللَّهَ الَّذِي يَتَوَفَّكُم مِّنْ  
وَأُمِرْتُ أَنْ أَكُونَ مِنَ الْمُؤْمِنِينَ ۝

(یونس: ۱۰۴)

وَأَعْتَزِلُكُمْ وَمَا تَدْعُونَ مِنْ دُونِ اللَّهِ  
وَأَدْعُوا رَبِّي سَلْوَءً ۖ عَسَىٰ أَلَّا أَكُونَ  
بِدُعَاءِ رَبِّي شَقِيًّا ۝

(مریم: ۳۸)

إِنَّمَا أُمِرْتُ أَنْ أَعْبُدَ رَبَّ هَذِهِ الْبَلَدَةِ  
الَّذِي حَرَّمَهَا وَلَهُ كُلُّ شَيْءٍ ۖ وَأُمِرْتُ أَنْ  
أَكُونَ مِنَ الْمُسْلِمِينَ ۝

(النمل: ۹۱)

قَالَ رَبِّ بِمَا أَنْعَمْتَ عَلَيَّ فَلَنْ أَكُونَ  
ظَهِيرًا لِلْمُجْرِمِينَ ۝

(القصص: ۱۷)

وَأُمِرْتُ لِأَنْ أَكُونَ أَوَّلَ الْمُسْلِمِينَ ۝

(الزمر: ۱۳)

أَوْ تَقُولُ حِينَ تَرَى الْعَذَابَ لَوْ أَنَّ لِي كَرَّةً فَأَكُونَ مِنَ الْمُحْسِنِينَ ۝  
یا عذابوں کو دیکھ کر کہے، کاش کہ کسی طرح میرا  
لوٹ جانا ہو جاتا تو میں بھی نیکو کاروں میں ہو  
جاتا۔ (البقرہ: ۵۸)

فائدہ: ان آیات میں ”اکون“ کا دس بار ذکر ہے۔

## ۲۲۔ ”غافل“ کا دس بار ذکر ہے

ثُمَّ قَسَتْ قُلُوبُكُمْ مِنْ بَعْدِ ذَلِكَ فَهِيَ كَالْحِجَارَةِ أَوْ أَشَدُّ قَسْوَةً ۖ وَإِنْ مِنَ الْحِجَارَةِ لَمَا يَتَفَجَّرُ مِنْهُ الْمَاءُ ۖ وَإِنْ مِنْهَا لَمَا يَهْبِطُ مِنْ خَشْيَةِ اللَّهِ ۖ وَمَا اللَّهُ بِغَافِلٍ عَمَّا تَعْمَلُونَ ۝  
پھر اس کے بعد تمہارے دل پتھر جیسے بلکہ اس  
سے بھی زیادہ سخت ہو گئے، بعض پتھروں سے تو  
نہریں بہہ نکلتی ہیں۔ اور بعض پھٹ جاتے ہیں  
اور ان سے پانی نکل آتا ہے، اور بعض اللہ تعالیٰ  
کے ڈر سے گر گر پڑتے ہیں اور تم اللہ تعالیٰ کو  
اپنے اعمال سے غافل نہ جانو۔

(البقرہ: ۷۴)

ثُمَّ أَنْتُمْ هَؤُلَاءِ تَقْتُلُونَ أَنْفُسَكُمْ  
وَتُخْرِجُونَ فَرِيقًا مِنْكُمْ مِنْ دِيَارِهِمْ  
تَظْهَرُونَ عَلَيْهِمْ بِالْإِثْمِ وَالْعُدْوَانِ ۖ وَإِنْ  
يَأْتُواكُمْ أُسْرَى تَفْدُوهُمْ وَهُمْ مُحَرَّمٌ  
عَلَيْكُمْ إِخْرَاجُهُمْ ۖ أَفَتُؤْمِنُونَ بِبَعْضِ  
الْكِتَابِ وَتَكْفُرُونَ بِبَعْضٍ ۚ فَمَا جَزَاءُ  
مَنْ يَفْعَلْ ذَلِكَ مِنْكُمْ إِلَّا خِزْيٌ فِي  
الْحَيَاةِ الدُّنْيَا ۚ وَيَوْمَ الْقِيَمَةِ يُرَدُّونَ إِلَى  
أَشَدِّ الْعَذَابِ ۖ وَمَا اللَّهُ بِغَافِلٍ عَمَّا  
تَعْمَلُونَ ۝

(البقرہ: ۸۵)

لیکن پھر بھی تم نے آپس میں قتل کیا اور آپس  
کے ایک فرقے کو جلا وطن بھی کیا اور گناہ  
اور زیادتی کے کاموں میں ان کے خلاف  
دوسروں کی طرف داری کی، ہاں جب وہ قیدی  
بن کر تمہارے پاس آئے تو تم نے ان کے  
فدیے دیے لیکن ان کا نکالنا جو تم پر حرام تھا  
(اس کا کچھ خیال نہ کیا) کیا بعض احکام پر  
ایمان رکھتے ہو اور بعض کے ساتھ کفر کرتے ہو؟  
تم میں سے جو بھی ایسا کرے اس کی سزا اس  
کے سوا کیا ہو کہ دنیا میں رسوائی اور قیامت کے  
دن سخت عذابوں کی مار، اور اللہ تعالیٰ تمہارے  
اعمال سے بے خبر نہیں۔



کیا تم کہتے ہو کہ ابراہیم (علیہ السلام) اور اسماعیل (علیہ السلام) اور اسحاق (علیہ السلام) اور یعقوب (علیہ السلام) اور ان کی اولاد یہودی یا نصرانی تھے؟ کہہ دو کیا تم زیادہ جانتے ہو، یا اللہ تعالیٰ؟ اللہ کے پاس شہادت چھپانے والے سے زیادہ عالم اور کون ہے اور اللہ تمہارے کاموں سے غافل نہیں۔

ہم آپ کے چہرے کو بار بار آسمان کی طرف اٹھتے ہوئے دیکھ رہے ہیں، اب ہم آپ کو اس قبلہ کی جانب متوجہ کریں گے جس سے آپ خوش ہو جائیں آپ اپنا منہ مسجد حرام کی طرف پھیر لیں اور آپ جہاں کہیں ہوں اپنا منہ اسی طرف پھیرا کریں۔ اہل کتاب کو اس بات کے اللہ کی طرف سے برحق ہونے کا قطعی علم ہے اور اللہ تعالیٰ ان اعمال سے غافل نہیں جو یہ کرتے ہیں۔

آپ جہاں سے نکلیں اپنا منہ مسجد حرام کی طرف کر لیا کریں، یہی حق ہے اور آپ کے رب کا حکم ہے۔ جو کچھ تم کر رہے ہو اس سے اللہ تعالیٰ بے خبر نہیں۔

ان اہل کتاب سے کہو کہ تم اللہ تعالیٰ کی راہ سے لوگوں کو کیوں روکتے ہو؟ اور اس میں عیب ٹوٹتے ہو، حالانکہ تم خود شاہد ہو، اللہ تعالیٰ تمہارے اعمال سے بے خبر نہیں۔

اور ہر ایک کے لیے ان کے اعمال کے سبب درجے ملیں گے اور آپ کا رب ان کے اعمال سے بے خبر نہیں ہے۔

أَمْ تَقُولُونَ إِنَّ إِبْرَاهِيمَ وَإِسْمَاعِيلَ وَإِسْحَاقَ وَيَعْقُوبَ وَالْأَسْبَاطَ كُنَانُوا هُودًا أَوْ نَصَارَىٰ ۚ قُلْ ءَأَنْتُمْ أَعْلَمُ أَمَ اللَّهُ ۚ وَمَنْ أَظْلَمُ مِمَّنْ كَتَمَ شَهَادَةً عِنْدَهُ مِنَ اللَّهِ ۚ وَمَا اللَّهُ بِغَافِلٍ عَمَّا تَعْمَلُونَ ۝

(البقرة: ۱۳۰)

قَدْ نَرَىٰ تَقَلُّبَ وَجْهِكَ فِي السَّمَاءِ ۚ فَلَنُوَلِّيَنَّكَ قِبْلَةً تَرْضَاهَا ۚ فَوَلِّ وَجْهَكَ شَطْرَ الْمَسْجِدِ الْحَرَامِ ۚ وَحَيْثُ مَا كُنْتُمْ فَوَلُّوا وُجُوهَكُمْ شَطْرَهُ ۚ وَإِنَّ الَّذِينَ أُوتُوا الْكِتَابَ لَيَعْلَمُونَ أَنَّهُ الْحَقُّ مِنْ رَبِّهِمْ ۚ وَمَا اللَّهُ بِغَافِلٍ عَمَّا يَعْمَلُونَ ۝

(البقرة: ۱۴۴)

وَمِنْ حَيْثُ خَرَجْتَ فَوَلِّ وَجْهَكَ شَطْرَ الْمَسْجِدِ الْحَرَامِ ۚ وَإِنَّهُ لِلْحَقِّ مِنْ رَبِّكَ ۚ وَمَا اللَّهُ بِغَافِلٍ عَمَّا تَعْمَلُونَ ۝

(البقرة: ۱۴۹)

قُلْ يَا أَهْلَ الْكِتَابِ لِمَ تَصَدُّونَ عَنْ سَبِيلِ اللَّهِ مِنْ أَمِنْ تَبْغُونَهَا عِوَجًا وَأَنْتُمْ شُهَدَاءُ ۚ وَمَا اللَّهُ بِغَافِلٍ عَمَّا تَعْمَلُونَ ۝

(آل عمران: ۹۹)

وَلِكُلِّ دَرَجَةٍ مِمَّا عَمِلُوا ۚ وَمَا رَبُّكَ بِغَافِلٍ عَمَّا يَعْمَلُونَ ۝

(الانعام: ۱۳۲)

زمینوں اور آسمانوں کا علم غیب اللہ تعالیٰ ہی کو ہے، تمام کاموں کا رجوع بھی اسی کی جانب ہے پس تجھے اسی کی عبادت کرنی چاہیے اور اسی پر بھروسہ رکھنا چاہیے اور تم جو کچھ کرتے ہو اس سے اللہ تعالیٰ بے خبر نہیں۔

نا انصافوں کے اعمال سے اللہ کو غافل نہ سمجھو وہ تو انہیں اس دن تک مہلت دیے ہوئے ہے جس دن آنکھیں پھٹی کی پھٹی رہ جائیں گے۔

کہہ دیجیے کہ تمام تعریفیں اللہ ہی کو سزاوار ہیں وہ عنقریب اپنی نشانیاں دکھائے گا جنہیں تم خود پہچان لو گے۔ اور جو کچھ تم کرتے ہو اس سے آپ کا رب غافل نہیں۔

وَلِلّٰهِ غَيْبُ السَّمٰوٰتِ وَالْاَرْضِ وَاِلَيْهِ  
يُرْجَعُ الْاَمْرُ كُلُّهُ فَاعْبُدْهُ وَتَوَكَّلْ عَلَيْهِ  
وَمَا رَبُّكَ بِغَافِلٍ عَمَّا تَعْمَلُونَ ۝

(سود: ۱۲۳)

وَلَا تَحْسَبَنَّ اللّٰهَ غَافِلًا عَمَّا يَعْمَلُ  
 الظَّالِمُونَ ؕ اِنَّمَا يُؤَخِّرُهُمْ لِيَوْمٍ تَشْخَصُ  
فِيهِ الْاَبْصَارُ ۝

(ابراہیم: ۴۲)

وَقُلِ الْحَمْدُ لِلّٰهِ سَيَّرِ بِكُمْ الْاِلٰهَ فَعَرَفُوْنَهَا  
وَمَا رَبُّكَ بِغَافِلٍ عَمَّا تَعْمَلُونَ ۝

(النمل: ۹۳)

فائدہ: ان آیات میں ”غافل“ کا دس بار ذکر ہے۔

## ۲۳۔ ”میشاق“ کا دس بار ذکر

اور جب ہم نے بنی اسرائیل سے وعدہ لیا کہ تم اللہ تعالیٰ کے سوا دوسرے کی عبادت نہ کرنا اور ماں باپ کے ساتھ اچھا سلوک کرنا، اسی طرح قرابتداروں، یتیموں اور مسکینوں کے ساتھ اور لوگوں کو اچھی باتیں کہنا، نمازیں قائم رکھنا اور زکوٰۃ دیتے رہا کرنا، لیکن تھوڑے سے لوگوں کے علاوہ تم سب پھر گئے اور منہ موڑ لیا۔

جب اللہ تعالیٰ نے نبیوں سے عہد لیا کہ جو کچھ میں تمہیں کتاب و حکمت دوں پھر تمہارے پاس

وَ اِذْ اٰخَذْنَا مِيثَاقَ بَنِيْ اِسْرَآءِیْلَ لَا  
تَعْبُدُوْنَ اِلَّا اللّٰهَ ۚ وَ بِالْوَالِدَيْنِ اِحْسَانًا  
وَ ذِی الْقُرْبٰی وَ الْیَتٰمٰی وَ الْمَسْكِیْنِ  
وَ قُولُوا لِلنَّاسِ حُسْنًا وَ اَقِمْوُا الصَّلٰوةَ  
وَ آتُوا الزَّكٰوةَ ۚ ثُمَّ تَوَلَّیْتُمْ اِلَّا قَلِیْلًا مِّنْكُمْ  
وَ اَنْتُمْ مُّعْرِضُونَ ۝

(البقرہ: ۸۳)

وَ اِذْ اَخَذَ اللّٰهُ مِیثَاقَ النَّبِیْنَ لَمَّا اَتٰیْكُمْ  
مِّنْ کِتٰبٍ وَ حِكْمَةٍ ثُمَّ جَآءَكُمْ رَسُوْلٌ

وہ رسول آئے جو تمہارے پاس کی چیز کو بیچتے  
تو ہمارے لیے اس پر ایمان لانا اور اس کی مدد  
کرنا ضروری ہے، فرمایا کہ تم اس کے اقراری ہو  
اور اس پر میرا ذمہ لے رہے ہو؟ سب نے کہا کہ  
ہمیں اقرار ہے، فرمایا تو اب گواہ رہو اور خود میں  
بھی تمہارے ساتھ گواہوں میں ہوں۔

اور اللہ تعالیٰ نے جب اہل کتاب سے عہد لیا کہ  
تم اسے سب لوگوں سے ضرور بیان کرو گے اور  
اسے چھپاؤ گے نہیں تو پھر بھی ان لوگوں نے اس  
عہد کو اپنی پیٹھ پیچھے ڈال دیا اور اسے بہت کم  
قیمت پر بیچ ڈالا۔ ان کا یہ بیوپار بہت بُرا ہے۔  
سوائے ان کے جو اس قوم سے تعلق رکھتے ہوں  
جن سے تمہارا معاہدہ ہو چکا ہے یا جو تمہارے  
پاس اس حالت میں آئیں کہ تم سے جنگ  
کرنے سے بھی تنگ دل ہیں اور اپنی قوم سے  
بھی جنگ کرنے سے تنگ دل ہیں اور اگر اللہ  
تعالیٰ چاہتا تو انہیں تم پر مسلط کر دیتا اور وہ تم سے  
یقیناً جنگ کرتے، پس اگر یہ لوگ تم سے کنارہ  
کشی اختیار کر لیں اور تم سے لڑائی نہ کریں اور  
تمہاری جانب صلح کا پیغام ڈالیں تو اللہ تعالیٰ نے  
تمہارے لیے ان پر کوئی راہ لڑائی کی نہیں کی۔

کسی مومن کو دوسرے مومن کا قتل کر دینا زیبا  
نہیں مگر غلطی سے ہو جائے (تو اور بات ہے) جو  
مخلص کسی مسلمان کو بلا قصد مار ڈالے اس پر ایک  
مسلمان غلام کی گردن آزاد کرنا اور مقتول کے

مُصَدِّقٍ لِّمَا مَعَكُمْ لَتُؤْمِنُنَّ بِهِ وَلَتَنْصُرُنَّهُ ۖ  
قَالَ ؕ أَفَرَزْتُمْ وَأَخَذْتُمْ عَلَيَّ ذَلِكُمْ  
إِصْرِي ۖ قَالُوا ؕ أَفَرَزْنَا ۖ قَالَ فَأَشْهَدُوا  
وَأَنَا مَعَكُمْ مِنَ الشَّاهِدِينَ ۝

(آل عمران: ۸۱)

وَإِذْ أَخَذَ اللَّهُ مِيثَاقَ الَّذِينَ أُوتُوا  
الْكِتَابَ لَتَشِيُنَّ لِلنَّاسِ وَلَا تَكْفُمُونَهُ ۚ  
فَنَبَذُوهُ وَرَاءَ ظُهُورِهِمْ وَاشْتَرَوْا بِهِ ثَمَنًا  
قَلِيلًا ۖ فَبُيِّنَ مَا يَشْتَرُونَ ۝

(آل عمران: ۸۲)

إِلَّا الَّذِينَ يَصِلُونَ إِلَى قَوْمٍ بَيْنَكُمْ  
وَبَيْنَهُمْ مِيثَاقُ أَوْحَاءٍ وَكُم حَصْرَتْ  
ضُورُهُمْ أَنْ يُقَاتِلُوكُمْ أَوْ يُقَاتِلُوا  
قَوْمَهُمْ ۖ وَلَوْ شَاءَ اللَّهُ لَسَلَّطَهُمْ  
عَلَيْكُمْ فَلَقَتُلُوكُمْ ۚ فَإِنْ اعْتَزَلُوكُمْ فَلَمْ  
يُقَاتِلُوكُمْ وَالْقُوا إِلَيْكُمْ السَّلَامَ ۚ فَمَا  
جَعَلَ اللَّهُ لَكُمْ عَلَيْهِمْ سَبِيلًا ۝

(النساء: ۹۰)

وَمَا كَانَ لِمُؤْمِنٍ أَنْ يَقْتُلَ مُؤْمِنًا إِلَّا خَطَاً ۚ  
وَمَنْ قَتَلَ مُؤْمِنًا خَطَاً فَتَحْرِيرُ رَقَبَةٍ  
مُؤْمِنَةٍ وَدِيَةٌ مُسْلَمَةٌ إِلَى أَهْلِهِ إِلَّا أَنْ  
يُصَدَّقُوا ۖ فَإِنْ كَانَ مِنْ قَوْمٍ عَدُوٍّ لَكُمْ

عزیزوں کو خون بہا پہنچانا ہے، ہاں یہ اور بات ہے کہ وہ لوگ بطور صدقہ معاف کر دیں۔ اور اگر مقتول تمہاری دشمن قوم کا ہو اور ہو وہ مسلمان، تو صرف ایک مومن غلام کی گردن آزاد کرنی لازمی ہے اور اگر مقتول اس قوم سے ہو کہ تم میں اور ان میں عہد و پیمان ہے تو خون بہا لازم ہے جو اس کے کنبے والوں کو پہنچایا جائے اور ایک مسلمان غلام کا آزاد کرنا بھی ضروری ہے۔ پس جو نہ پائے اس کے ذمے دو مہینے کے لگا تار روزے ہیں، اللہ تعالیٰ سے بخشوانے کے لیے اور اللہ تعالیٰ بخوبی جاننے والا اور حکمت والا ہے۔

اور اللہ تعالیٰ نے بنی اسرائیل سے عہد و پیمان لیا اور انہیں میں سے بارہ سردار ہم نے مقرر فرمائے اور اللہ تعالیٰ نے فرما دیا کہ یقیناً میں تمہارے ساتھ ہوں، اگر تم نماز قائم رکھو گے اور زکوٰۃ دیتے رہو گے اور میرے رسولوں کو مانتے رہو گے اور ان کی مدد کرتے رہو گے اور اللہ تعالیٰ کو بہتر قرض دیتے رہو گے تو یقیناً میں تمہاری برائیاں تم سے دور رکھوں گا اور تمہیں ان جنتوں میں لے جاؤں گا جن کے نیچے چشمے بہہ رہے ہیں، اب اس عہد و پیمان کے بعد بھی تم میں سے جو انکاری ہو جائے وہ یقیناً راہ راست سے بھٹک گیا۔

ہم نے بالیقین بنو اسرائیل سے عہد و پیمان لیا اور ان کی طرح رسولوں کو بھیجا، جب کبھی رسول ان کے پاس وہ احکام لے کر آئے جو ان کی اپنی منشا

وَهُوَ مُؤْمِنٌ فَتَحْرِيرُ رَقَبَةٍ مُؤْمِنَةٍ ۖ وَإِنْ كَانَ مِنْ قَوْمٍ بَيْنَكُمْ وَبَيْنَهُمْ مِيثَاقٌ فِدْيَةٌ مَسْلُومَةٌ إِلَىٰ أَهْلِهِ ۖ وَتَحْرِيرُ رَقَبَةٍ مُؤْمِنَةٍ ۚ فَمَنْ لَّمْ يَجِدْ فَصِيَامُ شَهْرَيْنِ مُتَتَابِعَيْنِ ۖ ذَٰلِكَ تَوْبَةٌ مِّنَ اللَّهِ ۖ وَكَانَ اللَّهُ عَلِيمًا حَكِيمًا (النساء: ۹۲)

وَلَقَدْ أَخَذَ اللَّهُ مِيثَاقَ بَنِي إِسْرَآءَ ۖ بَلَّغْنَا مِنْهُمْ اثْنَيْ عَشَرَ نَفِيقًا ۖ وَقَالَ اللَّهُ إِنِّي مَعَكُمْ ۖ لَئِنْ أَقَمْتُمُ الصَّلَاةَ وَآتَيْتُمُ الزَّكَاةَ وَآمَنْتُمْ بِرُسُلِي وَعَزَرْتُمْ أَوْسِيَاءَكُمْ فَأَقْرَضْتُمُ اللَّهَ قَرْضًا حَسَنًا لَّا تُكَفِّرُنَّ غَنَائِكُمْ مَّيَّانَكُمْ وَلَا دَخَلْنَاكُمْ جَنَّتٍ تَجْرِي مِنْ تَحْتِهَا الْأَنْهَارُ ۚ فَمَنْ كَفَرَ بَعْدَ ذَٰلِكَ مِنكُمْ فَقَدْ ضَلَّ سَوَاءَ السَّبِيلِ ۝ (المائدة: ۱۲)

لَمَّا أَخَذْنَا مِيثَاقَ بَنِي إِسْرَآءَ ۖ بَلَّغْنَا إِلَيْهِمْ رَسُولًا ۖ كُلَّمَا جَاءَهُمْ رَسُولٌ بِمَا لَا تَهْوَىٰ أَنْفُسُهُمْ فَاصْبِرُوا

كَذَّبُوا وَفَرَّقُوا يَفْتُلُونَ ۝

(المائدہ: ۷۰)

فَخَلَفَ مِنْ بَعْدِهِمْ خَلْفٌ وَرِثُوا  
الْكِتَابَ يَأْخُذُونَ عَرَضَ هَذَا الْأَدْنَى  
وَيَقُولُونَ سَيُغْفَرُ لَنَا ۚ وَإِنْ يَأْتِيهِمْ عَرَضٌ  
مِثْلَهُ يَأْخُذُوهُ ۚ أَلَمْ يُؤْخَذْ عَلَيْهِمْ مِيثَاقُ  
الْكِتَابِ أَنْ لَا يَقُولُوا عَلَى اللَّهِ إِلَّا الْحَقَّ  
وَدَرَسُوا مَا فِيهِ ۚ وَالْأَوَّلُ الْآخِرَةُ خَيْرٌ  
لِلَّذِينَ يَتَّقُونَ ۚ أَفَلَا تَعْقِلُونَ ۝

(الاعراف: ۱۶۹)

مَا كَانَ لِنَبِيِّ أَنْ يُكُونَ لَهُ أَسْرَى حَتَّى  
يُخْرَجَ فِي الْأَرْضِ ۚ تُرِيدُونَ عَرَضَ  
الدُّنْيَا ۖ وَاللَّهُ يُرِيدُ الْآخِرَةَ ۚ وَاللَّهُ  
عَزِيزٌ حَكِيمٌ ۝

(الأنفال: ۶۷)

الَّذِينَ يُؤْفُونَ بِعَهْدِ اللَّهِ وَلَا يَنْقُضُونَ  
الْمِيثَاقَ ۝

(الرعد: ۲۰)

فائدہ: ان آیات میں ”ميثاق“ کا دس بار ذکر ہے۔

۲۴۔ ”دیارہم“ کا دس بار ذکر

نَمْ أَنْتُمْ هَؤُلَاءِ تَقْتُلُونَ أَنْفُسَكُمْ  
وَتُخْرِجُونَ فَرِيقًا مِنْكُمْ مِنْ دِيَارِهِمْ

لیکن پھر بھی تم نے آپس میں قتل کیا اور آپس کے  
ایک فرقے کو جلا وطن بھی کیا اور نساہ اور زیادتی

کے خلاف تھے تو انہوں نے ان کی ایک جماعت  
کی تو تکذیب کی اور ایک جماعت کو قتل کر دیا۔  
پھر ان کے بعد ایسے لوگ ان کے جانشین ہوئے  
کہ کتاب کو ان سے حاصل کیا وہ اس دنیائے  
فانی کا مال متاع لے لیتے ہیں اور کہتے ہیں کہ  
ہماری ضرور مغفرت ہو جائے گی، حالانکہ اگر ان  
کے پاس ویسا ہی مال متاع آنے لگے تو اس کو  
بھی لے لیں گے۔ کیا ان سے اس کتاب کے  
اس مضمون کا عہد نہیں لیا گیا کہ اللہ کی طرف ہجر  
حق بات کے اور کسی بات کی نسبت نہ کریں اور  
انہوں نے اس کتاب میں جو کچھ تھا اس کو پڑھ  
لیا اور آخرت والا گھر ان لوگوں کے لیے بہتر  
ہے جو تقویٰ رکھتے ہیں، پھر کیا تم نہیں سمجھتے۔

نبی کے ہاتھ میں قیدی نہیں چاہئیں جب تک کہ  
ملک میں اچھی طرح خوزیر کی جنگ نہ ہو  
جائے۔ تم تو دنیا کے مال چاہتے ہو اور اللہ کا ارادہ  
آخرت کا ہے اور اللہ زور آور باحکمت ہے۔

جو اللہ کے عہد و پیمان کو پورا کرتے ہیں اور قول و  
قرار کو توڑتے نہیں۔

کے کاموں میں ان کے خلاف دوسروں کی طرف داری کی، ہاں جب وہ قیدی بن کر تمہارے پاس آئے تو تم نے ان کے فدیے دیئے لیکن ان کا نکالنا جو تم پر حرام تھا (اس کا کچھ خیال نہ کیا) کیا بعض احکام پر ایمان رکھتے ہو اور بعض کے ساتھ کفر کرتے ہو؟ تم میں سے جو بھی ایسا کرے اس کی سزا اس کے سوا کیا ہو کہ دنیا میں رسوائی اور قیامت کے دن سخت عذابوں کی مار، اور اللہ تعالیٰ تمہارے اعمال سے بے خبر نہیں۔

کیا تم نے انہیں نہیں دیکھا جو ہزاروں کی تعداد میں تھے اور موت کے ڈر کے مارے اپنے گھروں سے نکل کھڑے ہوئے تھے، اللہ تعالیٰ نے انہیں فرمایا مرجاؤ پھر انہیں زندہ کر دیا بے شک، اللہ تعالیٰ لوگوں پر بڑا فضل والا ہے لیکن اکثر لوگ ناشکرے ہیں۔

پس ان کے رب نے اُن کی دعا قبول فرمائی کہ تم میں سے کسی کام کرنے والے کے کام کو خواہ وہ مرد ہو یا عورت میں ہرگز ضائع نہیں کرتا، تم آپس میں ایک ہی ہو اس لیے وہ لوگ جنہوں نے ہجرت کی اور اپنے گھروں سے نکال دیئے گئے اور جنہیں میری راہ میں ایذا دی گئی اور جنہوں نے جہاد کیا اور شہید کیے گئے ہیں ضرور ضرور ان کی برائیاں ان سے دُور کر دوں گا اور بالیقین انہیں ان جنتوں میں لے جاؤں گا جن

تَظْهَرُونَ عَلَيْهِمْ بِالْإِثْمِ وَالْعُدْوَانِ وَإِن يَأْتُواكُمْ أُسْرَىٰ تَفْدَرُوهُمْ وَهُوَ مُحَرَّمٌ عَلَيْكُمْ إِخْرَاجُهُمْ ۚ أَفَتُؤْمِنُونَ بِبَعْضِ الْكِتَابِ وَتَكْفُرُونَ بِبَعْضٍ ۚ فَمَا جَزَاءُ مَنْ يَفْعَلْ ذَلِكَ مِنْكُمْ إِلَّا جُزْءٌ فِي الْحَيَاةِ الدُّنْيَا ۚ وَيَوْمَ الْقِيَمَةِ يُرَدُّونَ إِلَىٰ أَشَدِّ الْعَذَابِ ۚ وَمَا لِلَّهِ بِغَالِبٍ ۖ عَمَّا تَعْمَلُونَ ۝

(البقرة: ۸۵)

أَلَمْ تَرَ إِلَى الَّذِينَ خَرَجُوا مِنْ دِيَارِهِمْ وَهُمْ أَلُوفٌ حَذَرِ الْمَوْتِ ۖ فَقَالَ لَهُمُ اللَّهُ مُوتُوا ۖ ثُمَّ أَحْيَاهُمْ ۚ إِنَّ اللَّهَ لَذُو فَضْلٍ عَلَى النَّاسِ وَلَٰكِنَّ أَكْثَرَ النَّاسِ لَا يَشْكُرُونَ ۝

(البقرة: ۲۴۳)

فَاسْتَجَابَ لَهُمْ رَبُّهُمْ أَنِّي لَا أُضِيعُ عَمَلَ عَامِلٍ مِنْكُمْ مِّنْ ذَكَرٍ أَوْ أَنْثَىٰ ۖ وَبَعْضُكُمْ مِنْ بَعْضٍ ۚ فَالَّذِينَ هَاجَرُوا وَأُخْرِجُوا مِنْ دِيَارِهِمْ وَأُذُوا فِي سَبِيلِي قَتَلُوا وَفُتِلُوا إِلَّا كَافِرُونَ عَنْهُمْ مَسَآئِهِمْ وَلَا دُخْلَ لَهُمْ جَنَّتٍ تَجْرِي مِنْ تَحْتِهَا الْأَنْهَارُ ۚ ثَوَابًا مِّنْ عِنْدِ اللَّهِ ۚ وَاللَّهُ عِنْدَهُ حُسْنُ الثَّوَابِ ۝

(آل عمران: ۱۹۵)

کے نیچے نہریں بہہ رہی، یہ ہے ثواب اللہ تعالیٰ کی طرف سے، اور اللہ تعالیٰ ہی کے پاس بہترین ثواب ہے۔

ان لوگوں جیسے نہ بنو جو اتراتے ہوئے اور لوگوں میں خود نمائی کرتے ہوئے اپنے شہروں سے چلے اور اللہ کی راہ سے روکتے تھے جو کچھ وہ کر رہے ہیں اللہ اسے گھیر لینے والا ہے۔

وَلَا تَكُونُوا كَالَّذِينَ خَرَجُوا مِنْ دِيَارِهِمْ بَطَرًا وَرِئَاءَ النَّاسِ وَيَصُدُّونَ عَنْ سَبِيلِ اللَّهِ وَاللَّهُ بِمَا يَعْمَلُونَ مُحِيطٌ

(الانفال: ۴۷)

وَآخِذِ الَّذِينَ ظَلَمُوا الصَّيْحَةَ فَأَصْبَحُوا فِي دِيَارِهِمْ جِثِيمِينَ

(موم: ۶۷)

وَلَمَّا جَاءَ أَمْرُنَا نَجَّيْنَا شُعَيْبًا وَالَّذِينَ آمَنُوا مَعَهُ بِرَحْمَةٍ مِنَّا وَأَخَذَتِ الَّذِينَ ظَلَمُوا الصَّيْحَةَ فَأَصْبَحُوا فِي دِيَارِهِمْ جِثِيمِينَ

(موم: ۹۳)

الَّذِينَ أُخْرِجُوا مِنْ دِيَارِهِمْ بِغَيْرِ حَقٍّ إِلَّا أَنْ يَقُولُوا رَبُّنَا اللَّهُ ۖ وَلَوْلَا دَفْعُ اللَّهِ النَّاسَ بَعْضَهُمْ بِبَعْضٍ لَفُتَ مَثَ صَوَامِعَ وَبَيْعَ وَصَلَوَاتٍ وَمَسَاجِدَ يُدْكَرُ فِيهَا اسْمُ اللَّهِ كَثِيرًا ۖ وَلَيَنْصُرَنَّ اللَّهُ مَنْ يَنْصُرُهُ ۖ إِنَّ اللَّهَ لَقَوِيٌّ عَزِيزٌ

(الحج: ۴۰)

اور ظالموں کو بڑے زور کی کڑک نے آدھو چا پھرتو وہ اپنے گھروں میں اونڈھے پڑے ہوئے رہ گئے۔

جب ہمارا عذاب آپہنچا ہم نے شعیب کو اور ان کے ساتھ تمام مسلمانوں کو اپنی خاص رحمت سے نجات بخشی اور ظالموں کو سخت آواز کے عذاب نے دھردھو چا جس سے وہ اپنے گھروں میں اونڈھے پڑے ہوئے ہو گئے۔

یہ وہ ہیں جنہیں بلا وجہ اپنے گھروں سے نکالا گیا، صرف ان کے اس قول پر کہ ہمارا پروردگار فقط اللہ ہے۔ اگر اللہ تعالیٰ لوگوں کو آپس میں ایک دوسرے سے نہ ہٹاتا رہتا تو عبادت خانے اور گرجے اور مسجدیں اور یہودیوں کے معبد اور وہ مسجدیں بھی ویران کر دی جائیں جہاں اللہ کا نام بہ کثرت لیا جاتا ہے۔ جو اللہ کی مدد کرے گا اللہ بھی ضرور اس کی مدد کرے گا۔ بے شک اللہ تعالیٰ بڑی قوتوں والا بڑے غلبے والا ہے۔

اور اس نے تمہیں ان کی زمینوں کا اور ان کے گھریار کا اور ان کے مال کا وارث کر دیا اور اس زمین کا بھی جس پر تمہارے قدم ہی نہیں گئے، اللہ تعالیٰ سب کچھ کر سکتے پر قادر ہے۔

وہی ہے جس نے اہل کتاب (کافروں کو) ان کے گھروں سے پہلے حشر کے وقت نکالا، تمہارا گمان بھی نہ تھا کہ وہ نکلیں گے اور وہ خود بھی کچھ رہے تھے کہ ان کے عقین قلعے انہیں اللہ کے عذاب سے بچالیں گے پس ان پر عذاب الہی ایسی جگہ سے آپڑا کہ انہیں گمان بھی نہ تھا اور ان کے دلوں میں اللہ نے رعب ڈال دیا، اپنے گھروں کو اپنے ہی ہاتھوں برباد کرنا شروع کر دیا اور مسلمانوں کے ہاتھوں برباد ہوئے، پس اے آنکھوں والو عبرت حاصل کرو۔

(نہ کا مال) ان مہاجر مسکینوں کے لیے ہے جو اپنے گھروں سے اور اپنے مالوں سے نکال دیئے گئے ہیں وہ اللہ کے فضل اور اس کی رضا مندی کے طلب گار ہیں اور اللہ تعالیٰ کی اور اس کے رسول کی مدد کرتے ہیں یہی راست باز لوگ ہیں۔

وَأَوْرَثَكُمْ أَرْضَهُمْ وَدِيَارَهُمْ وَأَمْوَالَهُمْ  
وَأَرْضًا لَّمْ تَطْلُوهَا ۖ وَكَانَ اللَّهُ عَلَىٰ كُلِّ  
شَيْءٍ قَدِيرًا ۝

(الاحزاب: ۲۷)

هُوَ الَّذِي أَخْرَجَ الَّذِينَ كَفَرُوا مِنْ أَهْلِ  
الْكِتَابِ مِنْ دِيَارِهِمْ لِأَوَّلِ الْحَشْرِ ۚ مَا  
ظَنَنْتُمْ أَنَّ يُخْرِجُوا وَظَنُوا أَنَّهُمْ مَانِعَتُهُمْ  
حُصُونُهُمْ مِنَ اللَّهِ فَأَتَاهُمُ اللَّهُ مِنْ  
حَيْثُ لَمْ يَحْتَسِبُوا ۖ وَقَذَفَ فِي  
قُلُوبِهِمُ الرُّعْبَ يُخْرِبُونَ بُيُوتَهُمْ  
بِأَيْدِيهِمْ وَأَيْدِي الْمُؤْمِنِينَ ۚ فَاعْتَبِرُوا  
يَا أُولِيَ الْأَبْصَارِ ۝

(الحشر: ۲)

لِلْفُقَرَاءِ الْمُهَاجِرِينَ الَّذِينَ أُخْرِجُوا مِنْ  
دِيَارِهِمْ وَأَمْوَالِهِمْ يَبْتَغُونَ فَضْلًا مِنَ اللَّهِ  
وَرِضْوَانًا وَيَنْصَرُّونَ إِلَى اللَّهِ وَرَسُولِهِ ۖ  
أُولَٰئِكَ هُمُ الصَّادِقُونَ ۝

(الحشر: ۸)

فائدہ: ان آیات میں ”دیارہم“ کا دس بار ذکر ہے۔

## ۲۵۔ سورۃ البقرۃ میں ”الدنیا“ کا دس بار ذکر

لیکن پھر بھی تم نے آپس میں قتل کیا اور آپس کے  
ایک فرقے کو جلا وطن بھی کیا اور گناہ اور زیادتی

ثُمَّ أَنْتُمْ هَٰؤُلَاءِ تَقْتُلُونَ أَنْفُسَكُمْ  
وَتُخْرِجُونَ فَرِيقًا مِنْكُمْ مِنْ دِيَارِهِمْ



کے کاموں میں ان کے خلاف دوسروں کی طرف داری کی، ہاں جب وہ قیدی بن کر تمہارے پاس آئے تو تم نے ان کے فدیے دیئے لیکن ان کا نکالنا جو تم پر حرام تھا (اس کا کچھ خیال نہ کیا) کیا بعض احکام پر ایمان رکھتے ہو اور بعض کے ساتھ کفر کرتے ہو؟ تم میں سے جو بھی ایسا کرے اس کی سزا اس کے سوا کیا ہو کہ دنیا میں رسوائی اور قیامت کے دن سخت عذابوں کی مار، اور اللہ تعالیٰ تمہارے اعمال سے بے خبر نہیں۔ یہ وہ لوگ ہیں جنہوں نے دنیا کی زندگی کو آخرت کے بدلے خرید لیا ہے ان کے نہ تو عذاب ہلکے ہوں گے اور نہ ان کی مدد کی جائے گی۔

اس شخص سے بڑھ کر ظالم کون ہے جو اللہ تعالیٰ کی مسجدوں میں اللہ تعالیٰ کے ذکر کیے جانے کو روکے اور ان کی بربادی کی کوشش کرے، ایسے لوگوں کو خوف کھاتے ہوئے ہی اس میں جانا چاہیے، ان کے لیے دنیا میں بھی رسوائی ہے اور آخرت میں بھی بڑے بڑے عذاب ہیں۔

دین ابراہیمی سے وہی بے رغبتی کرے گا جو محض بے وقوف ہو، ہم نے تو اسے دنیا میں بھی برگزیدہ کیا تھا اور آخرت میں بھی وہ نیکو کاروں میں سے ہیں۔

پھر جب تم ارکان حج ادا کر چکو تو اللہ تعالیٰ کا ذکر کرو جس طرح تم اپنے باپ دادوں کا ذکر کیا کرتے

تَظْهَرُونَ عَلَيْهِمْ بِالْإِثْمِ وَالْعُدْوَانِ ط وَإِنْ يَأْتِوكُمْ أُسْرَى تَفْدُوهُمْ وَهِيَ مُحَرَّمَةٌ عَلَيْكُمْ إِخْرَاجُهُمْ ط أَفْتَوْمُنُونَ بَعْضُ الْكِتَابِ وَتَكْفُرُونَ بِبَعْضٍ ؕ فَمَا جَزَاءُ مَنْ يَفْعَلْ ذَلِكَ مِنْكُمْ إِلَّا خِزْيٌ فِي الْحَيَاةِ الدُّنْيَا ؕ وَيَوْمَ الْقِيَمَةِ يُرَدُّونَ إِلَى أَشَدِّ الْعَذَابِ وَمَا اللَّهُ بِغَافِلٍ عَمَّا تَعْمَلُونَ ۝

(البقرة: ۸۵)

أُولَئِكَ الَّذِينَ اشْتَرَوُ الْحَيَاةَ الدُّنْيَا بِالْآخِرَةِ ۖ فَلَا يَخَفُفُ عَنْهُمْ الْعَذَابُ وَلَا هُمْ يُنصَرُونَ ۝

(البقرة: ۸۶)

وَمَنْ أَظْلَمُ مِمَّنْ مَنَعَ مَسْجِدَ اللَّهِ أَنْ يُذْكَرَ فِيهَا اسْمُهُ وَسَعَىٰ فِي خَرَابِهَا ط أُولَئِكَ مَا كَانَ لَهُمْ أَنْ يَدْخُلُوهَا إِلَّا خَائِفِينَ ؕ لَهُمْ فِي الدُّنْيَا خِزْيٌ وَلَهُمْ فِي الْآخِرَةِ عَذَابٌ عَظِيمٌ ۝

(البقرة: ۱۱۳)

وَمَنْ يُرْعَبْ عَنْ مِلَّةِ إِبْرَاهِيمَ إِلَّا مَنْ سَفِهَ نَفْسَهُ ط وَلَقَدْ اصْطَفَيْنَاهُ فِي الدُّنْيَا ؕ وَإِنَّهُ فِي الْآخِرَةِ لَمِنَ الصَّالِحِينَ ۝

(البقرة: ۱۳۰)

فَإِذَا قُضِيَتْمْ مَنَاسِكُكُمْ فَادْكُرُوا اللَّهَ كَذِكْرِكُمْ آبَاءَكُمْ أَوْ أَشَدَّ ذِكْرًا ط فَمِنْ

تھے بلکہ اس سے بھی زیادہ بعض لوگ وہ بھی ہیں جو کہتے ہیں اے ہمارے رب! ہمیں دنیا میں دے۔ ایسے لوگوں کا آخرت میں کوئی حصہ نہیں۔

اور بعض لوگ وہ بھی ہیں جو کہتے ہیں اے ہمارے رب! ہمیں دنیا میں نیکی دے اور آخرت میں بھی بھلائی عطا فرما اور ہمیں عذاب جہنم سے نجات دے۔

بعض لوگوں کی دنیاوی غرض کی باتیں آپ کو خوش کر دیتی ہیں اور وہ اپنے دل کی باتوں پر اللہ کو گواہ کرتا ہے، حالانکہ دراصل وہ زبردست جھگڑالو ہے۔

کافروں کے لیے دنیا کی زندگی خوب زینت دار کی گئی ہے وہ ایمان والوں سے ہنسی مذاق کرتے ہیں حالانکہ پرہیزگار لوگ قیامت کے دن ان سے اعلیٰ ہوں گے، اللہ تعالیٰ جسے چاہتا ہے بے حساب روزی دیتا ہے۔

لوگ آپ سے حرمت والے مہینوں میں لڑائی کی بابت سوال کرتے ہیں آپ کہہ دیجیے کہ ان میں لڑائی کرنا بڑا گناہ ہے، لیکن اللہ کی راہ سے روکنا، اس کے ساتھ کفر کرنا اور مسجد حرام سے روکنا اور وہاں کے رہنے والوں کو وہاں سے نکالنا اللہ کے نزدیک اس سے بھی بڑا گناہ ہے یہ قتل سے بھی بڑا گناہ ہے یہ لوگ تم سے لڑائی بھڑائی کرتے ہی رہیں گے یہاں تک کہ اگر ان سے ہو سکے تو تمہیں تمہارے دین سے مردہ کر دیں اور تم میں

النَّاسِ مَنْ يَقُولُ رَبَّنَا إِنَّا فِي الدُّنْيَا وَمَا لَنَا فِي الْآخِرَةِ مِنْ خَلْقٍ ۝

وَمِنْهُمْ مَنْ يَقُولُ رَبَّنَا إِنَّا فِي الدُّنْيَا حَسَنَةٌ وَفِي الْآخِرَةِ حَسَنَةٌ وَقَدْ آتَيْنَاكَ الْآخِرَةَ ۝

(البقرة: ۲۰۰، ۲۰۱)

وَمِنَ النَّاسِ مَنْ يُعْجِبُكَ قَوْلُهُ فِي الْحَيَاةِ الدُّنْيَا وَيُشْهَدُ اللَّهُ عَلَى مَا فِي قَلْبِهِ ۖ وَهُوَ أَلَدُّ الْخِصَامِ ۝

(البقرة: ۲۰۴)

زَيْنَ لِلَّذِينَ كَفَرُوا الْحَيَاةِ الدُّنْيَا وَيَسْخَرُونَ مِنَ الَّذِينَ آمَنُوا وَالَّذِينَ اتَّقَوْا فَوْقَهُمْ يَوْمَ الْقِيَمَةِ ۖ وَاللَّهُ يَرْزُقُ مَنْ يَشَاءُ بِغَيْرِ حِسَابٍ ۝

(البقرة: ۲۱۲)

يَسْتَلُونَكَ عَنِ الشَّهْرِ الْحَرَامِ قِتَالٍ فِيهِ ۖ قُلْ قِتَالٌ فِيهِ كَبِيرٌ ۖ وَصَدٌّ عَنْ سَبِيلِ اللَّهِ وَكُفْرٌ بِهِ وَالْمَسْجِدِ الْحَرَامِ ۖ وَإِخْرَاجُ أَهْلِهِ مِنْهُ أَكْبَرُ عِنْدَ اللَّهِ ۚ وَالْفِتْنَةُ أَكْبَرُ مِنَ الْقَتْلِ ۖ وَلَا يَزَالُ الَّذِينَ يَقَاتِلُونَكُمْ حَتَّى يَرُدُّوكُمْ عَنْ دِينِكُمْ إِنِ اسْتَطَاعُوا ۖ وَمَنْ يَرْتَدِدْ مِنْكُمْ عَنْ دِينِهِ فِيمَتْ وَهُوَ كَافِرٌ فَأُولَٰئِكَ حَبِطَتْ أَعْمَالُهُمْ فِي الدُّنْيَا وَالْآخِرَةِ ۖ وَأُولَٰئِكَ أَصْحَابُ

النَّارِ ۚ هُمْ فِيهَا خَالِدُونَ ۝

(البقرة: ۲۱۷)

سے جو لوگ اپنے دین سے پلٹ جائیں اور اسی کفر کی حالت میں مریں ان کے اعمال دنیوی اور اخروی سب غارت ہو جائیں گے۔ یہ لوگ جہنمی ہوں گے اور ہمیشہ ہمیشہ جہنم میں ہی رہیں گے۔

(تا کہ تم سوچ سمجھ سکو) امور دینی اور دنیوی کو اور تجھ سے یتیموں کے بارے میں بھی سوال کرتے ہیں آپ کہہ دیجیے کہ ان کی خیر خواہی بہتر ہے، تم اگر انکا مال اپنے مال میں ملا بھی لو تو وہ تمہارے بھائی ہیں، بدینیت اور نیک نیت ہر ایک کو اللہ خوب جانتا ہے اور اگر اللہ چاہتا تو تمہیں مشقت میں ڈال دیتا یقیناً اللہ تعالیٰ غلبہ والا اور حکمت والا ہے۔

فِي الدُّنْيَا وَالْآخِرَةِ ۚ وَيَسْأَلُونَكَ عَنِ الَّتِي تُسَمَّى ۚ قُلْ إِصْلَاحٌ لَّهُمْ خَيْرٌ ۚ وَإِنْ تُخَالِطُوهُمْ فَإِخْوَانُكُمْ ۚ وَاللَّهُ يَعْلَمُ الْمُفْسِدَ مِنَ الْمُصْلِحِ ۚ وَلَوْ شَاءَ اللَّهُ لَأَغْتَنَّكُمْ ۚ إِنَّ اللَّهَ عَزِيزٌ حَكِيمٌ ۝

(البقرة: ۲۲۰)

فائدہ: سورۃ البقرۃ کی ان آیات میں ”الدنیا“ کا دس بار ذکر ہے۔

## ۲۶۔ ”عذاب مہین“ کا دس بار ذکر

بہت بُری ہے وہ چیز جس کے بدلے انہوں نے اپنے آپ کو بیچ ڈالا، انکا کفر کرتا ہے۔ اللہ تعالیٰ کی طرف سے نازل شدہ چیز کے ساتھ محض اس بات سے جل کر کہ اللہ تعالیٰ نے اپنا فضل اپنے جس بندہ پر چاہا نازل فرمایا، اس باعث یہ لوگ غضب پر غضب کے مستحق ہو گئے۔ اور ان کافروں کے لیے رسوا کرنے والا عذاب ہے۔

کافر لوگ ہماری دی ہوئی مہلت کو اپنے حق میں بہتر نہ سمجھیں، یہ مہلت تو اس لیے ہے کہ وہ گناہوں میں اور بڑھ جائیں، ان ہی کے لیے ذلیل کرنے والے عذاب ہیں۔

بِسْمَا اسْتَرَوْا بِهِ أَنْفُسَهُمْ أَنْ يَكْفُرُوا بِمَا أَنْزَلَ اللَّهُ بَعِثْنَا أَنْ يُنْزَلَ اللَّهُ مِنْ فَضْلِهِ عَلَى مَنْ يَشَاءُ مِنْ عِبَادِهِ ۚ قَبَاءٌ وَابْغَضَ عَلَى عَصَبٍ ۚ وَلِلْكَافِرِينَ عَذَابٌ مُهِينٌ ۝

(البقرة: ۹۰)

وَلَا يَحْسَبَنَّ الَّذِينَ كَفَرُوا أَنَّهَا تُنْزَلُ لَهُمْ خَيْرٌ لَأَنْفُسِهِمْ ۚ إِنَّمَا تُنْزَلُ لَهُمْ لِيُذَادُوا ۚ إِنَّمَا ۚ وَلَهُمْ عَذَابٌ مُهِينٌ ۝

(آل عمران: ۱۷۸)

اور جو شخص اللہ تعالیٰ کی اور اس کے رسول (ﷺ) کی نافرمانی کرے اور اس کی مقررہ حدوں سے آگے نکلے اسے وہ جہنم میں ڈال دے گا جس میں وہ ہمیشہ رہے گا، ایسوں ہی کیلئے رسوا کن عذاب ہے۔

وَمَنْ يَعْصِ اللَّهَ وَرَسُولَهُ وَيَتَعَدَّ حُدُودَهُ يُدْخِلْهُ نَارًا خَالِدًا فِيهَا مِنْ وَلَةِ عَذَابٍ مُهِينٍ ۝

(النساء: ۱۳)

اور جن لوگوں نے کفر کیا اور ہماری آیتوں کو نہ مانا ان کے لیے ذلیل کرنے والے عذاب ہیں۔

وَالَّذِينَ كَفَرُوا وَكَذَّبُوا بِآيَاتِنَا فَأُولَٰئِكَ لَهُمْ عَذَابٌ مُهِينٌ ۝

(الحج: ۵۷)

اور بعض لوگ ایسے بھی ہیں جو لغو باتوں کو مول لیتے ہیں کہ بے علمی کے ساتھ لوگوں کو اللہ کی راہ سے بہکا دیں اور اسے ہنسی بنائیں، یہی وہ لوگ ہیں جن کے لیے رسوا کرنے والے عذاب ہیں۔

وَمِنَ النَّاسِ مَنْ يَشْتَرِي لَهْوَ الْحَدِيثِ لِيُضِلَّ عَنْ سَبِيلِ اللَّهِ بِغَيْرِ عِلْمٍ وَيَتَّخِذَهَا هُزُوًا ۚ أُولَٰئِكَ لَهُمْ عَذَابٌ مُهِينٌ ۝

(القصص: ۶)

پھر جب ہم نے ان پر موت کا حکم بھیج دیا تو ان کی خبر جنات کو کسی نے نہ دی بجز گھن کے کیڑے کے جو ان کی لکڑی کو کھا رہا تھا۔ پس جب سلیمان گر پڑے اُس وقت جنوں نے جان لیا کہ اگر وہ غیب دان ہوتے تو اس ذلت کی مصیبت میں مبتلا نہ رہتے۔

فَلَمَّا قُضِيَ عَلَيْهِ الْمَوْتُ مَا دَلَّهُمْ عَلَىٰ مَوْتِهِ إِلَّا دَابَّةُ الْأَرْضِ تَأْكُلُ مِنْسَأَتَهُ ۚ فَلَمَّا خَرَّ تَبَيَّنَتِ الْجِنَّ أَن لَوْ كَانُوا يَعْلَمُونَ الْغَيْبَ مَا لَبِثُوا فِي الْعَذَابِ الْمُهِينِ ۝

(سبا: ۱۳)

اور بے شک ہم نے ہی بنی اسرائیل کو سخت ذلیل سزا سے نجات دی۔

وَلَقَدْ نَجَّيْنَا بَنِي إِسْرَٰئِيلَ مِنَ الْعَذَابِ ۚ أُولَٰئِكَ لَهُمْ عَذَابٌ مُهِينٌ ۝

(الدخان: ۳۰)

وہ جب ہماری آیتوں میں سے کسی آیت کی خبر پالیتا ہے تو اس کی ہنسی اڑاتا ہے، یہی لوگ ہیں جن کے لیے رسوائی کی مار ہے۔

وَإِذَا عَلِمَ مِنْ آيَاتِنَا شَيْئًا اتَّخَذَهَا هُزُوًا ۚ أُولَٰئِكَ لَهُمْ عَذَابٌ مُهِينٌ ۝

(الجمہ: ۹)

بے شک جو لوگ اللہ اور اس کے رسول کی مخالفت کرتے ہیں وہ ذلیل کیے جائیں گے جیسے ان سے پہلے کے لوگ ذلیل کیے گئے تھے اور بے شک ہم واضح آیتیں اتار چکے ہیں، اور منکروں کے لیے تو ذلت کی مار ہے۔

ان لوگوں نے تو اپنی قسموں کو ڈھال بنا رکھا ہے اور لوگوں کو اللہ کی راہ سے روکتے ہیں ان کے لیے رسوا کرنے والا عذاب ہے۔

إِنَّ الَّذِينَ يُحَادُّونَ اللَّهَ وَرَسُولَهُ كُبِتُوا كَمَا كُبِتَ الَّذِينَ مِنْ قَبْلِهِمْ وَقَدْ أَنْزَلْنَا آيَاتِنَا يَبَيِّنُ لِلْكَافِرِينَ عَذَابَ مُهِينٍ ۝ (المجادلة: ۵)

اتَّخَذُوا أَيْمَانَهُمْ جُنَّةً فَصَدُّوا عَنْ سَبِيلِ اللَّهِ فَلَهُمْ عَذَابٌ مُهِينٌ ۝ (المجادلة: ۱۶)

فائدہ: ان آیات میں ”عذاب مہین“ کا دس بار ذکر ہے۔

## ۲۷۔ ”الف“ کا دس بار ذکر

بلکہ سب سے زیادہ دنیا کی زندگی کا حریص اے نبی آپ انہیں کو پائیں گے۔ یہ حرص زندگی میں مشرکوں سے بھی زیادہ ہیں ان میں سے تو ہر شخص ایک ایک ہزار سال کی عمر چاہتا ہے، گو یہ عمر دیا جانا بھی انہیں عذابوں سے نہیں چھڑا سکتا، اللہ تعالیٰ ان کے کاموں کو بخوبی دیکھ رہا ہے۔

اس وقت کو یاد کرو جب کہ تم اپنے رب سے فریاد کر رہے تھے پھر اللہ تعالیٰ نے تمہاری سہلی میں تم کو ایک ہزار فرشتوں سے مدد دوں گا جو سلسلہ وار چلے آئیں گے۔

اے نبی ایمان والوں کو جہاد کا شوق دلاؤ اگر تم میں بیس بھی صبر کرنے والے ہوں گے تو دوسو پر

وَلْتَجِدْنَهُمْ أَحْرَصَ النَّاسِ عَلَى حَيٰوةٍ ۚ وَمِنَ الَّذِينَ أَشْرَكُوا ۚ يَوَدُّ أَحَدُهُمْ لَوْ يُعَمَّرُ أَلْفَ سَنَةٍ ۚ وَمَا هُوَ بِمُزَخَّرٍ ۚ بِهِ مِنَ الْعَذَابِ ۚ أَنْ يُعَمَّرَ ۚ وَاللَّهُ بَصِيرٌ ۚ بِمَا يَعْمَلُونَ ۝ (البقرة: ۹۶)

إِذْ تَسْتَغِيثُونَ رَبَّكُمْ فَاسْتَجَابَ لَكُمْ أَنِّي مُمِدُّكُمْ بِالْفِ مِّنَ الْمَلَائِكَةِ مُرْدِفِينَ ۝ (الأنفال: ۹)

يَا أَيُّهَا النَّبِيُّ حَرِّضِ الْمُؤْمِنِينَ عَلَى الْقِتَالِ ۚ إِنْ يَكُنْ مِنْكُمْ عِشْرُونَ

غالب رہیں گے۔ اور اگر تم میں ایک سو ہوں گے تو ایک ہزار کافروں پر غالب رہیں گے اس واسطے کہ وہ بے سمجھ لوگ ہیں۔

صَبِرُونَ يَغْلِبُوا مِائَتِينَ ۚ وَإِنْ يَكُنْ مِنْكُمْ مِائَةٌ يَغْلِبُوا أَلْفًا مِنَ الَّذِينَ كَفَرُوا بِأَنَّهُمْ قَوْمٌ لَا يَفْقَهُونَ ۝

(الانفال: ۶۵)

اچھا اب اللہ تمہارا بوجھ ہلکا کرتا ہے، وہ خوب جانتا ہے کہ تم میں کتنے ہیں، پس اگر تم میں سے ایک سو صبر کرنے والے ہوں گے تو وہ دو سو پر غالب رہیں گے اور اگر تم میں سے ایک ہزار ہوں گے تو وہ اللہ کے حکم سے دو ہزار پر غالب رہیں گے، اللہ صبر کرنے والوں کے ساتھ ہے۔

الَّذِينَ خَفَّفَ اللَّهُ عَنْكُمْ وَعَلِمَ أَنَّ فِيكُمْ ضَعْفًا فَإِنْ يَكُنْ مِنْكُمْ مِائَةٌ صَابِرَةٌ يَغْلِبُوا مِائَتَيْنِ ۚ وَإِنْ يَكُنْ مِنْكُمْ أَلْفٌ يَغْلِبُوا أَلْفَيْنِ بِإِذْنِ اللَّهِ ۗ وَاللَّهُ مَعَ الصَّابِرِينَ ۝

(الانفال: ۶۶)

اور عذاب کو آپ سے جلدی طلب کر رہے ہیں۔ اللہ ہرگز اپنا وعدہ نہیں ٹالنے کا۔ ہاں البتہ آپ کے رب کے نزدیک ایک دن تمہاری کتنی کے اعتبار سے ایک ہزار سال کا ہے۔

وَيَسْتَعْجِلُونَكَ بِالْعَذَابِ وَلَنْ يُخْلِفَ اللَّهُ وَعْدَهُ ۗ وَإِنْ يَوْمًا عِنْدَ رَبِّكَ كَأَلْفِ سَنَةٍ مِمَّا تَعُدُّونَ ۝

(الحج: ۴۷)

اور ہم نے نوح کو ان کی قوم کی طرف بھیجا وہ ان میں ساڑھے نو سو سال تک رہے پھر تو انہیں طوفان نے دھر پکڑا اور وہ تجھے بھی ظالم۔

وَلَقَدْ أَرْسَلْنَا نُوحًا إِلَىٰ قَوْمِهِ فَلَبِثَ فِيهِمْ أَلْفَ سَنَةٍ إِلَّا خَمْسِينَ عَامًا ۚ فَأَخَذَهُمُ الطُّوفَانُ وَهُمْ ظَالِمُونَ ۝

(الحکمت: ۱۳)

وہ آسمان سے زمین کی طرف کاموں کی تدبیر اتارتا ہے پھر ایک ہی دن میں اس کی طرف چڑھ جاتا ہے جس کا اندازہ تمہاری کتنی کے ایک ہزار سال کے برابر ہے۔

يُدَبِّرُ الْأُمُورَ مِنَ السَّمَاءِ إِلَى الْأَرْضِ ثُمَّ يَعْرُجُ إِلَيْهِ فِي يَوْمٍ كَانَ مِقْدَارُهُ أَلْفَ سَنَةٍ مِمَّا تَعُدُّونَ ۝

(الجمعة: ۵)

اور ہم نے اسے ایک لاکھ بلکہ اور زیادہ آدمیوں کی طرف بھیجا۔

وَأَرْسَلْنَاهُ إِلَىٰ مِائَةِ أَلْفٍ أَوْ يَزِيدُونَ ۝

(الصافات: ۱۳۷)

جس کی طرف فرشتے اور روح چڑھتے ہیں اس دن میں جس کی مقدار پچاس ہزار سال کی ہے۔

تَعْرُجُ الْمَلَائِكَةُ وَالرُّوحُ إِلَيْهِ فِي يَوْمٍ كَانَ مِقْدَارُهُ خَمْسِينَ أَلْفَ سَنَةٍ ۝

(العارج: ۴)

شب قدر ایک ہزار مہینوں سے بہتر ہے۔

لَيْلَةُ الْقَدْرِ لَا خَيْرَ مِنْ أَلْفِ شَهْرٍ ۝

(القدر: ۳)

فائدہ: ان آیات میں ”الف“ کا دس بار ذکر ہے۔

## ۲۸۔ ”عدو“ کا دس بار ذکر

آپ کہہ دیجیے کہ جو جبرائیل کا دشمن ہو جس نے آپ کے دل پر پیغام باری تعالیٰ اتارا ہے جو پیغام ان کے پاس کی کتاب کی تصدیق کرنے والا اور مومنوں کو ہدایت اور خوشخبری دینے والا ہے (تو اللہ بھی اس کا دشمن ہے)

قُلْ مَنْ كَانَ عَدُوًّا لِلْجِبْرِيلَ فَإِنَّهُ نَزَّلَهُ عَلَى قَلْبِكَ بِإِذْنِ اللَّهِ مُصَدِّقًا لِمَا بَيْنَ يَدَيْهِ وَهُدًى وَبُشْرَى لِلْمُؤْمِنِينَ ۝

(البقرہ: ۹۷)

جو شخص اللہ کا اور اس کے فرشتوں اور اس کے رسولوں اور جبرائیل اور میکائیل کا دشمن ہو، ایسے کافروں کا دشمن خود اللہ ہے۔

مَنْ كَانَ عَدُوًّا لِلَّهِ وَمَلَائِكَتِهِ وَرُسُلِهِ وَجِبْرِيلَ وَمِيكَلَ فَإِنَّ اللَّهَ عَدُوٌّ لِلْكَافِرِينَ ۝

(البقرہ: ۹۸)

جب تم سفر میں جا رہے ہو تو تم پر نمازوں کے قصر کرنے میں کوئی گناہ نہیں، اگر تمہیں ڈر ہو کہ کافر تمہیں ستائیں گے، یقیناً کافر تمہارے کھلے دشمن ہیں۔

وَإِذَا صَرَبْتُمْ فِي الْأَرْضِ فَلَيْسَ عَلَيْكُمْ جُنَاحٌ أَنْ تَقْصُرُوا مِنَ الصَّلَاةِ إِذَا حَفَّتُمْ أَنْ يَفْنَكُمْ الَّذِينَ كَفَرُوا ۝ إِنَّ الْكَافِرِينَ كَانُوا لَكُمْ عَدُوًّا مُبِينًا ۝

(النساء: ۱۰۱)

اور اسی طرح ہم نے ہر نبی کے دشمن بہت سے شیطان پیدا کیے تھے کچھ آدمی اور کچھ جن جن میں سے بعض بعضوں کو چڑی چڑی باتوں کا دوسرے

وَكَذَلِكَ جَعَلْنَا لِكُلِّ نَبِيٍّ عَدُوًّا شَاطِئِينَ الْإِنْسِ وَالْجِنِّ يُوحِي بَعْضُهُمْ إِلَى بَعْضٍ زُخْرُوفَ الْقَوْلِ غُرُورًا ۝ وَلَوْ شَاءَ رَبُّكَ

ڈالتے رہتے تھے تاکہ ان کو دھوکہ میں ڈال دیں اور اگر اللہ تعالیٰ چاہتا تو یہ ایسے کام نہ کر سکتے سو ان لوگوں کو اور جو کچھ یہ افترا پر دازی کر رہے ہیں اس کو آپ رہنے دیجیے۔

(الانعام: ۱۱۲)

فَإِنْ رَجَعَكَ اللَّهُ إِلَى طَائِفَةٍ مِّنْهُمْ فَاسْتَذْنُوكَ لِتَخْرُجُوا فَتَلْزَمُوا مَعِيَ أَبَدًا وَلَنْ تُفْلِتُوا مَعِيَ عَذَابًا إِنَّا كُنَّا بِمَا تَعْمَلُونَ فَاعْتَدُوا مَعَ الْخَافِينَ ۝

(التوبہ: ۸۳)

اور میرے بندوں سے کہہ دیجیے کہ وہ بہت ہی اچھی بات منہ سے نکالا کریں، کیوں کہ شیطان آپس میں فساد ڈالتا ہے۔ بے شک شیطان انسان کا کھلا دشمن ہے۔

وَقُلْ لِّعِبَادِي يَقُولُوا الَّتِي هِيَ أَحْسَنُ ۚ إِنَّ الشَّيْطَانَ يَنْزِعُ بَيْنَهُمْ ۚ إِنَّ الشَّيْطَانَ كَانَ لِلْإِنْسَانِ عَدُوًّا مُّبِينًا ۝

(بنی اسرائیل: ۵۳)

اور اسی طرح ہم نے ہر نبی کے دشمن بعض گنہگاروں کو بنادیا ہے اور تیرا رب ہی ہدایت کرنے والا اور مدد کرنے والا کافی ہے۔

وَكَذَلِكَ جَعَلْنَا لِكُلِّ نَبِيٍّ عَدُوًّا مِّنَ الْمُجْرِمِينَ ۚ وَكَفَىٰ بِرَبِّكَ هَادِيًا وَنَصِيرًا ۝

(الفرقان: ۳۱)

آخر فرعون کے لوگوں نے اس بچے کو اٹھالیا کہ آخر کار یہی بچہ ان کا دشمن ہوا اور ان کے رنج کا باعث بنا، کچھ شک نہیں کہ فرعون اور ہامان اور ان کے لشکر تھے ہی خطا کار۔

فَالْتَقَطَهُ آلُ فِرْعَوْنَ لِيَكُونَ لَهُمْ عَدُوًّا وَحَزَنًا ۚ إِنَّ فِرْعَوْنَ وَهَامَانَ وَجُنُودَهُمَا كَانُوا خَاطِبِينَ ۝

(القصص: ۸)



یاد رکھو شیطان تمہارا دشمن ہے، تم اسے دشمن جانو  
وہ تو اپنے گروہ کو صرف اس لیے ہی بلاتا ہے کہ  
وہ سب جہنم واصل ہو جائیں۔

إِنَّ الشَّيْطَانَ لَكُمْ عَدُوٌّ فَاتَّخِذُوهُ عَدُوًّا ط  
إِنَّمَا يَدْعُوا حِزْبَهُ لِيَكُونُوا مِنْ أَصْحَابِ  
السَّعِيرِ ۝

(ط: ناطر: ۶)

اے ایمان والو! تمہاری بعض بیویاں اور بعض  
بچے تمہارے دشمن ہیں خبردار ان سے ہوشیار  
رہنا اور اگر تم معاف کرو اور درگزر کر جاؤ اور  
بخش دو تو اللہ تعالیٰ بخشنے والا مہربان ہے۔

يَا أَيُّهَا الَّذِينَ آمَنُوا إِنِّ مِنْ أَزْوَاجِكُمْ  
وَأَوْلَادِكُمْ عَدُوٌّ لَكُمْ فَاحْذَرُوهُمْ ؕ  
وَإِنْ تَعَفَّوْا وَتَصَفَّحُوا وَتَغْفِرُوا فَإِنَّ اللَّهَ  
غَفُورٌ رَحِيمٌ ۝

(التباين: ۱۳)

فائدہ: ان آیات میں ”عدو“ کا دس بار ذکر ہے۔

## ۲۹۔ ”یختلفون“ کا دس بار ذکر

یہود کہتے ہیں کہ نصرانی حق پر نہیں اور نصرانی  
کہتے ہیں کہ یہودی حق پر نہیں حالانکہ یہ پڑھے  
لکھے لوگ ہیں، اسی طرح ان ہی جیسی بات بے  
علم بھی کہتے ہیں، قیامت کے دن اللہ ان کے  
اس اختلاف کا فیصلہ ان کے درمیان کر دے  
گا۔

وَقَالَتِ الْيَهُودُ لَيْسَتِ النَّصْرَىٰ عَلَىٰ  
شَيْءٍ ۚ وَقَالَتِ النَّصْرَىٰ لَيْسَتِ الْيَهُودُ  
عَلَىٰ شَيْءٍ ۚ وَهُمْ يَتْلُونَ الْكِتَابَ ط  
كَذَٰلِكَ قَالَ الَّذِينَ لَا يَعْلَمُونَ مِثْلَ  
قَوْلِهِمْ ؕ قَالَ اللَّهُ يَحْكُمُ بَيْنَهُمْ يَوْمَ الْقِيَمَةِ  
فِيمَا كَانُوا فِيهِ يَخْتَلِفُونَ ۝

(البقرة: ۱۱۳)

اور تمام آدمی ایک ہی طریقہ کے تھے پھر انہوں  
نے اختلاف پیدا کر لیا اور اگر ایک بات نہ ہوتی  
جو آپ کے رب کی طرف سے پہلے ٹھہر چکی ہے  
تو جس چیز میں یہ لوگ اختلاف کر رہے ہیں ان  
کا قطعی فیصلہ ہو چکا ہوتا۔

وَمَا كَانَ النَّاسُ إِلَّا أُمَّةً وَاحِدَةً فَاخْتَلَفُوا ط  
وَلَوْ لَا كَلِمَةٌ سَبَقَتْ مِنْ رَبِّكَ لَقُضِيَ  
بَيْنَهُمْ فِيمَا فِيهِ يَخْتَلِفُونَ ۝

(یونس: ۱۹)

اور ہم نے بنی اسرائیل کو بہت اچھا ٹھکانا رہنے کو دیا اور ہم نے انہیں نفیس چیزیں کھانے کو دیں۔ سو انہوں نے اختلاف نہیں کیا یہاں تک کہ ان کے پاس علم پہنچ گیا۔ یقینی بات ہے کہ آپ کا رب ان کے درمیان قیامت کے دن ان امور میں فیصلہ کرے گا جن میں وہ اختلاف کرتے تھے۔

اس لیے بھی کہ یہ لوگ جس چیز میں اختلاف کرتے تھے اسے اللہ تعالیٰ صاف کر دے اور اس لیے بھی کہ خود کا فرانا جھوٹا ہونا جان لیں۔ ہفتے کے دن کی عظمت تو صرف ان لوگوں کے ذمے ہی ضروری کی گئی تھی جنہوں نے اس میں اختلاف کیا تھا، بات یہ ہے کہ آپ کا پروردگار خود ہی ان میں ان کے اختلاف کا فیصلہ قیامت کے دن کرے گا۔

یقیناً یہ قرآن بنی اسرائیل کے سامنے ان اکثر چیزوں کا فیصلہ کر رہا ہے جن میں یہ اختلاف کرتے ہیں۔

آپ کا رب ان سب کے درمیان ان تمام باتوں کا فیصلہ قیامت کے دن کرے گا جن میں وہ اختلاف کر رہے ہیں۔

اسی کے لیے عبادت کو خالص کرتے ہوئے۔ خبردار اللہ تعالیٰ ہی کے لیے خالص عبادت کرنا ہے اور جن لوگوں نے اُس کے سوا اولیاء بنا رکھے

وَلَقَدْ بَوَّأْنَا بَنِي إِسْرَآءِيلَ مَبُورًا صَدَقَ وَرَزَقْنَاهُمْ مِّنَ الطَّيِّبَاتِ ؕ فَمَا اخْتَلَفُوا حَتَّىٰ جَاءَتْهُمْ الْعِلْمُ ؕ إِنَّ رَبَّكَ يَقْضِي بَيْنَهُمْ يَوْمَ الْقِيَمَةِ فِيمَا كَانُوا فِيهِ يَخْتَلِفُونَ ۝

(یونس: ۹۳)

لَيَبَيِّنَ لَهُمُ الَّذِي يَخْتَلِفُونَ فِيهِ وَلَيَعْلَمَ الَّذِينَ كَفَرُوا أَنَّهُمْ كَانُوا كَاذِبِينَ ۝

(النحل: ۳۹)

إِنَّمَا جُعِلَ الشُّبْطُ عَلَى الَّذِينَ اخْتَلَفُوا فِيهِ ؕ وَإِنَّ رَبَّكَ لَيَحْكُمُ بَيْنَهُمْ يَوْمَ الْقِيَمَةِ فِيمَا كَانُوا فِيهِ يَخْتَلِفُونَ ۝

(النحل: ۱۲۴)

إِنَّ هَٰذَا الْقُرْآنَ يَقْضُ عَلَىٰ بَنِي إِسْرَآءِيلَ أَكْثَرَ الَّذِي هُمْ فِيهِ يَخْتَلِفُونَ ۝

(النحل: ۷۶)

إِنَّ رَبَّكَ هُوَ يَقْضِي بَيْنَهُمْ يَوْمَ الْقِيَمَةِ فِيمَا كَانُوا فِيهِ يَخْتَلِفُونَ ۝

(الہجۃ: ۲۵)

أَلَا لِلَّهِ الدِّينُ الْخَالِصُ ؕ وَالَّذِينَ اتَّخَذُوا مِن دُونِهِ أَوْلِيَاءَ ۚ مَا نَعْبُدُهُمْ إِلَّا لِيُقَرِّبُونَا إِلَى اللَّهِ زُلْفَىٰ ؕ إِنَّ اللَّهَ يَحْكُمُ

بَيْنَهُمْ فِي مَاهُمْ فِيهِ يَخْتَلِفُونَ ۚ إِنَّ اللَّهَ لَا يَهْدِي مَنْ هُوَ كَذِبٌ كَفَّارٌ

(الزمر: ۳)

ہیں اور کہتے ہیں کہ ہم ان کی عبادت صرف اس لیے کرتے ہیں کہ یہ بزرگ اللہ کی نزدیکی کے مرتبہ تک ہماری رسائی کر دیں، یہ لوگ جس بارے میں اختلاف کر رہے ہیں اس کا سچا فیصلہ اللہ خود کرے گا۔ جھوٹے اور ناشکرے لوگوں کو اللہ تعالیٰ راہ نہیں دکھاتا۔

آپ کہہ دیجیے کہ اے اللہ آسمانوں اور زمین کے پیدا کرنے والے چھپے کھلے کے جاننے والے تو ہی اپنے بندوں میں ان امور کا فیصلہ فرمائے گا جن میں وہ الجھ رہے تھے۔

اور ہم نے انہیں دین کی صاف صاف دلیل دیں، پھر انہوں نے اپنے پاس علم کے پہنچ جانے کے بعد آپس کی ضد بحث سے ہی اختلاف برپا کر ڈالا، یہ جن جن چیزوں میں اختلاف کر رہے ہیں ان کا فیصلہ قیامت والے دن ان کے درمیان خود اللہ کرے گا۔

قُلِ اللَّهُمَّ فَاطِرَ السَّمٰوٰتِ وَالْاَرْضِ عَلِيْمَ الْغَيْبِ وَالشَّهَادَةِ اَنْتَ تَحْكُمُ بَيْنَ عِبَادِكَ فِیْ مَا كَانُوْا فِیْهِ يَخْتَلِفُوْنَ ۝

(الزمر: ۳۶)

وَاتَّبَعْنَاهُمْ بِبَيِّنٰتٍ مِّنَ الْاَمْرِ ۚ فَمَا اخْتَلَفُوْا اِلَّا مِنْۢ بَعْدِ مَا جَآءَتْهُمْ الْعِلْمُ بَعِيْنًاۤ اَبْنَاهُمْ ۚ اِنَّ رَبَّكَ يَفْضِلُۤ اَبْنَهُمْ يَوْمَ الْقِيَمَةِ فِیْمَا كَانُوْا فِیْهِ يَخْتَلِفُوْنَ ۝

(الجمانیہ: ۱۷)

فائدہ: ان آیات میں ”یختلفون“ کا دس بار ذکر ہے۔

۳۔ ”کتاب وحکمت“ کا دس بار ذکر

اے ہمارے رب! ان میں انہیں میں سے رسول بھیج جو ان کے پاس تیری آیتیں پڑھے انہیں کتاب وحکمت سکھائے اور انہیں پاک کرے، یقیناً تو غلبہ والا اور حکمت والا ہے۔

رَبَّنَا وَاَبْعَثْ فِیْهِمْ رَسُوْلًا مِّنْهُمْ یَتْلُوْا عَلَیْهِمْ اٰیٰتِکَ وَیُعَلِّمُهُمُ الْکِتٰبَ وَالْحِکْمَةَ وَیُزَکِّیْهِمْ ۚ اِنَّکَ اَنْتَ الْعَزِیْزُ الْحَکِیْمُ ۝

(البقرہ: ۱۲۹)

جس طرح ہم نے تم میں سے رسول بھیجا جو ہماری آیتیں تمہارے سامنے تلاوت کرتا ہے اور تمہیں پاک کرتا ہے اور تمہیں کتاب و حکمت اور وہ چیزیں سکھاتا ہے جن سے تم بے علم تھے۔

كَمَا أَرْسَلْنَا فِيكُمْ رَسُولًا مِّنْكُمْ يَتْلُوا عَلَيْكُمْ آيَاتِنَا وَيُزَكِّيْكُمْ وَيُعَلِّمُكُمُ الْكِتَابَ وَالْحِكْمَةَ وَيُعَلِّمُكُم مَّا لَمْ تَكُونُوا تَعْلَمُونَ ۝

(البقرة: ۱۵۱)

وَإِذَا طَلَقْتُمُ النِّسَاءَ فَلَهُنَّ أَجَلُهُنَّ فَامْسِكُوهُنَّ بِمَعْرُوفٍ أَوْ سَرِّحُوهُنَّ بِمَعْرُوفٍ ۚ وَلَا تُمْسِكُوهُنَّ ضِرَارًا لِّتَعْتَدُوا ۚ وَمَنْ يَفْعَلْ ذَلِكَ فَقَدْ ظَلَمَ نَفْسَهُ ۚ وَلَا تَتَّخِذُوا آيَاتِ اللَّهِ هُزُوًا ۚ وَإِذْ كُرُوا نِعْمَتَ اللَّهِ عَلَيْكُمْ وَمَا أَنْزَلَ عَلَيْكُمْ مِنَ الْكِتَابِ وَالْحِكْمَةِ يَعِظُكُمْ بِهِ ۚ وَاتَّقُوا اللَّهَ وَاعْلَمُوا أَنَّ اللَّهَ بِكُلِّ شَيْءٍ عَلِيمٌ ۝

(البقرة: ۲۳۱)

وَيُعَلِّمُهُ الْكِتَابَ وَالْحِكْمَةَ وَالتَّوْرَةَ وَالْإِنْجِيلَ ۝

(آل عمران: ۴۸)

وَإِذْ أَخَذَ اللَّهُ مِيثَاقَ النَّبِيِّنَ لَمَا آتَيْتُكُمْ مِّنْ كِتَابٍ وَحِكْمَةٍ ثُمَّ جَاءَكُمْ رَسُولٌ مُّصَدِّقٌ لِّمَا مَعَكُمْ لَتُؤْمِنُنَّ بِهِ وَلَتَنْصُرُنَّهُ ۚ قَالَ أَأَقْرَرْتُمْ وَأَخَذْتُمْ عَلَىٰ ذَٰلِكُمْ إِصْرِي ۚ قَالُوا أَقْرَرْنَا ۚ قَالَ فَاشْهَدُوا ۚ وَأَنَا مَعَكُمْ مِنَ الشَّاهِدِينَ ۝

(آل عمران: ۸۱)

جب اللہ نے نبیوں سے عہد لیا کہ جو کچھ میں تمہیں کتاب و حکمت دوں پھر تمہارے پاس وہ رسول آئے جو تمہارے پاس کی چیز کو بچ بتائے تو تمہارے لیے اس پر ایمان لانا اور اُس کی مدد کرنا ضروری ہے، فرمایا کہ تم اس کے اقراری ہو اور اس پر میرا ذمہ لے رہے ہو؟ سب نے کہا کہ ہمیں اقرار ہے، فرمایا تو اب گواہ رہو اور خود میں بھی تمہارے ساتھ گواہوں میں ہوں۔

بے شک مسلمانوں پر اللہ تعالیٰ کا بڑا احسان ہے کہ ان ہی میں سے ایک رسول ان میں بھیجا جو انہیں اس کی آیتیں پڑھ کر سنانا ہے اور انہیں پاک کرتا ہے اور انہیں کتاب اور حکمت سکھاتا ہے، یقیناً یہ سب اس سے پہلے کھلی گمراہی میں تھے۔

یہ لوگوں سے حسد کرتے ہیں اس پر جو اللہ تعالیٰ نے اپنے فضل سے انہیں دیا ہے، پس ہم نے تو آل ابراہیم کو کتاب اور حکمت بھی دی ہے اور بڑی سلطنت بھی عطا فرمائی ہے۔

اگر اللہ تعالیٰ کا فضل و رحم تجھ پر نہ ہوتا تو ان کی ایک جماعت نے تو تجھے بہکانے کا قصد کر ہی لیا تھا مگر دراصل یہ اپنے آپ کو ہی گمراہ کرتے ہیں، یہ حیرا کچھ نہیں بگاڑ سکتے، اللہ تعالیٰ نے تجھ پر کتاب و حکمت اتاری ہے اور تجھے وہ سکھایا ہے جسے تو نہیں جانتا تھا اور اللہ تعالیٰ کا تجھ پر بڑا بھاری فضل ہے۔

جب کہ اللہ تعالیٰ ارشاد فرمائے گا کہ اے عیسیٰ بن مریم میرا انعام یاد کرو جو تم پر اور تمہاری والدہ پر ہوا ہے، جب میں نے تم کو روح القدس سے نازل کیا اور تم لوگوں سے کلام کرتے تھے گو وہ میں بھی اور بڑی عمر میں بھی اور جب کہ میں نے تم کو کتاب اور حکمت کی باتیں اور توریت اور انجیل کی تعلیم دی اور جب کہ تم میرے حکم سے گارے سے ایک شکل

لَقَدْ مَنَّ اللَّهُ عَلَى الْمُؤْمِنِينَ إِذْ بَعَثَ فِيهِمْ رَسُولًا مِّنْ أَنفُسِهِمْ يَتْلُوا عَلَيْهِمْ آيَاتِهِ وَيُزَكِّيهِمْ وَيُعَلِّمُهُمُ الْكِتَابَ وَالْحِكْمَةَ ۚ وَإِنْ كَانُوا مِن قَبْلُ لَفِي ضَلَالٍ مُّبِينٍ ۝

(آل عمران: ۱۶۳)

أَمْ يَحْسُدُونَ النَّاسَ عَلَى مَا آتَاهُمُ اللَّهُ مِنْ فَضْلِهِ ۚ فَقَدْ آتَيْنَا آلَ إِبْرَاهِيمَ الْكِتَابَ وَالْحِكْمَةَ وَآتَيْنَاهُمْ مُلْكًا عَظِيمًا ۝

(النساء: ۵۴)

وَلَوْلَا فَضْلُ اللَّهِ عَلَيْكَ وَرَحْمَتُهُ لَهَمَّتْ طَائِفَةٌ مِّنْهُمْ أَنْ يُضِلُّوكَ ۚ وَمَا يُضِلُّونَ إِلَّا أَنفُسَهُمْ وَمَا يَضُرُّونَكَ مِنْ شَيْءٍ ۚ وَأَنزَلَ اللَّهُ عَلَيْكَ الْكِتَابَ وَالْحِكْمَةَ وَعَلَّمَكَ مَا لَمْ تَكُن تَعْلَمُ ۚ وَكَانَ فَضْلُ اللَّهِ عَلَيْكَ عَظِيمًا ۝

(النساء: ۱۱۳)

إِذْ قَالَ اللَّهُ يٰعِيسَى ابْنَ مَرْيَمَ اذْكُرْ نِعْمَتِي عَلَيْكَ وَعَلَىٰ وَالِدَتِكَ ۖ إِذْ أُتِيتُكَ بِرُوحِ الْقُدُسِ مِنِّي مَكِّمُكَ إِلَى النَّاسِ فَمِنَ الْمَهْدِ وَكَهْلًا ۖ وَإِذْ عَلَّمْتُكَ الْكِتَابَ وَالْحِكْمَةَ وَالتَّوْرَةَ وَالْإِنْجِيلَ ۖ وَإِذْ تَخْلُقُ مِنَ الطِّينِ كَهَيْئَةِ الطَّيْرِ بِإِذْنِي فَتَنفُخُ فِيهَا فَتَكُونُ طَيْرًا بِإِذْنِي

بناتے تھے جیسے پرندہ کی شکل ہوتی ہے پھر تم اس کے اندر پھونک مار دیتے تھے جس سے وہ پرندہ بن جاتا تھا میرے حکم سے اور تم اچھا کر دیتے تھے مادر زاد اندھے کو اور برص کے بیمار کو میرے حکم سے اور جب کہ تم مردوں کو نکال کر کھڑا کر لیتے تھے میرے حکم سے اور جب کہ میں نے بنی اسرائیل کو تم سے باز رکھا جب تم ان کے پاس دلیلیں لے کر آئے تھے پھر ان میں جو کافر تھے انہوں نے کہا تھا کہ بجز کھلے جادو کے یہ اور کچھ بھی نہیں۔

وَتُبْرِئِ الْأَكْمَةَ وَالْأَبْرَصَ بِأَذْنِي ۚ وَإِذْ تُخْرِجُ الْمَوْتَىٰ بِأَذْنِي ۚ وَإِذْ كَفَفْتُ بَنِي إِسْرَءِيلَ يَلَّ عُنْكَ إِذْ جِئْتَهُمْ بِالْبَيِّنَاتِ فَقَالَ الَّذِينَ كَفَرُوا مِنْهُمْ إِنْ هَذَا إِلَّا سِحْرٌ مُّبِينٌ ۝

(المائدہ: ۱۱۰)

وہی ہے جس نے ناخواندہ لوگوں میں ان ہی میں سے ایک رسول بھیجا جو انہیں اس کی آیتیں پڑھ کر سنانا ہے اور ان کو پاک کرتا ہے اور انہیں کتاب و حکمت سکھاتا ہے۔ یقیناً یہ اس سے پہلے کھلی گمراہی میں تھے۔

هُوَ الَّذِي بَعَثَ فِي الْأُمَمِينَ رَسُولًا مِنْهُمْ يُتْلُوا عَلَيْهِمْ آيَاتِهِ وَيُزَكِّيهِمْ وَيُعَلِّمُهُمُ الْكِتَابَ وَالْحِكْمَةَ وَإِنْ كَانُوا مِنْ قَبْلُ لَفِي ضَلَالٍ مُّبِينٍ ۝

(الجمہ: ۲)

فائدہ: ان آیات میں ”کتاب و حکمت“ کا دس بار ذکر ہے۔

### ۳۱۔ ”ملت“ کا دس بار ذکر

دین ابراہیمی سے وہی بے رغبتی کرے گا جو محض بے وقوف ہو، ہم نے تو اسے دنیا میں بھی برگزیدہ کیا تھا اور آخرت میں بھی وہ نیکوکاروں میں سے ہیں۔

وَمَنْ يَرْغَبْ عَنْ مِلَّةِ إِبْرَاهِيمَ إِلَّا مَن سَفِهَ نَفْسَهُ ۚ وَلَقَدِ ابْطَغَيْنَاهُ فِي الدُّنْيَا ۚ وَإِنَّهُ فِي الْآخِرَةِ لَمِنَ الصَّالِحِينَ ۝

(البقرہ: ۱۳۰)

ان کے اعمال کے بارے میں تم نہیں پوچھتے جادو گے۔ یہ کہتے ہیں کہ یہود و نصاریٰ بن جاؤ تو

وَقَالُوا كُونُوا هُودًا أَوْ نَصَارَىٰ تَهْتَدُوا ۚ قُلْ بَلْ مِلَّةَ إِبْرَاهِيمَ حَنِيفًا ۚ وَمَا كَانَ مِنْ

المُشْرِكِينَ ۝

ہدایت پاؤں کے تم کہو بلکہ صحیح راہ پر ملت ابراہیمی  
والے ہیں اور ابراہیم خالص اللہ کے پرستار تھے  
اور مشرک نہ تھے۔

(البقرہ: ۱۲۵)

کہہ دیجیے کہ اللہ تعالیٰ سچا ہے تم سب ابراہیم  
حنیف کے ملت کی پیروی کرو، جو مشرک نہ  
تھے۔

قُلْ صَدَقَ اللَّهُ ۖ فَاتَّبِعُوا مِلَّةَ إِبْرَاهِيمَ  
حَنِيفًا ۖ وَمَا كَانَ مِنَ الْمُشْرِكِينَ ۝

(آل عمران: ۹۵)

باعتبار دین کے اس سے اچھا کون ہے جو اپنا منہ  
اللہ کے احکام پر دھردے اور ہو بھی نیک کار،  
ساتھ ہی یکسوئی والے ابراہیم کے دین کی  
پیروی کر رہا ہو، اور ابراہیم (علیہ السلام) کو اللہ تعالیٰ  
نے اپنا دوست بنالیا ہے۔

وَمَنْ أَحْسَنُ دِينًا مِمَّنْ أَسْلَمَ وَجْهَهُ لِلَّهِ  
وَهُوَ مُحْسِنٌ وَاتَّبَعَ مِلَّةَ إِبْرَاهِيمَ حَنِيفًا ۖ  
وَاتَّخَذَ اللَّهُ إِبْرَاهِيمَ خَلِيلًا ۝

(النساء: ۱۲۵)

آپ کہہ دیجیے کہ مجھ کو میرے رب نے ایک  
سیدھا راستہ بتا دیا ہے کہ وہ ایک دین مستحکم دین  
ہے جو طریقہ ہے ابراہیم کا جس میں ذرا کجی نہیں  
اور وہ مشرک کرنے والوں میں سے نہ تھے۔

قُلْ إِنِّي هَدَانِي رَبِّيَ إِلَى صِرَاطٍ مُسْتَقِيمٍ ۖ  
دِينًا قَبِيمًا مِلَّةَ إِبْرَاهِيمَ حَنِيفًا ۖ وَمَا كَانَ  
مِنَ الْمُشْرِكِينَ ۝

(الانعام: ۱۶۱)

یوسف نے کہا تمہیں جو کھانا دیا جاتا ہے اس کے  
تمہارے پاس پہنچنے سے پہلے ہی میں تمہیں اس  
کی تعبیر بتا دوں گا۔ یہ سب اس علم کی بدولت  
ہے جو مجھے میرے رب نے سکھایا ہے، میں نے  
ان لوگوں کا مذہب چھوڑ دیا ہے جو اللہ پر ایمان  
نہیں رکھتے اور آخرت کے بھی منکر ہیں۔

قَالَ لَا يَأْتِيَكُمَا طَعَامٌ تُرْزَقَانِ إِلَّا بَنَّا تُحْكُمَا  
بِنَاوِيلِهِ قَبْلَ أَنْ يَأْتِيَكُمَا ۖ ذَلِكُمَا مِمَّا  
عَلَّمَنِي رَبِّي ۖ إِنِّي تَرَكْتُ مِلَّةَ قَوْمٍ لَا  
يُؤْمِنُونَ بِاللَّهِ وَهُمْ بِالْآخِرَةِ هُمْ كَافِرُونَ ۝

میں اپنے باپ دادوں کے دین کا پابند ہوں یعنی  
ابراہیم واسحاق اور یعقوب کے دین کا، ہمیں  
ہرگز یہ سزاوار نہیں کہ ہم اللہ تعالیٰ کے ساتھ کسی کو  
بھی شریک کریں۔ ہم پر اور تمام اور لوگوں پر

وَاتَّبَعْتُ مِلَّةَ آبَائِي ۖ إِبْرَاهِيمَ وَإِسْحَاقَ  
وَيَعْقُوبَ ۖ مَا كَانَ لَنَا أَنْ نُشْرِكَ بِاللَّهِ  
مِنْ شَيْءٍ ۖ ذَلِكُمْ مِنْ فَضْلِ اللَّهِ عَلَيْنَا  
وَعَلَى النَّاسِ وَلَكِنَّ أَكْثَرَ النَّاسِ لَا

اللہ تعالیٰ کا یہ خاص فضل ہے لیکن اکثر لوگ ناشکری کرتے ہیں۔

پھر ہم نے آپ کی جانب وحی بھیجی کہ آپ ملتِ ابراہیمی حنیف کی پیروی کریں جو مشرکوں میں سے نہ تھے۔

اور اللہ کی راہ میں ویسا ہی جہاد کرو جیسے جہادِ حق ہے۔ اسی نے تمہیں برگزیدہ بنایا ہے اور تم پر دین کے بارے میں کوئی تنگی نہیں ڈالی، دین تمہارے باپ ابراہیم کا۔ اسی اللہ نے تمہارا نام مسلمان رکھا ہے۔ اس قرآن سے پہلے اور اس میں بھی تاکہ پیغمبر تم پر گواہ ہو جائے اور تم تمام لوگوں کے گواہ بن جاؤ پس تمہیں چاہیے کہ نمازیں قائم رکھو اور زکوٰۃ ادا کرتے رہو اور اللہ کو مضبوط تھام لو، وہی تمہارا ولی اور مالک ہے۔ پس کیا ہی اچھا مالک ہے اور کتنا ہی بہتر مددگار ہے۔

ہم نے تو یہ بات پچھلے دین میں بھی نہیں سنی کچھ نہیں یہ تو صرف گھڑنت ہے۔

(یوسف: ۳۷-۳۸)

ثُمَّ أَوْحَيْنَا إِلَيْكَ أَنْ اتَّبِعْ مِلَّةَ إِبْرَاهِيمَ حَنِيفًا ۖ وَمَا كَانَ مِنَ الْمُشْرِكِينَ ۝

(النحل: ۱۲۳)

وَجَاهِدُوا فِي اللَّهِ حَقَّ جِهَادِهِ ۚ هُوَ اجْتَبَاكُمْ وَمَا جَعَلَ عَلَيْكُمْ فِي الدِّينِ مِنْ حَرَجٍ ۚ مِلَّةَ أَبِيكُمْ إِبْرَاهِيمَ ۚ هُوَ سَمَّاكُمُ الْمُسْلِمِينَ مِنْ قَبْلِ وَفَىٰ هَذَا لِيَكُونَ الرَّسُولُ شَهِيدًا عَلَيْكُمْ وَتَكُونُوا شُهَدَاءَ عَلَى النَّاسِ ۚ فَأَقِيمُوا الصَّلَاةَ وَآتُوا الزَّكَاةَ وَاعْتَصِمُوا بِاللَّهِ هُوَ مَوْلَاكُمْ ۚ فَنِعْمَ الْمَوْلَىٰ وَنِعْمَ النَّصِيرُ ۝

(الحج: ۷۸)

مَا سَمِعْنَا بِهَذَا فِي الْمِلَّةِ الْأَخْرَىٰ ۚ هَٰذَا إِلَّا اخْتِلَافٌ ۚ

(ص: ۷)

فائدہ: ان آیات میں ”ملت“ کا اس بار ذکر ہے۔

۳۳۔ ”حنیفاً“ کا دس بار ذکر

ان کے اعمال کے بارے میں تم نہیں پوچھے جاؤ گے۔ یہ کہتے ہیں کہ یہود و نصاریٰ بن جاؤ تو

وَقَالُوا كُونُوا هُودًا أَوْ نَصَارَىٰ تَهْتَدُوا ۚ قُلْ بَلْ مِلَّةَ إِبْرَاهِيمَ حَنِيفًا ۚ وَمَا كَانَ مِنَ



الْمُشْرِكِينَ ۝

ہدایت پاؤ گے تم کہو بلکہ صحیح راہ پر ملت ابراہیمی  
والے ہیں اور ابراہیم خالص اللہ کے پرستار تھے  
اور مشرک نہ تھے۔

(البقرہ: ۱۳۵)

ابراہیم تو نہ یہودی تھے نہ نصرانی تھے بلکہ وہ تو  
یک طرفہ خالص مسلمان تھے، وہ مشرک بھی نہ  
تھے۔

مَا كَانَ إِبْرَاهِيمُ يَهُودِيًّا وَلَا نَصْرَانِيًّا  
وَلَكِنْ كَانَ حَنِيفًا مُّسْلِمًا ۖ وَمَا كَانَ مِنَ  
الْمُشْرِكِينَ ۝

(آل عمران: ۶۷)

کہہ دیجیے کہ اللہ تعالیٰ سچا ہے تم سب ابراہیم  
حنیف کے ملت کی پیروی کرو، جو مشرک نہ تھے۔

قُلْ صَدَقَ اللَّهُ ۚ فَاتَّبِعُوا مِلَّةَ إِبْرَاهِيمَ  
حَنِيفًا ۖ وَمَا كَانَ مِنَ الْمُشْرِكِينَ ۝

(آل عمران: ۹۵)

باعتبار دین کے اس سے اچھا کون ہے جو اپنا منہ  
اللہ کے احکام پر دھردے اور ہو بھی نیک کار،  
ساتھ ہی یکسوئی والے ابراہیم کے دین کی  
پیروی کر رہا ہو، اور ابراہیم (علیہ السلام) کو اللہ تعالیٰ  
نے اپنا دوست بنالیا ہے۔

وَمَنْ أَحْسَنُ دِينًا مِّمَّنْ أَسْلَمَ وَجْهَهُ لِلَّهِ  
وَهُوَ مُحْسِنٌ وَاتَّبَعَ مِلَّةَ إِبْرَاهِيمَ حَنِيفًا ۖ  
وَاتَّخَذَ اللَّهُ إِبْرَاهِيمَ خَلِيلًا ۝

(النساء: ۱۲۵)

میں اپنا رخ اس کی طرف کرتا ہوں جس نے  
آسمانوں اور زمین کو پیدا کیا یکسو ہو کر، اور میں  
شرک کرنے والوں میں سے نہیں ہوں۔

إِنِّي وَجَّهْتُ وَجْهِيَ لِلدِّينِ فَطَرَ السَّمَوَاتِ  
وَالْأَرْضِ حَنِيفًا وَمَا أَنَا مِنَ الْمُشْرِكِينَ ۝

(الانعام: ۷۹)

آپ کہہ دیجیے کہ مجھ کو میرے رب نے ایک  
سیدھا راستہ بتلا دیا ہے کہ وہ ایک دین مستحکم دین  
ہے جو طریقہ ہے ابراہیم کا جس میں ذرا کجی نہیں  
اور وہ شرک کرنے والوں میں سے نہ تھے۔

قُلْ إِنَّمَا هَدَانِي رَبِّي إِلَى صِرَاطٍ مُّسْتَقِيمٍ ۝  
دِينًا قِيمًا مِّلَّةَ إِبْرَاهِيمَ حَنِيفًا ۖ وَمَا كَانَ  
مِنَ الْمُشْرِكِينَ ۝

(الانعام: ۱۶۱)

اور یہ کہ اپنے آپ کو اس دین کی طرف اس  
طرح متوجہ رکھنا کہ اور سب طریقوں سے علیحدہ  
ہو جائے اور کبھی مشرک مت بننا۔

وَأَنْ أَقِمَّ وَجْهَكَ لِلدِّينِ حَنِيفًا ۖ وَلَا  
تَكُونَنَّ مِنَ الْمُشْرِكِينَ ۝

(یونس: ۱۰۵)

بے شک ابراہیم پیشوا اور اللہ تعالیٰ کے فرمانبردار اور ایک طرفہ مخلص تھے۔ وہ مشرکوں میں سے نہ تھے۔

پھر ہم نے آپ کی جانب وحی بھیجی کہ آپ ملتِ ابراہیمی حنیف کی پیروی کریں جو مشرکوں میں سے نہ تھے۔

پس آپ ایک سوہو کراپنا مذہب دین کی طرف متوجہ کرویں، اللہ تعالیٰ کی وہ فطرت جس پر اس نے لوگوں کو پیدا کیا ہے اللہ تعالیٰ کے بنائے کو بدنام نہیں، یہی راست دین ہے لیکن اکثر لوگ نہیں سمجھتے۔

إِنَّ إِبْرَاهِيمَ كَانَ أُمَّةً قَانِتًا لِلَّهِ حَنِيفًا ۖ وَلَمْ يَكُ مِنَ الْمُشْرِكِينَ ۝

(النحل: ۱۲۰)

ثُمَّ أَوْحَيْنَا إِلَيْكَ أَنْ اتَّبِعْ مِلَّةَ إِبْرَاهِيمَ حَنِيفًا ۖ وَمَا كَانَ مِنَ الْمُشْرِكِينَ ۝

(النحل: ۱۲۳)

فَاقِمْ وَجْهَكَ لِلدِّينِ حَنِيفًا ۖ فِطْرَتَ اللَّهِ الَّتِي فَطَرَ النَّاسَ عَلَيْهَا ۖ لَا تَبْدِيلَ لِخَلْقِ اللَّهِ ۚ ذَلِكَ الدِّينُ الْقَيِّمُ ۚ وَلَكِنَّ أَكْثَرَ النَّاسِ لَا يَعْلَمُونَ ۝

(الروم: ۳۰)

فائدہ: ان آیات میں ”حنیفاً“ کا دس بار ذکر ہے۔

### ۳۳۔ ”أَمَنْتُمْ“ کا دس بار ذکر

اگر وہ تم جیسا ایمان لائیں تو ہدایت پائیں، اور اگر منہ موڑیں تو اختلاف میں ہیں، اللہ تعالیٰ ان سے عنقریب آپ کی کفایت کرنے کا اور وہ خوب سننے اور جاننے والا ہے۔

فَإِنْ آمَنُوا بِمِثْلِ مَا آمَنْتُمْ بِهِ فَقَدْ اهْتَدَوْا ۚ وَإِنْ تَوَلَّوْا فَإِنَّمَا هُمْ فِي شِقَاقٍ ۚ فَسَيَكْفِيكَهُمُ اللَّهُ ۚ وَهُوَ السَّمِيعُ الْعَلِيمُ ۝

(البقرة: ۱۳۷)

اللہ تعالیٰ تمہیں سزا دے کر کیا کرے گا۔ اگر تم شکر گزاری کرتے رہو اور با ایمان رہو، اللہ تعالیٰ بہت قدر کرنے والا اور پورا علم رکھنے والا ہے۔

مَا يَفْعَلُ اللَّهُ بِعَذَابِكُمْ إِنْ شَكَرْتُمْ وَآمَنْتُمْ ۖ وَكَانَ اللَّهُ شَاكِرًا عَلِيمًا ۝

(النساء: ۱۳۷)

اور اللہ تعالیٰ نے بنی اسرائیل سے عہد و پیمان لیا اور انہیں میں سے بارہ سردار ہم نے مقرر فرمائے

وَلَقَدْ أَخَذَ اللَّهُ مِيثَاقَ بَنِي إِسْرَءِيلَ ۚ وَبَعَثْنَا مِنْهُمُ اثْنَيْ عَشَرَ نَقِيبًا ۖ وَقَالَ اللَّهُ

اور اللہ تعالیٰ نے فرما دیا کہ یقیناً میں تمہارے ساتھ ہوں، اگر تم نماز قائم رکھو گے اور زکوٰۃ دیتے رہو گے اور میرے رسولوں کو مانتے رہو گے اور ان کی مدد کرتے رہو گے اور اللہ تعالیٰ کو بہتر قرض دیتے رہو گے تو یقیناً میں تمہاری برائیاں تم سے دور رکھوں گا اور تمہیں ان جنتوں میں لے جاؤں گا جن کے نیچے چشمے بہہ رہے ہیں، اب اس عہد و پیمان کے بعد بھی تم میں سے جو انکاری ہو جائے وہ یقیناً راہ راست سے بھٹک گیا۔

وہ متکبر لوگ کہنے لگے کہ تم جس بات پر یقین لائے ہوئے ہو، ہم تو اُس کے منکر ہیں۔

فرعون کہنے لگا کہ تم موسیٰ پر ایمان لائے ہو بغیر اس کے کہ میں تم کو اجازت دوں، بے شک یہ سازش تھی جس پر تمہارا عمل درآمد ہوا ہے اس شہر میں تاکہ تم سب اس شہر سے یہاں کے رہنے والوں کو باہر نکال دو۔ سواب تم کو حقیقت معلوم ہوئی جاتی ہے۔

جان لو کہ تم جس قسم کی جو کچھ غنیمت حاصل کرو اس میں سے پانچواں حصہ تو اللہ کا ہے اور رسول کا اور قربت داروں کا اور یتیموں اور مسکینوں کا اور راہ چلتے مسافروں کا، اگر تم اللہ پر ایمان لائے ہو اور اس چیز پر جو ہم نے اپنے بندے پر اس دن اتارا ہے جو دن حق و باطل کی جدائی کا تھا جس دن دُف و فوجیں بھڑکئی تھیں، اللہ ہر چیز پر قادر ہے۔

إِنِّي مَعَكُمْ ۖ لَئِنْ أَقَمْتُمُ الصَّلَاةَ وَآتَيْتُمُ الزَّكَاةَ وَآمَنْتُمْ بِرُسُلِي وَعَزَّرْتُمُوهُمْ وَأَقْرَضْتُمُ اللَّهَ قَرْضًا حَسَنًا لَّأُكَفِّرَنَّ عَنْكُمْ سَيِّئَاتِكُمْ وَلَأُدْخِلَنَّكُمْ جَنَّاتٍ تَجْرِي مِنْ تَحْتِهَا الْأَنْهَارُ ۚ فَمَنْ كَفَرَ بَعْدَ ذَلِكَ مِنْكُمْ فَقَدْ ضَلَّ سَوَاءَ السَّبِيلِ ۝

(المائدہ: ۱۲)

قَالَ الَّذِينَ اسْتَكْبَرُوا إِنَّا بِالَّذِي آمَنْتُمْ بِهِ كَافِرُونَ ۝

(الاعراف: ۷۶)

قَالَ فِرْعَوْنُ آمَنْتُمْ بِهِ قَبْلَ أَنْ آذَنَ لَكُمْ ۚ إِنَّ هَذَا لَمَكْرٌ مَكْرُومٌ ۚ فِی الْمَدِينَةِ لَخُورُجُوا مِنْهَا أَهْلُهَا ۚ فَسَوْفَ تَعْلَمُونَ ۝

(الاعراف: ۱۲۳)

وَاعْلَمُوا أَنَّمَا غَنِمْتُمْ مِنْ شَيْءٍ فَإِنَّ لِلَّهِ خُمُسَهُ وَلِلرَّسُولِ وَلِلَّذِي الْقُرْبَىٰ وَالْيَتَامَىٰ وَالْمَسْكِينِ وَإِنَّ السَّبِيلِ ۚ إِنَّ كُنْتُمْ آمَنْتُمْ بِاللَّهِ وَمَا أُنْزِلْنَا عَلَىٰ عَبْدِنَا يَوْمَ الْفُرْقَانِ يَوْمَ التَّفْصِيلِ ۚ وَاللَّهُ عَلَىٰ كُلِّ شَيْءٍ قَدِيرٌ ۝

(الانفال: ۴۱)

کیا پھر جب وہ آپ ہی پڑے گا اس کی تصدیق کرو گے۔ ہاں اب مانا! حالانکہ تم اس کی جلدی چایا کرتے تھے۔

اور موسیٰ نے فرمایا کہ اے میری قوم اگر تم اللہ پر ایمان رکھتے ہو تو اسی پر توکل کرو اگر تم اطاعت کرنے والے ہو۔

فرعون کہنے لگا کہ کیا میری اجازت سے پہلے ہی تم اس پر ایمان لے آئے؟ یقیناً یہی تمہارا وہ بڑا بزرگ ہے جس نے تم سب کو جادو سکھایا ہے، سن لو میں تمہارے ہاتھ پاؤں اُلٹے سیدھے کٹوا کر تم سب کو کھجور کے تنوں میں سولی پر لٹکوا دوں گا اور تمہیں پوری طرح معلوم ہو جائے گا کہ ہم میں سے کس کی مار زیادہ سخت اور دیر پا ہے۔

فرعون نے کہا کہ میری اجازت سے پہلے تم اس پر ایمان لے آئے؟ یقیناً یہی تمہارا وہ بڑا سردار ہے جس نے تم سب کو جادو سکھایا ہے، سو تمہیں ابھی ابھی معلوم ہو جائے گا، قسم ہے میں ابھی تمہارے ہاتھ پاؤں اُلٹے طور پر کاٹ دوں گا اور تم سب کو سولی پر لٹکا دوں گا۔

اَنْتُمْ اِذَا مَا وُقِعَ اَمْنُكُمْ بِهِ ط اَلْتَنَ وَقَدْ كُنْتُمْ بِهِ تَسْتَعْجِلُوْنَ ۝

(یونس: ۵۱)

وَقَالَ مُوسٰى يٰقَوْمِ اِنْ كُنْتُمْ اٰمَنْتُمْ بِاللّٰهِ فَعَلَيْهِ تَوَكَّلُوْا اِنْ كُنْتُمْ مُّسْلِمِيْنَ ۝

(یونس: ۸۴)

قَالَ اَمَنْتُمْ لَهٗ قَبْلَ اَنْ اٰذَنَ لَكُمْ ط اِنَّهٗ لَكَبِيْرُكُمْ الَّذِى عَلَّمَكُمُ السِّحْرَ ؕ فَلَا قِطْعَنَ اَيْدِيْكُمْ وَاَرْجُلُكُمْ مِّنْ خِلَافٍ وَّلَا وَصَلْبَ لَكُمْ فِىْ جُدُوْعِ النَّخْلِ ؕ وَلَتَعْلَمُنَّ اِيْنَا اَشَدُّ عَذَابًا وَّاَبْقٰى ۝

(طہ: ۷۱)

قَالَ اَمَنْتُمْ لَهٗ قَبْلَ اَنْ اٰذَنَ لَكُمْ ؕ اِنَّهٗ لَكَبِيْرُكُمْ الَّذِى عَلَّمَكُمُ السِّحْرَ ؕ فَلَسَوْفَ تَعْلَمُوْنَ ؕ لَا قِطْعَنَ اَيْدِيْكُمْ وَاَرْجُلُكُمْ مِّنْ خِلَافٍ وَّلَا وَصَلْبَ لَكُمْ اَجْمَعِيْنَ ۝

(الشعراء: ۴۹)

فائدہ: ان آیات میں ”اَمَنْتُمْ“ کا دس بار ذکر ہے۔

۳۴۔ ”الخیرات“ کا دس بار ذکر

ہر شخص ایک نہ ایک طرف متوجہ ہو رہا ہے تم نیکیوں کی طرف دوڑو۔ جہاں کہیں بھی تم ہو

وَلِكُلِّیْ وَجْهَةٌ هُوَ مُوَلِّیْهَا فَاَسْتَبِقُوا الْخَيْرَاتِ ط اَيْنَ مَا تَكُوْنُوا يٰۤاَيُّهَا اللّٰهُ

گے، اللہ تمہیں لے آئے گا۔ اللہ تعالیٰ ہر چیز پر قادر ہے۔

اللہ تعالیٰ پر اور قیامت کے دن پر ایمان بھی رکھتے ہیں، بھلائیوں کا حکم کرتے ہیں اور برائیوں سے روکتے ہیں اور بھلائی کے کاموں میں جلدی کرتے ہیں۔ یہ نیک بخت لوگ ہیں۔

اور ہم نے آپ کی طرف حق کے ساتھ یہ کتاب نازل فرمائی ہے جو اپنے سے اگلی کتابوں کی تصدیق کرنے والی ہے اور ان کی محافظ ہے۔ اس لیے آپ ان کے آپس کے معاملات میں اسی اللہ کی اتاری ہوئی کتاب کے ساتھ حکم کیجیے اس حق سے ہٹ کر ان کی خواہشوں کے پیچھے نہ جائیے، تم میں سے ہر ایک کے لیے ہم نے ایک دستور اور راہ مقرر کر دی ہے، اگر منظور مولیٰ ہوتا تو تم سب کو ایک ہی امت بنا دیتا لیکن اس کی چاہت ہے کہ جو تمہیں دیا ہے اس میں تمہیں آزمائے، تم نیکیوں کی طرف جلدی کرو، تم سب کا رجوع اللہ ہی کی طرف ہے پھر وہ تمہیں ہر وہ چیز بتا دے گا جس میں تم اختلاف کرتے رہتے ہو۔

لیکن خود رسول اور اس کے ساتھ کے ایمان والے اپنے مالوں اور جانوں سے جہاد کرتے ہیں، یہی لوگ بھلائیوں والے ہیں اور یہی لوگ کامیابی حاصل کرنے والے ہیں۔

جَمِيعًا ۞ اِنَّ اللّٰهَ عَلٰی كُلِّ شَيْءٍ قَدِيْرٌ ۝  
(البقرة: ۱۳۸)

يَوْمُنُورٍ بِاَللّٰهِ وَالْيَوْمِ الْاٰخِرِ وَيَأْمُرُوْنَ  
بِاَلْمَعْرُوفِ وَيَنْهَوْنَ عَنِ الْمُنْكَرِ  
وَيُسَارِعُوْنَ فِي الْخَيْرَاتِ ۝ وَاُولٰٓئِكَ  
مِنَ الصّٰلِحِيْنَ ۝

(آل عمران: ۱۱۳)

وَاَنْزَلْنَا اِلَيْكَ الْكِتٰبَ بِالْحَقِّ مُصَدِّقًا  
لِّمَا بَيْنَ يَدَيْهِ مِنَ الْكِتٰبِ وَمُهَيِّمًا  
عَلَيْهِ فَاَحْكُم بَيْنَهُم بِمَا اَنْزَلَ اللّٰهُ وَلَا  
تَتَّبِعْ اَهْوَاۡ اَنۡهَمۡ عَمَّا جَاءَكَ مِنَ الْحَقِّ ۝  
لِكُلِّ جَعَلْنَا مِنْكُمْ شِرْعَةً وَمِنْهَاجًا ۝  
وَلَوْ شَاءَ اللّٰهُ لَجَعَلَكُمْ اُمَّةً وَّاحِدَةً وَلٰكِنۡ  
لِّيَلۡبِطُوْكُمْ فِيۡ مَا اٰتٰكُمۡ فَاَسْتَفِیۡقُوا الْخَبِرَاتِ ۝  
اِلَی اللّٰهِ مَرۡجِعُكُمْ جَمِیۡعًا فَيُنۡبِئُكُمْ بِمَا  
كُنْتُمْ فِیۡهِ تَخْتَلِفُوْنَ ۝

(المائدة: ۴۸)

لٰكِنَ الرُّسُوْلُ وَالَّذِيْنَ اٰمَنُوْا مَعَهُ جَهَدُوْا  
بِاَمۡرِ اللّٰهِمۡ وَاَنْفُسِهِمۡ ۝ وَاُولٰٓئِكَ لَہُمُ  
الْخَبِرَاتُ ۝ وَاُولٰٓئِكَ ہُمُ الْمُفْلِحُوْنَ ۝

(التوبة: ۸۸)

اور ہم نے انہیں پیشوا بنادیا کہ ہمارے حکم سے لوگوں کی رہبری کریں اور ہم نے ان کی طرف نیک کاموں کے کرنے اور نمازوں کے قائم رکھنے اور زکوٰۃ دینے کی وحی (تلقین) کی، اور وہ سب کے سب ہمارے عبادت گار بندے تھے۔ تو ہم نے اس کی دعا کو قبول فرما کر اسے بجی عطا فرمایا اور ان کی بیوی کو ان کے لیے درست کر دیا۔ یہ بزرگ لوگ نیک کاموں کی طرف جلدی کرتے تھے اور ہمیں لالچ طمع اور ڈر خوف سے پکارتے تھے۔ اور ہمارے سامنے عاجزی کرنے والے تھے۔

وہ ان کے لیے بھلائیوں میں جلدی کر رہے ہیں (نہیں نہیں) بلکہ یہ سمجھتے ہی نہیں۔

یہی ہیں جو جلدی جلدی بھلائیاں حاصل کر رہے ہیں اور یہی ہیں جو ان کی طرف دوڑ جانے والے ہیں۔

پھر یہ کتاب ہم نے اُن لوگوں کے ہاتھوں میں پہنچائی جن کو ہم نے اپنے بندوں میں سے پسند فرمایا۔ پھر بعض تو اُن میں اپنی جانوں پر ظلم کرنے والے ہیں اور بعض اُن میں متوسط درجے کے ہیں اور بعض ان میں اللہ کی توفیق سے نیکیوں میں ترقی کیے چلے جاتے ہیں۔ یہ بڑا فضل ہے۔ ان میں نیک سیرت خوبصورت عورتیں ہیں۔

وَجَعَلْنَاهُمْ اٰیْمَةً يَهْدُوْنَ بِاَمْرِنَا وَاَوْحَيْنَا اِلَيْهِمْ فِعْلَ الْخَيْرَاتِ وَاَقَامَ الصَّلٰوةَ وَاٰتَيْنَا الزَّكٰوةَ ۚ وَكَانُوا لَنَا عٰبِدِيْنَ ؕ  
(الانبیاء: ۷۳)

فَاَسْتَجَبْنَا لَهُ ۚ وَهَبْنَا لَهُ يَحْيٰى وَاصْلَحْنَا لَهُ زَوْجَهُ ۚ اِنَّهُمْ كَانُوْا يُسْرِعُوْنَ فِى الْخَيْرَاتِ وَيَدْعُوْنَآ رَغْبًا وَرَهْبًا ۚ وَكَانُوا لَنَا خٰشِعِيْنَ ؕ  
(الانبیاء: ۹۰)

نُسَارِعُ لَهُمْ فِى الْخَيْرَاتِ ۚ بَلْ لَا يَشْعُرُوْنَ ؕ  
(المومن: ۵۶)

اُولٰٓئِكَ يُسَارِعُوْنَ فِى الْخَيْرَاتِ وَهُمْ لَهَا سٰبِقُوْنَ ؕ  
(المومن: ۶۱)

ثُمَّ اَوْرَثْنَا الْكِتٰبَ الَّذِيْنَ اصْطَفَيْنَا مِنْ عِبَادِنَا ۚ فَمِنْهُمْ ظَالِمٌ لِّنَفْسِهٖ ۚ وَمِنْهُمْ مُّقْتَصِدٌ ۚ وَمِنْهُمْ سَابِقٌ بِالْخَيْرَاتِ ۖ اِذْ اٰتٰهُمُ اللّٰهُ ۚ ذٰلِكَ هُوَ الْفَضْلُ الْكَبِيْرُ ؕ  
(فاطر: ۳۲)

فِيْهِنَّ خَيْرٰتٌ حَسٰنٌ ؕ  
(الرحمن: ۷۰)

فائدہ: ان آیات میں ”الخیرات“ کا دس بار ذکر ہے۔

### ۳۵۔ ”مصیبت“ کا دس بار ذکر

انہیں جب کبھی کوئی مصیبت آتی ہے تو کہہ دیا کرتے ہیں کہ ہم تو خود اللہ تعالیٰ کی ملکیت ہیں اور ہم اسی کی طرف لوٹنے والے ہیں۔

(کیا بات ہے) کہ جب تمہیں ایک ایسی کوئی تکلیف پہنچی کہ تم اس جیسی دو چند پہنچا چکے ہو تو یہ کہنے لگے کہ یہ کہاں سے آگئی؟ آپ کہہ دیجیے کہ یہ خود تمہاری طرف سے ہے۔ بے شک اللہ تعالیٰ ہر چیز پر قادر ہے۔

پھر کیا بات ہے کہ جب ان پر ان کے کروت کے باعث کوئی مصیبت آپڑتی ہے تو پھر یہ آپ کے پاس آ کر اللہ تعالیٰ کی قسمیں کھاتے ہیں کہ ہمارا ارادہ تو صرف بھلائی اور میل ملاپ ہی کا تھا۔

اور یقیناً تم میں بعض وہ بھی ہیں جو پس و پیش کرتے ہیں پھر اگر تمہیں کوئی نقصان ہوتا ہے تو وہ کہتے ہیں کہ اللہ تعالیٰ نے مجھ پر بڑا فضل کیا کہ میں ان کے ساتھ موجود نہ تھا۔

اے ایمان والو! تمہارے آپس میں دو شخص کا وصی (گواہ) ہونا مناسب ہے جبکہ تم میں سے کسی کو موت آنے لگے اور وصیت کرنے کا وقت ہو، وہ دو شخص ایسے ہوں کہ دیندار ہوں اور تم میں سے ہوں یا غیر قوم کے دو شخص ہوں اگر تم کہیں سفر میں گئے ہو پھر تم پر واقعہ موت کا پڑ جائے

الَّذِينَ إِذَا أَصَابَتْهُمْ مُصِيبَةٌ قَالُوا إِنَّا لِلَّهِ وَإِنَّا إِلَيْهِ رَاجِعُونَ ۝

(البقرہ: ۱۵۶)

أَوَلَمْ آصَابِكُمْ مُصِيبَةٌ قَدْ أَصَبْتُمْ مِثْلُهَا لَا قُلْتُمْ إِنَّا هَذَا طُفْلٌ هُوَ مِنْ عِنْدِ أَنْفُسِكُمْ إِنَّ اللَّهَ عَلَى كُلِّ شَيْءٍ قَدِيرٌ ۝

(آل عمران: ۱۶۵)

فَكَيْفَ إِذَا أَصَابَتْهُمْ مُصِيبَةٌ بِمَا قَدَّمَتْ أَيْدِيهِمْ ثُمَّ جَاءَ وَكَانَ يُخْلِفُونَ مَلَأَ بِاللَّهِ أَنْ أَرَدْنَا إِلَّا إِحْسَانًا وَتَوْفِيقًا ۝

(النساء: ۶۲)

وَأَنْ مِنْكُمْ لَمَنْ لَيُبَطِّئَنَّ ۚ فَإِنْ أَصَابَتْكُمْ مُصِيبَةٌ قَالَ قَدْ أَنْعَمَ اللَّهُ عَلَيَّ إِذْ لَمْ أَكُنْ مَعَهُمْ شَهِيدًا ۝

(النساء: ۷۲)

يَا أَيُّهَا الَّذِينَ آمَنُوا شَهَادَةُ بَيْنَكُمْ إِذَا حَضَرَ أَحَدُكُمْ الْمَوْتُ حِينَ الْوَصِيَّةِ اثْنِ ذَوَا عَدْلٍ مِنْكُمْ أَوْ آخَرَيْنِ مِنْ غَيْرِكُمْ إِنْ أَنْتُمْ ضَرَبْتُمْ فِي الْأَرْضِ فَأَصَابَتْكُمْ مُصِيبَةُ الْمَوْتِ تَحْبِسُونَهُمَا مِنْ بَعْدِ الصَّلَاةِ فَيُقْسِمُنِ بِاللَّهِ إِنْ أَرَبْتُمْ لَا نَشْتَرِي

اگر تم کو شبہ ہو تو ان دونوں کو بعد نماز روک لو پھر دونوں اللہ کی قسم کھائیں کہ ہم اس قسم کے عوض کوئی نفع نہیں لینا چاہتے اگرچہ کوئی قرابت دار بھی ہو اور اللہ تعالیٰ کی بات کو ہم پوشیدہ نہ کریں گے ہم اس حالت میں سخت گنہگار ہوں گے۔

جائے، آپ کو اگر کوئی بھلائی مل جائے تو انہیں ملالگتا ہے اور کوئی برائی پہنچ جائے تو یہ کہتے ہیں ہم نے تو اپنا معاملہ پہلے سے ہی درست کر لیا تھا پھر تو بڑے ہی اتراتے ہوئے لوٹتے ہیں۔

اگر یہ بات نہ ہوتی کہ انہیں ان کے اپنے ہاتھوں آگے بھیجے ہو اعمال کی وجہ سے کوئی مصیبت پہنچتی تو یہ کہہ اٹھتے کہ اے ہمارے رب! تو نے ہماری طرف کوئی رسول کیوں نہ بھیجا؟ کہ ہم تیری آیتوں کی تابعداری کرتے اور ایمان والوں میں سے ہو جاتے۔ تمہیں جو کچھ مصیبتیں پہنچتی ہیں وہ تمہارے اپنے ہاتھوں کے کر تو ت کا بدلہ ہے اور وہ تو بہت سی باتوں سے درگزر فرما لیتا ہے۔

نہ کوئی مصیبت دنیا میں آتی ہے نہ خاص تمہاری جانوں میں مگر اس سے پہلے کہ ہم اس کو پیدا کریں وہ ایک خاص کتاب میں لکھی ہوئی ہے۔ یہ کام اللہ تعالیٰ پر بالکل آسان ہے۔

کوئی مصیبت اللہ کی اجازت کے بغیر نہیں پہنچ سکتی، جو اللہ پر ایمان لائے اللہ اس کے دل کو ہدایت دیتا ہے اور اللہ ہر چیز کو خوب جاننے والا ہے۔

بِهِ تَمَنَّا وَلَوْ كَانَ ذَا قُرْبَىٰ ۖ وَلَا نُنْكِرُ شَهَادَةً ۙ اللَّهُ إِنَّا إِذَا لَمِنَ الْأَلِيمِينَ ۝  
(المائدہ: ۱۰۶)

إِنْ تُصِيبَكَ حَسَنَةٌ تَسُؤْهُمْ ۖ وَإِنْ تُصِيبَكَ مُصِيبَةٌ يَقُولُوا قَدْ أَخَذْنَا أَمْرَنَا مِنْ قَبْلُ وَيَتَوَلَّوْا وَهُمْ فَرِحُونَ ۝

(التوبہ: ۵۰)

وَلَوْلَا أَنْ تُصِيبَهُمْ مُصِيبَةٌ بِمَا قَدَّمَتْ أَيْدِيهِمْ يَقُولُوا رَبَّنَا لَوْلَا أَرْسَلْتَ إِلَيْنَا رَسُولًا فَنَتَّبِعَ آيَاتِكَ وَنَكُونُ مِنَ الْمُؤْمِنِينَ ۝

(القصص: ۳۷)

وَمَا أَصَابَكُمْ مِنْ مُصِيبَةٍ فَبِمَا كَسَبَتْ أَيْدِيكُمْ وَيَعْفُوا عَنْ كَثِيرٍ ۝

(الشوری: ۳۰)

مَا أَصَابَ مِنْ مُصِيبَةٍ فِي الْأَرْضِ وَلَا فِي أَنْفُسِكُمْ إِلَّا فِي كِتَابٍ مِنْ قَبْلِ أَنْ نَبْرَاهَا ۚ إِنَّ ذَلِكَ عَلَى اللَّهِ يَسِيرٌ ۝

(الحید: ۲۲)

مَا أَصَابَ مِنْ مُصِيبَةٍ إِلَّا بِإِذْنِ اللَّهِ ۚ وَمَنْ يُؤْمِنْ بِاللَّهِ يَهْدِ اللَّهُ قَلْبَهُ ۚ وَاللَّهُ بِكُلِّ شَيْءٍ عَلِيمٌ ۝

(التخاين: ۱۱)



فائدہ: ان آیات میں ”مصیبت“ کا دس بار ذکر ہے۔

### ۳۶۔ ”تابوا“ کا دس بار ذکر

مگر وہ لوگ جو توبہ کر لیں اور اصلاح کر لیں اور بیان کر دیں تو میں ان کی توبہ قبول کر لیتا ہوں اور میں توبہ قبول کرنے والا اور رحم و کرم کرنے والا ہوں۔

مگر جو لوگ اس کے بعد توبہ اور اصلاح کر لیں تو بے شک اللہ تعالیٰ بخشنے والا مہربان ہے۔

ہاں جو توبہ کر لیں اور اصلاح کر لیں اور اللہ تعالیٰ پر کامل یقین رکھیں اور خالص اللہ ہی کے لیے دینداری کریں تو یہ لوگ مومنوں کے ساتھ ہیں، اللہ تعالیٰ مومنوں کو بہت بڑا اجر دے گا۔

ہاں جو لوگ اس سے پہلے توبہ کر لیں تو تم ان پر اختیار پاؤ تو یقین مانو کہ اللہ تعالیٰ بہت بڑی بخشش اور رحم و کرم والا ہے۔

اور جن لوگوں نے گناہ کے کام کیے پھر وہ ان کے بعد توبہ کر لیں اور ایمان لے آئیں تو تمہارا رب اس توبہ کے بعد گناہ معاف کر دینے والا رحمت کرنے والا ہے۔

پھر حرمت والے مہینوں کے گزرتے ہی مشرکوں کو جہاں پاؤ قتل کرو انہیں گرفتار کرو، ان کا محاصرہ کر لو اور ان کی تاک میں ہر گھٹائی میں جا

إِلَّا الَّذِينَ تَابُوا وَأَصْلَحُوا وَبَيَّنُّوا فَأُولَٰئِكَ أَتُوبُ عَلَيْهِمْ ۖ وَأَنَا التَّوَّابُ الرَّحِيمُ ۝

(البقرة: ۱۶۰)

إِلَّا الَّذِينَ تَابُوا مِنْهُ بَعْدَ ذَلِكَ وَأَصْلَحُوا ۚ إِنَّ اللَّهَ غَفُورٌ رَّحِيمٌ ۝

(آل عمران: ۸۹)

إِلَّا الَّذِينَ تَابُوا وَأَصْلَحُوا وَاعْتَصَمُوا بِاللَّهِ وَأَخْلَصُوا دِينَهُمْ لِلَّهِ فَأُولَٰئِكَ مَعَ الْمُؤْمِنِينَ ۖ وَسَوْفَ يُؤْتِي اللَّهُ الْمُؤْمِنِينَ أَجْرًا عَظِيمًا ۝

(النساء: ۱۳۶)

إِلَّا الَّذِينَ تَابُوا مِنْ قَبْلِ أَنْ تَقْرَبُوا عَلَيْهِمْ ۖ فَأَعْلَمُوا أَنَّ اللَّهَ غَفُورٌ رَّحِيمٌ ۝

(المائدة: ۳۳)

وَالَّذِينَ عَمِلُوا السَّيِّئَاتِ ثُمَّ تَابُوا مِنْهُمَا بَعْدَهَا وَآمَنُوا بِرَبِّكَ مِنْ بَعْدِهَا لَنَغْفِرَ رَحِيمٌ ۝

(الاعراف: ۱۵۳)

فَإِذَا انْسَلَخَ الْأَشْهُرُ الْحُرْمُ فَاقْتُلُوا الْمُشْرِكِينَ حَيْثُ وَجَدْتُمُوهُمْ وَ خُذُوهُمْ وَأَخْصِرُواهُمْ وَأَقْعُدُوا لَهُمْ كُلَّ

بیٹھو، ہاں اگر وہ توبہ کر لیں اور نماز کے پابند ہو جائیں اور زکوٰۃ ادا کرنے لگیں تو تم ان کی راہیں چھوڑ دو۔ یقیناً اللہ تعالیٰ بخشنے والا ہے۔

مَرَصِدٌ ۚ فَإِنْ تَابُوا وَأَقَامُوا الصَّلَاةَ وَآتَوْا الزَّكَاةَ فَخَلُّوا سَبِيلَهُمْ ۚ إِنَّ اللَّهَ غَفُورٌ رَحِيمٌ ۝

(التوبہ: ۵)

فَإِنْ تَابُوا وَأَقَامُوا الصَّلَاةَ وَآتَوْا الزَّكَاةَ فَخَلُّوا سَبِيلَهُمْ ۚ وَنَفَصِلُ الْآيَاتِ لِقَوْمٍ يَعْلَمُونَ ۝

(التوبہ: ۱۱)

ثُمَّ إِنَّ رَبَّكَ لِلَّذِينَ عَمِلُوا السُّوءَ بِجَهَالَةٍ ثُمَّ تَابُوا مِنْ بَعْدِ ذَلِكَ وَأَصْلَحُوا ۚ إِنَّ رَبَّكَ مِنْ بَعْدِهَا لَغَفُورٌ رَحِيمٌ ۝

(النحل: ۱۱۹)

إِلَّا الَّذِينَ تَابُوا مِنْ بَعْدِ ذَلِكَ وَأَصْلَحُوا ۚ فَإِنَّ اللَّهَ غَفُورٌ رَحِيمٌ ۝

(النور: ۵)

الَّذِينَ يَحْمِلُونَ الْعَرْشَ وَمَنْ حَوْلَهُ يُسَبِّحُونَ بِحَمْدِ رَبِّهِمْ وَيُؤْمِنُونَ بِهِ وَيَسْتَغْفِرُونَ لِلَّذِينَ آمَنُوا ۚ رَبَّنَا وَسِعْتَ كُلَّ شَيْءٍ رَحْمَةً وَعِلْمًا فَاغْفِرْ لِلَّذِينَ تَابُوا وَاتَّبَعُوا سَبِيلَكَ وَقِهِمْ عَذَابَ الْجَحِيمِ ۝

(المومن: ۷)

اب بھی اگر یہ توبہ کر لیں اور نماز کے پابند ہو جائیں اور زکوٰۃ دیتے رہیں، تو تمہارے دینی بھائی ہیں۔ ہم تو جاننے والوں کے لیے اپنی آیتیں کھول کھول کر بیان فرما رہے ہیں۔

جو کوئی جہالت سے بُرے عمل کر لے پھر توبہ کر لے اور اصلاح بھی کرے تو پھر آپ کا رب بلا شک و شبہ بڑی بخشش کرنے والا اور نہایت ہی مہربان ہے۔

ہاں جو لوگ اس کے بعد توبہ اور اصلاح کر لیں تو اللہ تعالیٰ بخشنے والا اور مہربانی کرنے والا۔

عرش کے اٹھانے والے اور اس کے آس پاس کے فرشتے اپنے رب کی تسبیح حمد کے ساتھ ساتھ کرتے ہیں اور اس پر ایمان رکھتے ہیں، اور ایمان والوں کے لیے استغفار کرتے ہیں، کہتے ہیں کہ اے ہمارے پروردگار! تو نے ہر چیز کو اپنی بخشش اور علم سے گھیر رکھا ہے پس تو انہیں بخش دے جو توبہ کریں اور تیری راہ کی پیروی کریں اور تو انہیں دوزخ کے عذاب سے بھی بچالے۔

فائدہ: ان آیات میں ”تابوا“ کا دس بار ذکر ہے۔

### ۳۷۔ ”الہکم“ کا دس بار ذکر

تم سب کا معبود ایک اللہ ہی ہے، اس کے سوا کوئی معبود برحق نہیں وہ بہت رحم کرنے والا اور بڑا مہربان ہے۔

تم سب کا معبود صرف اللہ تعالیٰ اکیلا ہے، اور آخرت پر ایمان نہ رکھنے والوں کے دل مگر ہیں اور وہ خود تکبر سے بھرے ہوئے ہیں۔

اعلان کر دیجیے کہ میں تو تم جیسا ہی ایک انسان ہوں۔ ہاں میری جانب وحی کی جاتی ہے کہ سب کا معبود صرف ایک ہی معبود ہے، تو مجھے بھی اپنے پروردگار سے ملنے کی آرزو ہو اسے چاہیے کہ نیک اعمال کرے اور اپنے پروردگار کی عبادت میں کسی کو بھی شریک نہ کرے۔

پھر اس نے لوگوں کے لیے ایک پتھر انکال کھڑا کیا یعنی پتھر کے کابوت جس کی گائے کی سی آواز بھی تھی پھر کہنے لگے کہ یہی تمہارا بھی معبود ہے اور موسیٰ کا بھی، لیکن موسیٰ بھول گیا۔

کہہ دیجیے کہ میری تو ساری وحی کا خلاصہ صرف اسی قدر ہے کہ تم سب کا معبود ایک ہی ہے، تو کیا تم بھی اس کے تسلیم کرنے والے ہو؟

اور ہر امت کے لیے، ہم نے عبادت کے طریقے مقرر فرمائے ہیں تاکہ وہ ان چوپائے جانوروں

وَالْهَكُمُ إِلَهٌ وَاحِدٌ ۚ لَا إِلَهَ إِلَّا هُوَ الرَّحْمَنُ الرَّحِيمُ ۝

(البقرة: ۱۶۳)

إِلَهُكُمْ إِلَهٌ وَاحِدٌ ۚ قَالِ الَّذِينَ لَا يُؤْمِنُونَ بِالْآخِرَةِ قُلُوبُهُمْ مُنْكَرَةٌ وَهُمْ مُسْتَكْبِرُونَ ۝

(النمل: ۲۲)

قُلْ إِنَّمَا أَنَا بَشَرٌ مِّثْلُكُمْ يُوحَىٰ إِلَيَّ أَنَّمَا إِلَهُكُمْ إِلَهٌ وَاحِدٌ ۚ فَمَن كَانَ يَرْجُوا لِقَاءَ رَبِّهِ فَلْيَعْمَلْ عَمَلًا صَالِحًا وَلَا يُشْرِكْ بِعِبَادَةِ رَبِّهِ أَحَدًا ۝

(الکہف: ۱۱۰)

فَاخْرَجَ لَهُمْ عَجَلًا جَسَدًا لَهُ خَوَازٍ فَقَالُوا هَذَا إِلَهُكُمْ وَإِلَهُ مُوسَىٰ ه ۝ فَنَسِيَ ۝

(طہ: ۸۸)

قُلْ إِنَّمَا يُوحَىٰ إِلَيَّ أَنَّمَا إِلَهُكُمْ إِلَهٌ وَاحِدٌ ۚ فَهَلْ أَنتُمْ مُسْلِمُونَ ۝

(الاعیاء: ۱۰۸)

وَلِكُلِّ أُمَّةٍ جَعَلْنَا مَنَسَكًا لِّيَذْكُرُوا اسْمَ اللَّهِ عَلَىٰ مَا رَزَقَهُمْ مِنْ بَهِيمَةِ الْأَنْعَامِ ۝

پر اللہ کا نام لیں جو اللہ نے نہیں دے رکھے ہیں،  
کچھ لو کہ تم سب کا معبود بحق صرف ایک ہی  
ہے تم اسی کے تابع فرمان ہو جاؤ، عاجزی کرنے  
والوں کو خوشخبری سنا دیجیے۔

اور اہل کتاب کے ساتھ بہت مہذب طریقے سے  
مناظرے کرو مگر ان کے ساتھ جو ان میں بے  
انصاف ہیں اور صاف اعلان کر دو کہ ہمارا تو اس  
کتاب پر بھی ایمان ہے جو ہم پر اتاری گئی ہے اور  
اس پر بھی جو تم پر نازل فرمائی گئی ہے ہمارا تمہارا معبود  
ایک ہی ہے ہم سب اسی کے حکم بردار ہیں۔  
یقیناً تم سب کا معبود ایک ہی ہے۔

آپ کہہ دیجیے کہ میں تو تم ہی جیسا انسان ہوں  
مجھ پر وحی نازل کی جاتی ہے کہ تم سب کا معبود  
ایک اللہ ہی ہے سو تم اس کی طرف متوجہ ہو جاؤ  
اور اس سے گناہوں کی معافی چاہو اور ان  
مشرکوں کے لیے بڑی ہی خرابی ہے۔

قَالِ لَهُمْ اِلٰهَ وَاحِدٌ فَلَاۤ اَسْلُمُوۡا ۭ وَ  
بَشِيۡرِ الْمُحْسِنِيۡنَ ۝

(الحج: ۳۲)

وَلَا تُجَادِلُوۡا اَهْلَ الْكِتٰبِ اِلَّا بِالَّتِيۡ هِيَ  
اَحْسَنُ مِّلَّةٌ اِلَّا الَّذِيۡنَ ظَلَمُوۡا مِنْهُمْ  
وَقُولُوۡا اٰمَنَّا بِالَّذِيۡۤ اُنۡزِلَ اِلَيْنَا وَاُنۡزِلَ  
اِلَيْكُمۡ وَالْهٰنَا وَالْهُكُمۡ وَاحِدٌ وَنَحۡنُ لَهٗ  
مُسْلِمُوۡنَ ۝

(العنکبوت: ۲۶)

اِنَّ اِلٰهَكُمۡ لَوَاحِدٌ ۝

(الشُّعَرَاءُ: ۴)

قُلْ اِنَّمَا اَنَاۤ اَبَشَرٌ مِّثْلُكُمْ يُوحٰى اِلَيَّ  
اَنَّمَا اِلٰهَكُمۡ اِلٰهَ وَاحِدٌ فَاسْتَقِيۡمُوۡا اِلَيْهِ  
وَاسْتَغْفِرُوۡهُ ۭ وَوَيْلٌ لِّلْمُشْرِكِيۡنَ ۝

(لم السجدة: ۶)

فائدہ: ان آیات میں ”الہکم“ کا دس بار ذکر ہے۔

### ۳۸۔ ”الرياح“ کا دس بار ذکر

آسمان اور زمین کی پیدائش، رات کا ہیر  
پھیر، کشتیوں کا لوگوں کو نفع دینے والی چیزوں کو  
لیے ہوئے سمندروں میں چلنا، آسمان سے پانی  
اتار کر، مردہ زمین کو زندہ کر دینا۔ اس میں ہر قسم

اِنَّ فِیۡ خَلْقِ السَّمٰوٰتِ وَالْاَرْضِ  
وَاجْتِلَافِ الْاَيِّلِ وَالنَّهَارِ وَالْفُلُوكِ الَّتِیۡ  
تَجْرِیۡ فِیۡ الْبَحْرِ بِمَا یَنْفَعُ النَّاسَ وَ مَا  
اُنۡزِلَ اللّٰهُ مِنَ السَّمَآءِ مِنْ مَّآءٍ فَاَخۡیَا بِهِ

کے جانوروں کو پھیلا دینا، ہواؤں کے رخ بدلنا، اور بادل، جو آسمان اور زمین کے درمیان مسخر ہیں، ان میں عقلمندوں کے لیے قدرت الہی کی نشانیاں ہیں۔

الْأَرْضُ بَعْدَ مَوْتِهَا وَبَثَّ فِيهَا مِنْ كُلِّ دَابَّةٍ ۖ وَتَصْرِيفِ الرِّيحِ وَالسَّحَابِ الْمُسَخَّرِ بَيْنَ السَّمَاءِ وَالْأَرْضِ لَآيَاتٍ لِّقَوْمٍ يَعْقِلُونَ ۝

(البقرة: ۱۶۴)

اور وہ ایسا ہے کہ اپنی بارانِ رحمت سے پہلے ہواؤں کو بھیجتا ہے کہ وہ خوش کر دیتی ہیں یہاں تک کہ جب وہ ہوائیں بھاری بادلوں کو اٹھا لیتی ہیں تو ہم اس بادل کو کسی خشک سرزمین کی طرف ہانک لے جاتے ہیں، پھر اس بادل سے پانی برساتے ہیں پھر اس پانی سے ہر قسم کے پھل نکالتے ہیں یوں ہی ہم مردوں کو نکال کھڑا کریں گے تاکہ تم سمجھو۔

وَهُوَ الَّذِي يُرْسِلُ الرِّيحَ بُشْرًا بَيْنَ يَدَيْ رَحْمَتِهِ ۖ إِذَا أَقْلَتْ مَحَابِلًا ثِقَالًا سُقْنَهُ لِلْيَدِ مَيْتٍ فَأَنْزَلْنَا بِهِ الْمَاءَ فَأَخْرَجْنَا بِهِ مِنْ كُلِّ الثَّمَرَاتِ ۖ كَذَلِكَ نُخْرِجُ الْمَوْتَى لَعَلَّكُمْ تَذْكُرُونَ ۝

(الاعراف: ۵۷)

ہم جو حمل کرنے والی ہوائیں چلا کر پھر آسمان سے پانی برسا کر تمہیں پلاتے ہیں، تم کچھ اس کے ذخیرہ کرنے والے نہیں ہو۔

وَأَرْسَلْنَا الرِّيحَ لَوَاقِحَ فَأَنْزَلْنَا مِنَ السَّمَاءِ مَاءً فَأَسْقَيْنَاكُمُوهُ ۖ وَمَا أَنْتُمْ لَهُ بِخَازِنِينَ ۝

(الحجر: ۲۲)

ان کے سامنے دنیا کی زندگی کی مثال بھی بیان کر، جیسے پانی جسے ہم آسمان سے اتارتے ہیں اس سے زمین کی روئیدگی ملتی ہے پھر آخر کار وہ چورا ہو جاتی ہے جسے ہوائیں اڑائے لیے پھرتی ہیں۔ اللہ تعالیٰ ہر چیز پر قادر ہے۔

وَاضْرِبْ لَهُم مَّثَلِ الْحَيَاةِ الدُّنْيَا كَمَا آتَى أَنْزَلْنَاهُ مِنَ السَّمَاءِ فَاخْتَلَطَ بِهِ نَبَاتُ الْأَرْضِ فَأَصْبَحَ هَشِيمًا تَذْرُوهُ الرِّيحُ ۖ وَكَانَ اللَّهُ عَلَى كُلِّ شَيْءٍ مُّقْتَدِرًا ۝

(الکہف: ۴۵)

اور وہی ہے جو بارانِ رحمت سے پہلے خوش خبری دینے والی ہواؤں کو بھیجتا ہے اور ہم آسمان سے پاک پانی برساتے ہیں۔

وَهُوَ الَّذِي أَرْسَلَ الرِّيحَ بُشْرًا بَيْنَ يَدَيْ رَحْمَتِهِ ۖ وَأَنْزَلْنَا مِنَ السَّمَاءِ مَاءً طَهُورًا ۝

(الفرقان: ۴۸)

کیا وہ جو تمہیں خشکی اور تری کی تاریکیوں میں راہ دکھاتا ہے اور جو اپنی رحمت سے پہلے ہی خوشخبریاں دینے والی ہوائیں چلاتا ہے کیا اللہ کے ساتھ کوئی اور معبود بھی ہے جنہیں یہ شریک کرتے ہیں، ان سب سے اللہ بلند و بالاتر ہے۔

أَمَّنْ يَهْدِيكُمْ فِي ظُلُمَاتِ الْبَرِّ وَالْبَحْرِ وَمَنْ يُرْسِلَ الرِّيحَ بَشْرًا بَيْنَ يَدَيْ رَحْمَتِهِ ۚ إِنَّ اللَّهَ تَعَالَى اللَّهُ عَمَّا يُشْرِكُونَ

(النمل: ۶۳)

اس کی نشانیوں میں سے خوشخبریاں دینے والی ہواؤں کو چلاتا بھی ہے اس لیے کہ تمہیں اپنی رحمت کا مزہ چکھائے اور اس لیے کہ اس کے حکم سے کشتیاں چلیں اور اس لیے کہ اس کے فضل کو ڈھونڈو اور اس لیے کہ تم شکرگزاری کرو۔

وَمِنْ آيَاتِهِ أَنْ يُرْسِلَ الرِّيحَ مُبَشِّرَاتٍ وَلِيُذِيقَكُمْ مِنْ رَحْمَتِهِ وَلِتَجْرِيَ الْفُلُكُ بِأَمْرِهِ وَلِتُتَبَّعُوا مِنْ فَضْلِهِ وَلَعَلَّكُمْ تَشْكُرُونَ

(الروم: ۴۶)

اللہ تعالیٰ ہوائیں چلاتا ہے وہ ابر کو اٹھاتی ہیں پھر اللہ تعالیٰ اپنی منشا کے مطابق اسے آسمان میں پھیلا دیتا ہے اور اس کے ٹکڑے ٹکڑے کر دیتا ہے پھر آپ دیکھتے ہیں کہ اس کے اندر سے قطرے نکلتے ہیں اور جنہیں اللہ چاہتا ہے ان بندوں پر وہ پانی برساتا ہے تو وہ خوش خوش ہو جاتے ہیں۔

اللَّهُ الَّذِي يُرْسِلُ الرِّيحَ فَتُبْرِ سَحَابًا فَيَسْطُ فِي السَّمَاءِ كَيْفَ يَشَاءُ وَيَجْعَلُهُ كِسْفًا فَنَرَى الْوَدْقَ يَخْرُجُ مِنْ خِلَالِهِ ۚ فَإِذَا أَصَابَ بِهِ مَنْ يَشَاءُ مِنْ عِبَادِهِ إِذَا هُمْ يَسْتَبْشِرُونَ

(الروم: ۴۸)

اور اللہ ہی ہوائیں چلاتا ہے جو بادلوں کو اٹھاتی ہیں پھر ہم بادلوں کو خشک زمین کی طرف لے جاتے ہیں اور اس سے اس زمین کو اس کی موت کے بعد زندہ کر دیتے ہیں۔ اسی طرح دوبارہ جی اٹھنا بھی ہے۔

وَاللَّهُ الَّذِي أَرْسَلَ الرِّيحَ فَتُبْرِ سَحَابًا فَسَقْنَهُ إِلَى بَلَدٍ مَيِّتٍ فَأَحْيَيْنَاهُ بِهِ الْأَرْضَ بَعْدَ مَوْتِهَا ۚ كَذَلِكَ النُّشُورُ

(فاطر: ۹)

اور رات دن کے بدلنے میں اور جو کچھ روزی اللہ تعالیٰ آسمان سے نازل فرما کر زمین کو اس کی

وَإِخْتِلَافِ اللَّيْلِ وَالنَّهَارِ وَمَا أَنْزَلَ اللَّهُ مِنَ السَّمَاءِ مِنْ رِزْقٍ فَأَحْيَا بِهِ الْأَرْضَ

بَعْدَ مَوْتِهَا وَتَصْرِيفِ الرِّيحِ اِنَّتَ لَقَوْمٌ  
يَعْقِلُونَ ۝  
(الباقیہ: ۵)  
موت کے بعد زندہ کر دیتا ہے اس میں اور ہواؤں  
میں بدلنے میں بھی ان لوگوں کے لیے جو عقل  
رکھتے ہیں دلائل ہیں۔

فائدہ: ان آیات میں ”الرياح“ کا دس بار ذکر ہے۔

### ۳۹۔ ”یہتدون“ کا دس بار ذکر

وَإِذَا قِيلَ لَهُمُ اتَّبِعُوا مَا أَنْزَلَ اللَّهُ قَالُوا  
بَلْ نَتَّبِعُ مَا آَلَيْنَا عَلَيْهِ الْآبَاءَ نَا۟ءُو۟لُو۟كَ  
كَانَ آبَاؤُهُمْ لَا يَعْقِلُونَ شَيْئًا وَلَا يَهْتَدُونَ ۝  
(البقرہ: ۱۷۰)  
اور ان سے جب کبھی کہا جاتا ہے کہ اللہ تعالیٰ کی  
اُتاری ہوئی کتاب کی تابعداری کرو تو جواب  
دیتے ہیں کہ ہم تو اس طریقے کی پیروی کریں  
گے جس پر ہم نے اپنے باپ دادوں کو پایا۔ گو  
ان کے باپ دادے بے عقل اور گم کردہ راہ  
ہوں۔

إِلَّا الْمُسْتَغْفِرِينَ مِنَ الرِّجَالِ وَالنِّسَاءِ  
وَالْوِلْدَانِ لَا يَسْتَطِيعُونَ حِيلَةً وَلَا  
يَهْتَدُونَ سَبِيلًا ۝  
(النساء: ۹۸)  
مگر جو مرد و عورتیں اور بچے بے بس ہیں جنہیں نہ  
تو کسی چارہ کار کی طاقت اور نہ کسی راستے کا علم  
ہے۔

وَإِذَا قِيلَ لَهُمُ تَعَالَوْا إِلَىٰ مَا أَنْزَلَ اللَّهُ  
وَالِی الرُّسُولِ قَالُوا حَسْبُنَا مَا وَجَدْنَا  
عَلَيْهِ آبَاءَ نَا۟ءُو۟لُو۟كَ كَانَ آبَاؤُهُمْ لَا  
يَعْلَمُونَ شَيْئًا وَلَا يَهْتَدُونَ ۝  
(الہکمدہ: ۱۰۳)  
اور جب ان سے کہا جاتا ہے کہ اللہ تعالیٰ نے جو  
احکام نازل فرمائے ہیں ان کی طرف اور رسول  
کی طرف رجوع کرو تو کہتے ہیں کہ ہم کو وہی  
کافی ہے جس پر ہم نے اپنے بڑوں کو دیکھا۔ کیا  
اگرچہ ان کے بڑے نہ کچھ سمجھ رکھتے ہوں اور نہ  
ہدایت رکھتے ہوں۔

وَعَلَّمْتُ ۝ وَبِالنَّجْمِ هُمْ يَهْتَدُونَ ۝  
(الہمل: ۱۶)  
اور بھی بہت سی نشانیاں مقرر فرمائیں۔ اور  
ستاروں سے بھی لوگ راہ حاصل کرتے ہیں۔

اور ہم نے زمین میں پہاڑ بنادیے تاکہ وہ مخلوق کو ہلانہ سکے اور ہم نے اس میں کشادہ راہیں بنا دیں تاکہ وہ ہدایت حاصل کریں۔

وَجَعَلْنَا فِي الْأَرْضِ رَوَاسِيَ أَنْ تَمِيدَ بِهِمْ ۖ وَجَعَلْنَا فِيهَا فِجَاجًا سُبُلًا لَّعَلَّهُمْ يَهْتَدُونَ ۝

(الاعیاء: ۳۱)

ہم نے تو موسیٰ کو کتاب بھی دی کہ لوگ راہ راست پر آجائیں۔

وَلَقَدْ آتَيْنَا مُوسَى الْكِتَابَ لَعَلَّهُمْ يَهْتَدُونَ ۝

(المومن: ۴۹)

میں نے اسے اور اس کی قوم کو اللہ تعالیٰ کو چھوڑ کر سورج کو سجدہ کرتے ہوئے پایا۔ شیطان نے ان کے کام انہیں بھلے کر کے دکھلا کر صحیح راہ سے روک دیا ہے پس وہ ہدایت پر نہیں آتے۔

وَجَدْتَهَا وَ قَوْمَهَا يُسْجُدُونَ لِلشَّمْسِ مِنْ دُونِ اللَّهِ وَ زَيْنَ لَهُمُ الشَّيْطَانُ أَعْمَالَهُمْ فَصَدَّهُمْ عَنِ السَّبِيلِ فَهُمْ لَا يَهْتَدُونَ ۝

(النمل: ۲۳)

حکم دیا کہ اس کے تخت کی کچھ صورت بدل دو تاکہ معلوم ہو جائے کہ یہ راہ پالیتی ہے یا ان میں سے ہوتی ہے جو راہ نہیں پالتے۔

قَالَ نَكِّرُوا لَهَا عَرْشَهَا نَنْظُرَ أَتَهْتَدِي ۚ أَمْ تَكُونُ مِنَ الَّذِينَ لَا يَهْتَدُونَ ۝

(النمل: ۴۱)

کہا جائے گا کہ اپنے شریکوں کو بلاؤ، وہ بتائیں گے لیکن انہیں وہ جواب تک نہ دیں گے اور سب عذاب دیکھ لیں گے، کاش یہ لوگ ہدایت پالیتے۔

وَقِيلَ ادْعُوا شُرَكَاءَكُمْ فَدَعَوْهُمُ فَلَمْ يَسْتَجِيبُوا لَهُمْ وَرَأَوُا الْعَذَابَ ۚ لَوْ أَنَّهُمْ كَانُوا يَهْتَدُونَ ۝

(القصص: ۲۳)

کیا یہ کہتے ہیں کہ اس نے اسے گھڑ لیا ہے۔ نہیں نہیں بلکہ یہ تیرے رب تعالیٰ کی طرف سے حق ہے تاکہ آپ انہیں ڈرائیں جن کے پاس آپ سے پہلے کوئی ڈرانے والا نہیں آیا ہو سکتا ہے کہ وہ راہ راست پر آجائیں۔

أَمْ يَقُولُونَ افْتَرَاهُ ۚ بَلْ هُوَ الْحَقُّ مِنْ رَبِّكَ لِتُنذِرَ قَوْمًا مَّا أَتَهُمْ مِنْ نَذِيرٍ ۚ مِنْ قَبْلِكَ لَعَلَّهُمْ يَهْتَدُونَ ۝

(السجدة: ۲)

فائدہ: ان آیات میں ”یہتدون“ کا دس بار ذکر ہے۔



۴۰۔ ”اباء نا“ کا دس بار ذکر

اور ان سے جب کبھی کہا جاتا ہے کہ اللہ تعالیٰ کی اتاری ہوئی کتاب کی تابعداری کرو تو جواب دیتے ہیں کہ ہم تو اس طریقے کی پیروی کریں گے جس پر ہم نے اپنے باپ دادوں کو پایا۔ گو ان کے باپ دادے بے عقل اور گم کردہ راہ ہوں۔

اور جب ان سے کہا جاتا ہے کہ اللہ تعالیٰ نے جو احکام نازل فرمائے ہیں ان کی طرف اور رسول کی طرف رجوع کرو تو کہتے ہیں کہ ہم کو وہی کافی ہے جس پر ہم نے اپنے بڑوں کو دیکھا کیا اگرچہ ان کے بڑے نہ کچھ سمجھ رکھتے ہوں اور نہ ہدایت رکھتے ہوں۔

اور وہ لوگ جب کوئی فحش کام کرتے ہیں تو کہتے ہیں کہ ہم نے اپنے باپ دادا کو اس طریق پر پایا ہے اور اللہ نے بھی ہم کو یہی بتلایا ہے۔ آپ کہہ دیجیے کہ اللہ تعالیٰ فحش بات کی تعلیم نہیں دیتا۔ کیا اللہ کے ذمہ ایسی بات لگاتے ہو جس کی تم سند نہیں رکھتے۔

پھر ہم نے اس بد حالی کی جگہ خوش حالی بدل دی یہاں تک کہ ان کو خوبی ترقی ہوئی اور کہنے لگے کہ ہمارے آباؤ اجداد کو بھی تنگی اور راحت پیش آئی تھی تو ہم نے ان کو دفعۃً پکڑ لیا اور ان کو خبر بھی نہ تھی۔

وَإِذَا قِيلَ لَهُمُ اتَّبِعُوا مَا أَنْزَلَ اللَّهُ قَالُوا بَلْ نَتَّبِعُ مَا أَلْفَيْنَا عَلَيْهِ آبَاءَنَا ۖ أَوَلَوْ كَانَ آبَاؤُهُمْ لَا يَعْقِلُونَ شَيْئًا وَلَا يَهْتَدُونَ ۝  
(البقرة: ۱۷۰)

وَإِذَا قِيلَ لَهُمُ تَعَالَوْا إِلَىٰ مَا أَنْزَلَ اللَّهُ وَإِلَىٰ الرَّسُولِ قَالُوا حَسْبُنَا مَا وَجَدْنَا عَلَيْهِ آبَاءَنَا ۖ أَوَلَوْ كَانَ آبَاؤُهُمْ لَا يَعْلَمُونَ شَيْئًا وَلَا يَهْتَدُونَ ۝  
(المائدة: ۱۰۴)

وَإِذَا فَعَلُوا فَاحِشَةً قَالُوا وَجَدْنَا عَلَيْهَا آبَاءَنَا وَاللَّهُ أَمَرَنَا بِهَا ۖ قُلْ إِنَّ اللَّهَ لَا يَأْمُرُ بِالْفَحْشَاءِ ۖ اتَّقُوا اللَّهَ عَلَىٰ اللَّهِ مَا لَا تَعْلَمُونَ ۝

(الاعراف: ۲۸)

ثُمَّ بَدَّلْنَا مَكَانَ السَّيِّئَةِ الْحَسَنَةَ حَتَّىٰ عَفَوْا وَقَالُوا قَدْ مَسَّ آبَاءَنَا الضُّرُّ ۖ وَالسَّرَّاءُ فَأَخَذْنَاهُمْ بَغْتَةً وَهُمْ لَا يَشْعُرُونَ ۝  
(الاعراف: ۹۵)

وہ لوگ کہنے لگے کیا تم ہمارے پاس اس لیے آئے ہو کہ ہم کو اس طریقہ سے ہٹا دو جس پر ہم نے اپنے باپ دادوں کو پایا ہے اور تم دونوں کو دنیا میں ریاست مل جائے اور ہم تم دونوں کو کبھی نہ مانیں گے۔

سب نے جواب دیا کہ ہم نے اپنے باپ دادوں کو انہی کی عبادت کرتے ہوئے پایا ہے۔ انہوں نے کہا یہ ہم کچھ نہیں جانتے ہم نے تو اپنے باپ دادوں کو اسی طرح کرتے پایا۔

اور جب ان سے کہا جاتا ہے کہ اللہ کی اتاری ہوئی وحی کی تابعداری کرو تو کہتے ہیں کہ ہم نے تو جس طریق پر اپنے باپ دادوں کو پایا ہے اسی کی تابعداری کریں گے۔ بھلا اگرچہ شیطان ان کے بڑوں کو دوزخ کے عذاب کی طرف بلاتا ہو۔

نہیں نہیں بلکہ یہ تو کہتے ہیں کہ ہم نے اپنے باپ دادوں کو ایک مذہب پر پایا اور ہم انہی کے قدموں پر راہ یافتہ ہیں۔

اسی طرح آپ سے پہلے بھی ہم نے جس بستی میں کوئی ڈرانے والا بھیجا وہاں کے آسودہ حال لوگوں نے یہی جواب دیا کہ ہم نے اپنے باپ دادوں کو ایک راہ پر اور ایک دین پر پایا اور ہم تو انہی کے نقشِ پا کی پیروی کرنے والے ہیں۔

قَالُوا أَجِئْتَنَا لِنَعْلَمَ مَا وُجِدْنَا عَلَيْهِ  
آبَاؤُنَا وَتَكُونُ لَكُمُ الْكِبَرِيَاءُ فِي الْأَرْضِ  
وَمَا نَحْنُ لَكُمُ بِمُؤْمِنِينَ ۝

(یونس: ۷۸)

قَالُوا وَجِدْنَا آبَاؤَنَا لَهَا عِبِدِينَ ۝

(الانبیاء: ۵۳)

قَالُوا بَلْ وَجِدْنَا آبَاءَنَا كَذَلِكَ  
يَفْعَلُونَ ۝

(الشعراء: ۷۴)

وَإِذَا قِيلَ لَهُمْ اتَّبِعُوا مَا أَنْزَلَ اللَّهُ  
قَالُوا بَلْ نَتَّبِعُ مَا وَجِدْنَا عَلَيْهِ آبَاءَنَا  
وَأُولَئِكَ الشَّيْطَانُ يَدْعُوهُمْ إِلَى عَذَابِ  
السَّعِيرِ ۝

(التعنن: ۲۱)

بَلْ قَالُوا إِنَّا وَجِدْنَا آبَاءَنَا عَلَى أُمَّةٍ  
وَأَنَّا عَلَى الْآثَرِهِمْ مُهْتَدُونَ ۝

وَكَذَلِكَ مَا أَرْسَلْنَا مِنْ قَبْلِكَ فِي  
قَرْيَةٍ مِنْ نَذِيرٍ إِلَّا قَالَ مُتَرَفُّوهَا  
إِنَّا وَجِدْنَا آبَاءَنَا عَلَى أُمَّةٍ وَأَنَّا  
عَلَى الْآثَرِهِمْ مُقْتَدُونَ ۝

(الزخرف: ۲۲، ۲۳)

فائدہ: ان آیات میں ”اباء نا“ کا دس بار ذکر ہے۔

## ۴۱۔ ”یا کلون“ کا دس بار ذکر

بے شک یہ لوگ اللہ تعالیٰ کی اتاری ہوئی کتاب چھپاتے ہیں اور اسے تھوڑی تھوڑی سی قیمت پر بیچتے ہیں، یقین مانو کہ یہ اپنے پیٹ میں آگ بھر رہے ہیں، قیامت کے دن اللہ تعالیٰ ان سے بات بھی نہ کرے گا نہ انہیں پاک کرے گا بلکہ ان کے لیے دردناک عذاب ہے۔

سود خور لوگ نہ کھڑے ہوں گے مگر اسی طرح جس طرح وہ کھڑا ہوتا ہے جسے شیطان چھو کر خطی بنا دے۔ یہ اس لیے کہ یہ کہا کرتے تھے کہ تجارت بھی تو سود ہی کی طرح ہے۔ حالانکہ اللہ تعالیٰ نے تجارت کو حلال کیا اور سود کو حرام جو شخص اپنے پاس آئی ہوئی اللہ تعالیٰ کی نصیحت سن کر رک گیا اس کے لیے وہ ہے جو گزرا اور اس کا معاملہ اللہ تعالیٰ کی طرف ہے۔ اور جس نے پھر بھی کیا وہ جہنمی ہے ایسے لوگ ہمیشہ ہی اس میں رہیں گے۔

جو لوگ ناحق ظلم سے یتیموں کا مال کھا جاتے ہیں، وہ اپنے پیٹ میں آگ ہی بھر رہے ہیں اور البتہ وہ دوزخ میں جائیں گے۔

اے ایمان والو! اکثر علماء اور عابد، لوگوں کا مال ناحق کھا جاتے ہیں اور اللہ کی راہ سے روک دیتے ہیں۔ اور جو لوگ سونے چاندی کا خزانہ رکھتے ہیں اور اللہ کی راہ میں خرچ نہیں کرتے انہیں

إِنَّ الَّذِينَ يَكْتُمُونَ مَا أَنْزَلَ اللَّهُ مِنَ الْكِتَابِ وَيَشْتَرُونَ بِهِ ثَمَنًا قَلِيلًا ۖ أُولَٰئِكَ مَا يَأْكُلُونَ فِي بُطُونِهِمْ إِلَّا النَّارَ وَلَا يُكَلِّمُهُمُ اللَّهُ يَوْمَ الْقِيَمَةِ وَلَا يُزَكِّيهِمْ ۖ وَلَهُمْ عَذَابٌ أَلِيمٌ ۝

(البقرة: ۱۷۴)

الَّذِينَ يَأْكُلُونَ الرِّبَا لَا يَقُومُونَ إِلَّا كَمَا يَقُومُ الَّذِي يَتَخَبَّطُهُ الشَّيْطَانُ مِنَ الْمَسِّ ۚ ذَٰلِكَ بِأَنَّهُمْ قَالُوا إِنَّمَا الْبَيْعُ مِثْلُ الرِّبَا ۚ وَأَحَلَّ اللَّهُ الْبَيْعَ وَحَرَّمَ الرِّبَا ۚ فَمَنْ جَاءَهُ مَوْعِظَةٌ مِنْ رَبِّهِ فَانْتَهَىٰ فَلَهُ مَا سَلَفَ ۚ وَأَمْرُهُ إِلَى اللَّهِ ۚ وَمَنْ عَادَ فَأُولَٰئِكَ أَصْحَابُ النَّارِ ۖ هُمْ فِيهَا خَالِدُونَ ۝

(البقرة: ۲۷۵)

إِنَّ الَّذِينَ يَأْكُلُونَ أَمْوَالَ الْيَتَامَىٰ ظُلْمًا إِنَّمَا يَأْكُلُونَ فِي بُطُونِهِمْ نَارًا ۖ وَسَيَصْلُونَ سَعِيرًا ۝

(النساء: ۱۰)

يَا أَيُّهَا الَّذِينَ آمَنُوا إِن كَثِيرًا مِنَ الْآخِبَارِ وَالرُّهْبَانِ لَيَأْكُلُونَ أَمْوَالَ النَّاسِ بِالْبَاطِلِ وَيَصُدُّونَ عَنْ سَبِيلِ اللَّهِ ۚ وَالَّذِينَ يَكْنِزُونَ الذَّهَبَ وَالْفِضَّةَ وَلَا

دردناک عذابوں کی خبر پہنچا دیجیے۔

يُنْفِقُونَهَا فِي سَبِيلِ اللَّهِ ۖ فَبِشْرُهُمْ  
بِعَذَابِ اللَّهِ ۝

(التوبہ: ۳۳)

ہم نے انہیں ایسے جتے نہ بنائے تھے کہ وہ کھانا  
نہ کھائیں اور نہ وہ ہمیشہ رہنے والے تھے۔

وَمَا جَعَلْنَاهُمْ جَسَدًا لَا يَأْكُلُونَ الطَّعَامَ  
وَمَا كَانُوا خَالِدِينَ ۝

(الانبیاء: ۸)

ہم نے آپ سے پہلے جتنے رسول بھیجے سب  
کے سب کھانا بھی کھاتے تھے اور بازاروں میں  
بھی چلتے پھرتے تھے اور ہم نے تم میں سے ہر  
ایک کو دوسرے کی آزمائش کا ذریعہ بنا دیا۔ کیا تم  
ممبر کرو گے؟ تیرا ب سب کچھ دیکھنے والا ہے۔

وَمَا أَرْسَلْنَا قَبْلَكَ مِنَ الْمُرْسَلِينَ إِلَّا  
إِنَّهُمْ لَيَأْكُلُونَ الطَّعَامَ وَيَمْشُونَ فِي  
الْأَسْوَاقِ ۖ وَجَعَلْنَا بَعْضَكُمْ لِبَعْضٍ فِتْنَةً ۖ  
تَتَّبِعُونَ ۚ وَكَانَ رَبُّكَ بَصِيرًا ۝

(الفرقان: ۲۰)

اور ان کے لیے ایک نشانی خشک مردہ زمین ہے  
جس کو ہم زندہ کر دیتے ہیں اور اس سے اناج  
 نکالتے ہیں جس میں سے وہ کھاتے ہیں۔

وَآيَةٌ لَهُمُ الْأَرْضُ الْمَيِّتَةُ ۚ أَحْيَيْنَاهَا  
وَأَخْرَجْنَا مِنْهَا حَبًّا فَمِنْهُ يَأْكُلُونَ ۝

(طہ: ۳۳)

اور ان موبیشیوں کو ہم نے ان کا تابع فرمان بنا  
دیا ہے جن میں سے بعض تو ان کی سواریاں ہیں  
اور بعض کا گوشت کھاتے ہیں۔

وَذَلَّلْنَاهَا لَهُمْ فَمِنْهَا رَكُوبُهُمْ وَمِنْهَا  
يَأْكُلُونَ ۝

(طہ: ۷۲)

جو لوگ ایمان لائے اور انہوں نے نیک اعمال  
کیے انہیں اللہ تعالیٰ یقیناً ایسے باغوں میں داخل  
کرے گا جن کے نیچے نہریں جاری ہیں اور جو  
لوگ کافر ہوئے وہ (دنیا ہی کا) فائدہ اٹھا رہے  
ہیں اور مثل چوپایوں کے کھا رہے ہیں ان کا  
اصل ٹھکانا جہنم ہے۔

إِنَّ اللَّهَ يُدْخِلُ الَّذِينَ آمَنُوا وَعَمِلُوا  
الصَّالِحَاتِ جَنَّاتٍ تَجْرِي مِنْ تَحْتِهَا  
الْأَنْهَارُ ۖ وَالَّذِينَ كَفَرُوا يَسْتَمْتِعُونَ  
وَيَأْكُلُونَ كَمَا تَأْكُلُ الْأَنْعَامُ وَالنَّارُ  
مَثْوًى لَهُمْ ۝

(محمد: ۱۲)

فائدہ: ان آیات میں ”یا کلون“ کا دس بار ذکر ہے۔

## ۴۲۔ ایک آیت میں متقین کی دس صفات کا ذکر

لَيْسَ الْبِرَّ أَنْ تُولُوا وَجُوهَكُمْ قِبَلَ الْمَشْرِقِ وَالْمَغْرِبِ وَلَكِنَّ الْبِرَّ مَنْ آمَنَ بِاللَّهِ وَالْيَوْمِ الْآخِرِ وَالْمَلَائِكَةِ وَالْكِتَابِ وَالنَّبِيِّينَ وَآتَى الْمَالَ عَلَى حُبِّهِ ذَوِ الْقُرْبَىٰ وَالْيَتَامَىٰ وَالْمَسْكِينِ وَابْنَ السَّبِيلِ ۖ وَالسَّائِلِينَ وَفِي الرِّقَابِ ۖ وَأَقَامَ الصَّلَاةَ وَآتَى الزَّكَاةَ ۖ وَالْمُوفُونَ بِعَهْدِهِمْ إِذَا عَاهَدُوا ۖ وَالصَّابِرِينَ فِي الْبَأْسَاءِ وَالصَّرَآءِ وَحِينَ الْبَأْسِ ۗ أُولَٰئِكَ الَّذِينَ صَدَقُوا ۗ وَأُولَٰئِكَ هُمُ الْمُتَّقُونَ ۝

ساری اچھائی مشرق و مغرب کی طرف منہ کرنے میں ہی نہیں بلکہ حقیقتاً اچھا وہ شخص ہے جو اللہ تعالیٰ پر، قیامت کے دن، پر فرشتوں پر، کتاب اللہ پر اور نبیوں پر ایمان رکھنے والا ہو، جو مال سے محبت کرنے کے باوجود قربت داروں، یتیموں، مسکینوں مسافروں اور سوال کرنے والے کو دے، غلاموں کو آزاد کرے، نماز کی پابندی اور زکوٰۃ کی ادائیگی کرے۔ جب وعدہ کرے تب اسے پورا کرے، تنگدستی، دکھ درد اور لڑائی کے وقت صبر کرے، یہی سچے لوگ ہیں اور یہی پرہیزگار ہیں۔

(البقرة: ۱۷۷)

فائدہ: اس آیت میں متقین کی دس صفات بیان ہوئی ہیں۔

- ☆ اللہ تعالیٰ پر ایمان رکھنا۔ اللہ تعالیٰ پر ایمان یہ ہے کہ اُسے اپنی ذات و صفات میں یکتا اور تمام عیوب سے پاک اور قرآن و حدیث میں بیان کردہ تمام صفات باری کو بغیر کسی تاویل کے تسلیم کیا جائے۔
- ☆ آخرت پر ایمان رکھنا یعنی ہر ایک عمل کی جزا و سزا کا قائل ہو اور جنت و دوزخ پر یقین رکھا جائے۔
- ☆ فرشتوں کے وجود پر ایمان رکھنا۔
- ☆ کتاب اللہ پر ایمان رکھنا یعنی اللہ تعالیٰ نے جو ہدایات انسان کی بھلائی کے لیے نازل کی ہیں ان پر عمل پیرا ہو۔
- ☆ نبیوں پر ایمان رکھنا۔
- ☆ اللہ تعالیٰ کی محبت میں اپنا دل پسند مال رشتے داروں، اور یتیموں اور مسکینوں اور مسافروں اور سوال کرنے والوں پر اور غلاموں کی رہائی پر خرچ کرنا۔
- ☆ نماز قائم کرنا۔

☆ زکوٰۃ دینا۔

☆ جب وعدہ کرے تو اُسے پورا کرنا۔

☆ تنگی اور مصیبت کے وقت میں اور حق و باطل کی جنگ میں صبر کرنا۔

## ۴۳۔ ”العبد“ کا دس بار ذکر

اے ایمان والو! تم پر مقتولوں کا قصاص لینا فرض کیا گیا ہے، آزاد آزاد کے بدلے، غلام غلام کے بدلے۔ عورت عورت کے بدلے۔ ہاں جس کسی کو اس کے بھائی کی طرف سے کچھ معافی دے دی جائے اُسے بھائی کی اتباع کرنی چاہیے اور آسانی کے ساتھ دیت ادا کرنی چاہیے، تمہارے رب کی طرف سے یہ تخفیف اور رحمت ہے۔ اس کے بعد بھی جو سرکشی کرے اسے دردناک عذاب ہوگا۔

اور شرک کرنے والی عورتوں سے تا وقتیکہ وہ ایمان نہ لائیں تم نکاح نہ کرو، ایماندار لونڈی بھی شرک کرنے والی آزاد عورت سے بہت بہتر ہے گو تمہیں شرک ہی اچھی لگتی ہو اور نہ شرک کرنے والے مردوں کے نکاح میں اپنی عورتوں کو دو جب تک کہ وہ ایمان نہ لائیں۔ ایماندار غلام آزاد شرک سے بہتر ہے۔ گو شرک تمہیں اچھا لگے۔ یہ لوگ جہنم کی طرف بلاتے ہیں اور اللہ جنت کی طرف اور اپنی بخشش کی طرف اپنے حکم سے بلاتا ہے وہ اپنی آیتیں لوگوں کیلئے بیاں فرما رہا ہے تاکہ وہ نصیحت حاصل کریں۔

يَا أَيُّهَا الَّذِينَ آمَنُوا كُتِبَ عَلَيْكُمُ الْقِصَاصُ فِي الْقَتْلَى ط الْحُرُّ بِالْحُرِّ وَالْعَبْدُ بِالْعَبْدِ وَالْأُنْثَى بِالْأُنْثَى ط فَمَنْ عَفَى لَهُ مِنْ أَخِيهِ شَيْءٌ فَاتِّبَاعٌ بِالْمَعْرُوفِ وَأَدَاءٌ إِلَيْهِ بِإِحْسَانٍ ط ذَلِكَ بِالْمَعْرُوفِ وَأَدَاءٌ إِلَيْهِ بِإِحْسَانٍ ط ذَلِكَ تَخْفِيفٌ مِّن رَّبِّكُمْ وَرَحْمَةٌ ط فَمَنْ اعْتَدَى بِعَدْوٍ فَلَهُ عَذَابٌ أَلِيمٌ ۝

(البقرة: ۱۷۸)

وَلَا تَنْكِحُوا الْمُشْرِكِيْنَ حَتَّىٰ يُوْمِنُوْا ط وَلَا مَؤْمِنَةٌ خَيْرٌ مِّنْ مُّشْرِكَةٍ وَلَوْ اَعْجَبَتْكُمْ ط وَلَا تَنْكِحُوا الْمُشْرِكِيْنَ حَتَّىٰ يُوْمِنُوْا ط وَلَعَبْدٌ مُّؤْمِنٌ خَيْرٌ مِّنْ مُّشْرِكٍ وَلَوْ اَعْجَبَكُمْ ط اُولَٰئِكَ يَدْعُوْنَ اِلَى النَّارِ ۖ وَاللّٰهُ يَدْعُوْا اِلَى الْجَنَّةِ وَالْمَغْفِرَةِ بِاَذْنِهٖ ط وَيُبَيِّنُ اٰيٰتِهٖ لِلنَّاسِ لَعَلَّهُمْ يَتَذَكَّرُوْنَ ۝

(البقرة: ۲۲۱)

بچہ بول اٹھا کہ میں اللہ تعالیٰ کا بندہ ہوں۔ اس نے مجھے کتاب عطا فرمائی اور مجھے اپنا جینمبر بنایا ہے۔

کیا پس وہ اپنے آگے پیچھے آسمان وزمین کو دیکھ نہیں رہے؟ اگر ہم چاہیں تو انہیں زمین میں وحنا دیں یا ان پر آسمان کے ٹکڑے گرا دیں۔ یقیناً اس میں پوری دلیل ہے ہر اس بندے کے لیے جو دل سے متوجہ ہو۔

اور ہم نے داؤد کو سلیمان نامی فرزند عطا فرمایا جو بڑا اچھا بندہ تھا اور بے حد رجوع کرنے والا تھا۔

اور اپنے ہاتھ میں تیلیوں کی ایک جھاڑو لے کر مار دے اور قسم کا خلاف نہ کر۔ سچ تو یہ ہے کہ ہم نے اسے بڑا صابر بندہ پایا۔ وہ بڑا نیک بندہ تھا۔

عیسیٰ بھی صرف بندہ ہی ہے جس پر ہم نے احسان کیا اور اسے بنی اسرائیل کے لیے نشان قدرت بنایا۔

تاکہ ہر رجوع کرنے والے بندے کے لیے پینائی اور دانائی کا ذریعہ ہو۔

اور جب اللہ کا بندہ اس کی عبادت کے لیے کھڑا ہوا تو قریب تھا کہ وہ ہجوم بن کر اس پر پل پڑیں۔

قَالَ اِنِّیْ عَبْدُ اللّٰهِ ۚ اُحْسِی الْکِتٰبَ وَجَعَلْنِیْ نَبِیًّا ۝

(مریم: ۳۰)

اَفَلَمْ یَرَوْا اِلٰی مَا بَیْنَ اَیْدِیْهِمْ وَمَا خَلْفَهُمْ مِّنَ السَّمَآءِ وَالْاَرْضِ ۚ اِنْ نُّشَا نَحْصِفْ بِهِمُ الْاَرْضَ اَوْ نُسْقِطَ عَلَیْهِمْ كِسْفًا مِّنَ السَّمَآءِ ۚ اِنْ فِیْ ذٰلِكَ لَاٰیةٌ لِّکُلِّ عَبْدٍ مُّنِیْبٍ ۝

(سبا: ۹)

وَهَبْنَا لِذَاوُدَ سُلَیْمٰنَ ۚ نِعْمَ الْعَبْدُ ۚ اِنَّهٗ اَوَابٌ ۝

(ص: ۳۰)

وَخُذْ بِیَدِکَ ضِغْثًا فَاصْرِبْ بِهٖ وَلَا تَحْنُتْ ۚ اِنَّا وَجَدْنٰهُ صَابِرًا ۚ نِعْمَ الْعَبْدُ ۚ اِنَّهٗ اَوَابٌ ۝

(ص: ۴۴)

اِنْ هُوَ اِلَّا عَبْدٌ اَنعَمْنَا عَلَیْهِ وَجَعَلْنٰهُ مَثَلًا لِّبَنِیْۤ اِسْرَآءِیْلَ ۝

(الزخرف: ۵۹)

تَبْصِرَةً وَذِكْرًا لِّکُلِّ عَبْدٍ مُّنِیْبٍ ۝

(ق: ۸)

وَاِنَّهٗ لَمَّا قَامَ عَبْدُ اللّٰهِ یَدْعُوْهُ کَاذِبًا یَّکُوْنُوْنَ عَلَیْهِ لَبَدًا ۝

(الحج: ۱۹)

فائدہ: ان آیات میں ”العبد“ کا دس بار ذکر ہے۔

## ۴۴۔ ”اِنَّمَا“ کا دس بار ذکر

ہاں جو شخص وصیت کرنے والے کی جانب داری یا گناہ کی وصیت کر دینے سے ڈرے پس وہ ان میں آپس میں اصلاح کر اے تو اس پر گناہ نہیں۔ اللہ تعالیٰ بخشنے والا مہربان ہے۔

کافر لوگ ہماری وی ہوئی مہلت کو اپنے حق میں بہتر نہ سمجھیں، یہ مہلت تو اس لیے ہے کہ وہ گناہوں میں اور بڑھ جائیں، ان ہی کے لیے ذلیل کرنے والے عذاب ہیں۔

اور اگر تم ایک بیوی کی جگہ دوسری بیوی کرنا ہی چاہو اور ان میں سے کسی کو تم نے خزانہ کا خزانہ دے رکھا ہو، تو بھی اس میں سے کچھ نہ لو، کیا تم اسے ناحق اور کھلا گناہ، ہوتے ہوئے بھی لے لو گے۔ یقیناً اللہ تعالیٰ اپنے ساتھ شریک کیے جانے کو نہیں بخشا اور اس کے سوا جسے چاہے بخش دیتا ہے اور جو اللہ تعالیٰ کے ساتھ شریک مقرر کرے اس نے بہت بڑا گناہ اور بہتان باندھا۔

دیکھو یہ لوگ اللہ تعالیٰ پر کس طرح جھوٹ باندھتے ہیں اور یہ حرکت صریح گناہ ہونے کے لیے کافی ہے۔

اور جو گناہ کرتا ہے اس کا بوجھ اتنا پر ہے، اور اللہ بخوبی جاننے والا اور پوری حکمت والا ہے۔

فَمَنْ خَافَ مِنْ مُّوَصِّ جَنَفًا اَوْ اِنْمَا  
فَاَصْلَحَ بَيْنَهُمْ فَلَا اِنْمَ عَلَيْهِ ؕ اِنَّ اللّٰهَ  
عَفُوٌّ رَّحِيْمٌ

(البقرہ: ۱۸۲)

وَلَا يَحْسِبَنَّ الَّذِيْنَ كَفَرُوْا اِنَّمَا نُمَلِّىْ  
لَهُمْ خَيْرًا لِّاَنْفُسِهِمْ ؕ اِنَّمَا نُمَلِّىْ لَهُمْ  
لِيَزَادُوْا اِنْمًا ؕ وَلَهُمْ عَذَابٌ مُّهِينٌ

(آل عمران: ۱۷۸)

وَ اِنْ اَرَدْتُمْ اِسْتِزَالَ زَوْجٍ مَّكَانَ زَوْجٍ  
وَاَنْتُمْ اِحْدَاهُنَّ فَنُطَارَا فَاَلَا تَاْخُذُوْا مِنْهُ  
شَيْئًا ؕ اَتَاْخُذُوْنَهُ بُهْتَانًا وَاِنَّمَا مُّبِيْنًا  
(النساء: ۲۰)

اِنَّ اللّٰهَ لَا يَغْفِرُ اَنْ يُشْرَكَ بِهِ وَيَغْفِرُ  
مَا دُوْنَ ذٰلِكَ لِمَنْ يَّشَاءُ ؕ وَمَنْ  
يُّشْرِكْ بِاللّٰهِ فَقَدْ افْتَرٰى اِنْمًا عَظِيْمًا  
(النساء: ۴۸)

اَنْظُرْ كَيْفَ يَفْتَرُوْنَ عَلٰى اللّٰهِ الْكُذِبَ ؕ  
وَكَفٰى بِهِ اِنْمًا مُّبِيْنًا

(النساء: ۵۰)

وَمَنْ يَّكْسِبْ اِنْمًا فَاِنَّمَا يَكْسِبْهُ عَلٰى  
نَفْسِهٖ ؕ وَكَانَ اللّٰهُ عَلِيْمًا حَكِيْمًا

(النساء: ۱۱۱)



اور جو شخص کوئی گناہ یا خطا کر کے کسی ناکردہ گناہ کے ذمہ تھوپ دے اس نے بہت بڑا بہتان اٹھایا اور کھلا گناہ کیا۔

پھر اگر اس کی اطلاع ہو کہ وہ دونوں وحی کسی گناہ کے مرکب ہوئے ہیں تو ان لوگوں میں سے جن کے مقابلہ میں گناہ کا ارتکاب ہوا تھا اور وہ شخص جو سب میں قریب تر ہیں جہاں وہ دونوں کھڑے ہوئے تھے یہ دونوں کھڑے ہوں پھر دونوں اللہ کی قسم کھائیں کہ بالیقین ہماری یہ قسم ان دونوں کی اس قسم سے زیادہ راست ہے اور ہم نے ذرا تجاوز نہیں کیا۔ ہم اس حالت میں سخت ظالم ہوں گے۔ جو لوگ مومن مردوں اور مومن عورتوں کو ایذا دیں بغیر کسی جرم کے جو ان سے سرزد ہوا ہو، وہ بڑے ہی بہتان باز اور کھلم کھلا گناہگار ہیں۔

وَمَنْ يَكْسِبْ خَطِيئَةً أَوْ إِثْمًا ثُمَّ يَرْمِ بِهِ بَرِيئًا فَقَدِ احْتَمَلَ بُهْتَانًا وَإِثْمًا مُّبِينًا

(النساء: ۱۱۲)

فَإِنْ غَيْرَ عَلَىٰ أَنَّهُمَا اسْتَحَقَّ إِثْمًا فَإِنَّهُنَّ يَقُولُنَّ مَقَامًا مَّهُمَا مِنَ الَّذِينَ اسْتَحَقَّ عَلَيْهِمُ الْأُولٰٓئِينَ فَيُقْسِمْنَ بِاللَّهِ لَشَهَادَتُنَا أَحَقُّ مِنْ شَهَادَتِهِمَا وَمَا اعْتَدَيْنَا لِمَا إِذَا لِمَنِ الظَّلِيمِينَ

(المائدہ: ۱۰۷)

وَالَّذِينَ يُؤْذُونَ الْمُؤْمِنِينَ وَالْمُؤْمِنَاتِ بِغَيْرِ مَا اكْتَسَبُوا فَقَدِ احْتَمَلُوا بُهْتَانًا وَإِثْمًا مُّبِينًا

(الاحزاب: ۵۸)

فائدہ: ان آیات میں ”اثم“ کا دس بار ذکر ہے۔

## ۴۵۔ ”یرید اللہ“ کا دس بار ذکر

ماہ رمضان وہ ہے جس میں قرآن اتارا گیا جو لوگوں کو ہدایت کرنے والا ہے اور جس میں ہدایت کی اور حق و باطل کی تمیز کی نشانیاں ہیں۔ تم میں سے جو شخص اس مہینہ کو پائے اسے روزہ رکھنا چاہیے۔ ہاں جو بیمار ہو یا مسافر ہو اسے دوسرے دنوں میں یہ گنتی پوری کرنی چاہیے۔

شَهْرُ رَمَضَانَ الَّذِي أُنْزِلَ فِيهِ الْقُرْآنُ هُدًى لِّلنَّاسِ وَبَيِّنَاتٍ مِّنَ الْهُدَىٰ وَالْفُرْقَانِ ۚ فَمَنْ شَهِدَ مِنْكُمُ الشَّهْرَ فَلْيَصُمْهُ ۖ وَمَنْ كَانَ مَرِيضًا أَوْ عَلَىٰ سَفَرٍ فَعِدَّةٌ مِّنْ أَيَّامٍ أُخَرَ ۗ يُرِيدُ اللَّهُ بِكُمُ الْيُسْرَ وَلَا يُرِيدُ بِكُمُ الْعُسْرَ ۚ وَلِتُكْمِلُوا

اللہ تعالیٰ کا ارادہ تمہارے ساتھ آسانی کا ہے سختی کا نہیں، وہ چاہتا ہے کہ تم گنتی پوری کر لو اور اللہ تعالیٰ کی دی ہوئی ہدایت پر اس کی بڑائیاں بیان کرو اور اس کا شکر کرو۔

کفر میں آگے بڑھنے والے لوگ تجھے غناک نہ کریں، یقین مانو کہ یہ اللہ تعالیٰ کا کچھ نہ بگاڑ سکیں گے، اللہ تعالیٰ کا ارادہ ہے کہ ان کے لیے آخرت کا کوئی حصہ نہ کرے، اور ان کے لیے بڑا عذاب ہے۔

اللہ تعالیٰ چاہتا ہے کہ تمہارے واسطے خوب کھول کر بیان کرے اور تمہیں تم سے پہلے کے (نیک) لوگوں کی راہ پر چلائے اور تم پر رجوع کرے، اور اللہ تعالیٰ جاننے والا حکمت والا ہے۔

اللہ چاہتا ہے کہ تم سے تخفیف کر دے کیونکہ انسان کمزور پیدا کیا گیا ہے۔

اے ایمان والو! جب تم نماز کے لیے اٹھو تو اپنے منہ کو اور اپنے ہاتھوں کو کہنیوں سمیت دھو لو اپنے سروں کا مسح کرو اور اپنے پاؤں کو کھنوں سمیت دھو لو، اور اگر تم جنابت کی حالت میں ہو تو غسل کر لو، ہاں اگر تم بیمار ہو یا سفر کی حالت میں ہو یا تم میں سے کوئی حاجت ضروری سے فارغ ہو کر آیا ہو، یا تم عورتوں سے ملے ہو اور تمہیں پانی نہ ملے تو تم پاک مٹی سے تیمم کر لو۔ اے اپنے چہروں پر اور ہاتھوں پر اللہ تعالیٰ

الْعِدَّةَ وَلِتُكَبِّرُوا اللَّهَ عَلَىٰ مَا هَدٰكُمْ وَلَعَلَّكُمْ تَشْكُرُونَ

(البقرة: ۱۸۵)

وَلَا يَحْزَنكَ الَّذِينَ يُسَارِعُونَ فِي الْكُفْرِ ۚ إِنَّهُمْ لَن يَصُرُوا اللَّهَ شَيْئًا ۚ يُرِيدُ اللَّهُ أَلَّا يَجْعَلَ لَهُمْ حِطًّا فِي الْآخِرَةِ ۚ وَلَهُمْ عَذَابٌ عَظِيمٌ

(آل عمران: ۱۷۶)

يُرِيدُ اللَّهُ لِيُبَيِّنَ لَكُمْ وَيَهْدِيَكُمْ سُنَنَ الَّذِينَ مِنْ قَبْلِكُمْ وَيَتُوبَ عَلَيْكُمْ ۚ وَاللَّهُ عَلِيمٌ حَكِيمٌ

(النساء: ۲۶)

يُرِيدُ اللَّهُ أَنْ يُخَفِّفَ عَنْكُمْ ۚ وَخُلِقَ الْإِنْسَانُ ضَعِيفًا

(النساء: ۲۸)

يَا أَيُّهَا الَّذِينَ آمَنُوا إِذَا قُمْتُمْ إِلَى الصَّلَاةِ فَاغْسِلُوا وُجُوهَكُمْ وَأَيْدِيَكُمْ إِلَى الْمَرَافِقِ وَامْسَحُوا بِرُءُوسِكُمْ وَأَرْجُلَكُمْ إِلَى الْكَعْبَيْنِ ۚ وَإِنْ كُنْتُمْ جُنُبًا فَاطَّهَّرُوا ۚ وَإِنْ كُنْتُمْ مَرْضَىٰ أَوْ عَلَىٰ سَفَرٍ أَوْ جَاءَ أَحَدٌ مِنْكُمْ مِنَ الْغَائِطِ أَوْ لَمَسْتُمُ النِّسَاءَ فَلَمْ تَجِدُوا مَاءً فَتَيَمَّمُوا صَعِيدًا طَيِّبًا فَامْسَحُوا بِوُجُوْهِكُمْ وَأَيْدِيكُمْ مِنْهُ ۚ مَا يُرِيدُ اللَّهُ لِيَجْعَلَ عَلَيْكُمْ مِنْ حَرَجٍ

تم پر کسی قسم کی تنگی ڈالنا نہیں چاہتا بلکہ اس کا ارادہ تمہیں پاک کرنے کا اور تمہیں اپنی بھرپور نعت دینے کا ہے، تاکہ تم شکر ادا کرتے رہو۔

آپ ان کے معاملات میں خدا کی نازل کردہ وحی کے مطابق ہی حکم کیا کیجیے، ان کی خواہشوں کی تابعداری نہ کیجیے اور ان سے ہوشیار رہیے کہ کہیں یہ آپ کو اللہ کے اتارے ہوئے کسی حکم سے ادھر ادھر نہ کریں، اگر یہ لوگ منہ پھیر لیں تو یقین کریں کہ اللہ کا ارادہ یہی ہے کہ انہیں ان کے بعض گناہوں کی سزا دے ہی ڈالے اور اکثر لوگ بے حکم ہی ہوتے ہیں۔

اور تم لوگ اس وقت کو یاد کرو جب کہ اللہ تم سے ان دو جماعتوں میں سے ایک کا وعدہ کرتا تھا کہ وہ تمہارے ہاتھ آجائے گی اور تم اس تمنا میں تھے کہ غیر مسلح جماعت تمہارے ہاتھ آجائے اور اللہ تعالیٰ کو یہ منظور تھا کہ اپنے احکام سے حق کا حق ہونا ثابت کر دے اور ان کافروں کی بنیاد قطع کر دے۔

پس آپ کو ان کے مال و اولاد تعجب میں نہ ڈال دے۔ اللہ کی چاہت یہی ہے کہ اس سے انہیں دنیا کی زندگی میں ہی سزا دے اور ان کے کفر ہی کی حالت میں ان کی جانیں نکل جائیں۔

آپ کو ان کے مال و اولاد کچھ بھی بھلے نہ لگیں! اللہ کی چاہت یہی ہے کہ انہیں ان چیزوں سے دنیوی سزا دے اور یہ اپنی جانیں نکلنے تک کافر ہی رہیں۔

وَلَسٰی بٰیْرِیْدُ لَیْطٰهَرٰکُمْ وَلَیْسَیْمَ نَعْمَتَہٗ عَلَیْکُمْ لَعَلَّکُمْ تَشْکُرُوْنَ ۝

(المائدہ: ۶)

وَ اِنْ اَحْکَمْ بِیْنَهُمْ بِمَاۤ اَنْزَلَ اللّٰهُ وَلَا تَتَّبِعْ اَهْوَاءَہُمْ وَاَحْذَرُہُمْ اَنْ یَفْتِنُوْکَ عَنْۢ بَعْضِ مَاۤ اَنْزَلَ اللّٰهُ اِلَیْکَ ؕ فَاِنْ تَوَلَّوْاۤ فَاعْلَمْۤ اَنَّہُمْ یُرِیْدُ اللّٰہُ اَنْ یُصِیْبَہُمْ بِبَعْضِ ذُنُوْبِہُمْ ؕ وَاِنَّ کَثِیْرًا مِّنَ النَّاسِ لَفٰسِقُوْنَ ۝

(المائدہ: ۴۹)

وَ اِذْ یَعِذْکُمْ اللّٰہُ اِحْدٰی الطّٰیِفَتَیْنِ اَنْہَا لَکُمْ وَتَوَدُوْنَ اَنْ غَیْرَ ذٰلِکَ الشُّرَکَیَہُ تَکُوْنَ لَکُمْ وَیُرِیْدُ اللّٰہُ اَنْ یُحِقَّ الْحَقَّ بِکَلِمَیْہِ وَیَقْطَعَ دَابِرَ الْکَافِرِیْنَ ۝

(الانفال: ۷)

فَلَا تُعْجِبْکَ اَمْوَالُہُمْ وَلَاۤ اَوْلَادُہُمْ ؕ اِنَّمَا یُرِیْدُ اللّٰہُ لَیْعَذِبَہُمْ بِمَاۤ فِی الْحَیْوَۃِ الدُّنْیَا وَتَرْهَقَۤ اَنْفُسُہُمْ وَہُمْ کٰفِرُوْنَ ۝

(التوبہ: ۵۵)

وَلَا تُعْجِبْکَ اَمْوَالُہُمْ وَلَاۤ اَوْلَادُہُمْ ؕ اِنَّمَا یُرِیْدُ اللّٰہُ اَنْ یُعَذِّبَہُمْ بِمَاۤ فِی الدُّنْیَا وَتَرْهَقَۤ اَنْفُسُہُمْ وَہُمْ کٰفِرُوْنَ ۝

(التوبہ: ۸۵)

اور اپنے گھروں میں قرار سے رہو اور قدیمی جاہلیت کے زمانے کی طرح اپنے بناؤ کا اظہار نہ کرو اور نماز ادا کرتی رہو اور زکوٰۃ دیتی رہو اور اللہ اور اس کے رسول کی اطاعت گزاری کرو۔ اللہ تعالیٰ یہی چاہتا ہے کہ اے نبی کی گھر والو! تم سے وہ ہر قسم کی لغویات کو دور کر دے اور تمہیں خوب صاف کر دے۔

وَقَرْنَ فِي بُيُوتِكُنَّ وَلَا تَبَرَّجْنَ تَبَرُّجَ الْجَاهِلِيَّةِ الْأُولَىٰ وَأَقِمْنَ الصَّلَاةَ وَآتِينَ الزَّكَاةَ وَأَطِعْنَ اللَّهَ وَرَسُولَهُ ۚ إِنَّمَا يُرِيدُ اللَّهُ لِيُذْهِبَ عَنْكُمُ الرِّجْسَ أَهْلَ الْبَيْتِ وَيُطَهِّرَكُمْ تَطْهِيرًا ٥١

(الاحزاب: ۳۳)

فائدہ: ان آیات میں ”یرید اللہ“ کا دس بار ذکر ہے۔

## ۴۶۔ ”الشہر“ کا دس بار ذکر

ماہ رمضان وہ ہے جس میں قرآن اتارا گیا جو لوگوں کو ہدایت کرنے والا ہے اور جس میں ہدایت کی اور حق و باطل کی تمیز کی نشانیاں ہیں۔ تم میں سے جو شخص اس مہینہ کو پائے اسے روزہ رکھنا چاہیے۔ ہاں جو بیمار ہو یا مسافر ہو اسے دوسرے دنوں میں یہ کنتی پوری کرنی چاہیے۔ اللہ تعالیٰ کا ارادہ تمہارے ساتھ آسانی کا ہے سختی کا نہیں۔ وہ چاہتا ہے کہ تم کنتی پوری کرو اور اللہ تعالیٰ کی دی ہوئی ہدایت پر اس کی بڑائیاں بیان کرو اور اس کا شکر کرو۔

شَهْرُ رَمَضَانَ الَّذِي أُنْزِلَ فِيهِ الْقُرْآنُ هُدًى لِّلنَّاسِ وَبَيِّنَاتٍ مِّنَ الْهُدَىٰ وَالْفُرْقَانِ ۚ فَمَنْ شَهِدَ مِنْكُمُ الشَّهْرَ فَلْيَصُمْهُ ۚ وَمَنْ كَانَ مَرِيضًا أَوْ عَلَىٰ سَفَرٍ فَعِدَّةٌ مِّنْ أَيَّامٍ أُخَرَ ۗ يُرِيدُ اللَّهُ بِكُمُ الْيُسْرَ وَلَا يُرِيدُ بِكُمُ الْعُسْرَ ۚ وَلِتُكْمِلُوا الْعِدَّةَ وَلِتُكَبِّرُوا اللَّهَ عَلَىٰ مَا هَدَاكُمْ وَلَعَلَّكُمْ تَشْكُرُونَ ٥٢

(البقرہ: ۱۸۵)

حرمت والے مہینے حرمت والے مہینوں کے بدلے ہیں اور حرمتیں ادا کرنے کے بدلے کی ہیں۔ جو تم پر زیادتی کرے تم بھی اس پر اسی کے مثل زیادتی کرو جو تم پر کی ہے اور اللہ تعالیٰ سے ڈرتے رہا کرو اور جان رکھو کہ اللہ تعالیٰ پر ہمیز گاروں کے ساتھ ہے۔

الشَّهْرُ الْحَرَامُ بِالشَّهْرِ الْحَرَامِ وَالْحُرُمَتِ قِصَاصٌ ۚ فَمَنِ اعْتَدَىٰ عَلَيْكُمْ فَاعْتَدُوا عَلَيْهِ بِمِثْلِ مَا اعْتَدَىٰ عَلَيْكُمْ ۖ وَاتَّقُوا اللَّهَ وَاعْلَمُوا أَنَّ اللَّهَ مَعَ الْمُتَّقِينَ ٥٣

(البقرہ: ۱۹۳)

لوگ آپ سے حرمت والے مہینوں میں لڑائی کی بابت سوال کرتے ہیں آپ کہہ دیجیے کہ ان میں لڑائی کرنا بڑا گناہ ہے لیکن اللہ کی راہ سے روکنا، اس کے ساتھ کفر کرنا اور مسجد حرام سے روکنا اور وہاں کے رہنے والوں کو وہاں سے نکالنا اللہ کے نزدیک اس سے بھی بڑا گناہ ہے، یہ قتل سے بھی بڑا گناہ ہے، یہ لوگ تم سے لڑائی بھڑائی کرتے ہی رہیں گے یہاں تک کہ اگر ان سے ہو سکے تو تمہیں تمہارے دین سے مرتد کرویں اور تم میں سے جو لوگ اپنے دین سے پلٹ جائیں اور اسی کفر کی حالت میں مریں ان کے اعمال دنیوی اور اخروی سب غارت ہو جائیں گے۔ یہ لوگ جہنمی ہوں گے اور ہمیشہ ہمیشہ جہنم میں ہی رہیں گے۔

اے ایمان والو! اللہ تعالیٰ کے نشانوں کی بے حرمتی نہ کرو نہ ادب والے مہینوں کی، نہ حرم میں قربان ہونے والے اور پٹے پہنائے گئے جانوروں کی جو کعبہ کو جارہے ہوں اور نہ ان لوگوں کو جو بیت اللہ کے قصد سے اپنے رب تعالیٰ کے فضل اور اس کی رضا جوئی کی نیت سے جارہے ہوں، ہاں جب تم احرام اتار ڈالو تو شکار کھیل سکتے ہو، اور جن لوگوں نے تمہیں مسجد حرام سے روکا تھا ان کی دشمنی تمہیں اس بات پر آمادہ نہ کرے کہ تم حد سے گزر جاؤ، نیکی اور پرہیزگاری میں ایک دوسرے کی امداد کرتے رہو اور گناہ اور ظلم و زیادتی میں مدد نہ کرو، اور اللہ تعالیٰ سے ڈرتے

يَسْأَلُونَكَ عَنِ الشَّهْرِ الْحَرَامِ قِتَالٍ فِيهِ ۖ قُلْ قِتَالٌ فِيهِ كَبِيرٌ ۖ وَصَدٌّ عَنْ سَبِيلِ اللَّهِ وَكُفْرٌ بِهِ وَالْمَسْجِدِ الْحَرَامِ ۖ وَإِخْرَاجُ أَهْلِهِ مِنْهُ أَكْبَرُ عِنْدَ اللَّهِ ۚ وَالْفِتْنَةُ أَكْبَرُ مِنَ الْقَتْلِ ۖ وَلَا يَزَالُ الَّذِينَ يَقَاتِلُونَكُمْ حَتَّىٰ يَرُدُّوكُمْ عَنْ دِينِكُمْ إِنِ اسْتَطَاعُوا ۚ وَمَنْ يَرْتَدِدْ مِنْكُمْ عَنْ دِينِهِ فَيَمُتْ وَهُوَ كَافِرٌ فَأُولَٰئِكَ حَبِطَتْ أَعْمَالُهُمْ فِي الدُّنْيَا وَالْآخِرَةِ ۚ وَأُولَٰئِكَ أَصْحَابُ النَّارِ ۚ هُمْ فِيهَا خَالِدُونَ ۝

(البقرة: ۲۱۷)

يَا أَيُّهَا الَّذِينَ آمَنُوا لَا تَحِلُّوا شَعَائِرَ اللَّهِ وَلَا الشَّهْرَ الْحَرَامَ وَلَا الْهَدْيَ وَلَا الْقَلَائِدَ وَلَا أَمِينَ الْبَيْتِ الْحَرَامِ يَنْتَفِعُونَ فَضْلًا مِمَّن رَزَقُوا وَرِضْوَانًا ۚ وَإِذَا حَلَلْتُمْ فَاصْطَادُوا ۚ وَلَا يَجْرِمَنَّكُمْ شَنَاٰنُ قَوْمٍ أَنْ صَدُّوكُمْ عَنِ الْمَسْجِدِ الْحَرَامِ أَنْ تَعْتَدُوا وَتَعَاوَنُوا عَلَى الْبِرِّ وَالتَّقْوَىٰ ۖ وَلَا تَعَاوَنُوا عَلَى الْإِثْمِ وَالْعُدْوَانِ ۖ وَاتَّقُوا اللَّهَ ۚ إِنَّ اللَّهَ شَدِيدُ الْعِقَابِ ۝

(المائدة: ۲)

رہو، بے شک اللہ تعالیٰ سخت سزا دینے والا ہے۔  
اللہ نے کعبہ کو جو کہ ادب کا مکان ہے لوگوں کے  
قائم رہنے کا سبب قرار دے دیا اور عزت والے  
مہینہ کو بھی اور حرم میں قربانی ہونے والے جانور  
کو بھی اور ان جانوروں کو بھی جن کے گلے میں  
پٹے ہوں یا اس لیے تاکہ تم اس بات کا یقین کر  
لو کہ بے شک اللہ تعالیٰ آسمانوں اور زمین کے  
اندر کی چیزوں کا علم رکھتا ہے اور بے شک اللہ  
سب چیزوں کو خوب جانتا ہے۔

اور ہم نے سلیمان کے لیے ہوا کو مسخر کر دیا کہ صبح  
کی منزل اس کی مہینہ بھر کی ہوتی تھی اور شام کی  
منزل بھی اور ہم نے ان کے لیے تانبے کا چشمر  
بہا دیا۔ اور اس کے رب کے حکم سے بعض جنات  
اس کی ماتحتی میں اس کے سامنے کام کرتے تھے  
اور ان میں سے جو بھی ہمارے حکم سے سرتابی  
کرے ہم اسے بھڑکتی ہوئی آگ کے عذاب کا  
حزہ چکھائیں گے۔

ہب قدر ایک ہزار مہینوں سے بہتر ہے۔

جَعَلَ اللَّهُ الْكَعْبَةَ الْبَيْتَ الْحَرَامَ قِيَمًا  
لِّلنَّاسِ وَ الشَّهْرَ الْحَرَامَ وَ الْهَدْيَ  
وَ الْقَلَائِدَ ۚ ذَٰلِكَ لِتَعْلَمُوا أَنَّ اللَّهَ  
يَعْلَمُ مَا فِي السَّمَوَاتِ وَمَا فِي الْأَرْضِ  
وَ أَنَّ اللَّهَ بِكُلِّ شَيْءٍ عَلِيمٌ ۝

(المائدہ: ۹۷)

وَ لِسُلَيْمَانَ الرِّيحَ غُدُوُّهَا شَهْرٌ وَ  
رَوَاحُهَا شَهْرٌ ۚ وَ أَسَلْنَا لَهُ عَيْنَ الْقِطْرِ ۚ  
وَ مِنَ الْجِنِّ مَن يْعْمَلُ بَيْنَ يَدَيْهِ بِإِذْنِ رَبِّهِ  
ۚ وَ مَن يَزْغِ مِنْهُمُ عَنْ أَمْرِنَا نَذْرُهُ ۖ مِنْ  
عَذَابِ السَّعِيرِ ۝

(سبا: ۱۲)

لَيْلَةُ الْقَدْرِ ۖ خَيْرٌ مِّنْ أَلْفِ شَهْرٍ ۚ

(القدر: ۳)

فائدہ: ان آیات میں ”الشہر“ کا دس بار ذکر ہے۔

۱۳۷۔ ”لباس“ کا دس بار ذکر

اور مجھ پر ایمان رکھیں یہی ان کی بھلائی کا  
باعث ہے۔ روزے کی راتوں میں اپنی بیویوں

أَحِلَّ لَكُمْ لَيْلَةَ الصِّيَامِ الرَّفَثُ إِلَى  
نِسَائِكُمْ ۚ هُنَّ لِبَاسٌ لَّكُمْ وَأَنْتُمْ لِبَاسٌ

سے ملنا تمہارے لیے حلال کیا گیا وہ تمہارا لباس ہیں اور تم ان کے لباس ہو، تمہاری پوشیدہ خیانتوں کا اللہ تعالیٰ کو علم ہے اس نے تمہاری توبہ قبول فرما کر تم سے درگزر فرمایا، اب تمہیں ان سے مباشرت کی اور اللہ تعالیٰ کی لکھی ہوئی چیز کو تلاش کرنے کی اجازت ہے تو کھاتے پیتے رہو یہاں تک کہ صبح کا سفید دھاگہ سیاہ دھاگے سے ظاہر ہو جائے۔ پھر رات تک روزے کو پورا کرو اور عورتوں سے اس وقت مباشرت نہ کرو جب کہ تم مسجدوں میں اعتکاف میں ہو۔ یہ اللہ تعالیٰ کی حدود ہیں تم ان کے قریب بھی نہ جاؤ۔ اسی طرح اللہ تعالیٰ اپنی آیتیں لوگوں کے لیے بیان فرماتا ہے تاکہ وہ سمجھیں۔

اے آدم کی اولاد! ہم نے تمہارے لیے لباس پیدا کیا جو تمہارے پردہ دار بدن کو بھی چھپاتا ہے اور سوچ زینت بھی ہے اور تقویٰ کا لباس، یہ اس سے بڑھ کر ہے، یہ اللہ تعالیٰ کی نشانیوں میں سے ہے تاکہ یہ لوگ یاد رکھیں۔

اے اولاد آدم! شیطان تم کو کسی خرابی میں نہ ڈال دے جیسا اس نے تمہارے دادا، وادی کو جنت سے باہر کر دیا۔ ایسی حالت میں ان کا لباس بھی اتر وادیا تاکہ وہ ان کو ان کا بے پردہ بدن دکھائے۔ وہ اور اس کا لشکر تم کو ایسے طور پر دیکھتا ہے کہ تم ان کو نہیں دیکھتے ہو۔ ہم نے شیطانوں کو ان ہی لوگوں کا رفیق بنایا ہے جو ایمان نہیں لاتے۔

لَهُنَّ ۚ عَلِمَ اللَّهُ أَنَّكُمْ كُنتُمْ تَخْتَانُونَ أَنْفُسَكُمْ فَتَابَ عَلَيْكُمْ وَعَفَا عَنْكُمْ ۚ فَالْئِنْ بَاشِرُوهُنَّ وَابْتَغُوا مِمَّا كَتَبَ اللَّهُ لَكُمْ ۖ وَكُلُوا وَاشْرَبُوا حَتَّى يَتَبَيَّنَ لَكُمُ الْخَيْطُ الْأَبْيَضُ مِنَ الْخَيْطِ الْأَسْوَدِ مِنَ الْفَجْرِ ۖ ثُمَّ أَتِمُوا الصِّيَامَ إِلَى اللَّيْلِ ۚ وَلَا تُبَاشِرُوهُنَّ وَأَنْتُمْ عَاكِفُونَ فِي الْمَسْجِدِ ۚ تِلْكَ حُدُودُ اللَّهِ ۚ فَالَّذِينَ تَعْرِفُوهَا ۚ كَذَلِكَ يَبَيِّنُ اللَّهُ لِيُتَّقِيَ النَّاسُ لَعَلَّهُمْ يَتَّقُونَ ۝

(البقرة: ۱۸۷)

يَسَىٰ آدَمَ ۖ قَدْ أَنْزَلْنَا عَلَيْكُمْ لِبَاسًا يُورِئِي سَوَاطِيَكُمْ وَرِيثًا ۚ وَلِبَاسُ التَّقْوَىٰ ذَٰلِكَ خَيْرٌ ۚ ذَٰلِكَ مِنَ آيَاتِ اللَّهِ لَعَلَّهُمْ يَذَّكَّرُونَ ۝

يَسَىٰ آدَمَ لَا يَفْتِنَنَّكُمُ الشَّيْطَانُ كَمَا أَخْرَجَ أَبَوَيْكُم مِّنَ الْجَنَّةِ يَنْزِعُ عَنْهُمَا لِبَاسَهُمَا لِيُرِيَهُمَا سَوَاطِيَهُمَا ۚ إِنَّهُ يَرَاكُمْ هُوَ وَقَبِيلُهُ مِّنْ حَيْثُ لَا تَرَوْنَهُمْ ۚ إِنَّا جَعَلْنَا الشَّيَاطِينَ أَوْلِيَاءَ لِلَّذِينَ لَا يُؤْمِنُونَ ۝

(الاعراف: ۲۶، ۲۷)

اللہ تعالیٰ اس بستی کی مثال بیان فرماتا ہے جو پورے امن و اطمینان سے تھی اس کی روزی اس کے پاس با فراغت ہر جگہ سے چلی آرہی تھی۔ پھر اس نے اللہ تعالیٰ کی نعمتوں کا کفر کیا تو اللہ تعالیٰ نے اسے بھوک اور ڈر کا مزہ چکھایا جو بدلہ تھا ان کے کرتوتوں کا۔

ایمان والوں اور نیک کام والوں کو اللہ تعالیٰ ان جنتوں میں لے جائے گا جن کے درختوں تلے سے نہریں لہریں لے رہی ہیں جہاں وہ سونے کے کنگن پہنائے جائیں گے اور سچے موتی بھی۔ وہاں ان کا لباس خالص ریشم ہوگا۔

اور وہی ہے جس نے رات کو تمہارے لیے پردہ بنایا اور نیند راحت بنائی اور دن کو اٹھ کھڑے ہونے کا وقت بنایا۔

وہ باغات ہیں ہمیشہ رہنے کے جن میں یہ لوگ داخل ہوں گے سونے کے کنگن اور موتی پہنائے جائیں گے اور پوشاک ان کی وہاں ریشم کی ہوگی۔

اور رات کو ہم نے پردہ بنایا۔

وَضَرَبَ اللَّهُ مَثَلًا قَرْيَةً كَانَتْ آمِنَةً مُطْمَئِنَّةً يَأْتِيهَا رِزْقُهَا رَغَدًا مِنْ كُلِّ مَكَانٍ فَكَفَرَتْ بِأَنْعُمِ اللَّهِ فَأَذَاقَهَا اللَّهُ لِبَاسَ الْجُوعِ وَالْخَوْفِ بِمَا كَانُوا يَصْنَعُونَ ۝

(النمل: ۱۱۲)

إِنَّ اللَّهَ يُدْخِلُ الَّذِينَ آمَنُوا وَعَمِلُوا الصَّالِحَاتِ جَنَّاتٍ تَجْرِي مِنْ تَحْتِهَا الْأَنْهَارُ يُحَلَّوْنَ فِيهَا مِنْ أَسَاوِرَ مِنْ ذَهَبٍ وَلُؤْلُؤًا ۖ وَلِبَاسُهُمْ فِيهَا حَرِيرٌ ۝

(الحج: ۲۳)

وَهُوَ الَّذِي جَعَلَ لَكُمْ الَّيْلَ لِبَاسًا وَالنَّوْمَ سُبَاتًا وَجَعَلَ النَّهَارَ نُشُورًا ۝

(الفرقان: ۴۷)

جَنَّاتٍ عَدْنٍ يَدْخُلُونَهَا يُحَلَّوْنَ فِيهَا مِنْ أَسَاوِرَ مِنْ ذَهَبٍ وَلُؤْلُؤًا ۖ وَلِبَاسُهُمْ فِيهَا حَرِيرٌ ۝

(فاطر: ۳۳)

وَجَعَلْنَا الَّيْلَ لِبَاسًا ۝

(النبا: ۱۰)

فائدہ: ان آیات میں ”لباس“ کا دس بار ذکر ہے۔

۲۸۔ ”تاکلوا“ کا دس بار ذکر

اور ایک دوسرے کا مال ناحق نہ کھایا کرو، نہ حاکموں کو رشوت پہنچا کر کسی کا کچھ مال ظلم و ستم

وَلَا تَأْكُلُوا أَمْوَالَكُمْ بَيْنَكُمْ بِالْبَاطِلِ وَتَذْلُوا بِهَا إِلَى الْحُكَّامِ لِتَأْكُلُوا فَرِيقًا



سے اپنا کر لیا کرو۔ حالانکہ تم جانتے ہو۔

مِنْ أَمْوَالِ النَّاسِ بِالْإِثْمِ وَأَنْتُمْ تَعْلَمُونَ ۝

(البقرة: ۱۸۸)

اے ایمان والو! بڑھا چڑھا کر سود نہ کھاؤ! اور اللہ تعالیٰ سے ڈرو تاکہ تمہیں نجات ملے۔

يَا أَيُّهَا الَّذِينَ آمَنُوا لَا تَأْكُلُوا الرِّبَا أَضْعَافًا مُّضَاعَفَةً ۖ وَاتَّقُوا اللَّهَ لَعَلَّكُمْ تُفْلِحُونَ ۝

(آل عمران: ۱۳۰)

اور قیموں کو ان کے مال دے دو اور پاک اور حلال چیز کے بدلے ناپاک اور حرام چیز نہ لو، اور اپنے مالوں کے ساتھ ان کے مال ملا کر کھانہ جاؤ، بے شک یہ بہت بڑا گناہ ہے۔

وَأَسْأَلُ الَّذِينَ آمَنُوا لَمْ يَأْكُلُوا الرِّبَا أَضْعَافًا مُّضَاعَفَةً ۖ وَاتَّقُوا اللَّهَ لَعَلَّكُمْ تُفْلِحُونَ ۝

(النساء: ۲)

اے ایمان والو! اپنے آپس کے مال ناجائز طریقہ سے مت کھاؤ، مگر یہ کہ تمہاری آپس کی رضامندی سے ہو خرید و فروخت اور اپنے آپ کو قتل نہ کرو یقیناً اللہ تعالیٰ تم پر نہایت مہربان ہے۔

يَا أَيُّهَا الَّذِينَ آمَنُوا لَا تَأْكُلُوا أَمْوَالَكُمْ بَيْنَكُمْ بِالْبَاطِلِ إِلَّا أَنْ تَكُونَ تِجَارَةً عَنْ تَرَاضٍ مِنْكُمْ ۖ وَلَا تَقْتُلُوا أَنْفُسَكُمْ ۚ إِنَّ اللَّهَ كَانَ بِكُمْ رَحِيمًا ۝

(النساء: ۲۹)

اور تم کو کون امر اس کا باعث ہو سکتا ہے کہ تم ایسے جانور میں سے نہ کھاؤ جن پر اللہ کا نام لیا گیا ہو حالانکہ اللہ تعالیٰ نے ان سب جانوروں کی تفصیل بتلا دی ہے جن کو تم پر حرام کیا ہے مگر وہ بھی جب تم کو سخت ضرورت پڑ جائے تو حلال ہے اور یہ یقینی بات ہے کہ بہت سے آدمی اپنے غلط خیالات پر بلا کسی سند کے گمراہ کرتے ہیں اس میں کوئی شبہ نہیں کہ اللہ تعالیٰ حد سے نکل جانے والوں کو خوب جانتا ہے۔

وَمَا لَكُمْ أَلَّا تَأْكُلُوا مِمَّا ذُكِّرَ اسْمُ اللَّهِ عَلَيْهِ وَقَدْ فَضَّلَ لَكُمْ مَا حَرَّمَ عَلَيْكُمْ إِلَّا مَا اضْطُرِرْتُمْ إِلَيْهِ ۚ وَإِنْ كَثِيرًا لَّيُضِلُّونَ بِأَهْوَاءِهِمْ بِغَيْرِ عِلْمٍ ۚ إِنَّ رَبَّكَ هُوَ أَعْلَمُ بِالْمُعْتَدِينَ ۝

اور تم ظاہری الاثم و باطنی گناہ کو

وَذَرُوا ظَاهِرَ الْإِثْمِ وَبَاطِنَهُ ۚ إِنَّ الَّذِينَ

بھی چھوڑ دو۔ بلاشبہ جو لوگ گناہ کر رہے ہیں ان کو ان کے کیے کی عنقریب سزا ملے گی۔

اور ایسے جانوروں میں سے مت کھاؤ جن پر اللہ کا نام نہ لیا گیا ہو اور یہ امر بے حکمی ہے اور یقیناً شیاطین اپنے دوستوں کو تعلیم کر رہے ہیں تاکہ یہ تم سے جدال کریں اور اگر تم ان لوگوں کی اطاعت کرنے لگو تو یقیناً تم مشرک ہو جاؤ گے۔

اور دیا بھی اسی نے تمہارے بس میں کر دیے ہیں کہ تم اس میں سے نکلا ہو یا تازہ گوشت کھاؤ اور اس میں سے اپنے پینے کے زیورات نکال سکو۔ تم دیکھو گے کہ کشتیاں اس میں پانی چیرتی ہوئی (چلتی) ہیں اور اس لیے بھی کہ تم اس کا فضل تلاش کرو اور ہو سکتا ہے کہ تم شکر گزاری بھی کرو۔

اندھے پر، لنگڑے پر، بیمار پر اور خود تم پر مطلقاً کوئی حرج نہیں کہ تم اپنے گھروں سے کھا لیا اپنے باپوں کے گھروں سے یا اپنی ماؤں کے گھروں سے یا اپنے بھائیوں کے گھروں سے یا اپنی بہنوں کے گھروں سے یا اپنے چچاؤں کے گھروں سے یا اپنی پھوپھیوں کے گھروں سے یا اپنے ماموں کے گھروں سے یا اپنی خالائوں کے گھروں سے یا ان گھروں سے جن کی کنجیوں کے تم مالک ہو یا اپنے دوستوں کے گھروں سے۔ تم پر اس میں بھی کوئی گناہ نہیں کہ تم سب ساتھ بیٹھ کر کھانا کھاؤ یا الگ الگ۔ پس جب تم گھروں کو جانے لگو تو اپنے گھر والوں کو سلام کر لیا کرو،

يَكْسِبُونَ إِلَّا تُمْ سَيُجْزَوْنَ بِمَا كَانُوا يَقْتَرِفُونَ ۝

وَلَا تَأْكُلُوا مِمَّا لَمْ يَذْكُرْهُمُ اللَّهُ عَلَيْهِ وَانَّهُ لَفِسْقٌ ۖ وَإِنَّ الشَّيَاطِينَ لَيُوحُونَ إِلَىٰ أَوْلِيَٰئِهِمْ لِجَعَادِلُوكُمْ ۚ وَإِنْ أَطَعْتُمُوهُمْ إِنَّكُمْ لَمُشْرِكُونَ ۝

(الانعام: ۱۱۹ تا ۱۲۱)

وَهُوَ الَّذِي سَخَّرَ الْبَحْرَ لَنَا كُلُّوْا مِنْهُ لَحْمًا طَرِيًّا وَتَسْتَخْرِجُوا مِنْهُ حِلْيَةً تَلْبَسُونَهَا ۚ وَتَرَى الْفُلْكَ مَوَاجِرَ فِيْهِ وَلِتَبْتَغُوا مِنْ فَضْلِهِ وَلَعَلَّكُمْ تَشْكُرُوْنَ ۝

(الاحق: ۱۴)

لَيْسَ عَلَى الْأَعْمَىٰ حَرْجٌ وَلَا عَلَى الْأَعْرَجِ حَرْجٌ وَلَا عَلَى الْمَرِيضِ حَرْجٌ وَلَا عَلَى أَنْفُسِكُمْ أَنْ تَأْكُلُوا مِنْ بُيُوتِكُمْ أَوْ بُيُوتِ آبَائِكُمْ أَوْ بُيُوتِ أُمَّهَاتِكُمْ أَوْ بُيُوتِ إِخْوَانِكُمْ أَوْ بُيُوتِ أَخَوَاتِكُمْ أَوْ بُيُوتِ أَعْمَامِكُمْ أَوْ بُيُوتِ عَمَّاتِكُمْ أَوْ بُيُوتِ إِخْوَانِكُمْ أَوْ بُيُوتِ خَالَاتِكُمْ أَوْ مَا مَلَكَتْكُمْ مَفَاتِحُهُ أَوْ صَدِيقِكُمْ ۚ لَيْسَ عَلَيْكُمْ جُنَاحٌ أَنْ تَأْكُلُوا جَمِيعًا أَوْ أَشْتَاتًا ۖ فَإِذَا دَخَلْتُمْ بُيُوتًا فَسَلِّمُوا عَلَى أَنْفُسِكُمْ تَحِيَّةً مِنْ عِنْدِ اللَّهِ مُبْرَكَةٌ طَيِّبَةٌ ۚ كَذَلِكَ يَبَيِّنُ

(النور: ٦١)

فائدہ: ان آیات میں ”تاکلوا“ کا دس بار ذکر ہے۔

۴۹۔ حج میں قربانی کی طاقت نہ ہو تو دس روزے رکھے جائیں

(البقرة: ١٩٦)

ہوں، لوگو! اللہ سے ڈرتے رہو اور جان لو کہ اللہ تعالیٰ سخت عذابوں والا ہے۔

فائدہ: اس آیت میں بیان ہے کہ اگر حج میں جانور کی قربانی کی طاقت نہ ہو تو تین روزے ایام حج میں اور سات روزے گھر جا کر رکھے جائیں۔

## ۵۰۔ ”تبتغوا“ کا دس بار ذکر

تم پر اپنے رب کا فضل تلاش کرنے میں کوئی گناہ نہیں جب تم عرفات سے لوٹو تو مشترکہ الحرام کے پاس ذکر الہی کرو اور اس کا ذکر کرو جیسے کہ اس نے تمہیں ہدایت دی۔ حالانکہ تم اس سے پہلے راہ بھولے ہوئے تھے۔

لَيْسَ عَلَيْكُمْ جُنَاحٌ أَنْ تَبْتَغُوا فَضْلًا مِّن رَّبِّكُمْ ؕ فَإِذَا أَقَضْتُمْ مِّنْ عَرَفَاتٍ فَأَذْكُرُوا اللَّهَ عِنْدَ الْمَشْعَرِ الْحَرَامِ ۖ وَاذْكُرُوهُ كَمَا هَدَكُم ۖ وَإِنْ كُنْتُمْ مِّن قَبْلِهِ لَمِنَ الضَّالِّينَ ۝

(البقرة: ۱۹۸)

اور (حرام کی گئیں) شوہر والی عورتیں گردہ جو تمہاری ملکیت میں آجائیں، اللہ تعالیٰ نے یہ احکام تم پر فرض کر دیئے ہیں، اور ان عورتوں کے سوا اور عورتیں تمہارے لیے حلال کی گئیں کہ اپنے مال کے مہر سے تم ان سے نکاح کرنا چاہو بُرے کام سے بچنے کے لیے نہ کہ شہوت رانی کرنے کے لیے، اس لیے جن سے تم فائدہ اٹھاؤ انہیں ان کا مقرر کیا ہوا مہر دے دو۔ اور مہر مقرر ہو جانے کے بعد تم آپس کی رضا مندی سے جو ملے کر لو اس میں تم پر کوئی گناہ نہیں۔ بے شک اللہ تعالیٰ علم والا حکمت والا ہے۔

وَالْمُحْصَنَاتُ مِنَ النِّسَاءِ إِلَّا مَا مَلَكَتْ أَيْمَانُكُمْ ؕ كَتَبَ اللَّهُ عَلَيْكُمْ ؕ وَاجِلٌ لَّكُمْ مَّا وَرَاءَ ذَلِكُمْ أَنْ تَبْتَغُوا بِأَمْوَالِكُمْ مُحْصِنِينَ غَيْرَ مُسْفِحِينَ ۖ فَمَا اسْتَمْتَعْتُمْ بِهِ مِنْهُنَّ فَآتُوهُنَّ أُجُورَهُنَّ فَرِيضَةً ۖ وَلَا جُنَاحَ عَلَيْكُمْ فِيمَا تَرَضَيْتُمْ بِهِ مِنْ بَعْدِ الْفَرِيضَةِ ۖ إِنَّ اللَّهَ كَانَ عَلِيمًا حَكِيمًا ۝

(النساء: ۲۴)

اور دریا بھی اسی نے تمہارے بس میں کر دیے ہیں کہ تم اس میں سے نکلا ہوا تازہ گوشت کھاؤ اور اس میں سے اپنے پینے کے زیورات نکال سکو۔ تم دیکھو گے کہ کشتیاں اس میں پانی چیرتی ہوئی (چلتی) ہیں اور اس لیے بھی کہ تم اس کا فضل تلاش کرو اور ہو سکتا ہے کہ تم شکر گزاری بھی کرو۔

وَهُوَ الَّذِي سَخَّرَ الْبَحْرَ لَنَا كُلُّوْا مِنْهُ لَسْعَمًا طَرِيًّا وَتَسْتَخْرِجُوا مِنْهُ حِلْيَةً تَلْبَسُونَهَا ؕ وَتَرَى الْفُلْكَ مَوَاجِرَ فِيهِ وَلِتَبْتَغُوا مِنْ فَضْلِهِ ۖ وَلَعَلَّكُمْ تَشْكُرُوْنَ ۝

(الاحقاف: ۱۳)

ہم نے رات اور دن کو اپنی قدرت کے نشان بنائے ہیں رات کی نشانی کو تو ہم نے بے نور کر دیا ہے اور دن کی نشانی کو روشن بنایا ہے تاکہ تم اپنے رب کا فضل تلاش کر سکو اور اس لیے بھی کہ برسوں کا شمار اور حساب معلوم کر سکو اور ہر ہر چیز کو ہم نے خوب تفصیل سے بیان فرما دیا ہے۔

تمہارا پروردگار وہ ہے جو تمہارے لیے دریا میں کشتیاں چلاتا ہے تاکہ تم اس کا فضل تلاش کرو۔ وہ تمہارے اوپر بہت ہی مہربان ہے۔

اور ان لوگوں کو پاکدامن رہنا چاہیے جو اپنا نکاح کرنے کا مقدور نہیں رکھتے یہاں تک کہ اللہ تعالیٰ انہیں اپنے فضل سے مالدار بنا دے۔ تمہارے غلاموں میں سے جو کوئی کچھ تمہیں دے کر آزادی کی تحریر کرانی چاہیے تو تم ایسی تحریر انہیں کر دیا کرو اگر تم کو ان میں کوئی بھلائی نظر آتی ہو اور اللہ نے جو مال تمہیں دے رکھا ہے اس میں سے انہیں بھی دو، تمہاری جو لونڈیاں پاکدامن رہنا چاہتی ہیں انہیں دنیا کی زندگی کے فائدے کی غرض سے بدکاری پر مجبور نہ کرو۔ اور جو انہیں مجبور کروے تو اللہ تعالیٰ ان پر جبر کے بعد بخش دینے والا اور مہربانی کرنے والا ہے۔

اسی نے تو تمہارے لیے اپنے فضل و کرم سے دن رات مقرر کر دیے ہیں کہ تم رات میں آرام

وَجَعَلْنَا اللَّيْلَ وَالنَّهَارَ آيَتَيْنِ فَمَحْوُتَا آيَةِ اللَّيْلِ وَجَعَلْنَا آيَةَ النَّهَارِ مُبْصِرَةً لِّتَبْتَغُوا فَضْلًا مِّن رَّبِّكُمْ وَلِتَعْلَمُوا عَدَدَ السِّنِينَ وَالْحِسابِ ۚ وَكُلُّ شَيْءٍ فَعَلْنَاهُ تَفْصِيلًا ۝

(نہی اسراء نکل: ۱۲)

رَبِّكُمْ الَّذِي يُزْجِي لَكُمْ الْفُلْكَ فِي الْبَحْرِ لِيَتَّبِعُوا مِنْ فَضْلِهِ ۚ إِنَّهٗ كَانَ بِكُمْ رَحِيمًا ۝

(نہی اسراء نکل: ۶۶)

وَلِيَسْتَعْفِفَ الَّذِينَ لَا يَجِدُونَ نِكَاحًا حَتَّىٰ يُغْنِيَهُمُ اللَّهُ مِنْ فَضْلِهِ ۚ وَالَّذِينَ لَا يَتَّبِعُونَ الْكِتَابَ مِنَّا مَلَكَتْ أَيْمَانُكُمْ فَكَاتِبُوهُمْ إِنْ عِلِمْتُمْ فِيهِمْ خَيْرًا مَّالَهُمْ وَأَتَوْهُمْ مِّن مَّالِ اللَّهِ الَّذِي آتَاكُمْ ۚ وَلَا تُكْرِهُوا فَتَيَكُمْ عَلَى الْبِغَاءِ إِنْ أَرَدْتُمْ تَحَصُّنًا لِّتَبْتَغُوا عَرَضَ الْحَيٰوةِ الدُّنْيَا ۚ وَمَنْ يُكْرِهْهُمْ قَسَٰنَ اللَّهِ مِنْ بَعْدِ إِكْرَاهِهِمْ عَفْوَ رَحِيمٍ ۝

(النور: ۳۳)

وَمِنْ رَّحْمَتِهِ جَعَلَ لَكُمُ اللَّيْلَ وَالنَّهَارَ لِتَسْكُنُوا فِيهِ وَلِتَبْتَغُوا مِنْ فَضْلِهِ ۚ

لَعَلَّكُمْ تَشْكُرُونَ ۝ کرو اور دن میں اس کی بھیجی ہوئی روزی تلاش

کرو۔ یہ اس لیے کہ تم شکر ادا کرو۔ (القصص: ۷۳)

وَمِنَ الْآيَةِ أَنْ يُرْسِلَ الرِّيحَ مُبَشِّرَاتٍ وَ لِيَذِيقَكُمْ مِنْ رَحْمَتِهِ وَلِتَجْرِيَ الْفُلُكُ بِأَمْرِهِ وَلِتَبْتَغُوا مِنْ فَضْلِهِ وَلَعَلَّكُمْ تَشْكُرُونَ ۝ اس کی نشانوں میں سے خوشخبریاں دینے والی ہواؤں کو چلانا بھی ہے اس لیے کہ تمہیں اپنی رحمت کا مزہ چکھائے اور اس لیے کہ اس کے حکم سے کشتیاں چلیں اور اس لیے کہ اس کے فضل کو ڈھونڈو اور اس لیے کہ تم شکرگزاری کرو۔

(الروم: ۴۶)

وَمَا يَسْتَوِي الْبَحْرَانِ ۚ هَذَا عَذْبٌ فُرَاتٌ مَّا يَنْفَعُ شَرَابُهُ وَهَذَا مِلْحٌ أُجَاجٌ ۖ وَمِنْ كُلٍّ تَأْكُلُونَ لَحْمًا طَرِيًّا وَتَسْتَخْرِجُونَ حِلْيَةً تَلْبَسُونَهَا ۚ وَتَرَى الْفُلُكَ فِيهِ مَوَاجِرَ لِيَبْتَغُوا مِنْ فَضْلِهِ وَلَعَلَّكُمْ تَشْكُرُونَ ۝ اور برابر نہیں دو دریا یہ میٹھا ہے پیاس بجھاتا پینے میں خوشگوار اور یہ دوسرا کھاری ہے کڑوا۔ تم ان دونوں میں سے تازہ گوشت کھاتے ہو اور وہ زیورات نکالتے ہو جنہیں تم پہنتے ہو۔ اور آپ دیکھتے ہیں کہ بڑی بڑی کشتیاں پانی کو چیرنے پھاڑنے والی ان دریاؤں میں ہیں تاکہ تم اس کا فضل ڈھونڈو اور کیا عجب کہ تم اس کا شکر کرو۔

(فاطر: ۱۲)

الَّذِي سَخَّرَ لَكُمْ الْبَحْرَ لِيَجْرِيَ الْفُلُكَ فِيهِ بِأَمْرِهِ وَلِتَبْتَغُوا مِنْ فَضْلِهِ وَلَعَلَّكُمْ تَشْكُرُونَ ۝ اللہ ہی ہے جس نے تمہارے لیے دریا کو مطیع بنا دیا تاکہ اس کے حکم سے اس میں کشتیاں چلیں اور تم اس کا فضل تلاش کرو اور ممکن ہے کہ تم شکر

(الباقیہ: ۱۲)

بجلاؤ۔

فائدہ: ان آیات میں ”بتغوا“ کا دس بار ذکر ہے۔

۵۱۔ ”فضلاً“ کا دس بار ذکر

لَيْسَ عَلَيْكُمْ جُنَاحٌ أَنْ تَبْتَغُوا فَضْلًا مِنْ رَبِّكُمْ ۖ فَإِذَا أَفْضْتُمْ مِنْ عَرَفَتٍ فَأَذْكُرُوا اللَّهَ عِنْدَ الْمَشْعَرِ الْحَرَامِ ۖ وَادْكُرُوهُ كَمَا هَدَكُم ۚ وَإِنْ كُنْتُمْ مِنْ گناہ نہیں جب تم عرفات سے لوگو تو مشعر الحرام کے پاس ذکر الہی کرو اور اس کا ذکر کرو جیسے کہ اس نے تمہیں ہدایت دی۔ حالانکہ تم اس سے

لَيْسَ عَلَيْكُمْ جُنَاحٌ أَنْ تَبْتَغُوا فَضْلًا مِنْ رَبِّكُمْ ۖ فَإِذَا أَفْضْتُمْ مِنْ عَرَفَتٍ فَأَذْكُرُوا اللَّهَ عِنْدَ الْمَشْعَرِ الْحَرَامِ ۖ وَادْكُرُوهُ كَمَا هَدَكُم ۚ وَإِنْ كُنْتُمْ مِنْ

پہلے راہ بھولے ہوئے تھے۔

قَبْلَهُ لِمَنِ الضَّالِّينَ ۝

(البقرة: ۱۹۸)

شیطان تمہیں فقیری سے دھمکاتا ہے اور بے حیائی کا حکم دیتا ہے اور اللہ تعالیٰ تم سے اپنی بخشش اور فضل کا وعدہ کرتا ہے۔ اللہ تعالیٰ وسعت والا اور علم والا ہے۔

الشَّيْطَانُ يَعِدُكُمُ الْفَقْرَ وَيَأْمُرُكُم بِالْفَحْشَاءِ ۚ وَاللَّهُ يَعِدُكُم مَّغْفِرَةً مِّنْهُ وَفَضْلًا ۗ وَاللَّهُ وَاسِعٌ عَلِيمٌ ۝

(البقرة: ۲۶۸)

اے ایمان والو! اللہ تعالیٰ کے نشانوں کی بے حرمتی نہ کرو نہ ادب والے مہینوں کی، نہ حرم میں قربان ہونے والے اور پٹے پہنائے گئے جانوروں کی جو کعبہ کو جا رہے ہوں اور نہ ان لوگوں کو جو بیت اللہ کے قصد سے اپنے رب تعالیٰ کے فضل اور اس کی رضا جوئی کی نیت سے جا رہے ہوں، ہاں جب تم احرام اتار دو تو شکار کھیل سکتے ہو، اور جن لوگوں نے تمہیں مسجد حرام سے روکا تھا ان کی دشمنی تمہیں اس بات پر آمادہ نہ کرے کہ تم حد سے گزر جاؤ، نیکی اور پرہیزگاری میں ایک دوسرے کی امداد کرتے رہو اور گناہ اور ظلم و زیادتی میں مدد نہ کرو، اور اللہ تعالیٰ سے ڈرتے رہو، بے شک اللہ تعالیٰ سخت سزا دینے والا ہے۔

يَا أَيُّهَا الَّذِينَ آمَنُوا لَا تَحِلُّوا شَعَائِرَ اللَّهِ وَلَا الشُّهُرَ الْحَرَامَ وَلَا الْآلِهَةَ وَلَا آمِينَ الْبَيْتِ الْحَرَامِ يَتَّبِعُونَ فَضْلًا مِّن رَّبِّهِمْ وَرِضْوَانًا ۚ وَإِذَا حَلَلْتُمْ فَاصْطَادُوا ۚ وَلَا يَجْرِمَنَّكُمْ شَنَاٰنُ قَوْمٍ أَن صَلَّوْا بِكُمْ عَنِ الْمَسْجِدِ الْحَرَامِ أَن تَعْتَدُوا ۚ وَتَعَاوَنُوا عَلَى الْبِرِّ وَالتَّقْوَىٰ ۚ وَلَا تَعَاوَنُوا عَلَى الْإِثْمِ وَالْعُدْوَانِ ۚ وَاتَّقُوا اللَّهَ ۚ إِنَّ اللَّهَ شَدِيدُ الْعِقَابِ ۝

(المائدة: ۲)

ہم نے رات اور دن کو اپنی قدرت کے نشان بنائے ہیں رات کی نشانی کو تو ہم نے بے نور کر دیا ہے اور دن کی نشانی کو روشن بنایا ہے تاکہ تم اپنے رب کا فضل تلاش کر سکو اور اس لیے بھی کہ برسوں کا شمار اور حساب معلوم کر سکو اور ہر ہر چیز کو ہم نے خوب تفصیل سے بیان فرما دیا ہے۔

وَجَعَلْنَا اللَّيْلَ وَالنَّهَارَ آيَتَيْنِ فَمَحْوَتَا آيَةِ اللَّيْلِ وَجَعَلْنَا آيَةَ النَّهَارِ مُبْصِرَةً لِّيَتَّبِعُوا فَضْلًا مِّن رَّبِّكُمْ وَلِتَعْلَمُوا عَدَدَ الْيَسِينِ وَالْحِسَابِ ۚ وَكُلُّ شَيْءٍ فَصَّلْنَاهُ تَفْصِيلًا ۝

(نہی اسراء: ۱۲)

آپ مومنوں کو خوشخبری سنا دیجیے کہ ان کے لیے اللہ کی طرف سے بہت بڑا فضل ہے۔

وَبَشِّرِ الْمُؤْمِنِينَ بِأَنَّ لَهُم مِّنَ اللَّهِ فَضْلًا كَبِيرًا ۝

(الاحزاب: ۴۷)

اور ہم نے داؤد پر اپنا فضل کیا، اے پہاڑو! اس کے ساتھ رغبت سے تسبیح پڑھا کرو اور پرندوں کو بھی اور ہم نے اس کے لیے لوہا نرم کر دیا۔

وَلَقَدْ آتَيْنَا دَاوُدَ مِنَّا فَضْلًا ط يٰ جِبَالُ اَوْبِي مَعَهُ وَالطَّيْرَ ۚ وَآلَنَّا لَهُ الْحَدِيدَ ۝

(سبا: ۱۰)

یہ صرف تیرے رب کا فضل ہے۔ یہی ہے بڑی کامیابی۔

فَضْلًا مِّن رَّبِّكَ ط ذَلِكَ هُوَ الْفَوْزُ الْعَظِيمُ ۝

(الدخان: ۵۷)

محمد (صلی اللہ علیہ وسلم) اللہ کے رسول ہیں اور جو لوگ ان کے ساتھ ہیں کافروں پر سخت ہیں آپس میں رحمت ہیں، تو انہیں دیکھے گا کہ رکوع اور سجدے کر رہے ہیں اللہ تعالیٰ کے فضل اور رضا مندی کی جستجو میں ہیں، ان کا نشان ان کے چہروں پر سجدوں کے اثر سے ہے، ان کی یہی صفت تورات میں ہے اور ان کی صفت انجیل میں ہے، مثل اس کھیتی کے جس نے اپنا پٹھا نکالا پھر اُسے مضبوط کیا اور وہ موٹا ہو گیا پھر اپنی جڑ پر سیدھا کھڑا ہو گیا اور کسانوں کو خوش کرنے لگا تاکہ ان کی وجہ سے کافروں کو چڑائے، ان ایمان والوں اور شائستہ اعمال والوں سے اللہ نے بخشش کا اور بہت بڑے ثواب کا وعدہ کیا ہے۔

مُحَمَّدٌ رَسُولُ اللَّهِ ط وَالَّذِينَ مَعَهُ أَشِدَّاءُ عَلَى الْكُفَّارِ رُحَمَاءُ بَيْنَهُمْ تَرَاهُمْ رُكَّعًا سُجَّدًا يَبْتَغُونَ فَضْلًا مِّنَ اللَّهِ وَرِضْوَانًا نَّسِيَمَاهُمْ فِي وَجُوهِهِمْ مِّنْ أَثَرِ السُّجُودِ ط ذَلِكَ مَثَلُهُمْ فِي التَّوْرَةِ ط وَمَثَلُهُمْ فِي الْإِنْجِيلِ ط كَزَرْعٍ أَخْرَجَ شَطَاةً فَازَرَّهُ فَاسْتَغْلَظَ فَاسْتَوَىٰ عَلَىٰ سُوقِهِ يُعْجِبُ الزُّرَّاعَ لِيُغَيِّظَ بِهِمُ الْكُفَّارَ ط وَعَدَ اللَّهُ الَّذِينَ آمَنُوا وَعَمِلُوا الصَّالِحَاتِ مِنْهُمْ مَغْفِرَةً وَأَجْرًا عَظِيمًا ۝

(الف: ۲۹)

اللہ کے احسان و انعام سے اور اللہ جاننے والا اور با حکمت ہے۔

فَضْلًا مِّنَ اللَّهِ وَنِعْمَةً ط وَاللَّهُ عَلِيمٌ حَكِيمٌ ۝

(الحجرات: ۸)



(نے کا مال) ان مہاجر مسکینوں کے لیے ہے جو اپنے گھروں سے اور اپنے مالوں سے نکال دیئے گئے ہیں، وہ اللہ کے فضل اور اس کی رضا مندی کے طلب گار ہیں اور اللہ تعالیٰ کی اور اس کے رسول کی مدد کرتے ہیں، یہی راست باز لوگ ہیں۔

لِلْفُقَرَاءِ الْمُهَاجِرِينَ الَّذِينَ أُخْرِجُوا مِنْ دِيَارِهِمْ وَأَمْوَالِهِمْ يَبْتَغُونَ فَضْلًا مِنَ اللَّهِ وَرِضْوَانًا وَيَنْصَرُّونَ لِلَّهِ وَرَسُولِهِ ۖ أُولَٰئِكَ هُمُ الصَّادِقُونَ ۝

(الحشر: ۸)

فائدہ: ان آیات میں ”فضلاً“ کا دس بار ذکر ہے۔

## ۵۲۔ ”سریع“ کا دس بار ذکر

یہ وہ لوگ ہیں جن کے لیے ان کے اعمال کا حصہ ہے اور اللہ تعالیٰ جلد حساب لینے والا ہے۔

أُولَٰئِكَ لَهُمْ نَصِيبٌ مِّمَّا كَسَبُوا ۖ وَاللَّهُ سَرِيعُ الْحِسَابِ ۝

(البقرة: ۲۰۲)

بے شک اللہ تعالیٰ کے نزدیک دین اسلام ہی ہے، اور اہل کتاب نے اپنے پاس علم آجائے کے بعد آپس کی سرکشی اور حسد کی بنا پر ہی اختلاف کیا ہے اور اللہ تعالیٰ کی آیتوں کے ساتھ جو بھی کفر کرے اللہ تعالیٰ اس کا جلد حساب لینے والا ہے۔

إِنَّ الدِّينَ عِنْدَ اللَّهِ الْإِسْلَامُ ۚ وَمَا اخْتَلَفَ الَّذِينَ أُوْتُوا الْكِتَابَ إِلَّا مِنْ بَعْدِ مَا جَاءَهُمْ الْعِلْمُ بَغْيًا بَيْنَهُمْ ۚ وَمَنْ يَكْفُرْ بِآيَاتِ اللَّهِ فَإِنَّ اللَّهَ سَرِيعُ الْحِسَابِ ۝

(آل عمران: ۱۹)

یقیناً اہل کتاب میں سے بعض ایسے بھی ہیں جو اللہ تعالیٰ پر ایمان لاتے ہیں اور تمہاری طرف جو اتارا گیا ہے اور ان کی جانب جو نازل ہوا اس پر بھی۔ اللہ تعالیٰ سے ڈرتے ہیں اور اللہ تعالیٰ کی آیتوں کو تھوڑی تھوڑی قیمت پر بیچتے بھی نہیں۔ ان کا بدلہ ان کے رب کے پاس ہے۔

وَأَنَّ مِنْ أَهْلِ الْكِتَابِ لَمَنْ يُؤْمِنُ بِاللَّهِ وَمَا أُنْزِلَ إِلَيْكُمْ وَمَا أُنْزِلَ إِلَيْهِمْ خَاشِعِينَ لِلَّهِ لَا يَشْتَرُونَ بِآيَاتِ اللَّهِ ثَمَنًا قَلِيلًا ۖ أُولَٰئِكَ لَهُمْ أَجْرُهُمْ عِنْدَ رَبِّهِمْ ۚ إِنَّ اللَّهَ سَرِيعُ الْحِسَابِ ۝

(آل عمران: ۱۹۹)

یقیناً اللہ تعالیٰ جلد حساب لینے والا ہے۔

آپ سے دریافت کرتے ہیں کہ ان کے لیے کیا کچھ حلال ہے؟ آپ کہہ دیجیے کہ تمام پاک چیزیں تمہارے لیے حلال کی گئی ہیں، اور جن شکار کھیلنے والے جانوروں کو تم نے سدھا رکھا ہے یعنی جنہیں تم تھوڑا بہت وہ سکھاتے ہو جس کی تعلیم اللہ تعالیٰ نے تمہیں دے رکھی ہے۔ پس جس شکار کو وہ تمہارے لیے پکڑ کر روک رکھیں تو تم اس سے کھا لو اور اس پر اللہ تعالیٰ کے نام کا ذکر کر لیا کرو اور اللہ تعالیٰ سے ڈرتے رہو۔

اور وہ ایسا ہے جس نے تم کو زمین میں صاحب اختیار بنایا اور ایک کا دوسرے پر رتبہ بڑھایا تاکہ تم کو آزمائے اُن چیزوں میں جو تم کو دی ہیں۔ بالیقین آپ کا رب جلد سزا دینے والا ہے اور بالیقین وہ واقعی بڑی مغفرت کرنے والا مہربانی کرنے والا ہے۔

اور وہ وقت یاد کرنا چاہیے کہ آپ کے رب نے یہ بات بتلا دی کہ وہ ان یہود پر قیامت تک ایسے شخص کو ضرور مسلط کرتا رہے گا جو ان کو سزائے شدید کی تکلیف پہنچاتا رہے گا، بلاشبہ آپ کا رب جلد ہی سزا دے دیتا ہے اور بلاشبہ وہ واقعی بڑی مغفرت اور بڑی رحمت والا ہے۔

کیا وہ نہیں دیکھتے؟ کہ ہم زمین کو اس کے کناروں سے گھٹاتے چلے آ رہے ہیں۔ اللہ حکم کرتا ہے کوئی اس کے احکام پیچھے ڈالنے والا نہیں، وہ جلد حساب لینے والا ہے۔

يَسْأَلُونَكَ مَاذَا أُحِلَّ لَهُمْ ۖ قُلْ أُحِلَّ لَكُمُ الطَّيِّبُ ۚ وَمَا عَلَّمْتُم مِّنَ الْجَوَارِحِ مُكَلِّبِينَ تُعَلِّمُونَهُنَّ مِمَّا عَلَّمَكُمُ اللَّهُ ۚ فَكُلُوا مِمَّا أَمْسَكْنَ عَلَيْكُمْ وَاذْكُرُوا اسْمَ اللَّهِ عَلَيْهِ ۖ وَاتَّقُوا اللَّهَ ۚ إِنَّ اللَّهَ سَرِيعُ الْحِسَابِ ۝

(المائدہ: ۴)

وَهُوَ الَّذِي جَعَلَ لَكُمُ خَلِيفَ الْأَرْضِ وَرَفَعَ بَعْضَكُمْ فَوْقَ بَعْضٍ دَرَجَاتٍ لِّيَبْلُوَكُمْ فِي مَا آتَاكُمْ ۚ إِنَّ رَبَّكَ سَرِيعُ الْعِقَابِ ۖ وَإِنَّهُ لَغَفُورٌ رَّحِيمٌ ۝

(الانعام: ۱۶۵)

وَإِذْ تَادُنْ رَبُّكَ لِيَبْعَنَ عَلَيْهِمُ إِلَى يَوْمِ الْبَيْعَةِ مَن يُسْؤِمُهُمْ سُوءَ الْعَذَابِ ۚ إِنَّ رَبَّكَ لَسَرِيعُ الْعِقَابِ ۖ وَإِنَّهُ لَغَفُورٌ رَّحِيمٌ ۝

(الاعراف: ۱۶۷)

أَوَلَمْ يَرَوْا أَنَّا نَأْتِي الْأَرْضَ نَنْقُصُهَا مِنْ أَطْرَافِهَا ۚ وَاللَّهُ يَحْكُمُ لَا مُعَقِّبَ لِحُكْمِهِ ۚ وَهُوَ سَرِيعُ الْحِسَابِ ۝

(الرعد: ۳۱)

یہ اس لیے کہ اللہ تعالیٰ ہر شخص کو اس کے کیے ہوئے اعمال کا بدلہ دے۔ بے شک اللہ تعالیٰ کو حساب لیتے کچھ دیر نہیں لگنے کی۔

اور کافروں کے اعمال مثل اس چمکتی ہوئی ریت کے ہیں جو چٹیل میدان میں ہو جسے پیاسا شخص دور سے پانی سمجھتا ہے لیکن جب اس کے پاس پہنچتا ہے تو اسے کچھ بھی نہیں پاتا، ہاں اللہ کو اپنے پاس پاتا ہے جو اس کا حساب پورا پورا چکا دیتا ہے۔ اللہ بہت جلد حساب کر دینے والا ہے۔ آج ہر نفس کو اس کی کرنی کا پھل دیا جائے گا۔ آج کسی قسم کا ظلم نہیں۔ یقیناً اللہ تعالیٰ بہت جلد حساب کرنے والا ہے۔

لَيَجْزِي اللَّهُ كُلَّ نَفْسٍ مَّا كَسَبَتْ ۖ إِنَّ اللَّهَ سَرِيعُ الْحِسَابِ ۝

(ابراہیم: ۵۱)

وَالَّذِينَ كَفَرُوا أَعْمَالُهُمْ كَسَرَابٍ بِقِيعَةٍ يَحْسَبُهُ الظَّمَانُ مَاءً ۖ حَتَّىٰ إِذَا جَاءَهُ لَمْ يَجِدْهُ شَيْئًا وَوَجَدَ اللَّهَ عِنْدَهُ فُوفَةً ۖ حِسَابُهُ ۖ وَاللَّهُ سَرِيعُ الْحِسَابِ ۝

(النور: ۳۹)

الْيَوْمَ تُجْزَىٰ كُلُّ نَفْسٍ مِّمَّا كَسَبَتْ ۖ لَا ظُلْمَ الْيَوْمَ ۖ إِنَّ اللَّهَ سَرِيعُ الْحِسَابِ ۝

(المومن: ۱۷)

فائدہ: ان آیات میں ”سریع“ کا دس بار ذکر ہے۔

## ۵۳۔ ”العزت“ کا دس بار ذکر

اور جب اس سے کہا جائے کہ اللہ سے ڈر تو تکبر اور تعصب اسے گناہ پر آمادہ کر دیتا ہے۔ ایسے کیلئے بس جہنم ہی ہے اور یقیناً وہ بدترین جگہ ہے۔ جن کی یہ حالت ہے کہ مسلمانوں کو چھوڑ کر کافروں کو دوست بناتے پھرتے ہیں، کیا ان کے پاس عزت کی تلاش میں جاتے ہیں، (تو یا دیکھیں کہ) عزت تو ساری کی ساری اللہ تعالیٰ کے قبضہ میں ہے۔ اور آپ کو ان کی باتیں غم میں نہ ڈالیں۔ تمام تر غلبہ اللہ ہی کے لیے ہے وہ سستا جانتا ہے۔

وَإِذَا قِيلَ لَهُ اتَّقِ اللَّهَ أَخَذَتْهُ الْعِزَّةُ بِالْإِثْمِ فَحَسْبُهُ جَهَنَّمُ ۖ وَلَيْسَ الْمِهَادُ ۝

(البقرة: ۲۰۶)

الَّذِينَ يَتَّخِذُونَ الْكَافِرِينَ أَوْلِيَاءَ مِنْ دُونِ الْمُؤْمِنِينَ ۖ أَسِيفُونَ عِنْدَهُمُ الْعِزَّةُ فَإِنَّ الْعِزَّةَ لِلَّهِ جَمِيعًا ۝

(النساء: ۱۳۹)

وَلَا يَحْزُنُكَ قَوْلُهُمْ ۚ إِنَّ الْعِزَّةَ لِلَّهِ جَمِيعًا ۖ هُوَ السَّمِيعُ الْعَلِيمُ ۝

(یونس: ۶۵)

انہوں نے اپنی رسیاں اور کٹریاں ڈال دیں اور کہنے لگے عزتِ فرعون کی قسم! ہم یقیناً غالب ہی رہیں گے۔

فَالْقَوْمَ جَالَتْهُمُ وَعَصِيَّتُهُمْ وَقَالُوا بِعِزَّةِ  
فِرْعَوْنَ إِنَّا لَنَحْنُ الْغَالِبُونَ ۝

(الشعراء: ۴۴)

جو شخص عزت حاصل کرنا چاہتا ہو تو اللہ تعالیٰ ہی کی ساری عزت ہے، تمام تر سترے کلمات اسی کی طرف چڑھتے ہیں اور نیک عمل بھی جسے وہ بلند کرتا ہے، جو لوگ برائیوں کے داؤں گھات میں لگے رہتے ہیں ان کے لیے سخت تر عذاب ہے اور ان کا یہ مکر برباد ہو جائے گا۔

مَنْ كَانَ يُرِيدُ الْعِزَّةَ فَلِلَّهِ الْعِزَّةُ جَمِيعًا ۝  
إِلَيْهِ يَصْعَدُ الْكَلِمُ الطَّيِّبُ وَالْعَمَلُ  
الصَّالِحُ يَرْفَعُهُ ۝ وَالَّذِينَ يَمْكُرُونَ  
السَّيِّئَاتِ لَهُمْ عَذَابٌ شَدِيدٌ ۝ وَمَكْرُ  
أُولَئِكَ هُوَ يُبْزَرُ ۝

(فاطر: ۱۰)

پاک ہے آپ کا رب جو بہت بڑی عزت والا ہے ہر اس چیز سے جو شرک بیان کرتے ہیں۔ بلکہ کفار غرور و مخالفت میں پڑے ہوئے ہیں۔

سُبْحَنَ رَبِّكَ رَبِّ الْعِزَّةِ عَمَّا يَصِفُونَ ۝  
(الشُّفَعَاتِ: ۱۸۰)

بَلِ الَّذِينَ كَفَرُوا فِي عِزَّةٍ وَشِقَاقٍ ۝  
(ص: ۲)

یہ کہتے ہیں کہ اگر اب لوٹ کر مدینہ جائیں گے تو عزت والا وہاں سے ذلت والے کو نکال دے گا۔ تو عزت تو صرف اللہ تعالیٰ کے لیے اور اس کے رسول کے لیے اور ایمان داروں کے لیے ہے لیکن یہ منافق بے علم ہیں۔

يَقُولُونَ لَسِنُ رَاجِعًا إِلَى الْمَدِينَةِ  
لَنُخْرِجَنَّ الْأَعَزَّ مِنْهَا الْأَذَلَّ ۝ وَلِلَّهِ الْعِزَّةُ  
وَلِرَسُولِهِ وَلِلْمُؤْمِنِينَ وَلَكِنَّ الْمُنَافِقِينَ  
لَا يَعْلَمُونَ ۝

(النفاقون: ۸)

فائدہ: ان آیات میں ”العزت“ کا دس بار ذکر ہے۔

## ۵۴۔ ”زُيِّنَ“ دس بار ذکر

کافروں کے لیے دنیا کی زندگی خوب زینت دار کی گئی ہے وہ ایمان والوں سے ہنسی مذاق کرتے ہیں حالانکہ پرہیز گار لوگ قیامت کے

زُيِّنَ لِلَّذِينَ كَفَرُوا الْحَيَاةُ الدُّنْيَا  
وَيَسْخَرُونَ مِنَ الَّذِينَ آمَنُوا وَالَّذِينَ  
اتَّقَوْا فَوْقَهُمْ يَوْمَ الْقِيَمَةِ ۝ وَاللَّهُ يَرْزُقُ

دن ان سے اعلیٰ ہوں گے۔ اللہ تعالیٰ جسے چاہتا ہے بے حساب روزی دیتا ہے۔

مرغوب چیزوں کی محبت لوگوں کے لیے مزین کر دی گئی ہے، جیسے عورتیں اور بیٹے اور سونے اور چاندی کے جمع کیے ہوئے خزانے اور نشان دار گھوڑے اور چوپائے اور کھیتی، یہ دنیا کی زندگی کا سامان ہے اور لوٹنے کا اچھا ٹھکانہ تو اللہ تعالیٰ ہی کے پاس ہے۔

ایسا شخص جو پہلے مردہ تھا پھر ہم نے اس کو زندہ کر دیا اور ہم نے اس کو ایک ایسا نور دے دیا کہ وہ اس کو لیے ہوئے آدمیوں میں چلتا پھرتا ہے۔ کیا ایسا شخص اس شخص کی طرح ہو سکتا ہے جو تاریکیوں سے نکل ہی نہیں پاتا۔ اسی طرح کافروں کو ان کے اعمال خوشنما معلوم ہوا کرتے ہیں۔

مہینوں کا آگے پیچھے کر دینا فکر کی زیادتی ہے اس سے وہ لوگ گمراہی میں ڈالے جاتے ہیں جو کافر ہیں۔ ایک سال تو اسے حلال کر لیتے ہیں اور ایک سال اسی کو حرمت والا کر لیتے ہیں کہ اللہ نے جو حرمت رکھی ہے اس کے شمار میں تو موافقت کر لیں پھر اسے حلال بنالیں جسے اللہ نے حرام کیا ہے، انہیں ان کے بُرے کام بھلے دکھا دیے گئے ہیں اور قوم کفار کی اللہ رہنمائی نہیں فرماتا۔

اور جب انسان کو کوئی تکلیف پہنچتی ہے تو ہم کو پکارتا ہے لیٹے بھی، بیٹھے بھی، کھڑے بھی پھر جب ہم اس کی تکلیف اس سے ہٹا دیتے ہیں تو

مَنْ يَشَاءُ يَغْيِرْ حِسَابَ ۝

(البقرة: ۲۱۲)

زَيْنَ لِلنَّاسِ حُبُّ الشَّهَوَاتِ مِنَ النِّسَاءِ وَالْبَنِينَ وَالْقَنَاطِيرِ الْمُقَنْطَرَةِ مِنَ الذَّهَبِ وَالْفِضَّةِ وَالْخَيْلِ الْمُسَوَّمَةِ وَالْأَنْعَامِ وَالْحَرْثِ ۚ ذَٰلِكَ مَتَاعُ الْحَيَاةِ الدُّنْيَا ۗ وَاللَّهُ عِنْدَهُ حُسْنُ الْمَاٰبِ ۝

(آل عمران: ۱۴)

اَوْ مَنْ كَانَ مِنِّيَا فَآخِیْنُهُ وَجَعَلْنَا لَهُ نُورًا یَّمْشِیْ بِہِ فِی النَّاسِ کَمَنْ مِثْلُهُ فِی الظُّلُمٰتِ لَیْسَ بِخَارِجٍ مِنْہَا ۚ کَذٰلِکَ زَیْنٌ لِّلْکٰفِرِیْنَ مَا کَانُوْا یَعْمَلُوْنَ ۝

(الانعام: ۱۲۲)

اِنَّمَا النَّسِیءُ زِیَادَةٌ فِی الْکُفْرِ یُضَلُّ بِہِ الَّذِیْنَ کَفَرُوْا یُحِلُّوْهُ عَامًا وَّیُحَرِّمُوْهُ عَامًا لِّیُؤَاطِنُوْا عِدَّةَ مَا حَرَّمَ اللّٰهُ فَیَحِلُُّوْا مَا حَرَّمَ اللّٰهُ ۚ زَیْنٌ لَّہُمْ سُوْءٌ اَعْمَالِہِمُ ۚ وَاللّٰهُ لَا یَهْدِی الْقَوْمَ الْکٰفِرِیْنَ ۝

(التوبہ: ۳۷)

وَ اِذَا مَسَّ الْاِنْسَانَ الضُّرُّ دَعَا لِحَبِیْبَةٍ اَوْ قَاعِدًا اَوْ قَاتِلًا ۚ فَلَمَّا كَشَفْنَا عَنْہُ ضُرُّہٗ مَرَّ کَانَ لَمْ یَدْعُنَا اِلٰی ضَرِّہٖ ۚ

وہ ایسا ہو جاتا ہے کہ گویا اس نے اپنی تکلیف کے لیے جو اسے پہنچی تھی کبھی ہمیں پکارا ہی نہ تھا، ان حد سے نکلنے والوں کے اعمال ان کو اسی طرح مستحسن معلوم ہوتے ہیں۔

آیا وہ اللہ جو کہ خبر لینے والا ہے ہر شخص کی اس کے کیے ہوئے اعمال پر، ان لوگوں نے اللہ کے شریک ٹھہرائے ہیں کہہ دیجیے ذرا ان کے نام تو لو، کیا تم اللہ کو وہ باتیں بتاتے ہو جو وہ زمین میں جانتا ہی نہیں، یا صرف اوپری اوپری باتیں بنا رہے ہو، بات اصل یہ ہے کہ کفر کرنے والوں کو ان کے مکر بھلے سمجھائے گئے ہیں اور وہ صبح راہ سے روک دیئے گئے ہیں، اور جس کو اللہ گمراہ کر دے اس کو راہ دکھانے والا کوئی نہیں۔

کیا پس وہ شخص جس کے لیے اس کے بُرے اعمال مزین کر دیئے گئے ہیں پس وہ انہیں اچھا سمجھتا ہے یقیناً مانو کہ اللہ جسے چاہے گمراہ کرتا ہے اور جسے چاہے راہ راست دکھاتا ہے۔ پس آپ کو ان پر غم کھا کھا کر اپنی جان ہلاکت میں نہ ڈالنی چاہیے، یہ جو کچھ کر رہے ہیں اس سے یقیناً اللہ تعالیٰ بخوبی واقف ہے۔

دروازوں تک پہنچ جاؤں اور موسیٰ کے معبود کو جھانک لوں، مجھ کو تو کامل یقین ہے کہ وہ جھوٹا ہے اور اسی طرح فرعون کی بدکرداریاں اسے بھلی دکھائی گئیں اور راہ سے روک دیا گیا اور فرعون کی ہر حیلہ سازی تباہی میں ہی رہی۔

كَذَلِكَ زَيْنَ لِّلْمُتَسْرِفِينَ مَا كَانُوا يَعْمَلُونَ

(یونس: ۱۲)

أَفَمَنْ هُوَ قَاتِمٌ عَلَىٰ كُلِّ نَفْسٍ بِمَا كَسَبَتْ ۖ وَجَعَلُوا لِلَّهِ شُرَكَاءَ ۖ قُلْ سَمُّوهُمْ ۖ أَمْ تُنَبِّئُونَهُ بِمَا لَا يَعْلَمُ فِي الْأَرْضِ ۖ أَمْ بَيِّظَاهِرٍ مِنَ الْقَوْلِ ۖ بَلْ زَيْنَ لِلَّذِينَ كَفَرُوا مَكْرَهُمْ وَضَدُّوا عَنِ السَّبِيلِ ۖ وَمَنْ يُضْلِلِ اللَّهُ فَمَا لَهُ مِنْ هَادٍ

(الرعد: ۳۳)

أَفَمَنْ زَيْنَ لَهُ سُوءَ عَمَلِهِ قَرَآءَ حَسَنًا ۖ فَإِنَّ اللَّهَ يُضِلُّ مَنْ يَشَاءُ وَيَهْدِي مَنْ يُشَاءُ ۚ فَلَا تَذْهَبْ نَفْسُكَ عَلَيْهِمْ حَسْرَتٍ ۚ إِنَّ اللَّهَ عَلِيمٌ بِمَا يَصْنَعُونَ

(فاطر: ۸)

أَسْبَابَ السَّمَوَاتِ فَأَطَّلَعَ إِلَىٰ إِلَهِ مُوسَىٰ وَإِنِّي لَا أَظُنُّهُ كَاذِبًا ۖ وَكَذَلِكَ زَيْنَ لِّفِرْعَوْنَ سُوءَ عَمَلِهِ وَضَدُّ عَنِ السَّبِيلِ ۖ وَمَا كَيْدُ فِرْعَوْنَ إِلَّا فِي تَبَابٍ

(المومن: ۳۷)

کیا پس وہ شخص جو اپنے پروردگار کی طرف سے دلیل پر ہوا اس شخص جیسا ہو سکتا ہے؟ جس کے لیے اس کا بُرا کام زینت بنا دیا گیا ہو اور وہ اپنی نفسانی خواہشوں کا پیرو ہو۔

نہیں بلکہ تم نے تو یہ گمان کر رکھا تھا کہ پیغمبر اور مسلمانوں کو اپنے گھروں کی طرف لوٹ آنا قطعاً ناممکن ہے اور یہی خیال تمہارے دلوں میں رچ بس گیا تھا اور تم نے بُرا گمان کر رکھا تھا۔ دراصل تم لوگ ہو بھی ہلاکت والے۔

أَفَمَنْ كَانَ عَلَىٰ بَيِّنَةٍ مِّن رَّبِّهِ كَفَرَ زَيْنَ لَهُ سَوَاءُ عَمَلِهِ وَاتَّبَعُوا أَهْوَاءَهُمْ ۝  
(محمد: ۱۳)

بَلْ ظَنَنْتُمْ أَن لَّنْ يَنْقَلِبَ الرَّسُولُ وَالْمُؤْمِنُونَ إِلَىٰ أَهْلِيهِمْ أَبَدًا وَزَيْنَ ذَلِكَ فِي قُلُوبِكُمْ وَظَنَنْتُمْ ظَنًّا سَوْءًا وَكُنْتُمْ قَوْمًا بُورًا  
(الفتح: ۱۲)

فائدہ: ان آیات میں ”زین“ کا دس بار ذکر ہے۔

## ۵۵۔ ”اذنہ“ کا دس بار ذکر

در اصل لوگ ایک ہی گروہ تھے اللہ تعالیٰ نے نبیوں کو خوشخبریاں دیئے اور ڈرانے والا بنا کر بھیجا اور ان کے ساتھ سچی کتابیں نازل فرمائیں۔ تاکہ لوگوں کے ہر اختلافی امر کا فیصلہ ہو جائے اور صرف ان ہی لوگوں نے جو اسے دیئے گئے تھے۔ اپنے پاس دلائل آپکنے کے بعد آپس کے بغض و عناد کی وجہ سے اس میں اختلاف کیا۔ اس لیے اللہ پاک نے ایمان والوں کی اس اختلاف میں بھی حق کی طرف اپنی مشیت سے رہبری کی اور اللہ جس کو چاہے سیدگی راہ کی طرف رہبری کرتا ہے۔

اور شرک کرے والی عورتوں سے تاؤ تکیہ وہ ایمان نہ لائیں تم نکاح نہ کرو، ایماندار لونڈی بھی شرک

كَانَ النَّاسُ أُمَّةً وَاحِدَةً لَّكَ قَبْعَتُ اللَّهِ النَّبِيِّنَ مُبَشِّرِينَ وَمُنذِرِينَ ۖ وَأَنْزَلَ مَعَهُمُ الْكِتَابَ بِالْحَقِّ لِيَحْكُمَ بَيْنَ النَّاسِ فِي مَا اخْتَلَفُوا فِيهِ ۖ وَمَا اخْتَلَفَ فِيهِ إِلَّا الَّذِينَ أُوتُوهُ مِنْ بَعْدِ مَا جَاءَ تَهُمُ الْبَيِّنَاتُ بَغْيًا بَيْنَهُمْ ۚ فَهَدَى اللَّهُ الَّذِينَ آمَنُوا لِمَا اخْتَلَفُوا فِيهِ مِنَ الْحَقِّ بِإِذْنِهِ ۖ وَاللَّهُ يَهْدِي مَن يَشَاءُ إِلَىٰ صِرَاطٍ مُسْتَقِيمٍ ۝  
(البقرة: ۲۱۳)

وَلَا تَنْكِحُوا الْمُشْرِكَةَ حَتَّىٰ يُوْمِنَ ۖ وَلَا أَمَةً مُّؤْمِنَةً خَيْرٌ مِّنْ مُّشْرِكَةٍ وَلَوْ

کرنے والی آزاد عورت سے بہت بہتر ہے گو تمہیں مشرک ہی اچھی لگتی ہو اور نہ شرک کرنے والے مردوں کے نکاح میں اپنی عورتوں کو دو جب تک کہ وہ ایمان نہ لائیں ایماندار غلام آزاد مشرک سے بہتر ہے گو مشرک تمہیں اچھا لگے۔ یہ لوگ جہنم کی طرف بلا تے ہیں اور اللہ جنت کی طرف اور اپنی بخشش کی طرف اپنے حکم سے بلاتا ہے۔ وہ اپنی آیتیں لوگوں کیلئے بیان فرما رہا ہے تاکہ وہ نصیحت حاصل کریں۔

اللہ تعالیٰ ہی معبود برحق ہے جس کے سوا کوئی معبود نہیں۔ جو زندہ اور سب کا تھانے والا ہے جسے نہ ادگھ آئے نہ نیند۔ اس کی ملکیت میں زمین و آسمان کی تمام چیزیں ہیں۔ کون ہے جو اس کی اجازت کے بغیر اس کے سامنے شفاعت کر سکے۔ وہ جانتا ہے جو ان کے سامنے ہے اور جو ان کے پیچھے ہے اور وہ اس کے علم میں سے کسی چیز کا احاطہ نہیں کر سکتے مگر جتنا وہ چاہے۔ اس کی کرسی کی وسعت نے زمین و آسمان کو گھیر رکھا ہے۔ وہ اللہ تعالیٰ ان کی حفاظت سے نہ تھکتا اور نہ اکتاتا ہے۔ وہ تو بہت بلند اور بہت بڑا ہے۔

اللہ تعالیٰ نے تم سے اپنا وعدہ سچا کر دکھایا جبکہ تم اس کے حکم سے انہیں کاٹ رہے تھے۔ یہاں تک کہ جب تم نے پست ہمتی اختیار کی اور کام میں جھگڑنے لگے اور نافرمانی کی۔ اس کے بعد کہ اس نے تمہاری چاہت کی چیز تمہیں دکھا

أَعَجَبْتُكُمْ ۖ وَلَا تَنْكِحُوا الْمُشْرِكِينَ حَتَّىٰ يُؤْمِنُوا ۖ وَلِلْعَبْدِ مُؤْمِنٍ خَيْرٌ مِّنْ مُّشْرِكٍ وَلَوْ أَعْجَبَكُمْ ۚ أُولَٰئِكَ يَدْعُونَ إِلَى النَّارِ ۚ وَاللَّهُ يَدْعُو إِلَى الْجَنَّةِ وَالْمَغْفِرَةِ بِإِذْنِهِ ۖ وَيُبَيِّنُ لِلنَّاسِ لَعَلَّهُمْ يَتَذَكَّرُونَ ۝

(البقرة: ۲۲۱)

اللَّهُ لَا إِلَهَ إِلَّا هُوَ ۖ الْحَيُّ الْقَيُّومُ ۚ لَا تَأْخُذُهُ سِنَّةٌ وَلَا نَوْمٌ ۚ لَهُ مَا فِي السَّمٰوٰتِ وَمَا فِي الْأَرْضِ ۚ مَنْ ذَا الَّذِي يَشْفَعُ عِنْدَهُ إِلَّا بِإِذْنِهِ ۚ يَعْلَمُ مَا بَيْنَ أَيْدِيهِمْ وَمَا خَلْفَهُمْ ۖ وَلَا يُحِيطُونَ بِشَيْءٍ مِّنْ عِلْمِهِ إِلَّا بِمَا شَاءَ ۚ وَسِعَ كُرْسِيُّهُ السَّمٰوٰتِ وَالْأَرْضَ ۖ وَلَا يَئُودُهُ حِفْظُهُمَا ۚ وَهُوَ الْعَلِيُّ الْعَظِيمُ ۝

(البقرة: ۲۵۵)

وَلَقَدْ صَدَقَكُمُ اللَّهُ وَعْدَهُ إِذْ تَحُسُّونَهُمْ بِإِذْنِهِ ۖ حَتَّىٰ إِذَا فَتِلْتُمْ وَتَنَارَعْتُمْ فِي الْأَمْرِ وَعَصَيْتُم مِّنْ بَعْدِ مَا أَرَاكُمْ مَا تُحِبُّونَ ۖ مِّنْكُمْ مَّنْ يُرِيدُ الدُّنْيَا وَمِنْكُمْ مَّنْ يُرِيدُ الْآخِرَةَ ۖ ثُمَّ صَرَفَكُمْ عَنْهُمْ



لِيَسْتَلِيَكُمْ ؕ وَلَقَدْ عَفَا عَنْكُمْ ؕ وَاللَّهُ  
ذُو فَضْلٍ عَلَى الْمُؤْمِنِينَ ۝

جس کے ذریعہ سے اللہ تعالیٰ انہیں جو رضاءے رب کے درپے ہوں سلامتی کی راہیں بتلاتا ہے اور اپنی توفیق سے اندھیروں سے نکال کر نور کی طرف لاتا ہے اور راہِ راست کی طرف ان کی رہبری کرتا ہے۔

يَهْدِي بِهِ اللَّهُ مَنِ اتَّبَعَ رِضْوَانَهُ سُبُلَ  
السَّلَامِ وَيُخْرِجُهُم مِّنَ الظُّلُمَاتِ إِلَى  
النُّورِ بِإِذْنِهِ وَيَهْدِيهِمْ إِلَى صِرَاطٍ  
مُّسْتَقِيمٍ ٥

بلاشبہ تمہارا رب اللہ ہی ہے جس نے آسمانوں اور زمین کو چھ روز میں پیدا کر دیا پھر عرش پر قائم ہوا وہ ہر کام کی تدبیر کرتا ہے۔ اس کی اجازت کے بغیر کوئی اس کے پاس سفارش کرنے والا نہیں۔ ایسا اللہ تمہارا رب ہے سو تم اس کی عبادت کرو، کیا تم پھر بھی نہیں سمجھتے۔

إِنَّ رَبَّكُمُ اللَّهُ الَّذِي خَلَقَ السَّمَوَاتِ وَالْأَرْضَ فِي سِتَّةِ أَيَّامٍ ثُمَّ اسْتَوَىٰ عَلَى الْعَرْشِ يُدَبِّرُ الْأَمْرَ مَا مِنْ شَفِيعٍ إِلَّا مِنْ بَعْدِ إِذْ يُدْعَىٰ لِلَّهِ رَبِّكُمُ اللَّهُ رَبُّكُمْ فَاعْبُدُوهُ ۚ أَفَلَا تَذَكَّرُونَ ۝

(یونس: ۳)

جس دن وہ آجائے گی مجال نہ ہوگی کہ اللہ کی اجازت کے بغیر کوئی بات بھی کرے، سوان میں کوئی بد بخت ہوگا اور کوئی نیک بخت۔

يَوْمَ يَأْت لَا تَكَلِّمُ نَفْسٌ إِلَّا بِإِذْنِهِ ؕ  
فَمِنْهُمْ شَقِيٌّ وَسَعِيدٌ ۝

(سورہ: ۱۰۵)

کیا آپ نے نہیں دیکھا کہ اللہ ہی نے زمین کی تمام چیزیں تمہارے بس میں کر دی ہیں اور اس کے فرمان سے پانی میں چلتی ہوئی کشتیاں بھی۔ وہی آسمان کو تھامے ہوئے ہے کہ زمین پر اس کی پروا لگائے کے بغیر گر نہ پڑے۔ بے شک اللہ تعالیٰ لوگوں پر ناز و نفرت و نرمی کرنے والا مہربان ہے۔

أَلَمْ تَرَ أَنَّ اللَّهَ سَخَّرَ لَكُمْ مَّا فِى الْأَرْضِ  
وَالْقُلُوكَ تَجْرِى فِى الْبَحْرِ بِأَمْرِهُ ط  
وَيُمْسِكُ السَّمَاءَ أَنْ تَقَعَ عَلَى الْأَرْضِ  
إِلَّا بِإِذْنِهِ ط إِنَّ اللَّهَ بِالنَّاسِ لَرءُوفٌ  
رَحِيمٌ ٥

(الحج : ۶۵)

اور اللہ کے حکم سے اس کی طرف بلانے والا اور روشن چراغ۔

ناممکن ہے کہ کسی بندہ سے اللہ تعالیٰ کلام کرے مگر بطور وحی کے یا پردے کے پیچھے سے یا کسی فرشتہ کو بھیجے اور وہ اللہ کے حکم سے جو وہ چاہے وحی کرے۔ بیشک وہ بزرگ ہے حکمت والا ہے۔

وَدَاعِيَا إِلَى اللَّهِ بِإِذْنِهِ وَسِرَاجًا مُنِيرًا ۝  
(الاحزاب: ۴۶)

وَمَا كَانَ لِنَبِيٍّ أَنْ يَكْلِمَهُ اللَّهُ إِلَّا وَحْيًا أَوْ  
مِنْ وَرَآئِ حِجَابٍ أَوْ يُرْسِلَ رَسُولًا  
فَيُوحِيَ بِإِذْنِهِ مَا يَشَاءُ ۚ إِنَّهُ عَلَىٰ حَكِيمٍ  
(الشورى: ۵۱)

فائدہ: ان آیات میں ”اذنہ“ کا دس بار ذکر ہے۔

## ۵۶۔ ”احق“ کا دس بار ذکر

طلاق والی عورتیں اپنے آپ کو تین حیض تک روکے رکھیں، انہیں حلال نہیں کہ اللہ نے ان کے رحم میں جو پیدا کیا ہو اسے چھپائیں، اگر انہیں اللہ تعالیٰ پر اور قیامت کے دن پر ایمان ہو، اُن کے خاوند اس مدت میں انہیں لوٹا لینے کے پورے حق دار ہیں اگر ان کا ارادہ اصلاح کا ہو۔ عورتوں کے بھی ویسے ہی حق ہیں جیسے ان پر مردوں کے ہیں۔ اچھائی کے ساتھ، ہاں مردوں کو عورتوں پر فضیلت ہے۔ اور اللہ تعالیٰ غالب ہے حکمت والا ہے۔

اور انہیں ان کے نبی نے فرمایا کہ اللہ تعالیٰ نے طالوت کو تمہارا بادشاہ بنا دیا ہے، تو کہنے لگے بھلا اس کی ہم پر حکومت کیسے ہو سکتی ہے؟ اس سے تو بہت زیادہ حقدار بادشاہت کے ہم ہیں۔ اس کو تو مالی کشادگی بھی نہیں دی گئی۔ نبی نے فرمایا سنو،

وَالْمُطَلَّقَاتُ يَتَرَبَّصْنَ بِأَنْفُسِهِنَّ ثَلَاثَ  
قُرُوءٍ ۚ وَلَا يَحِلُّ لَهُنَّ أَنْ يَكْتُمْنَ مَا خَلَقَ  
اللَّهُ فِي أَرْحَامِهِنَّ إِنْ كُنَّ يُؤْمِنُ بِاللَّهِ  
وَالْيَوْمِ الْآخِرِ ۚ وَيَعُولُنَّ أَحَقُّ بِرَدِّهِنَّ  
فِي ذَٰلِكَ إِنْ أَرَادُوا إِصْلَاحًا ۚ وَلَهُنَّ  
مِثْلُ الَّذِي عَلَيْهِنَّ بِالْمَعْرُوفِ ۚ  
وَلِلرِّجَالِ عَلَىٰ نِسَائِهِمْ دَرَجَةٌ ۚ وَاللَّهُ عَزِيزٌ  
حَكِيمٌ ۝

(البقرة: ۲۲۸)

وَقَالَ لَهُمْ نَبِيُّهُمْ إِنَّ اللَّهَ قَدْ بَعَثَ لَكُمْ  
طَالُوتَ مَلِكًا ۚ قَالُوا أَنَّىٰ يَكُونُ لَهُ  
الْمُلْكُ عَلَيْنَا وَنَحْنُ أَحَقُّ بِالْمُلْكِ  
مِنْهُ وَلَمْ يَأْتِ سَعَةً مِنَ الْمَالِ ۚ قَالَ إِنَّ  
اللَّهَ ابْتَلَاكُمْ ۖ فَمَنْ شَرِبَ فَلَا يَأْكُلْ  
مِمَّا بَيْنَ يَدَيْهِ فَهُوَ شَرِيبٌ إِلَّا مَنِ

اللہ تعالیٰ نے اسی کو تم پر برگزیدہ کیا ہے۔ اور اسے علمی اور جسمانی برتری بھی عطا فرمائی ہے۔ بات یہ ہے کہ اللہ جسے چاہے اپنا ملک دے۔ اللہ تعالیٰ کسادگی والا اور علم والا ہے۔

الْعِلْمِ وَالْجِسْمِ ۖ وَاللَّهُ يُؤْتِي مُلْكَهُ مَنْ يَشَاءُ ۖ وَاللَّهُ وَاسِعٌ عَلِيمٌ ۝

(البقرة: ۲۴۷)

پھر اگر اس کی اطلاع ہو کہ وہ دونوں وصی کسی گناہ کے مرتکب ہوئے ہیں تو ان لوگوں میں سے جن کے مقابلہ میں گناہ کا ارتکاب ہوا تھا اور وہ شخص جو سب میں قریب تر ہیں جہاں وہ دونوں کھڑے ہوئے تھے یہ دونوں کھڑے ہوں پھر دونوں اللہ کی قسم کھائیں کہ بالیقین ہماری یہ قسم ان دونوں کی اس قسم سے زیادہ راست ہے اور ہم نے ذرا تجاوز نہیں کیا۔ ہم اس حالت میں سخت ظالم ہوں گے۔

فَإِنْ غَيْرَ عَلَىٰ أَنَّهُمَا اسْتَحَقَّا إِثْمًا فَآخَرُونَ يَقُومُونَ مَقَامَهُمَا مِنَ الَّذِينَ اسْتَحَقَّ عَلَيْهِمُ الْأَوْلَیْنِ فَيَقْسِمْنَ بِاللَّهِ لَشَهَادَتُنَا أَحَقُّ مِنْ شَهَادَتِهِمَا وَمَا اعْتَدَيْنَا لِمَلَّةٍ إِنَّا إِذَا لَمِنَ الظَّالِمِينَ ۝

(المائدة: ۱۰۷)

اور میں ان چیزوں سے کیسے ڈروں جن کو تم نے شریک بنایا ہے حالانکہ تم اس بات سے نہیں ڈرتے کہ تم نے اللہ کے ساتھ ایسی چیزوں کو شریک ٹھہرایا ہے جن پر اللہ تعالیٰ نے کوئی دلیل نازل نہیں فرمائی۔ سو ان دو جماعتوں میں سے امن کا زیادہ مستحق کون ہے اگر تم خبر رکھتے ہو۔

وَكَيْفَ أَخَافُ مَا أَشْرَكْتُكُمْ وَلَا تَخَافُونَ أَنَّكُمْ أَشْرَكْتُمْ بِاللَّهِ مَا لَمْ يُنَزَّلْ بِهِ عَلَيْكُمْ سُلْطَانًا ۖ فَآيُ الْقَرِیْنِ أَحَقُّ بِالْأَمْنِ ؕ إِن كُنْتُمْ تَعْلَمُونَ ۝

(الانعام: ۸۱)

تم ان لوگوں کی سرکوبی کے لیے کیوں تیار نہیں ہوتے جنہوں نے اپنے قسموں کو توڑ دیا اور پیغمبر کو جلاوطن کرنے کی فکر میں ہیں اور خود ہی اول بار انہوں نے تم سے چھڑکی ہے۔ کیا تم ان سے ڈرتے ہو، اللہ ہی زیادہ مستحق ہے کہ تم اس کا ڈر رکھو بشرطیکہ تم ایمان دار ہو۔

أَلَا تُقَابِلُونَ قَوْمًا نَكَثُوا أَيْمَانَهُمْ وَهَمُّوا بِإِخْرَاجِ الرَّسُولِ وَهُمْ بَدَّلُوكُمْ أَوَّلَ مَرَّةٍ ۖ اتَّخَذْتُمُوهُمْ ؕ فَالْأَنَّهُ أَحَقُّ أَن تَخْشَوْهُ إِنْ كُنْتُمْ مُؤْمِنِينَ ۝

(التوبة: ۱۳)

محض تمہیں خوش کرنے کے لیے تمہارے سامنے اللہ کی قسمیں کھا جاتے ہیں۔ حالانکہ اگر یہ ایمان دار ہوتے تو اللہ اور اس کا رسول رضامند کرنے کے زیادہ مستحق تھے۔

آپ اس میں کبھی کھڑے نہ ہوں البتہ جس مسجد کی بنیاد اول دن سے تقویٰ پر رکھی گئی ہے وہ اس لائق ہے کہ آپ اس میں کھڑے ہوں۔ اس میں ایسے آدمی ہیں کہ وہ خوب پاک ہونے کو پسند کرتے ہیں اور اللہ تعالیٰ خوب پاک ہونے والوں کو پسند کرتا ہے۔

آپ کہیے کہ تمہارے شرکاء میں کوئی ایسا ہے کہ امر حق کا راستہ بتلاتا ہو۔ آپ کہہ دیجیے کہ اللہ ہی امر حق کا راستہ بتلاتا ہو وہ زیادہ اتباع کے لائق ہے یا وہ شخص جس کو بے تزلزل خود ہی راستہ نہ سوجھے۔ پس تم کو کیا ہو گیا ہے۔ تم کیسی تجویزیں کرتے ہو۔ جب کہ تو اس شخص سے کہہ رہا تھا جس پر اللہ نے بھی انعام کیا اور تو نے بھی کہ تو اپنی بیوی کو آباد رکھ اور اللہ سے ڈر اور تو اپنے دل میں وہ بات چھپائے ہوئے تھا جسے اللہ ظاہر کرنے والا تھا اور تو لوگوں سے خوف کھاتا تھا اللہ تعالیٰ اس کا زیادہ حق دار تھا کہ اس سے ڈرے۔ پس جب کہ زید نے اس عورت سے اپنی غرض پوری کر لی ہم نے اسے تیرے نکاح میں دے دیا۔ تاکہ مسلمانوں پر اپنے لے پالکوں کی بیویوں کے بارے میں

يَحْلِفُونَ بِاللّٰهِ لَكُمْ لِيَرْضَوْكُمْ ؕ وَاللّٰهُ وَرَسُولُهُ اَحَقُّ اَنْ يَرْضَوْهُ اِنْ كَانُوا مُؤْمِنِينَ ۝

(التوبہ: ۶۲)

لَا تَقُمْ فِيْهِ اَبَدًا ۚ لَمَسْجِدَ اَيْسَسْ عَلٰى النَّفْثٰى مِنْ اَوَّلِ يَوْمٍ اَحَقُّ اَنْ تَقُوْمَ فِيْهِ ۚ فِيْهِ رِجَالٌ يُحِبُّوْنَ اَنْ يَتَطَهَّرُوْا ۚ وَاللّٰهُ يُحِبُّ الْمُطَهَّرِيْنَ ۝

(التوبہ: ۱۰۸)

قُلْ هَلْ مِنْ شُرَكَائِكُمْ مَنْ يُّهْدٰى اِلٰى الْحَقِّ ۚ قُلِ اللّٰهُ يُّهْدٰى لِلْحَقِّ ۚ اَفَمَنْ اَقَمَ يُّهْدٰى اِلٰى الْحَقِّ اَحَقُّ اَنْ يُبْعَ اَمَنْ لَا يُّهْدٰى اِلَّا اَنْ يُّهْدٰى ؕ فَمَا لَكُمْ لَنْ كَيْفَ تَحْكُمُوْنَ ۝

(یونس: ۳۵)

وَ اِذْ تَقُوْلُ لِلَّذِيْۤ اَنْعَمَ اللّٰهُ عَلَيْهِ وَاَنْعَمْتُ عَلَيْهِ اَمْسِكْ عَلَيْكَ زَوْجَكَ وَ اتَّقِ اللّٰهَ وَ تَخْشَى فِىْ نَفْسِكَ مَا اللّٰهُ مُبْدِيْهِ وَ تَخْشَى النَّاسَ ؕ وَاللّٰهُ اَحَقُّ اَنْ تَخْشٰهُ ۚ فَلَمَّا قَضٰى زَيْدٌ مِنْهَا وَطَرًا زَوَّجْنٰهَا لِكَيْ لَا يَكُوْنَ عَلَى الْمُؤْمِنِيْنَ حَرَجٌ فِىْۤ اَزْوَاجِ اَدْعِيَآئِهِمْ اِذَا قَضَوْا مِنْهُنَّ وَطَرًا ۚ وَ كَانَ اَمْرُ اللّٰهِ مَفْعُوْلًا ۝

(الاحزاب: ۳۷)

کسی طرح کی تنگی نہ رہے جب کہ وہ اپنا حجامی ان سے بھر لیں۔ اللہ کا یہ حکم تو ہو کر ہی رہنے والا تھا۔ جب کہ ان کافروں نے اپنے دلوں میں عار کو جگہ دی اور عار بھی جاہلیت کی۔ سو اللہ تعالیٰ نے اپنے رسول کو اور مومنین کو اپنی طرف سے تحمل عطا فرمایا اور اللہ تعالیٰ نے مسلمانوں کو تقویٰ کی بات پر جمائے رکھا اور وہ اس کے اہل اور زیادہ مستحق ہیں، اور اللہ تعالیٰ ہر چیز کو خوب جانتا ہے۔

إِذْ جَعَلَ الَّذِينَ كَفَرُوا فِي قُلُوبِهِمُ  
الْحَمِيَّةَ حَمِيَّةَ الْجَاهِلِيَّةِ فَأَنْزَلَ اللَّهُ  
سَكِينَتَهُ عَلَى رَسُولِهِ وَعَلَى الْمُؤْمِنِينَ  
وَأَلَزَمَهُمْ كَلِمَةَ التَّقْوَىٰ وَكَانُوا أَحَقُّ  
بِهَا وَأَهْلُهَا ۖ وَكَانَ اللَّهُ بِكُلِّ شَيْءٍ  
عَلِيمًا ۝

(الفق: ۲۶)

فائدہ: ان آیات میں ”احق“ کا دس بار ذکر ہے۔

## ۵۔ ”اولادکم“ کا دس بار ذکر

مائیں اپنی اولادوں کو دو سال کامل دودھ پلائیں جن کا ارادہ دودھ پلانے کی مدت بالکل پوری کرنے کا ہو اور جن کے بچے ہیں ان کے ذمہ ان کا روٹی کپڑا ہے جو مطابق دستور کے ہو۔ ہر شخص اتنی ہی تکلیف دیا جاتا ہے جتنی اس کی طاقت ہو۔ ماں کو اس کے بچہ کی وجہ سے یا باپ کو اس کی اولاد کی وجہ سے کوئی ضرر نہ پہنچایا جائے۔ وارث پر بھی اسی جیسی ذمہ داری ہے۔ پھر اگر دونوں (یعنی ماں باپ) اپنی رضا مندی اور باہمی مشورے سے دودھ چھڑانا چاہیں تو دونوں پر کچھ گناہ نہیں۔ اور اگر تمہارا ارادہ اپنی اولاد کو دودھ پلانے کا ہو تو بھی تم پر کوئی گناہ نہیں جب کہ تم ان کو مطابق دستور کے جو دیتا ہو وہ ان کے حوالے کر دو، اللہ

وَالْوَالِدَاتُ يُرْضِعْنَ أَوْلَادَهُنَّ حَوْلَيْنِ  
كَامِلَيْنِ لِمَنْ أَرَادَ أَنْ يُنِيمَ الرِّضَاعَةُ ۖ  
وَعَلَى الْمَوْلُودِ لَهُ رِزْقُهُنَّ وَكِسْوَتُهُنَّ  
بِالْمَعْرُوفِ ۖ لَا تُكَلَّفُ نَفْسٌ إِلَّا وُسْعَهَا  
ۖ لَا تُضَارَّ وَالِدَةٌ بِوَلَدِهَا وَلَا مَوْلُودٌ لَهُ  
بِوَلَدِهِ ۖ وَعَلَى الْوَارِثِ مِثْلُ ذَلِكَ ۚ  
فَإِنْ أَرَادَا فِصَالًا عَنْ تَرَاضٍ مِنْهُمَا  
وَتَشَاوُرٍ فَلَا جُنَاحَ عَلَيْهِمَا ۖ وَإِنْ أَرَدْتُمْ  
أَنْ تَسْتَزِعُوا أَوْلَادَكُمْ فَلَا جُنَاحَ عَلَيْكُمْ  
إِذَا سَلَّمْتُمْ مَا آتَيْتُم بِالْمَعْرُوفِ ۖ وَاتَّقُوا  
اللَّهَ وَاعْلَمُوا أَنَّ اللَّهَ بِمَا تَعْمَلُونَ  
بَصِيرٌ ۝

(البقرة: ۲۳۳)

تعالیٰ سے ڈرتے رہو اور جانتے رہو کہ اللہ تعالیٰ تمہارے اعمال کی دیکھ بھال کر رہا ہے۔

اللہ تعالیٰ تمہیں تمہاری اولاد کے بارے میں حکم کرتا ہے کہ ایک لڑکے کا حصہ دو لڑکیوں کے برابر ہے۔ اور اگر صرف لڑکیاں ہی ہوں اور دو سے زیادہ ہوں تو انہیں مال متروکہ کا دو تہائی ملے گا اور اگر ایک ہی لڑکی ہو تو اس کے لیے آدھا ہے اور میت کے ماں باپ میں سے ہر ایک کے لیے اس کے چھوڑے ہوئے مال کا چھٹا حصہ ہے، اگر اس (میت) کی اولاد ہو، اور اگر اولاد نہ ہو اور ماں باپ وارث ہوتے ہوں تو اس کی ماں کے لیے تیسرا حصہ ہے ہاں اگر میت کے کئی بھائی ہوں تو پھر اس کی ماں کا چھٹا حصہ ہے یہ حصہ اس وصیت (کی تکمیل) کے بعد ہیں جو مرنے والا کر گیا ہو یا ادائے قرض کے بعد، تمہارے باپ ہوں یا تمہارے بیٹے تمہیں نہیں معلوم کہ ان میں سے کون تمہیں نفع پہنچانے میں زیادہ قریب ہے۔ یہ حصے اللہ تعالیٰ کی طرف سے مقرر کردہ ہیں، بے شک اللہ تعالیٰ پورے علم اور کامل حکمتوں والا ہے۔

آپ کہیں کہ آؤ میں تم کو وہ چیزیں پڑھ کر سناؤں جن کو تمہارے رب نے تم پر حرام فرمادیا ہے وہ یہ کہ اللہ تعالیٰ کے ساتھ کسی چیز کو شریک مت ٹھیراؤ اور ماں باپ کے ساتھ احسان کرو اور اپنی اولاد کو افلاس کے سبب قتل مت کرو۔ ہم تم کو اور ان کو رزق دیتے ہیں اور بے حیائی کے جتنے طریقے

يُوصِيكُمُ اللَّهُ فِي أَوْلَادِكُمْ لِلذَّكَرِ مِثْلُ حَظِّ الْأُنثِيَيْنِ ۚ فَإِنْ كُنَّ نِسَاءً فَوْقَ اثْنَتَيْنِ فَلَهُنَّ ثُلُثَا مَا تَرَكَ ۚ وَإِنْ كَانَتْ وَاحِدَةً فَلَهَا النِّصْفُ ۚ وَلِأَبَوَيْهِ لِكُلِّ وَاحِدٍ مِّنْهُمَا السُّدُسُ مِمَّا تَرَكَ إِنْ كَانَ لَهُ وَلَدٌ ۚ وَلِذِي الْوَرِثَةِ أَبَوَاهُ فَلِلْأُمِّهِ الثُّلُثُ ۚ فَإِنْ كَانَ لَهُ إِخْوَةٌ فَلِلْأُمِّهِ السُّدُسُ مِنْ بَعْدِ وَصِيَّةٍ يُوصِي بِهَا أَوْ دَيْنٍ ۚ لِأَبَائِكُمْ وَلِأُمَّاتِكُمْ لَا تَلْزَمُونَ إِيَّاهُمْ أَقْرَبُ لَكُمْ نَفْعًا ۚ فَرِيضَةٌ مِنَ اللَّهِ ۚ إِنْ الَّتِي كَانَ عَلَيْهَا حَكِيمًا

(النساء: ۱۱)

قُلْ تَعَالَوْا أَتْلُ مَا حَرَّمَ رَبِّيَ عَلَيْكُمْ الْأَنْ تَشْرِكُوا بِهِ شَيْئًا وَبِالْوَالِدَيْنِ إِحْسَانًا ۚ وَلَا تَقْتُلُوا أَوْلَادَكُمْ مِنْ أَمْلَاقٍ ۚ نَحْنُ نَرِزُّكُمْ وَإِيَّاهُمْ ۚ وَلَا تَقْرَبُوا الْفَوَاحِشَ مَا ظَهَرَ مِنْهَا وَمَا بَطَنَ ۚ وَلَا تَقْتُلُوا النَّفْسَ الَّتِي حَرَّمَ اللَّهُ إِلَّا بِالْحَقِّ ۚ ذَلِكُمْ

ہیں ان کے پاس بھی مت جاؤ خواہ وہ علانیہ ہوں اور خواہ پوشیدہ، اور جس کا خون کرنا اللہ تعالیٰ نے حرام کر دیا ہے اس کو قتل مت کرو ہاں مگر حق کے ساتھ، اس کا تم کو تاکید حکم دیا ہے تاکہ تم سمجھو۔ اور تم اس بات کو جان رکھو کہ تمہارے اموال اور تمہاری اولاد ایک امتحان کی چیز ہے اور اس بات کو بھی جان رکھو کہ اللہ تعالیٰ کے پاس بڑا بھاری اجر ہے۔

اور مفلسی کے خوف سے اپنی اولادوں کو نہ مار ڈالو! ان کو اور تم کو ہم ہی روزی دیتے ہیں۔ یقیناً ان کا قتل کرنا کبیرہ گناہ ہے۔

اور تمہارے مال اور اولاد ایسے ہیں کہ تمہیں ہمارے پاس مرتبوں سے قریب کر دیں۔ ہاں جو ایمان لائیں اور نیک عمل کریں۔ ان کے لیے ان کے اعمال کا دوہرا اجر ہے اور وہ نڈرو بے خوف ہو کر بالا خانوں میں رہیں گے۔

تمہاری قرابتیں، رشتہ داریاں اور اولادیں تمہیں قیامت کے دن کام نہ آئیں گی، اللہ تعالیٰ تمہارے درمیان فیصلہ کر دے گا اور جو کچھ تم کر رہے ہو اسے اللہ خوب دیکھ رہا ہے۔

اے مسلمانو! تمہارے مال اور تمہاری اولاد تمہیں اللہ کے ذکر سے غافل نہ کر دے۔ اور جو ایسا کریں وہ بڑے ہی زیاں کار لوگ ہیں۔

وَضَعْنَاهُ بِهٖ لَعْنَتُكُمْ تَعْقِلُوْنَ ۝

(الانعام: ۱۵۱)

وَاعْلَمُوْا اَنَّهٗ اَمْوَالُكُمْ وَاَوْلَادُكُمْ فِتْنَةٌ ۚ وَاَنَّ اللّٰهَ عِنْدَهٗ اَجْرٌ عَظِيْمٌ ۝

(الانفال: ۲۸)

وَلَا تَقْتُلُوْا اَوْلَادَكُمْ خَشِيَةً اِمْلَاقٍ ۚ سَحَنُ نَّرْزُقْهُمْ وَاِيَّاكُمْ ۚ اِنْ قَتَلْتُمْ كَانَْ خَطَاً كَبِيْرًا ۝

(بنی اسرائیل: ۳۱)

وَمَا اَمْوَالُكُمْ وَلَا اَوْلَادُكُمْ بِاِلٰهِيْ تُقَرِّبُكُمْ عِنْدَنَا زُلْفٰی اِلَّا مَنْ اٰمَنَ وَعَمِلَ صٰلِحًا ۚ فَاُولٰٓئِكَ لَهُمْ جَزَآءُ الضَّعِیْفِ بِمَا عَمِلُوْا وَهُمْ فِی الْعُرْفِیْتِ اٰمِنُوْنَ ۝

(سبا: ۳۷)

لَنْ تَنْفَعَكُمْ اَرْحَامُكُمْ وَلَا اَوْلَادُكُمْ ۚ یَوْمَ الْقِیَمَةِ ۚ یَفْصَلُ بَیْنَكُمْ ۚ وَاللّٰهُ بِمَا تَعْمَلُوْنَ بَصِيْرٌ ۝

(الممتز: ۳)

یٰۤاَيُّهَا الَّذِیْنَ اٰمَنُوْا لَا تَلْهٰكُمْ اَمْوَالُكُمْ وَلَا اَوْلَادُكُمْ عَنْ ذِكْرِ اللّٰهِ ۚ وَمَنْ یُّفْعَلْ ذٰلِكَ فَاُولٰٓئِكَ هُمُ الْخٰسِرُوْنَ ۝

(المتفقون: ۹)

اے ایمان والو! تمہاری بعض بیویاں اور بعض بچے تمہارے دشمن ہیں خبردار ان سے ہوشیار رہنا اور اگر تم معاف کر دو اور درگزر کر جاؤ اور بخش دو تو اللہ تعالیٰ بخشنے والا مہربان ہے۔  
تمہارے مال اور اولاد تو سراسر تمہاری آزمائش ہیں۔ اور بہت بڑا اجر اللہ کے پاس ہے۔

يَا أَيُّهَا الَّذِينَ آمَنُوا إِنَّ مِنْ أَرْوَاجِكُمْ وَأَوْلَادِكُمْ عَدُوًّا لَكُمْ فَاحْذَرُواهُمْ ۚ وَإِنْ تَعَفَّوْا وَتَصَفَّحُوا وَتَغْفِرُوا فَإِنَّ اللَّهَ غَفُورٌ رَحِيمٌ ۝  
إِنَّمَا أَمْوَالُكُمْ وَأَوْلَادُكُمْ فِتْنَةٌ وَاللَّهُ عِنْدَهُ أَجْرٌ عَظِيمٌ ۝

(التغابن: ۱۵، ۱۴)

فائدہ: ان آیات میں ”اولادکم“ کا دس بار ذکر ہے۔

## ۵۸۔ ”متاعاً“ کا دس بار ذکر

اگر تم عورتوں کو بغیر ہاتھ لگائے اور بغیر مہر مقرر کیے طلاق دے دو تو بھی تم پر کوئی گناہ نہیں، ہاں انہیں کچھ نہ کچھ فائدہ دو۔ خوشحال اپنے انداز سے اور تنگدست اپنی طاقت کے مطابق اور دستور کے مطابق اچھا فائدہ دے، بھلائی کرنے والوں پر یہ لازم ہے۔

لَا جُنَاحَ عَلَيْكُمْ إِنْ طَلَقْتُمُ النِّسَاءَ مَا لَمْ تَمْسُوهُنَّ أَوْ تَفْرِضُوا لَهُنَّ فَرِيضَةً مَلْعَةً ۚ وَتَعَوَّضْنَ ۚ عَلَى الْمَوْسِعِ قَدْرَهُ وَعَلَى الْمُقْتِرِ قَدْرُهُ ۚ مَتَاعًا بِالْمَعْرُوفِ ۚ حَقًّا عَلَى الْمُحْسِنِينَ ۝

(البقرة: ۲۳۶)

جو لوگ تم میں سے فوت ہو جائیں اور بیویاں چھوڑ جائیں وہ وصیت کر جائیں کہ ان کی بیویاں سال بھر تک فائدہ اٹھائیں انہیں کوئی نہ نکالے۔ ہاں اگر وہ خود نکل جائیں تو تم پر اس میں کوئی گناہ نہیں جو وہ اپنے لیے اچھائی سے کریں۔ اللہ تعالیٰ غالب اور حکیم ہے۔

وَالَّذِينَ يَتَوَفَّوْنَ مِنْكُمْ وَيَعَرُّونَ أَرْوَاجًا مَلْعَةً ۚ وَصِيَّةً لِّأَرْوَاجِهِمْ مَتَاعًا إِلَى الْحَوْلِ غَيْرَ إِخْرَاجٍ فَإِنْ خَرَجْنَ فَلَا جُنَاحَ عَلَيْكُمْ فِي مَا فَعَلْنَ فِي أَنْفُسِهِنَّ مِنْ مَّعْرُوفٍ ۚ وَاللَّهُ عَزِيزٌ حَكِيمٌ ۝

(البقرة: ۲۴۰)

تمہارے لیے دریا کا شکار پکڑنا اور اس کا کھانا حلال کیا گیا ہے۔ تمہارے فائدہ کے واسطے

أَحِلَّ لَكُمْ صَيْدُ الْبَحْرِ وَطَعَامُهُ مَتَاعًا لَّكُمْ وَلِلسَّيَّارَةِ ۚ وَحُرِّمَ عَلَيْكُمْ



اور مسافروں کے واسطے اور خشکی کا شکار پکڑنا تمہارے لیے حرام کیا گیا ہے جب تک تم حالت احرام میں رہو اور اللہ تعالیٰ سے ڈرو جس کے پاس جمع کیے جاؤ گے۔

صَيْدَ الْبَرِّ مَا ذُمْتُمْ حُرْمًا ۖ وَاتَّقُوا اللَّهَ الَّذِي إِلَيْهِ تُحْشَرُونَ ۝  
(المائدہ: ۹۶)

اور یہ کہ تم لوگ اپنے گناہ اپنے رب سے معاف کراؤ پھر اسی کی طرف متوجہ رہو وہ تم کو وقت مقرر تک خوش عیشی دے گا اور ہر زیادہ عمل کرنے والے کو زیادہ ثواب دے گا۔ اور اگر تم لوگ اعراض کرتے رہے تو مجھ کو تمہارے لیے ایک بڑے دن کے عذاب کا اندیشہ ہے۔

وَأَنِ اسْتَغْفِرُوا رَبَّكُمْ ثُمَّ تُوبُوا إِلَيْهِ يُمַغْفِرْكُمْ مَتَاعًا حَسَنًا إِلَىٰ أَجَلٍ مُّسَمًّى وَيُؤْتِ كُلَّ ذِي فَضْلٍ فَضْلَهُ ۖ وَإِنْ تَوَلَّوْا فَإِنِّي أَخَافُ عَلَيْكُمْ عَذَابَ يَوْمٍ كَبِيرٍ ۝  
(حود: ۳)

اور اللہ تعالیٰ نے تمہارے لیے تمہارے گھروں میں سکونت کی جگہ بنا دی ہے اور اسی نے تمہارے لیے چوپایوں کی کھالوں کے گھر بنا دیئے ہیں جنہیں تم ہلکا پھلکا پاتے ہو اپنے کوچ کے دن اور اپنے ٹھہرنے کے دن بھی اور ان کی اون اور روؤں اور بالوں سے بھی اس نے بہت سے سامان اور ایک وقت مقررہ تک کے لیے فائدہ کی چیزیں بنا دیں۔

وَاللَّهُ جَعَلَ لَكُمْ مِنْ بُيُوتِكُمْ سَكَنًا وَجَعَلَ لَكُمْ مِنْ جُلُودِ الْأَنْعَامِ بُيُوتًا تَسْتَخِفُّونَهَا يَوْمَ ظَعْنِكُمْ وَيَوْمَ إِقَامَتِكُمْ ۖ وَمِنْ أَصْوَافِهَا وَأَوْبَارِهَا وَأَشْعَارِهَا أَثَاثًا وَمَتَاعًا إِلَىٰ حِينٍ ۝  
(النحل: ۸۰)

مسلمانو! جب تک تمہیں اجازت نہ دی جائے تم نبی کے گھروں میں نہ جایا کرو۔ کھانے کے لیے بھی اجازت کے بعد جاؤ۔ یہ نہیں کہ پہلے سے جا کر بیٹھ گئے اور کھانے کے پکنے کا انتظار کرتے رہے۔ بلکہ جب بلایا جائے جاؤ اور جب کھا چکو نکل کھڑے ہو، وہیں باتوں میں مشغول نہ ہو جایا کرو۔ نبی کو تمہاری یہ حرکت ناگوار گزرتی ہے لیکن وہ لحاظ کر جاتے ہیں اور اللہ تعالیٰ بیان حق میں کسی کا

يَا أَيُّهَا الَّذِينَ آمَنُوا لَا تَدْخُلُوا بُيُوتَ النَّبِيِّ إِلَّا أَنْ يُؤْذَنَ لَكُمْ إِلَىٰ طَعَامٍ غَيْرِ نَظِيرٍ إِلَيْهِ ۚ وَلَكِنْ إِذَا دُعِيتُمْ فَادْخُلُوا فَإِذَا طَعِمْتُمْ فَانْتَشِرُوا وَلَا مُسْتَأْنِسِينَ لِحَدِيثٍ ۖ إِنَّ ذَلِكُمْ كَانَ يُؤْذِي النَّبِيَّ فَيَسْتَحْيِي مِنْكُمْ ۚ وَاللَّهُ لَا يَسْتَحْيِي مِنَ الْحَقِّ ۖ وَإِذَا سَأَلْتُمُوهُنَّ مَتَاعًا فَسْأَلُوهُنَّ مِنْ وَرَاءِ حِجَابٍ ۚ ذَلِكُمْ

لحاظ نہیں کرتا۔ جب تم نبی کی بیویوں سے کوئی چیز طلب کرو تو پردے کے پیچھے سے طلب کرو۔ تمہارے اور ان کے دلوں کی کامل پاکیزگی یہی ہے۔ نہ تمہیں یہ جائز ہے کہ تم رسول کو تکلیف دو اور نہ تمہیں یہ حلال ہے کہ آپ کے بعد کسی وقت بھی آپ کی بیویوں سے نکاح کرو۔ یاد رکھو اللہ کے نزدیک یہ بہت بڑا گناہ ہے۔

لیکن ہم اپنی طرف سے رحمت کرتے ہیں اور ایک مدت تک کے لیے انہیں فائدہ دے رہے ہیں۔ ہم نے اسے سب نصیحت کیا ہے اور مسافروں کے فائدے کی چیز بنایا ہے۔

یہ سب تمہارے اور تمہارے جانوروں کے فائدے کے لیے ہیں۔ تمہارے استعمال و فائدہ کے لیے اور تمہارے چوپایوں کے لیے۔

أَطْهَرُ لِقُلُوبِكُمْ وَقُلُوبِهِمْ ۚ وَمَا كَانَ لَكُمْ أَنْ تُؤْذُوا رَسُولَ اللَّهِ وَلَا أَنْ تُنْكِحُوا زَوَاجَهُ مِنْ بَعْدِهِ أَبَدًا ۚ إِنَّ ذَٰلِكُمْ كَانَ عِنْدَ اللَّهِ عَظِيمًا ۝

(الاحزاب: ۵۳)

إِلَّا رَحْمَةً مِنَّا وَمَتَاعًا إِلَىٰ حِينٍ ۝

(النہین: ۲۳)

نَحْنُ جَعَلْنَاهَا تَذْكِرَةً وَمَتَاعًا لِلْمُقْوِينَ ۝

(الواقعة: ۷۳)

مَتَاعًا لَّكُمْ وَلِأَنْعَامِكُمْ ۝

(النازعات: ۳۳)

مَتَاعًا لَّكُمْ وَلِأَنْعَامِكُمْ ۝

(جس: ۳۲)

فائدہ: ان آیات میں ”متاعاً“ کا دس بار ذکر ہے۔

## ۵۹۔ ”ازواجہم“ کا دس بار ذکر

جو لوگ تم میں سے فوت ہو جائیں اور بیویاں چھوڑ جائیں وہ وصیت کر جائیں کہ ان کی بیویاں سال بھر تک فائدہ اٹھائیں انہیں کوئی نہ نکالے۔ ہاں اگر وہ خود نکل جائیں تو تم پر اس میں کوئی گناہ نہیں جو وہ اپنے لیے اچھائی سے کریں۔ اللہ تعالیٰ غالب اور حکیم ہے۔

وَالَّذِينَ يُتَوَفَّوْنَ مِنْكُمْ وَيَذَرُونَ أَزْوَاجًا مَلَٰئِكَةٌ وَصِيَّةٌ يَأْذُرُ أَجْهَهُمْ مَّتَاعًا إِلَىٰ الْحَوْلِ غَيْرِ إِخْرَاجٍ فَإِنْ خَرَجُنَّ فَلَا جُنَاحَ عَلَيْكُمْ فِي مَا فَعَلْنَ فِي أَنْفُسِهِنَّ مِنْ مَّعْرُوفٍ ۚ وَاللَّهُ عَزِيزٌ حَكِيمٌ ۝

(البقرة: ۲۴۰)

ہمیشہ رہنے کے باغات جہاں یہ خود جائیں گے اور ان کے باپ دادوں اور بیویوں اور اولادوں میں سے بھی جو نیکو کار ہوں گے۔ ان کے پاس فرشتے ہر ہر دروازے سے آئیں گے۔  
بجز اپنی بیویوں اور ملکیت کی لونڈیوں کے۔  
یقیناً یہ ملامتیوں میں سے نہیں ہیں۔

جو لوگ اپنی بیویوں پر بدکاری کی تہمت لگائیں اور ان کا کوئی گواہ بجز خود ان کی ذات کے نہ ہو تو ایسے لوگوں میں سے ہر ایک کا ثبوت یہ ہے کہ چار مرتبہ اللہ کی قسم کھا کر کہیں کہ وہ سچوں میں سے ہیں۔  
اے نبی! ہم نے تیرے لیے تیری وہ بیویاں حلال کر دی ہیں جنہیں تو ان کے مہر دے چکا ہے اور وہ لونڈیاں بھی جو اللہ تعالیٰ نے غنیمت میں تجھے دی ہیں اور تیرے چچا کی لڑکیاں اور پھوپھیوں کی بیٹیاں اور تیرے ماموں کی بیٹیاں اور تیری خالادوں کی بیٹیاں بھی جنہوں نے تیرے ساتھ ہجرت کی ہے اور وہ بالایمان عورت جو اپنا نفس نبی کو ہبہ کر دے یہ اس صورت میں کہ خود نبی بھی اس سے نکاح کرنا چاہیے۔ یہ خاص طور پر صرف تیرے لیے ہی ہے اور مومنوں کے لیے نہیں۔ ہم اسے بخوبی جانتے ہیں جو ہم نے ان پر ان کی بیویوں اور لونڈیوں کے بارے میں احکام مقرر کر رکھے ہیں۔ یہ اس لیے کہ تجھ پر حرج واقع نہ ہو۔  
اللہ تعالیٰ بہت بخشش اور بڑے رحم والا ہے۔

جَنَّتٍ عِذْنُ يَدْخُلُونَهَا وَمَنْ صَلَحَ مِنْ آبَائِهِمْ وَأَزْوَاجِهِمْ وَذُرِّيَّاتِهِمْ وَالْمَلَائِكَةُ يَدْخُلُونَ عَلَيْهِمْ مِنْ كُلِّ بَابٍ ۝  
(الرعد: ۲۳)  
إِلَّا عَلَىٰ أَزْوَاجِهِمْ أَوْ مَا مَلَكَتْ أَيْمَانُهُمْ فَإِنَّهُمْ غَيْرُ مَلُومِينَ ۝

(المومن: ۶)  
وَالَّذِينَ يَرْمُونَ أَزْوَاجَهُمْ وَلَمْ يَكُن لَّهُمْ شَهِدَاءُ إِلَّا أَنْفُسُهُمْ فَشَهَادَةُ أَحَدِهِمْ أَرْبَعُ شَهَادَاتٍ بِاللَّهِ ۖ إِنَّهُ لَمِنَ الصَّادِقِينَ ۝  
(النور: ۶)  
يَا أَيُّهَا النَّبِيُّ إِنَّا أَحْلَلْنَا لَكَ أَزْوَاجَكَ الَّتِي أَتَيْتَ أَجُورَهُنَّ وَمَا مَلَكَتْ يَمِينُكَ مِمَّا أَفَاءَ اللَّهُ عَلَيْكَ وَبَنَاتِ عَمِّكَ وَبَنَاتِ عَمَّتِكَ وَبَنَاتِ خَالَكَ وَبَنَاتِ خَالَتِكَ الَّتِي هَاجَرْنَ مَعَكَ وَامْرَأَةً مُؤْمِنَةً إِن وَهَبْتَ نَفْسَهَا لِلنَّبِيِّ إِنْ أَرَادَ النَّبِيُّ أَنْ يَسْتَنْكِحَهَا ۖ خَالِصَةً لَّكَ مِنْ دُونِ الْمُؤْمِنِينَ ۖ قَدْ عَلِمْنَا مَا فَرَضْنَا عَلَيْهِمْ فِي أَزْوَاجِهِمْ وَمَا مَلَكَتْ أَيْمَانُهُمْ لِكَيْلَا يَكُونَ عَلَيْكَ حَرَجٌ ۖ وَكَانَ اللَّهُ غَفُورًا رَحِيمًا ۝  
(الاحزاب: ۵۰)

وہ اور ان کی بیویاں سایوں میں مسہریوں پر تکیہ لگائے بیٹھے ہوں گے۔

هُم وَأَزْوَاجُهُمْ فِي ظِلِّ عَلَى  
الْأَرْوَاحِ مُتَكِنُونَ ۝

(النہل: ۵۶)

ظالموں کو اور ان کے ہمراہیوں کو اور جن جن کو وہ پرستش کرتے تھے ان سب کو جمع کر کے انہیں دوزخ کی راہ دکھا دو۔

أَحْشَرُوا الَّذِينَ ظَلَمُوا وَأَزْوَاجَهُمْ وَمَا  
كَانُوا يَعْبُدُونَ ۝

(الشع: ۲۲)

اے ہمارے رب! تو انہیں بھیجی والی جنتوں میں لے جا جن کا تو نے ان سے وعدہ کیا ہے اور ان کے باپ دادوں اور بیویوں اور اولادوں میں سے بھی ان سب کو جو نیک عمل ہیں۔ یقیناً تو تو غالب و باحکمت ہے۔

رَبَّنَا وَأَدْخِلْهُمْ جَنَّاتِ عَدْنِ الَّتِي  
وَعَدْتَهُمْ وَمَنْ صَلَّحَ مِنْ آبَائِهِمْ  
وَأَزْوَاجِهِمْ وَذُرِّيَّتِهِمْ إِنَّكَ أَنْتَ  
الْعَزِيزُ الْحَكِيمُ ۝

(المومن: ۸)

اور اگر تمہاری کوئی بیوی تمہارے ہاتھ سے نکل جائے اور کافروں کے پاس چلی جائے پھر تمہیں اس کے بدلے کا وقت مل جائے تو جن کی بیویاں چلی گئی ہیں انہیں ان کے اخراجات کے برابر ادا کر دو۔ اور اس اللہ سے ڈرتے رہو جس پر تم ایمان رکھتے ہو۔

وَإِنْ فَاتَكُمْ شَيْءٌ مِنْ أَزْوَاجِكُمْ إِلَى  
الْكُفَّارِ فَعَقَابْتُمْ فَاَتُوا الَّذِينَ ذَهَبَتْ  
أَزْوَاجُهُمْ مِنْكُمْ مَا آتَفَقُوا ۖ وَاتَّقُوا اللَّهَ  
الَّذِي أَنْتُمْ بِهِ مُؤْمِنُونَ ۝

(الممتد: ۱۱)

ہاں ان کی بیویوں اور لونڈیوں۔ بارے میں جن کے وہ مالک ہیں انہیں کوئی ممانعت نہیں۔

إِلَّا عَلَى أَزْوَاجِهِمْ أَوْ مَا مَلَكَتْ أَيْمَانُهُمْ  
فَأَنَّهُمْ غَيْرُ مُلْتَمِئِينَ ۝

(المعارف: ۳۰)

فائدہ: ان آیات میں ”ازواجہم“ کا دس بار ذکر ہے۔

۶۰۔ ایک آیت میں اللہ تعالیٰ کی صفات اور قدرت و عظمت پر دس کلمات

اللہ تعالیٰ ہی معبود برحق ہے جس کے سوا کوئی معبود نہیں جو زندہ اور سب کا تھانے والا ہے

أَلِلَّهِ لَا إِلَهَ إِلَّا هُوَ الْحَيُّ الْقَيُّومُ ۚ لَا  
تَأْخُذُهُ سِنَةٌ وَلَا نَوْمٌ ۚ لَهُ مَا فِي السَّمَوَاتِ

جسے نہ اونگھ آئے نہ نیند اس کی ملکیت میں زمین و آسمان کی تمام چیزیں ہیں۔ کون ہے جو اس کی اجازت کے بغیر اس کے سامنے شفاعت کر سکے۔ وہ جانتا ہے جو ان کے سامنے ہے اور جو ان کے پیچھے ہے اور وہ اس کے علم میں سے کسی چیز کا احاطہ نہیں کر سکتے مگر جتنا وہ چاہے اس کی کرسی کی وسعت نے زمین و آسمان کو گھیر رکھا ہے وہ اللہ تعالیٰ ان کی حفاظت سے نہ تھکتا اور نہ اکتاتا ہے وہ تو بہت بلند اور بہت بڑا ہے۔

وَمَا فِي الْأَرْضِ مِمَّنْ ذَا الَّذِي يَشْفَعُ عِنْدَهُ إِلَّا بِإِذْنِهِ ۚ يَعْلَمُ مَا بَيْنَ أَيْدِيهِمْ وَمَا خَلْفَهُمْ ۚ وَلَا يُحِيطُونَ بِشَيْءٍ مِّنْ عِلْمِهِ إِلَّا بِمَا شَاءَ ۚ وَسِعَ كُرْسِيُّهُ السَّمَاوَاتِ وَالْأَرْضَ ۚ وَلَا يَئُودُهُ حِفْظُهُمَا ۚ وَهُوَ الْعَلِيُّ الْعَظِيمُ ۝

(البقرة: ۲۵۵)

فائدہ: اس آیت میں اللہ تعالیٰ کی صفات اور قدرت وعظمت پر دس کلمات کا ذکر ہے۔

☆ اللہ لا الہ الا هو: اللہ تعالیٰ ہی معبود برحق ہے۔ اُس کے سوا کوئی معبود نہیں۔

☆ الحی القيوم: وہ ہمیشہ زندہ، قائم رکھنے والا ہے۔

☆ لا تاخذه سنة ولا نوم: اُس پر نہ اونگھ آتی ہے اور نہ نیند۔

☆ لَهُ مَا فِي السَّمَاوَاتِ وَمَا فِي الْأَرْضِ: اُس کا ہے جو کچھ آسمانوں میں ہے اور جو کچھ زمین میں ہے۔

☆ مَن ذَا الَّذِي يَشْفَعُ عِنْدَهُ إِلَّا بِإِذْنِهِ: کون ہے جو اُس کی اجازت کے بغیر اُس کے سامنے شفاعت کر سکے۔

☆ يَعْلَمُ مَا بَيْنَ أَيْدِيهِمْ وَمَا خَلْفَهُمْ: وہ جانتا ہے جو اُن کے سامنے ہے اور جو اُن کے پیچھے ہے۔

☆ وَلَا يُحِيطُونَ بِشَيْءٍ مِّنْ عِلْمِهِ إِلَّا بِمَا شَاءَ: اور وہ اس کے علم میں سے کسی چیز کا احاطہ نہیں کر سکتے مگر جتنا وہ چاہے۔

☆ وَسِعَ كُرْسِيُّهُ السَّمَاوَاتِ وَالْأَرْضَ: اُس کی کرسی کی وسعت نے آسمانوں اور زمین کو گھیر رکھا ہے۔

☆ وَلَا يَئُودُهُ حِفْظُهُمَا: ان دونوں کی حفاظت اس کے لیے کوئی تھکا دینے والا کام نہیں۔

☆ وَهُوَ الْعَلِيُّ الْعَظِيمُ: اور وہ بہت بلند وعظمت والا ہے۔

## ۶۱۔ ”اللہ لایہدی القوم الظالمین“ کا دس بار ذکر

کیا تو نے انہیں نہیں دیکھا جو سلطنت پا کر ابراہیم علیہ السلام سے ان کے رب کے بارے میں جھگڑ رہا تھا، جب ابراہیم علیہ السلام نے کہا کہ میرا رب تو وہ ہے جو جلاتا ہے اور مارتا ہے، وہ کہنے لگا میں بھی جلاتا اور مارتا ہوں، ابراہیم علیہ السلام نے کہا اللہ تعالیٰ سورج کو مشرق کی طرف سے لے آتا ہے تو اسے مغرب کی جانب سے لے آ۔ اب تو وہ کافر بھونچکا رہ گیا اور اللہ تعالیٰ ظالموں کو ہدایت نہیں دیتا۔

اللہ تعالیٰ ان لوگوں کو کیسے ہدایت دے گا جو اپنے ایمان لانے اور رسول کی حقانیت کی گواہی دینے اور اپنے پاس روشن دلیلیں آ جانے کے بعد کافر ہو جائیں، اللہ تعالیٰ ایسے بے انصاف لوگوں کو راہ راست پر نہیں لاتا۔

اے ایمان والو! تم یہود و نصاریٰ کو دوست نہ بناؤ یہ تو آپس میں ہی ایک دوسرے کے دوست ہیں۔ تم میں سے جو بھی ان میں سے کسی سے دوستی کرے وہ بے شک انہیں میں سے ہے، ظالموں کو اللہ تعالیٰ ہرگز راہ راست نہیں دکھاتا۔

اور انٹ میں دو قسم اور گائے میں دو قسم، آپ کیسے کہہ کر اللہ تعالیٰ نے ان دونوں نروں کو حرام کیا ہے یا دونوں مادوں کو یا اس کو جس کو دونوں مادہ پیٹ میں لیے ہوئے ہوں، کیا تم حاضر تھے جس وقت اللہ تعالیٰ نے تم کو اس کا حکم دیا، تو اس سے

أَلَمْ تَرَ إِلَى الَّذِي حَاجَّ إِبْرَاهِيمَ فِي رَبِّهِ أَنْ آتَاهُ اللَّهُ الْمُلْكَ ۖ إِذْ قَالَ إِبْرَاهِيمُ رَبِّيَ الَّذِي يُحْيِي وَيُمِيتُ ۚ قَالَ أَنَا أُحْيِي وَأُمِيتُ ۚ قَالَ إِبْرَاهِيمُ فَإِنَّ اللَّهَ يَأْتِي بِالسَّمْسِ مِنَ الْمَشْرِقِ فَأْتِ بِهَا مِنَ الْمَغْرِبِ فَبُهِتَ الَّذِي كَفَرَ ۗ وَاللَّهُ لَا يَهْدِي الْقَوْمَ الظَّالِمِينَ ۝

(البقرة: ۲۵۸)

كَيْفَ يَهْدِي اللَّهُ قَوْمًا كَفَرُوا بَعْدَ إِيمَانِهِمْ وَشَهِدُوا أَنَّ الرُّسُولَ حَقٌّ وَجَاءَهُمُ الْبَيِّنَاتُ ۗ وَاللَّهُ لَا يَهْدِي الْقَوْمَ الظَّالِمِينَ ۝

(آل عمران: ۸۶)

يَا أَيُّهَا الَّذِينَ آمَنُوا لَا تَتَّخِذُوا الْيَهُودَ وَالنَّصَارَىٰ أَوْلِيَاءَ ۚ بَعْضُهُمْ أَوْلِيَاءُ بَعْضٍ ۚ وَمَنْ يَتَوَلَّهُمْ فَيَتَوَلَّاهُمْ فَإِنَّهُ مِنْهُمْ ۗ إِنَّ اللَّهَ لَا يَهْدِي الْقَوْمَ الظَّالِمِينَ ۝

(المائدة: ۵۱)

وَمِنَ الْإِبِلِ اثْنَيْنِ وَمِنَ الْبَقَرِ اثْنَيْنِ ۖ قُلْ آلَّذَاكِرِينَ حَرَّمَ أَمْ الْإُنثَيْنِ أَمْ أَسْتَمَلْتُ عَلَيْهِ أَرْحَامَ الْإُنثَيْنِ ۖ أَمْ كُنْتُمْ شُهَدَاءَ إِذْ وَضَعَكُمُ اللَّهُ فِيهِذَا ۖ فَمَنْ أَظْلَمُ مِمَّنِ افْتَرَىٰ عَلَى اللَّهِ كَذِبًا لِّيُضِلَّ النَّاسَ بِغَيْرِ

زیادہ کون عالم ہوگا جو اللہ تعالیٰ پر بلا دلیل جھوٹی تہمت لگائے تاکہ لوگوں کو گمراہ کرے۔ یقیناً اللہ تعالیٰ عالم لوگوں کو راستہ نہیں دکھاتا۔

کیا تم نے حاجیوں کو پانی پلا دینا اور مسجد حرام کی خدمت کرنا اس کے برابر کر دیا ہے جو اللہ پر اور آخرت کے دن پر ایمان لائے اور اللہ کی راہ میں جہاد کیا، یہ اللہ کے نزدیک برابر کے نہیں اور اللہ تعالیٰ بے انصافوں کو راہ نہیں دکھاتا ہے۔

پھر آیا ایسا شخص بہتر ہے جس نے اپنی عمارت کی بنیاد اللہ سے ڈرنے پر اور اللہ کی خوشنودی پر رکھی ہو، یا وہ شخص کہ جس نے اپنی عمارت کی بنیاد کسی گھائی کے کنارے پر جو کہ گرنے ہی کو ہو، رکھی ہو، پھر وہ اس کو لے کر آتش دوزخ میں گر پڑے؟ اور اللہ تعالیٰ ایسے ظالموں کو سمجھ ہی نہیں دیتا۔

پھر اگر یہ تیری نہ مانیں تو تو یقین کر لے کہ یہ صرف اپنی خواہش کی پیروی کر رہے ہیں اور اس سے بڑھ کر بہکا ہوا کون ہے؟ جو اپنی خواہش کے پیچھے پڑا ہوا ہو بغیر اللہ کی رہنمائی کے، بیشک اللہ تعالیٰ ظالم لوگوں کو ہدایت نہیں دیتا۔

آپ کہہ دیجیے اگر یہ قرآن اللہ ہی کی طرف سے ہو اور تم نے اسے نہ مانا ہو اور بنی اسرائیل کا ایک گواہ اس جیسی کی گواہی بھی دے چکا ہو اور وہ ایمان بھی لا چکا ہو اور تم نے سرکشی کی ہو تو بے شک اللہ تعالیٰ ستمگر گردہ کو راہ نہیں دکھاتا۔

عَلِمَ ۚ إِنَّ اللَّهَ لَا يَهْدِي الْقَوْمَ الظَّالِمِينَ ۝  
(الانعام: ۱۲۳)

أَجَعَلْتُمْ سِقَايَةَ الْحَاجِّ وَعِمَارَةَ الْمَسْجِدِ الْحَرَامِ كَمَنْ آمَنَ بِاللَّهِ وَالْيَوْمِ الْآخِرِ وَجَهَدَ فِي سَبِيلِ اللَّهِ ۚ لَا يَسْتَوُونَ عِنْدَ اللَّهِ ۚ وَاللَّهُ لَا يَهْدِي الْقَوْمَ الظَّالِمِينَ ۝

(التوبہ: ۱۹)

أَقَمْنَا بُنْيَانَهُ عَلَى ثَقْوَىٰ مِنَ اللَّهِ وَرِضْوَانٍ خَيْرٍ أَمْ مَنْ أَسَسَ بُنْيَانَهُ عَلَىٰ شَفَا جُرُفٍ هَارٍ فَانْهَارَ بِهِ فِي نَارِ جَهَنَّمَ ۚ وَاللَّهُ لَا يَهْدِي الْقَوْمَ الظَّالِمِينَ ۝  
(التوبہ: ۱۰۹)

فَإِنْ لَّمْ يَسْتَجِيبُوا لَكَ فَاعْلَمْ أَنَّمَا يَتَّبِعُونَ أَهْوَاءَهُمْ ۚ وَمَنْ أَضَلُّ مِمَّنِ اتَّبَعَ هَوَاهُ بِغَيْرِ هُدًى مِنَ اللَّهِ ۚ إِنَّ اللَّهَ لَا يَهْدِي الْقَوْمَ الظَّالِمِينَ ۝

(القصص: ۵۰)

قُلْ أَرَأَيْتُمْ إِنْ كَانَ مِنَ عِنْدِ اللَّهِ وَكَفَرْتُمْ بِهِ وَشَهِدَ شَاهِدٌ مِّنْ بَنِي إِسْرَائِيلَ عَلَىٰ مِثْلِهِ فَأَمَنْ وَاسْتَكْبَرْتُمْ ۚ إِنَّ اللَّهَ لَا يَهْدِي الْقَوْمَ الظَّالِمِينَ ۝

(الاحقاف: ۱۰)

اس شخص سے زیادہ ظالم اور کون ہوگا جو اللہ پر جھوٹا فترا باندھے حالانکہ وہ اسلام کی طرف بلایا جاتا ہے اور اللہ ایسے ظالموں کو ہدایت نہیں کرتا۔

جن لوگوں کو تورات پر عمل کرنے کا حکم دیا گیا پھر انہوں نے اس پر عمل نہیں کیا ان کی مثال اس گدھے کی سی ہے جو بہت سی کتابیں لادے ہو۔ اللہ کی باتوں کو جھٹلانے والوں کی بڑی بُری مثال ہے۔ اللہ ایسے ظالموں کو ہدایت نہیں دیتا۔

وَمَنْ أَظْلَمُ مِمَّنِ افْتَرَىٰ عَلَى اللَّهِ الْكَذِبَ وَهُوَ يُدْعَىٰ إِلَى الْإِسْلَامِ ۗ وَاللَّهُ لَا يَهْدِي الْقَوْمَ الظَّالِمِينَ ۝

(القصف: ۷)

مَثَلُ الَّذِينَ حُمِلُوا التَّوْرَةَ ثُمَّ لَمْ يَحْمِلُوهَا كَمَثَلِ الْحِمَارِ يَحْمِلُ أَسْفَارًا بِنَسْ مَثَلُ الْقَوْمِ الَّذِينَ كَذَّبُوا بِآيَاتِ اللَّهِ ۗ وَاللَّهُ لَا يَهْدِي الْقَوْمَ الظَّالِمِينَ ۝

(الحج: ۵)

فائدہ: ان آیات میں ”اللہ لا یھدی القوم الظالمین“ کا دس بار ذکر ہے۔

## ۶۲۔ ”غنی حمید“ کا دس بار ذکر

اے ایمان والو! اپنی پاکیزہ کمانی میں سے اور زمین میں سے تمہارے لیے ہماری نکالی ہوئی چیزوں میں سے خرچ کرو۔ ان میں سے بُری چیزوں کے خرچ کرنے کا قصد نہ کرنا، جسے تم خود لینے والے نہیں ہو، ہاں اگر آنکھیں بند کر لو تو، اور جان لو کہ اللہ تعالیٰ بے پروا اور خوبیوں والا ہے۔

زمین اور آسمانوں کی ہر ہر چیز اللہ تعالیٰ ہی کی ملکیت میں ہے اور واقعی ہم نے ان لوگوں کو جو تم سے پہلے کتاب دیئے گئے تھے اور تم کو بھی یہی حکم کیا ہے کہ اللہ سے ڈرتے رہو۔ اور اگر تم کفر کرو تو یاد رکھو کہ اللہ کے لیے ہے جو کچھ آسمانوں میں ہے اور جو کچھ زمین میں ہے اور اللہ بہت بے نیاز و تعریف کیا گیا ہے۔

يَا أَيُّهَا الَّذِينَ آمَنُوا أَنْفِقُوا مِنْ طَيِّبَاتِ مَا كَسَبْتُمْ وَمِمَّا أَخْرَجْنَا لَكُمْ مِنَ الْأَرْضِ وَلَا تَيَمَّمُوا الْخَبِيثَ مِنْهُ تُنْفِقُونَ وَلَسْتُمْ بِآخِذِيهِ إِلَّا أَنْ تُغْمِضُوا فِيهِ ۗ وَاللَّهُ غَنِيٌّ حَمِيدٌ ۝

(البقرة: ۲۶۷)

يَا أَيُّهَا الَّذِينَ آمَنُوا أَنْفِقُوا فِي السَّمَوَاتِ وَمَا فِي الْأَرْضِ ۚ وَصِيًّا الَّذِينَ أُوتُوا الْكِتَابَ مِنْ قَبْلِكُمْ وَإِسَّاكُم ۚ إِنَّ اتَّقُوا اللَّهَ ۚ وَإِنْ كَفَرُوا فَإِنَّ لِلَّهِ مَا فِي السَّمَوَاتِ وَمَا فِي الْأَرْضِ ۗ وَكَانَ اللَّهُ غَنِيًّا حَمِيدًا ۝

(النساء: ۱۳۱)



موسیٰ نے کہا کہ اگر تم سب اور روئے زمین کے تمام انسان اللہ کی ناشکری کریں تو بھی اللہ بے نیاز اور تعریفوں والا ہے۔

آسمان وزمین میں جو کچھ ہے اسی کا ہے اور یقیناً اللہ وہی ہے بے نیاز اور تعریفوں والا۔

اور ہم نے یقیناً لقمان کو حکمت دی تھی کہ تو اللہ تعالیٰ کا شکر کر۔ ہر شکر کرنے والا اپنے ہی نفع کے لیے شکر کرتا ہے۔ جو بھی ناشکری کرے وہ جان لے کہ اللہ تعالیٰ بے نیاز اور تعریفوں والا ہے۔

آسمانوں میں اور زمین میں جو کچھ ہے وہ سب اللہ ہی کا ہے، یقیناً اللہ تعالیٰ بہت بے نیاز اور سزاوارِ حمد و ثنا ہے۔

اے لوگو! تم اللہ کے محتاج ہو اور اللہ بے نیاز خویوں والا ہے۔

جو خود بھی بخل کریں اور دوسروں کو بھی بخل کی تعلیم دیں۔ سنو! جو بھی منہ پھیرے اللہ بے نیاز اور سزاوارِ حمد و ثنا ہے۔

یقیناً تمہارے لیے ان میں نیک نمونہ اور عمدہ پیروی ہے خاص کر ہر اس شخص کے لیے جو اللہ کی اور قیامت کے دن کی ملاقات کا اعتقاد رکھتا ہو اور اگر کوئی روگردانی کرے تو اللہ تعالیٰ بالکل بے پرواہ ہے اور سزاوارِ حمد و ثنا ہے۔

وَقَالَ مُوسَىٰ إِنَّ تَكْفُرُوا أَنْتُمْ وَمَنْ فِي الْأَرْضِ جَمِيعًا لَا فَإِنَّ اللَّهَ لَغَنِيٌّ حَمِيدٌ ۝

(ابراہیم: ۸)

لَهُ مَا فِي السَّمَوَاتِ وَمَا فِي الْأَرْضِ ۖ وَإِنَّ اللَّهَ لَهُوَ الْغَنِيُّ الْحَمِيدُ ۝

(الحج: ۶۳)

وَلَقَدْ آتَيْنَا لُقْمَانَ الْحِكْمَةَ أَنْ اشْكُرْ لِلَّهِ ۖ وَمَنْ يَشْكُرْ فَإِنَّمَا يَشْكُرُ لِنَفْسِهِ ۖ وَمَنْ كَفَرَ فَإِنَّ اللَّهَ غَنِيٌّ حَمِيدٌ ۝

(لقمن: ۱۲)

لِلَّهِ مَا فِي السَّمَوَاتِ وَالْأَرْضِ ۖ إِنَّ اللَّهَ هُوَ الْغَنِيُّ الْحَمِيدُ ۝

(لقمن: ۲۶)

يَسْأَلُهَا النَّاسُ أَنْتُمْ الْفُقَرَاءُ إِلَى اللَّهِ ۖ وَاللَّهُ هُوَ الْغَنِيُّ الْحَمِيدُ ۝

(فاطر: ۱۵)

الَّذِينَ يَبْخُلُونَ وَيَأْمُرُونَ النَّاسَ بِالْبُخْلِ ۖ وَمَنْ يَتَوَلَّ فَإِنَّ اللَّهَ هُوَ الْغَنِيُّ الْحَمِيدُ ۝

(الحج: ۲۳)

لَقَدْ كَانَ لَكُمْ فِيهِمْ أُسْوَةٌ حَسَنَةٌ لِّمَن كَانَ يَرْجُوا اللَّهَ وَالْيَوْمَ الْآخِرَ ۖ وَمَنْ يَتَوَلَّ فَإِنَّ اللَّهَ هُوَ الْغَنِيُّ الْحَمِيدُ ۝

(الممتحنہ: ۶)

یہ اس لیے کہ ان کے پاس ان کے رسول واضح دلائل لے کر آئے تو انہوں نے کہہ دیا کہ کیا انسان ہماری رہنمائی کرے گا؟ پس انکار کر دیا اور منہ پھیر لیا اور اللہ نے بھی بے نیازی کی اور اللہ تو ہے ہی بہت بے نیاز سب خوبیوں والا۔

ذٰلِكَ بِاَنَّهُ كَانَتْ تَاتِيهِمْ رُسُلُهُمْ بِالْبَيِّنَاتِ فَقَالُوا اَبَشِّرْ يَهُودُنَا ذِكْفَرُوا وَتَوَلَّوْا وَاسْتَغْنَى اللّٰهُ وَاللّٰهُ غَنِيٌّ حَمِيدٌ ۝

(التغابن: ۶)

فائدہ: ان آیات میں ”غنی حمید“ کا دس بار ذکر ہے۔

## ۶۳۔ ”اقاموا“ کا دس بار ذکر

جو لوگ ایمان کے ساتھ سنت کے مطابق کام کرتے ہیں، نمازوں کو قائم کرتے ہیں اور زکوٰۃ ادا کرتے ہیں اُن کا اجر ان کے رب تعالیٰ کے پاس ہے، اُن پر نہ تو کوئی خوف ہے، نہ اُداسی اور غم۔

اِنَّ الَّذِيْنَ اٰمَنُوْا وَعَمِلُوا الصّٰلِحٰتِ وَاَقَامُوا الصَّلٰوةَ وَآتَوْا الزَّكٰوةَ لَهُمْ اَجْرُهُمْ عِنْدَ رَبِّهِمْ ۖ وَلَا خَوْفٌ عَلَيْهِمْ وَلَا هُمْ يَحْزَنُوْنَ ۝

(البقرہ: ۲۷۷)

اور اگر یہ لوگ توراۃ و انجیل اور ان کی جانب جو کچھ اللہ تعالیٰ کی طرف سے نازل فرمایا گیا ہے ان کے پورے پابند رہتے تو یہ لوگ اپنے اوپر سے اور نیچے سے روزیاں پاتے اور کھاتے، ایک جماعت تو ان میں سے درمیانہ روش کی ہے، باقی ان میں سے اکثر لوگوں کے بڑے بُرے اعمال ہیں۔

وَلَوْ اَنَّهُمْ اَقَامُوا التَّوْبَةَ وَالْاِنْحِيَالَ وَمَا اَنْزَلَ اِلَيْهِمْ مِنْ رَبِّهِمْ لَآكَلُوْا مِنْ فَوْقِهِمْ وَمِنْ تَحْتِ اَرْجُلِهِمْ ۖ مِنْهُمْ اُمَّةٌ مُّقْتَصِدَةٌ ۖ وَكَثِيْرٌ مِنْهُمْ سَآءٌ مَا يَعْمَلُوْنَ ۝

(المائدہ: ۶۶)

اور جو لوگ کتاب کے پابند ہیں اور نماز کی پابندی کرتے ہیں ہم ایسے لوگوں کا جو اپنی اصلاح کریں ثواب ضائع نہ کریں گے۔

وَالَّذِيْنَ يُمَسِّكُوْنَ بِالْكِتٰبِ وَاَقَامُوا الصَّلٰوةَ ۖ اِنَّا لَآنْضِیْعُ اَجْرَ الْمُصْلِحِيْنَ ۝

(الاعراف: ۱۷۰)

پھر حرمت والے مہینوں کے گزرتے ہی مشرکوں کو جہاں پاؤں تَل کر دے، انہیں گرفتار کر دے، ان کا محاصرہ کر لو اور ان کی تاک میں ہر گھائی میں جا بیٹھو،

فَاِذَا اَنْسَلَخَ الْاَشْهُرَ الْحَرَامَ فَاقْتُلُوا الْمُشْرِكِيْنَ حَيْثُ وَجَدْتُمُوْهُمْ وَخُذُوْهُمْ وَاخْصِرُوْهُمْ وَاَقْعُدُوْا لَهُمْ كُلَّ مَرْصِدٍ ۖ

ہاں اگر وہ توبہ کر لیں اور نماز کے پابند ہو جائیں اور زکوٰۃ ادا کرنے لگیں تو تم ان کی راہیں چھوڑ دو۔ یقیناً اللہ تعالیٰ بخشنے والا ہے۔

اب بھی اگر یہ توبہ کر لیں اور نماز کے پابند ہو جائیں اور زکوٰۃ دیتے رہیں، تو تمہارے دینی بھائی ہیں۔ ہم تو جاننے والوں کے لیے اپنی آیتیں کھول کھول کر بیان فرما رہے ہیں۔

اور وہ اپنے رب کی رضامندی کی طلب کیے لیے صبر کرتے ہیں اور نمازوں کو برابر قائم رکھتے ہیں اور جو کچھ ہم نے انہیں دے رکھا ہے اسے چھپے اور کھلے خرچ کرتے ہیں اور برائی کو بھی بھلائی سے ٹالتے ہیں ان ہی کے لیے عاقبت کا گھر ہے۔

یہ وہ لوگ ہیں کہ اگر ہم زمین میں ان کے پاؤں جمادیں تو یہ پوری پابندی سے نمازیں ادا کریں اور زکوٰۃ دیں اور اچھے کاموں کا حکم کریں اور بُرے کاموں سے منع کریں۔ تمام کاموں کا انجام اللہ کے اختیار میں ہے۔

کوئی بھی بوجھ اٹھانے والا دوسرے کا بوجھ نہیں اٹھائے گا، اگر کوئی گراں بار دوسرے کو اپنا بوجھ اٹھانے کے لیے بلائے گا تو وہ اس میں سے کچھ بھی نہ اٹھائے گا گو قربت دار ہی ہو، تو صرف انہی کو آگاہ کر سکتا ہے جو عاں سنا نہ طور پر اپنے رب سے ڈرتے ہیں اور نمازوں کی پابندی کرتے ہیں اور جو بھی پاک ہو جائے وہ اپنے ہی نفع کے لیے پاک ہوگا۔ لوئنا اللہ ہی کی طرف ہے۔

فَإِنْ تَابُوا وَأَقَامُوا الصَّلَاةَ وَآتَوُا الزَّكَاةَ فَخَلُّوا سَبِيلَهُمْ ۚ إِنَّ اللَّهَ غَفُورٌ رَحِيمٌ ۝ (التوبہ: ۵)

فَإِنْ تَابُوا وَأَقَامُوا الصَّلَاةَ وَآتَوُا الزَّكَاةَ فَخَلُّوا نَحْمَ فِي الدِّينِ ۚ وَنُفَصِّلُ الْآيَاتِ لِقَوْمٍ يَعْلَمُونَ ۝

(التوبہ: ۱۱)

وَالَّذِينَ صَبَرُوا ابْتِغَاءَ وَجْهِ رَبِّهِمْ وَأَقَامُوا الصَّلَاةَ وَأَنفَقُوا مِمَّا رَزَقْنَاهُمْ سِرًّا وَعَلَانِيَةً وَيَذَرُونَ بِالْحَسَنَةِ السَّيِّئَةِ أُولَٰئِكَ لَهُمْ عُقْبَى الدَّارِ ۝

(الرعد: ۲۲)

الَّذِينَ إِن مَّكَّنَّاهُمْ فِي الْأَرْضِ أَقَامُوا الصَّلَاةَ وَآتَوُا الزَّكَاةَ وَأَمَرُوا بِالْمَعْرُوفِ وَنَهَوْا عَنِ الْمُنْكَرِ ۚ وَلِلَّهِ عَاقِبَةُ الْأُمُورِ ۝ (الحج: ۴۱)

وَلَا تَزِرُ وَازِرَةٌ وِزْرَ أُخْرَىٰ ۚ وَإِن تَدْعُ مُثْقَلَةٌ إِلَىٰ جُنْدِيهَا لَا يُحْمَلْ مِنْهُ شَيْءٌ وَلَوْ كَانَ ذَا قُرْبَىٰ ۚ إِنَّمَا تُنذِرُ الَّذِينَ يَخْشَوْنَ رَبَّهُم بِالْغَيْبِ وَأَقَامُوا الصَّلَاةَ ۚ وَمَن تَزَكَّىٰ فَإِنَّمَا يَتَزَكَّىٰ لِنَفْسِهِ ۚ وَإِلَى اللَّهِ الْمَصِيرُ ۝

(فاطر: ۱۸)

جو لوگ کتاب اللہ کی تلاوت کرتے ہیں اور نماز کی پابندی رکھتے ہیں اور جو کچھ ہم نے ان کو عطا فرمایا ہے اس میں سے پوشیدہ اور علانیہ خرچ کرتے ہیں وہ ایسی تجارت کا امیدوار ہیں جو کبھی ماند نہ ہوگی۔ اور اپنے رب کے فرمان کو قبول کرتے ہیں اور نماز کی پابندی کرتے ہیں اور ان کا ہر کام آپس کے مشورے سے ہوتا ہے اور جو ہم نے انہیں دے رکھا ہے اس میں سے ہمارے نام پر دیتے ہیں۔

إِنَّ الَّذِينَ يَتْلُونَ كِتَابَ اللَّهِ وَأَقَامُوا الصَّلَاةَ وَأَنفَقُوا مِمَّا رَزَقْنَهُمْ سِرًّا وَعَلَانِيَةً يَرُجُونَ تِجَارَةً لَّن تَبُورَ ۝

(فاطر: ۲۹)

وَالَّذِينَ اسْتَجَابُوا لِرَبِّهِمْ وَأَقَامُوا الصَّلَاةَ وَأَمْرُهُمْ شُورَى بَيْنَهُمْ مَّ وَمِمَّا رَزَقْنَهُمْ يُنْفِقُونَ ۝

(الشوری: ۳۸)

فائدہ: ان آیات میں ”اقاموا“ کا دس بار ذکر ہے۔

## ۶۴۔ ”یتبعون“ کا دس بار ذکر

وہی اللہ تعالیٰ ہے جس نے تجھ پر کتاب اتاری جس میں واضح مضبوط آیتیں ہیں جو اصل کتاب ہیں اور بعض متشابہ آیتیں ہیں، پس جن کے دلوں میں کبھی ہے وہ تو اس کی متشابہ آیتوں کے پیچھے لگ جاتے ہیں۔ فتنے کی طلب اور ان کی مراد کی جستجو کے لیے حالانکہ ان کی حقیقی مراد کو سوائے اللہ تعالیٰ کے کوئی نہیں جانتا اور پختہ و مضبوط علم والے یہی کہتے ہیں کہ ہم تو ان پر ایمان لا چکے یہ ہمارے رب کی طرف سے ہے۔ اور نصیحت تو صرف عقلمند حاصل کرتے ہیں۔

اور اللہ چاہتا ہے کہ تمہاری توبہ قبول کرے اور جو لوگ خواہشات کے پیرو ہیں وہ چاہتے ہیں کہ تم اس سے بہت دور ہٹ جاؤ۔

هُوَ الَّذِي أَنزَلَ عَلَيْكَ الْكِتَابَ مِنْهُ آيَاتٌ مُحْكَمَاتٌ هُنَّ أُمُّ الْكِتَابِ وَأُخَرُ مُتَشَابِهَاتٌ ۚ فَأَمَّا الَّذِينَ فِي قُلُوبِهِمْ زَيْغٌ فَيَتَّبِعُونَ مَا تَشَابَهَ مِنْهُ ابْتِغَاءَ الْفِتْنَةِ وَابْتِغَاءَ تَأْوِيلِهِ ۚ وَمَا يَعْلَمُ تَأْوِيلَهُ إِلَّا اللَّهُ ۗ وَالرَّاسِخُونَ فِي الْعِلْمِ يَقُولُونَ آمَنَّا بِهِ ۚ كُلٌّ مِنْ عِنْدِ رَبِّنَا ۚ وَمَا يَذْكُرُ إِلَّا الَّذِينَ الْأَلْبَابِ ۝

(آل عمران: ۷)

وَاللَّهُ يُرِيدُ أَنْ يَتُوبَ عَلَيْكُمْ ۚ وَيُرِيدُ اللَّهُ يَتَّبِعُونَ الشَّهَوَاتِ أَنْ تَمِيلُوا مِيلًا عَظِيمًا ۝

(النساء: ۲۷)

اور دنیا میں زیادہ لوگ ایسے ہیں کہ اگر آپ ان کا کہنا مانے لگیں تو وہ آپ کو اللہ کی راہ سے بے راہ کر دیں، وہ محض بے اصل خیالات پر چلتے ہیں اور بالکل قیاسی باتیں کرتے ہیں۔

جو لوگ ایسے رسول نبی اُمی کا اتباع کرتے ہیں جن کو وہ لوگ اپنے پاس توریت و انجیل میں لکھا ہوا پاتے ہیں وہ ان کو نیک باتوں کا حکم فرماتے ہیں اور بُری باتوں سے منع کرتے ہیں اور پاکیزہ چیزوں کو حلال بتاتے ہیں اور گندی چیزوں کو ان پر حرام فرماتے ہیں اور ان لوگوں پر جو بوجھ اور طوق تھے ان کو دور کرتے ہیں، سو جو لوگ اس نبی پر ایمان لاتے ہیں اور ان کی حمایت کرتے ہیں اور ان کی مدد کرتے ہیں اور اس نور کا اتباع کرتے ہیں جو ان کے ساتھ بھیجا گیا ہے ایسے لوگ پوری فلاح پانے والے ہیں۔

یاد رکھو کہ جتنے کچھ آسمانوں میں ہیں اور جتنے زمین میں ہیں یہ سب اللہ ہی کے ہیں اور جو لوگ اللہ کو چھوڑ کر دوسرے شرکاء کی عبادت کر رہے ہیں کس چیز کا اتباع کر رہے ہیں۔ محض بے سند خیال کا اتباع کر رہے ہیں اور محض قیاسی باتیں کر رہے ہیں۔

جس دن لوگ پکارنے والے کے پیچھے چلیں گے جس میں کوئی کمی نہ ہوگی اور اللہ رحمن کے سامنے تمام آوازیں پست ہو جائیں گی سوائے کُھر مَھر کے تجھے کچھ بھی سنائی نہ دے گا۔

وَأَنْ تَطْعَ أَكْثَرَ مَنْ فِي الْأَرْضِ يُضِلُّوكَ عَنْ سَبِيلِ اللَّهِ ۖ إِنْ يَتَّبِعُونَ إِلَّا الظَّنَّ وَأِنْ هُمْ إِلَّا يَخْرُصُونَ ۝

(الانعام: ۱۱۶)

الَّذِينَ يَتَّبِعُونَ الرَّسُولَ النَّبِيَّ الْأُمِّيَّ الَّذِي يَجِدُونَهُ مَكْنُوزًا عِنْدَهُمْ فِي التَّوْرَةِ وَالْإِنْجِيلِ لَنِيَامُ لَهُم بِالْمَعْرُوفِ وَيَنْهَاهُمْ عَنِ الْمُنْكَرِ وَيُحِلُّ لَهُمُ الطَّيِّبَاتِ وَيُحَرِّمُ عَلَيْهِمُ الْخَبَائِثَ وَيَضَعُ عَنْهُمْ إِصْرَهُمْ وَالْأَغْلَالَ الَّتِي كَانَتْ عَلَيْهِمْ ۚ فَاَلَّذِينَ آمَنُوا بِهِ وَعَزَّرُوهُ وَنَصَرُوهُ وَاتَّبَعُوا النُّورَ الَّذِي أُنْزِلَ مَعَهُ ۙ أُولَٰئِكَ هُمُ الْمُفْلِحُونَ ۝

(الاعراف: ۱۵۷)

أَلَا إِنَّ لِلَّهِ مَنْ فِي السَّمَوَاتِ وَمَنْ فِي الْأَرْضِ ۚ وَمَا يَتَّبِعُ الَّذِينَ يَدْعُونَ مِنْ دُونِ اللَّهِ شُرَكَاءَ ۖ إِنْ يَتَّبِعُونَ إِلَّا الظَّنَّ وَأِنْ هُمْ إِلَّا يَخْرُصُونَ ۝

(یونس: ۶۶)

يَوْمَئِذٍ يَتَّبِعُونَ الدَّاعِيَ لَا عِوَجَ لَهُ ۖ وَخَشَعَتِ الْأَصْوَاتُ لِلرَّحْمَنِ فَلَا تَسْمَعُ إِلَّا هَمْسًا ۝

(طہ: ۱۰۸)

پھر اگر یہ تیری نہ مانیں تو تو یقین کر لے کہ یہ صرف اپنی خواہش کی پیروی کر رہے ہیں اور اس سے بڑھ کر بہکا ہوا کون ہے؟ جو اپنی خواہش کے پیچھے پڑا ہوا ہو بغیر اللہ کی رہنمائی کے، بیشک اللہ تعالیٰ ظالم لوگوں کو ہدایت نہیں دیتا۔ جو بات کو کان لگا کر سنتے ہیں۔ پھر جو بہترین بات ہو اس پر عمل کرتے ہیں۔ یہی ہیں جنہیں اللہ تعالیٰ نے ہدایت کی ہے اور یہی عقل مند بھی ہیں۔

دراصل یہ صرف نام ہیں جو تم نے اور تمہارے باپ دادوں نے ان کے رکھ لیے ہیں اللہ نے ان کی کوئی سند نہیں اتاری۔ یہ لوگ تو صرف اٹکل کے اور اپنی نفسانی خواہشوں کے پیچھے پڑے ہوئے ہیں اور یقیناً ان کے رب کی طرف سے ان کے پاس ہدایت آچکی ہے۔

حالانکہ انہیں اس کا کوئی علم نہیں وہ صرف اپنے گمان کے پیچھے پڑے ہوئے ہیں اور بے شک وہم و گمان حق کے مقابلے میں کچھ کام نہیں دیتا۔

فَإِنْ لَّمْ يَسْتَجِيبُوا لَكَ فَاعْلَمْ أَنَّهُمْ لَا يَسْمَعُونَ ۖ هُوَ الَّذِي هَدَىٰ مِنَ اللَّهِ ۖ إِنَّ اللَّهَ لَا يَهْدِي الْقَوْمَ الظَّالِمِينَ ۝

(القلم: ۵۰)

الَّذِينَ يَسْتَمِعُونَ الْقَوْلَ فَيَتَّبِعُونَ أَحْسَنَهُ ۚ أُولَٰئِكَ الَّذِينَ هَدَىٰ اللَّهُ ۖ وَأُولَٰئِكَ هُمُ أُولُو الْأَلْبَابِ ۝

(الزمر: ۱۸)

إِنْ هِيَ إِلَّا أَسْمَاءٌ سَمَّيْتُمُوهَا أَنْتُمْ وَآبَاؤُكُمْ مِمَّا أَنْزَلَ اللَّهُ بِهَا مِنْ سُلْطَانٍ ۖ إِنْ يَتَّبِعُونَ إِلَّا الظَّنَّ وَمَا تَهْوَى الْأَنْفُسُ ۖ وَلَقَدْ جَاءَتْهُمْ مِنْ رَبِّهِمُ الْهُدَىٰ ۝

(النجم: ۲۳)

وَمَا لَهُمْ بِهِ مِنْ عِلْمٍ ۖ إِنْ يَتَّبِعُونَ إِلَّا الظَّنَّ ۖ وَإِنَّ الظَّنَّ لَا يُغْنِي مِنَ الْحَقِّ شَيْئًا ۝

(النجم: ۲۸)

فائدہ: ان آیات میں ”یتبعون“ کا دس بار ذکر ہے۔

## ۶۵۔ ”ذنبہم“ کا دس بار ذکر

كَذَابِ الْفِرْعَوْنَ ۖ وَالَّذِينَ مِنْ قَبْلِهِمْ ۖ كَذَّبُوا بِآيَاتِنَا ۖ فَآعَدَهُمُ اللَّهُ بِذُنُوبِهِمْ ۖ وَاللَّهُ شَدِيدُ الْعِقَابِ ۝

(آل عمران: ۱۱)

جیسا آل فرعون کا حال ہوا، اور ان کا جو ان سے پہلے تھے، انہوں نے ہماری آیتوں کو جھٹلایا، پھر اللہ تعالیٰ نے بھی انہیں ان کے گناہوں پر پکڑ لیا اور اللہ تعالیٰ سخت عذابوں والا ہے۔

جب ان سے کوئی ناشائستہ کام ہو جائے یا کوئی گناہ کر بیٹھیں تو فوراً اللہ کا ذکر اور اپنے گناہوں کے لیے استغفار کرتے ہیں۔ فی الواقع اللہ تعالیٰ کے سوا اور کوئی گناہوں کو بخش بھی نہیں سکتا ہے۔ اور وہ لوگ باوجود علم کے کسی بڑے کام پر اڑ نہیں جاتے۔

آپ ان کے معاملات میں خدا کی نازل کردہ وحی کے مطابق ہی حکم کیا کیجیے ان کی خواہشوں کی تابعداری نہ کیجیے اور ان سے ہوشیار رہیے کہ کہیں یہ آپ کو اللہ کے اتارے ہوئے کسی حکم سے ادھر ادھر نہ کریں، اگر یہ لوگ منہ پھیر لیں تو یقین کریں کہ اللہ کا ارادہ یہی ہے کہ انہیں ان کے بعض گناہوں کی سزا دے ہی ڈالے اور اکثر لوگ بے حکم ہی ہوتے ہیں۔

کیا انہوں نے دیکھا نہیں کہ ہم ان سے پہلے کتنی جماعتوں کو ہلاک کر چکے ہیں جن کو ہم نے دنیا میں ایسی قوت دی تھی کہ تم کو وہ قوت نہیں دی اور ہم نے ان پر خوب بارشیں برسا کیں اور ہم نے ان کے نیچے سے نہریں جاری کیں۔ پھر ہم نے ان کو ان کے گناہوں کے سبب ہلاک کر ڈالا اور ان کے بعد دوسری جماعتوں کو پیدا کر دیا۔

اور کیا ان لوگوں کو جو زمین کے وارث ہوئے وہاں کے لوگوں کی ہلاکت کے بعد ان واقعات مذکورہ نے یہ بات نہیں بتلائی کہ اگر ہم چاہیں تو ان کے جرائم کے سبب ان کو ہلاک کر ڈالیں اور ہم ان کے دلوں پر بند لگا دیں پس وہ نہ سن سکیں۔

وَالَّذِينَ إِذَا فَعَلُوا فَاحِشَةً أَوْ ظَلَمُوا أَنْفُسَهُمْ ذَكَرُوا اللَّهَ فَاسْتَغْفَرُوا لِذُنُوبِهِمْ ۖ وَمَنْ يَغْفِرِ الذُّنُوبَ إِلَّا اللَّهُ ۚ وَكَمْ يُصِرُّوْا عَلَىٰ مَا فَعَلُوا وَهُمْ يَعْلَمُونَ ۝

(آل عمران: ۱۴۵)

وَأَن احْكُم بَيْنَهُم بِمَا أَنزَلَ اللَّهُ وَلَا تَتَّبِعْ أَهْوَاءَهُمْ وَاحْذَرْهُمْ أَنْ يَفْتِنُوكَ عَنْ بَعْضِ مَا أَنزَلَ اللَّهُ إِلَيْكَ ۚ فَإِنْ تَوَلَّوْا فَاعْلَمُوا أَنَّمَا يُرِيدُ اللَّهُ أَنْ يُصِيبَهُمْ بِبَعْضِ ذُنُوبِهِمْ ۚ وَإِنَّ كَثِيرًا مِنَ النَّاسِ لَفَاسِقُونَ ۝

(المائدة: ۴۹)

أَلَمْ يَرَوْا كَمْ أَهْلَكْنَا مِنْ قَبْلِهِمْ مِنْ قَرْنٍ مَكَّنَّاهُمْ فِي الْأَرْضِ مَا لَمْ نُمَكِّنْ لَكُمْ وَأَرْسَلْنَا السَّمَاءَ عَلَيْهِمْ مِطْرًا ۖ وَجَعَلْنَا الْأَنْهَارَ تَجْرِي مِنْ تَحْتِهِمْ فَأَهْلَكْنَاهُمْ بِذُنُوبِهِمْ وَأَنْشَأْنَا مِنْ بَعْدِهِمْ قَرْنًا آخَرِينَ ۝

(الانعام: ۶)

أَوَلَمْ يَهْدِ لِلَّذِينَ يَرْتُونَ الْأَرْضَ مِنْ بَعْدِ أَهْلِهَا أَنْ لَوْ نَشَاءُ أَصْبَنَهُمْ بِذُنُوبِهِمْ ۚ وَنَطْبَعُ عَلَىٰ قُلُوبِهِمْ فَهُمْ لَا يَسْمَعُونَ ۝

(الاعراف: ۱۰۰)

مثل فرعونوں کے حال کے اور ان سے انگوں کے، کہ انہوں نے اللہ کی آیتوں سے کفر کیا پس اللہ نے ان کے گناہوں کے باعث انہیں پکڑ لیا۔ اللہ تعالیٰ یقیناً قوت والا اور سخت عذاب والا ہے۔ مثل حالت فرعونوں کے اور ان سے پہلے کے لوگوں کے کہ انہوں نے اپنے رب کی باتیں جھٹلائیں۔ پس ان کے گناہوں کے باعث ہم نے انہیں برباد کیا اور فرعونوں کو ڈبو دیا۔ یہ سارے ظالم تھے۔

اور کچھ اور لوگ ہیں جو اپنی خطا کے اقراری ہیں جنہوں نے طے جلے عمل کیے تھے کچھ بھلے اور کچھ بُرے۔ اللہ سے امید ہے کہ ان پر توبہ فرمائے۔ بلاشبہ اللہ تعالیٰ بڑی مغفرت والا بڑی رحمت والا ہے۔ قارون نے کہا یہ سب کچھ مجھے میری اپنی سمجھ کی بنا پر ہی دیا گیا ہے، کیا اسے اب تک یہ نہیں معلوم کہ اللہ تعالیٰ نے اس سے پہلے بہت سے بستی والوں کو غارت کر دیا جو اس سے بہت زیادہ قوت والے اور بہت بڑی جمع پونجی والے تھے۔ اور گنہگاروں سے ان کے گناہوں کی باز پرس ایسے وقت نہیں کی جاتی۔

کیا یہ لوگ زمین میں چلے پھرے نہیں کہ دیکھتے کہ جو لوگ ان سے پہلے تھے ان کا نتیجہ کیسا کچھ ہوا؟ وہ باعتبار قوت و طاقت کے اور باعتبار زمین میں اپنی یادگاروں کے ان سے بہت زیادہ تھے پس اللہ نے انہیں ان کے گناہوں پر پکڑ لیا اور کوئی نہ ہوا جو انہیں اللہ کے عذابوں سے بچا لیتا ہے۔

كَذَابَ آلِ فِرْعَوْنَ ۖ وَالَّذِينَ مِنْ قَبْلِهِمْ ۚ كَفَرُوا بِآيَاتِ اللَّهِ فَأَخَذَهُمُ اللَّهُ بِذُنُوبِهِمْ ۚ إِنَّ اللَّهَ قَوِيٌّ شَدِيدُ الْعِقَابِ ۝ (الانفال: ۵۲)

كَذَابَ آلِ فِرْعَوْنَ ۖ وَالَّذِينَ مِنْ قَبْلِهِمْ ۚ كَذَبُوا بِآيَاتِ رَبِّهِمْ فَأَهْلَكْنَاهُمْ بِذُنُوبِهِمْ وَأَغْرَقْنَا آلَ فِرْعَوْنَ ۚ وَكُلٌّ كَانُوا ظَالِمِينَ ۝ (الانفال: ۵۳)

وَآخَرُونَ اعْتَرَفُوا بِذُنُوبِهِمْ خَلَطُوا عَمَلًا صَالِحًا وَآخَرًا سَيِّئًا ۚ عَسَى اللَّهُ أَنْ يَتُوبَ عَلَيْهِمْ ۚ إِنَّ اللَّهَ غَفُورٌ رَحِيمٌ ۝ (التوبہ: ۱۰۲)

قَالَ إِنَّمَا أُوتِيتُهُ عَلَىٰ عِلْمٍ عِنْدِي ۚ أَوَلَمْ يَعْلَم أَنَّ اللَّهَ قَدْ أَهْلَكَ مِنْ قَبْلِهِ مِنَ الْقُرُونِ مَنْ هُوَ أَشَدُّ مِنْهُ قُوَّةً وَأَكْثَرُ جَمْعًا ۚ وَلَا يُسْئَلُ عَنْ ذُنُوبِهِمُ الْمُجْرِمُونَ ۝ (القصص: ۷۸)

أَوَلَمْ يَسِيرُوا فِي الْأَرْضِ فَيَنْظُرُوا كَيْفَ كَانَ عَاقِبَةُ الَّذِينَ كَانُوا مِنْ قَبْلِهِمْ ۚ كَانُوا هُمْ أَشَدُّ مِنْهُمْ قُوَّةً وَآثَارًا فِي الْأَرْضِ فَأَخَذَهُمُ اللَّهُ بِذُنُوبِهِمْ ۚ وَمَا كَانَ لَهُمْ مِنَ اللَّهِ مِنْ وَاقٍ ۝ (المومن: ۲۱)



فائدہ: ان آیات میں ”ذنبہم“ کا دس بار ذکر ہے۔

## ۶۶۔ ”دینہم“ کا دس بار ذکر

اس کی وجہ ان کا یہ کہنا ہے کہ ہمیں تو گنے چنے چند دن ہی آگ جلائے گی، ان کی گھڑی گھڑائی باتوں نے انہیں ان کے دین کے بارے میں دھوکے میں ڈال رکھا ہے۔

ہاں جو توبہ کر لیں اور اصلاح کر لیں اور اللہ تعالیٰ پر کامل یقین رکھیں اور خالص اللہ ہی کے لیے دینداری کریں تو یہ لوگ مومنوں کے ساتھ ہیں، اللہ تعالیٰ مومنوں کو بہت بڑا اجر دے گا۔

(آل عمران: ۲۳)

إِلَّا الَّذِينَ تَابُوا وَأَصْلَحُوا وَاعْتَصَمُوا بِاللَّهِ وَأَخْلَصُوا دِينَهُمْ لِلَّهِ فَأُولَٰئِكَ مَعَ الْمُؤْمِنِينَ ۖ وَسَوْفَ يُؤْتِي اللَّهُ الْمُؤْمِنِينَ أَجْرًا عَظِيمًا ۝

(النساء: ۱۳۶)

وَذَرِ الَّذِينَ اتَّخَذُوا دِينَهُمْ لَعِبًا وَلَهْوًا وَغَرَّتْهُمُ الْحَيَاةُ الدُّنْيَا وَذَكَرَ بِهِ أَنْ تَسْأَلَ نَفْسٌ بِمَا كَسَبَتْ ۖ لَيْسَ لَهَا مِنْ دُونِ اللَّهِ وَلِيٌّ وَلَا شَفِيعٌ ۚ وَإِنْ تَعْدِلْ كُلُّ عَدْلٍ لَا يُؤْخَذُ مِنْهَا ۚ أُولَٰئِكَ الَّذِينَ أُبْسِلُوا بِمَا كَسَبُوا ۚ لَهُمْ شَرَابٌ مِّنْ حَمِيمٍ وَعَذَابٌ أَلِيمٌ بِمَا كَانُوا يَكْفُرُونَ ۝

(الانعام: ۷۰)

اور ایسے لوگوں سے بالکل کنارہ کش رہیں جنہوں نے اپنے دین کو لہو و لعب بنا رکھا ہے اور دنیوی زندگی نے انہیں دھوکے میں ڈال رکھا ہے اور اس قرآن کے ذریعہ سے نصیحت بھی کرتے رہیں تاکہ کوئی شخص اپنے کردار کے سبب اس طرح نہ پھنس جائے کہ کوئی غیر اللہ اس کا نہ مددگار ہو اور نہ سفارشی اور یہ کیفیت ہو کہ اگر دنیا بھر کا معاوضہ بھی دے ڈالے تب بھی اس سے نہ لیا جائے۔ نہ ایسے ہی ہیں کہ اپنے کردار کے سبب پھنس گئے، ان کے لیے نہایت تیز گرم پانی پینے کے لیے ہوگا اور دردناک سزا ہوگی اپنے کفر کے سبب۔

اور اسی طرح بہت سے مشرکین کے خیال میں ان کے معبودوں نے ان کی اولاد کے قتل کرنے کو متحسّن بنا رکھا ہے تاکہ وہ ان کو برباد کریں اور تاکہ ان کے دین کو ان پر مشتبہ کر دیں، اور اگر اللہ کو منظور ہوتا تو یہ ایسا کام نہ کرتے تو آپ ان کو اور جو کچھ یہ غلط باتیں بنا رہے ہیں یونہی رہنے دیجیے۔

بے شک جن لوگوں نے اپنے دین کو جدا جدا کر دیا اور گروہ گروہ بن گئے آپ کا اُن سے کوئی تعلق نہیں، بس اُن کا معاملہ اللہ تعالیٰ کے حوالے ہے۔ پھر ان کو ان کا کیا ہوا جتلا دیں گے۔

جنہوں نے دنیا میں اپنے دین کو لہو و لعب بنا رکھا تھا اور جن کو دنیاوی زندگی نے دھوکہ میں ڈال رکھا تھا۔ سو ہم بھی آج کے روز ان کا نام نہ لیں گے جیسا انہوں نے اس دن کا نام تک نہ لیا اور جیسا یہ ہماری آنتوں کا انکار کرتے تھے۔

جب کہ منافق کہہ رہے تھے اور وہ بھی جن کے دلوں میں روگ تھا کہ انہیں تو ان کے دین نے مست بنا دیا ہے، جو بھی اللہ پر بھروسہ کرے اللہ تعالیٰ بلا شک و شبہ غلبے والا اور حکمت والا ہے۔

اس دن اللہ تعالیٰ انہیں پورا پورا بدلہ حق و انصاف کے ساتھ دے گا اور وہ جان لیں گے کہ اللہ تعالیٰ ہی حق ہے اور وہی ظاہر کرنے والا ہے۔

وَكَذَلِكَ زَيْنٌ لِّكَثِيرٍ مِّنَ الْمُشْرِكِينَ قُتِلَ أَوْلَادُهُمْ شُرَكَاءَهُمْ لِيُرْذَوْهُمْ وَيَلْبِسُوا عَلَيْهِمْ دِينَهُمْ ۖ وَلَوْ شَاءَ اللَّهُ مَا فَعَلُوهُ فَذَرْهُمْ وَمَا يَفْتَرُونَ ۝

(الانعام: ۱۳۷)

إِنَّ الَّذِينَ قَرَّعُوا دِينَهُمْ وَكَانُوا شِيعًا لَّسْتُ مِنْهُمْ فِي شَيْءٍ ۖ إِنَّمَا أَمْرُهُمْ إِلَى اللَّهِ ثُمَّ يُنَبِّئُهُم بِمَا كَانُوا يَفْعَلُونَ ۝

(الانعام: ۱۵۹)

الَّذِينَ اتَّخَذُوا دِينَهُمْ لَهْوًا وَلَعِبًا وَغَرَّتْهُمْ الْحَيَاةُ الدُّنْيَا فَالْيَوْمَ نَنسِفُهُمْ كَمَا نَسُوا الْآثَانَ يَوْمَئِذٍ ۖ وَمَا كَانُوا بِآيَاتِنَا يَجْحَدُونَ ۝

(الاعراف: ۵۱)

إِذْ يَقُولُ الْمُنَافِقُونَ وَالَّذِينَ فِي قُلُوبِهِمْ مَّرَضٌ غَرَّ هَؤُلَاءِ دِينُهُمْ ۖ وَمَنْ يَتَوَكَّلْ عَلَى اللَّهِ فَإِنَّ اللَّهَ عَزِيزٌ حَكِيمٌ ۝

(الانفال: ۴۹)

يَوْمَئِذٍ يُوفِّيهِمُ اللَّهُ دِينَهُمُ الْحَقَّ وَيَعْلَمُونَ أَنَّ اللَّهَ هُوَ الْحَقُّ الْمُبِينُ ۝

(النور: ۲۵)

تم میں سے ان لوگوں سے جو ایمان لائے ہیں اور نیک اعمال کیے ہیں اللہ تعالیٰ وعدہ فرما چکا ہے کہ انہیں ضرور ملک کا حاکم بنائے گا جیسے کہ ان لوگوں کو حاکم بنایا تھا جو ان سے پہلے تھے اور یقیناً ان کے لیے ان کے اس دن کو مضبوطی کے ساتھ محکم کر کے جمادے گا جسے ان کے لیے وہ پسند فرما چکا ہے اور ان کے اس خوف و خطر کو وہ امن و امان سے بدل دے گا، وہ میری عبادت کریں گے میرے ساتھ کسی کو شریک نہ ٹھہرائیں گے۔ اس کے بعد بھی جو لوگ ناشکری اور کفر کریں وہ یقیناً ناسق ہیں۔

جن لوگوں نے اپنے دین کو ٹکڑے ٹکڑے کر دیا اور خود بھی گروہ گروہ ہو گئے، ہر گروہ اس چیز پر جو اس کے پاس ہے نازاں ہے۔

وَعَدَ اللَّهُ الَّذِينَ آمَنُوا مِنْكُمْ وَعَمِلُوا الصَّالِحَاتِ لَيَسْتَخْلِفَنَّهُمْ فِي الْأَرْضِ كَمَا اسْتَخْلَفَ الَّذِينَ مِنْ قَبْلِهِمْ وَلَيُمَكِّنَنَّ لَهُمْ دِينَهُمُ الَّذِي ارْتَضَى لَهُمْ وَلَيُبَدِّلَنَّهُمْ مِنْ بَعْدِ خَوْفِهِمْ أَمْنًا ۚ يَعْبُدُونَنِي لَا يُشْرِكُونَ بِي شَيْئًا ۚ وَمَنْ كَفَرَ بَعْدَ ذَلِكَ فَأُولَٰئِكَ هُمُ الْفَاسِقُونَ (النور: ۵۵)

مِنَ الَّذِينَ فَرَّقُوا دِينَهُمْ وَكَانُوا شِيعًا ۚ كُلُّ حِزْبٍ بِمَا لَدَيْهِمْ فَرِيقُونَ (الروم: ۳۲)

فائدہ: ان آیات میں ”دینہم“ کا دس بار ذکر ہے۔

## ۶۷۔ ”نوحاً“ کا دس بار ذکر

بے شک اللہ تعالیٰ نے تمام جہان کے لوگوں میں سے آدم کو اور نوح کو اور ابراہیم کے خاندان اور عمران کے خاندان کا انتخاب فرمایا۔

اور ہم نے ان کو اہل دین دیا اور یعقوب۔ ہر ایک کو ہم نے ہدایت کی اور پہلے زمانہ میں ہم نے نوح کو ہدایت کی اور ان کی اولاد میں سے داؤد کو اور سلیمان کو اور ایوب کو اور یوسف کو اور موسیٰ کو اور ہارون کو اور اسی طرح ہم نیک کام کرنے والوں کو جزا دیا کرتے ہیں۔

إِنَّ اللَّهَ اصْطَفَىٰ آدَمَ وَنُوحًا وَآلَ إِبْرَاهِيمَ وَآلَ عِمْرَانَ عَلَى الْعَالَمِينَ ۝

(آل عمران: ۳۳)

وَوَهَبْنَا لَهُ إِسْحَاقَ وَيَعْقُوبَ ۖ كُلًّا هَدَيْنَا ۚ وَنُوحًا هَدَيْنَا مِنْ قَبْلُ ۚ وَمِنْ ذُرِّيَّتِهِ دَاوُدَ وَسُلَيْمَانَ وَأَيُّوبَ وَيُوسُفَ وَمُوسَىٰ وَهَارُونَ ۚ وَكَذَٰلِكَ نَجْزِي الْمُحْسِنِينَ ۝

(الانعام: ۸۴)

ہم نے نوح کو ان کی قوم کی طرف بھیجا تو انہوں نے فرمایا اے میری قوم! تم اللہ کی عبادت کرو اس کے سوا کوئی تمہارا معبود ہونے کے قابل نہیں، مجھ کو تمہارے لیے ایک بڑے دن کے عذاب کا اندیشہ ہے۔ یقیناً ہم نے نوح کو اس کی قوم کی طرف رسول بنا کر بھیجا کہ میں تمہیں صاف صاف ہوشیار کر دینے والا ہوں۔

نوح کے اس وقت کو یاد کیجیے جب کہ اس نے اس سے پہلے دعا کی ہم نے اس کی دعا قبول فرمائی اور اسے اور اس کے گھر والوں کو بڑے کرب سے نجات دی۔

یقیناً ہم نے نوح کو اس کی قوم کی طرف رسول بنا کر بھیجا اس نے کہا کہ اے میری قوم کے لوگو! اللہ کی عبادت کرو اور اس کے سوا تمہارا کوئی معبود نہیں، کیا تم تقویٰ نہیں رکھتے۔

اور ہم نے نوح کو ان کی قوم کی طرف بھیجا وہ ان میں ساڑھے نو سو سال تک رہے، پھر تو انہیں طوفان نے دھر پکڑا اور وہ تھے بھی ظالم۔

اللہ تعالیٰ نے تمہارے لیے وہی شریعت مقرر کر دی ہے جس کے قائم کرنے کا اس نے نوح کو حکم دیا تھا اور جو بذریعہ وحی ہم نے تیری طرف بھیج دی ہے اور جس کا تاکید حکم ہم نے ابراہیم اور موسیٰ اور عیسیٰ کو دیا تھا کہ اس دین کو قائم رکھنا اور اس میں پھوٹ نہ ڈالنا جس چیز کی

لَقَدْ أَرْسَلْنَا نُوحًا إِلَىٰ قَوْمِهِ فَقَالَ يَقَوْمِ اعْبُدُوا اللَّهَ مَا لَكُم مِّنْ إِلَهِ غَيْرُهُ ۖ إِنِّي أَخَافُ عَلَيْكُمْ عَذَابَ يَوْمٍ عَظِيمٍ

(الاعراف: ۵۹)

وَلَقَدْ أَرْسَلْنَا نُوحًا إِلَىٰ قَوْمِهِ ذِئْنِي لَكُمْ نَذِيرٌ مُّبِينٌ

(صود: ۲۵)

وَنُوحًا إِذْ نَادَىٰ مِنْ قَبْلُ فَاسْتَجَبْنَا لَهُ فَنَجَّيْنَاهُ وَأَهْلَهُ مِنَ الْكَرْبِ الْعَظِيمِ

(الاحقاف: ۷۶)

وَلَقَدْ أَرْسَلْنَا نُوحًا إِلَىٰ قَوْمِهِ فَقَالَ يَقَوْمِ اعْبُدُوا اللَّهَ مَا لَكُم مِّنْ إِلَهِ غَيْرُهُ ۖ أَفَلَا تَتَّقُونَ

(المومنون: ۲۳)

وَلَقَدْ أَرْسَلْنَا نُوحًا إِلَىٰ قَوْمِهِ فَلَبِثَ فِيهِمْ أَلْفَ سَنَةٍ إِلَّا خَمْسِينَ عَامًا ۖ فَأَخَذَهُمُ الطُّوفَانُ وَهُمْ ظَالِمُونَ

(الحکبوت: ۱۱۳)

شَرَعَ لَكُمْ مِنَ الدِّينِ مَا وَصَّىٰ بِهِ نُوحًا وَالِدُيْٓ أَوْحَيْنَا إِلَيْكَ وَمَا وَصَّيْنَا بِهِ إِبْرَاهِيمَ وَمُوسَىٰ وَعِيسَىٰ أَنْ أَقِيمُوا الدِّينَ وَلَا تَتَفَرَّقُوا فِيهِ ۚ كَبُرَ عَلَى الْمُشْرِكِينَ مَا تَدْعُوهُمْ إِلَيْهِ ۚ اللَّهُ يَجْتَبِي إِلَيْهِ مَنْ يَشَاءُ وَيَهْدِي إِلَيْهِ مَنْ

نُبِّیُّ

(الشوری: ۱۳)

طرف آپ انہیں بلا رہے ہیں وہ مشرکین پر گراں گزرتی ہے۔ اللہ تعالیٰ جسے چاہتا ہے اپنا برگزیدہ بناتا ہے اور جو بھی اس کی طرف رجوع کرے گا وہ اس کی رہ نمائی کرتا ہے۔

بے شک ہم نے نوح اور ابراہیم کو پیغمبر بنا کر بھیجا اور ہم نے ان دونوں کی اولاد میں پیغمبری اور کتاب جاری رکھی تو ان میں سے کچھ تو راہ یافتہ ہوئے اور ان میں سے اکثر نافرمان رہے۔ یقیناً ہم نے نوح کو ان کی قوم کی طرف بھیجا کہ اپنی قوم کو ڈرادو اور خبردار کرو اس سے پہلے کہ ان کے پاس دردناک عذاب آجائے۔

وَلَقَدْ أَرْسَلْنَا نُوحًا وَإِبْرَاهِيمَ وَجَعَلْنَا فِي ذُرِّيَّتِهِمَا النُّبُوَّةَ وَالْكِتَابَ لَمِنْهُمْ مُنْتَبِهٌ ۚ وَكَثِيرٌ مِنْهُمْ فَاسِقُونَ ۝

(الہد: ۲۶)

إِنَّا أَرْسَلْنَا نُوحًا إِلَىٰ قَوْمِهِ أَنْ أَنْذِرْ قَوْمَكَ مِنْ قَبْلِ أَنْ يَأْتِيَهُمْ عَذَابٌ أَلِيمٌ ۝

(نوح: ۱)

فائدہ: ان آیات میں ”نوح“ کا دس بار ذکر ہے۔

## ۶۸۔ ”انباء“ کا دس بار ذکر

یہ غیب کی خبروں میں سے ہے جسے ہم تیری طرف وحی سے پہنچاتے ہیں، تو ان کے پاس نہ تھا جب کہ وہ اپنے قلم ڈال رہے تھے کہ مریم کو ان میں سے کون پالے گا؟ اور نہ تو ان کے جھگڑنے کے وقت ان کے پاس تھا۔

انہوں نے اس سچی کتاب کو بھی جھوٹا بتلایا جب کہ وہ ان کے پاس پہنچی، سو جلدی ہی ان کو خبر مل جائے گی اس چیز کی جس کے ساتھ یہ لوگ استہزاء کیا کرتے تھے۔

یہ خبریں غیب کی خبروں میں سے ہیں جن کی وحی ہم آپ کی طرف کرتے ہیں، انہیں اس سے

ذَلِكَ مِنْ أَنْبَاءِ الْغَيْبِ نُوحِيهِ إِلَيْكَ ۚ وَمَا كُنْتَ لَدَيْهِمْ إِذْ يَقُولُونَ أَفَلَا لَنَا مِنْهُمْ يَكْفُلُ مَرِيَمَ ۚ وَمَا كُنْتَ لَدَيْهِمْ إِذْ يَخْتَصِمُونَ ۝

(آل عمران: ۴۴)

فَلَقَدْ كَذَّبُوا بِالْحَقِّ لَمَّا جَاءَهُمْ ۚ فَسَوْفَ يَأْتِيهِمْ أَنْبَاءُ مَا كَانُوا بِهِ يَسْتَهْزِئُونَ ۝

(الانعام: ۵)

تِلْكَ مِنْ أَنْبَاءِ الْغَيْبِ نُوحِيهَا إِلَيْكَ ۚ مَا كُنْتَ تَعْلَمُهَا أَنْتَ وَلَا قَوْمُكَ مِنْ

پہلے آپ جانتے تھے اور نہ آپ کی قوم۔ اس لیے آپ صبر کرتے رہے یقین مایہ کہ انجام کار پر ہیزگاروں کے لیے ہی ہے۔

بستیوں کی یہ بعض خبریں جنہیں ہم تیرے سامنے بیان فرما رہے ہیں ان میں سے بعض تو موجود ہیں اور بعض بالکل نابود ہو گئیں۔

رسولوں کے سب احوال ہم آپ کے سامنے آپ کے دل کی تسکین کے لیے بیان فرما رہے ہیں۔ آپ کے پاس اس صورت میں بھی حق پہنچ چکا اور جو فصاحت و وعظ ہے مومنوں کے لیے۔

یہ غیب کی خبروں سے ہے جس کی ہم آپ کی طرف وحی کر رہے ہیں۔ تو آپ ان کے پاس نہ تھے جب کہ انہوں نے اپنی بات ٹھان لی تھی اور وہ فریب کرنے لگے تھے۔

اسی طرح ہم تیرے سامنے پہلے کی گزری ہوئی واروا تیں بیان فرما رہے ہیں اور یقیناً ہم تجھے اپنے پاس سے فصاحت عطا فرما چکے ہیں۔

ان لوگوں نے جھٹلایا ہے اب ان کے پاس جلدی ہے۔ اس کی خبریں آجائیں گی جس کے ساتھ وہ صخرہ پھینک رہے ہیں۔

پھر تو اس دن تمام خبریں اندھی ہو جائیں گی اور ایک دوسرے سے سوال تک نہ کریں گے۔

یقیناً ان کے پاس وہ خبریں آچکی ہیں جن میں ڈانٹ ڈپٹ کی فصاحت ہے۔

قَبْلَ هَذَا فَاَصْبِرْ اِنَّ الْعَاقِبَةَ لِلْمُتَّقِينَ ۝

(حور: ۴۹)

ذٰلِكَ مِنْ اَنْبَاءِ الْفُرٰی نَقْصُہٗ عَلَیْكَ مِنْہَا قَآئِمٌ وَحَصِیْدٌ ۝

(حور: ۱۰۰)

وَکُلًّا نَّقْصُ عَلَیْكَ مِنْ اَنْبَاءِ الرُّسُلِ مَا نَبَّیْتُہٗ بِہٗ فَاَوَٰدَکَ ۚ وَجَآءَ کَ فِیْ ہٰذِہِ الْحَقُّ وَ مَوْعِظَۃٌ وَذِکْرٰی لِلْمُؤْمِنِیْنَ ۝

(حور: ۱۲۰)

ذٰلِكَ مِنْ اَنْبَاءِ الْغَیْبِ نُوْحِیْہِ اِلَیْکَ ۚ وَ مَا کُنْتُ لَدَیْہُمْ اِذْ اَجْمَعُوْا اَمْرَہُمْ وَہُمْ یَمْکُرُوْنَ ۝

(یوسف: ۱۰۲)

کَذٰلِکَ نَقْصُ عَلَیْكَ مِنْ اَنْبَاءِ مَا قَدْ مَبِیَّ ۚ وَ قَدْ اَتٰیْکَ مِنْ لَّدُنَّا ذِکْرًا ۝

(طہ: ۹۹)

لَقَدْ کَذَّبُوْا فَسٰیًا بَیْہُمْ اَنْتَبُوْا مَا کَانُوْا بِہٖ یَسْتَهْزِءُوْنَ ۝

(اشعراء: ۶)

فَعَصٰیثٌ عَلَیْہُمْ اَلْاَنْبِیَآءُ یَوْمَیْذٍ لَّہُمْ لَا یَنْصَآءُ لَوْ نَوْنَ ۝

(القصاص: ۶۶)

وَلَقَدْ جَآئَہُمْ مِنَ الْاَنْبِآءِ مَا فِیْہِ مُزْدَجَرٌ ۝

(القر: ۴)

فائدہ: ان آیات میں ”انباء“ کا دس بار ذکر ہے۔

## ۶۹۔ ”من الطین“ کا دس بار ذکر

اور وہ بنی اسرائیل کی طرف رسول ہوگا، کہ میں تمہارے پاس تمہارے رب کی نشانیاں لایا ہوں، میں تمہارے لیے پرندے کی شکل کی طرح مٹی کا پرندہ بناتا ہوں پھر اُس میں پھونک مارتا ہوں تو وہ اللہ تعالیٰ کے حکم سے پرندہ بن جاتا ہے اور اللہ تعالیٰ کے حکم سے میں مادر زاد اندھے کو اور کوڑھی کو اچھا کر دیتا ہوں اور مُردے کو جلا دیتا ہوں اور جو کچھ تم کھاؤ اور جو اپنے گھروں میں ذخیرہ کرو میں تمہیں بتا دیتا ہوں، اس میں تمہارے لیے بڑی نشانی ہے، اگر تم ایمان دار ہو۔

جب کہ اللہ تعالیٰ ارشاد فرمائے گا کہ اے عیسیٰ بن مریم میرا انعام یاد کرو جو تم پر اور تمہاری والدہ پر ہوا ہے، جب میں نے تم کو روح القدس سے تائید دی۔ تم لوگوں سے کلام کرتے تھے گو وہ میں بھی اور بڑی عمر میں بھی اور جب کہ میں نے تم کو کتاب اور حکمت کی باتیں اور توریت اور انجیل کی تعلیم دی اور جب کہ تم میرے حکم سے گارے سے ایک شکل بناتے تھے جیسے پرندہ کی شکل ہوتی ہے پھر تم اس کے اندر پھونک مار دیتے تھے جس سے وہ پرندہ بن جاتا تھا میرے حکم سے اور تم اچھا کر دیتے تھے مادر زاد اندھے

وَرَسُولًا إِلَىٰ بَنِي إِسْرَآءَ يَلَهُ أَنَّىٰ قَدْ جِئْتُكُمْ بِآيَةٍ مِّن رَّبِّكُمْ ۖ أَنَّىٰ أَخْلُقُ لَكُمْ مِّنَ الطِّينِ كَهَيْئَةِ الطَّيْرِ فَأَنْفُخُ فِيهِ فَيَكُونُ طَيْرًا بِإِذْنِ اللَّهِ ۖ وَآبُرِي الْأَكْمَةَ وَالْأَبْرَصَ وَأُخْرِجُ الْمَوْتَىٰ بِإِذْنِ اللَّهِ ۖ وَأَنْبِئُكُمْ بِمَا تَأْكُلُونَ وَمَا تَدْخِرُونَ ۖ فَبِئْوَيتُكُمْ ۖ إِنَّ فِي ذَٰلِكَ لَآيَةً لَّكُمْ إِن كُنتُمْ مُّؤْمِنِينَ ۝

(آل عمران: ۴۹)

إِذْ قَالَ اللَّهُ لِعِيسَىٰ ابْنِ مَرْيَمَ اذْكُرْ نِعْمَتِي عَلَيْكَ وَعَلَىٰ وَالِدَتِكَ ۖ إِذْ أُيِّدْتُكَ بِرُوحِ الْقُدُسِ لَتُكَلِّمَ النَّاسَ فِي الْمَهْدِ وَكَهْلًا ۖ وَإِذْ عَلَّمْتُكَ الْكِتَابَ وَالْحِكْمَةَ وَالتَّوْرَةَ وَالْإِنْجِيلَ ۖ وَإِذْ تَخْلُقُ مِنَ الطِّينِ كَهَيْئَةِ الطَّيْرِ بِإِذْنِي فَتَنفُخُ فِيهَا فَتَكُونُ طَيْرًا بِإِذْنِي ۖ وَتُبْرِئُ الْأَكْمَةَ وَالْأَبْرَصَ بِإِذْنِي ۖ وَإِذْ تُخْرِجُ الْمَوْتَىٰ بِإِذْنِي ۖ وَإِذْ كَفَفْتُ بَنِي إِسْرَآءَ يَلَهُ عَنْكَ إِذْ جِئْتَهُم بِالْبَيِّنَاتِ فَقَالَ الَّذِينَ كَفَرُوا مِنْهُمْ إِن هَٰذَا إِلَّا

کو اور برص کے بیمار کو میرے حکم سے اور جب کہ تم مردوں کو نکال کر کھڑا کر لیتے تھے میرے حکم سے اور جب کہ میں نے بنی اسرائیل کو تم سے باز رکھا جب تم ان کے پاس دلیلیں لے کر آئے تھے پھر ان میں جو کافر تھے انہوں نے کہا تھا کہ بجز کھلے جادو کے یہ اور کچھ بھی نہیں۔

(المائدہ: ۱۱۰)

وہ ایسا ہے جس نے تم کو مٹی سے بنایا پھر ایک وقت معین کیا اور دوسرا معین وقت خاص اللہ ہی کے نزدیک ہے پھر بھی تم شک رکھتے ہو۔

حق تعالیٰ نے فرمایا تو جو مجھہ نہیں کرتا تجھ کو اس سے کون امر مانع ہے جبکہ میں تجھ کو حکم دے چکا، کہنے لگا میں اس سے بہتر ہوں، آپ نے مجھ کو آگ سے پیدا کیا ہے اور اُس کو آپ نے خاک سے پیدا کیا ہے۔

یقیناً ہم نے انسان کو مٹی کے جوہر سے پیدا کیا۔

جس نے نہایت خوب بنائی جو چیز بھی بنائی اور انسان کی بناوٹ مٹی سے شروع کی۔

هُوَ الَّذِي خَلَقَكُمْ مِنْ طِينٍ ثُمَّ قَضَىٰ أَجَلًا ۖ وَأَجَلٌ مُّسَمًّى عِنْدَهُ ثُمَّ أَنْتُمْ تَمْتَرُونَ ۝

(الانعام: ۲)

قَالَ مَا مَنَعَكَ أَلَّا تَسْجُدَ إِذْ أَمَرْتُكَ ۖ قَالَ أَنَا خَيْرٌ مِنْهُ ۖ خَلَقْتَنِي مِنْ نَّارٍ وَخَلَقْتَهُ مِنْ طِينٍ ۝

(الاعراف: ۱۲)

وَلَقَدْ خَلَقْنَا الْإِنْسَانَ مِنْ سُلَالَةٍ مِنْ طِينٍ ۝

(المونون: ۱۳)

الَّذِي أَحْسَنَ كُلَّ شَيْءٍ خَلَقَهُ وَبَدَأَ خَلْقَ الْإِنْسَانِ مِنْ طِينٍ ۝

(الاحقاف: ۷)

فَاسْتَفْتِهِمْ أَهُمْ أَشَدُّ خَلْقًا أَمْ مِنْ خَلْقًا ۖ إِنَّا خَلَقْنَاهُمْ مِنْ طِينٍ لَّازِبٍ ۝

(القصص: ۱۱)

إِذْ قَالَ رَبُّكَ لِلْمَلٰٓئِكَةِ إِنِّي خَالِقٌ بَشَرًا مِنْ طِينٍ ۝

(ص: ۷۷)

ان کافروں سے پوچھو تو کہ آیا ان کا پیدا کرنا زیادہ دشوار ہے یا جنہیں ہم نے پیدا کیا؟ ہم نے انسانوں کو تو لیس دار مٹی سے پیدا کیا۔ جب کہ آپ کے رب نے فرشتوں سے ارشاد فرمایا کہ میں مٹی سے انسان کو پیدا کرنے والا ہوں۔



قَالَ اَنَا خَيْرٌ مِنْهُ طَخَلَقْتَنِي مِنْ  
تَارٍ وَخَلَقْتَهُ مِنْ طِينٍ ۝

اس نے جواب دیا کہ میں اس سے بہتر ہوں، تو  
نے مجھے آگ سے بنایا، اور اسے مٹی سے بنایا

(ص: ۷۶)

لِنُرْسِلَ عَلَيْهِمْ حِجَابًا مِّنْ طِينٍ ۝

تاکہ ہم ان پر کنگریاں برسائیں۔

(الذاریات: ۳۳)

فائدہ: ان آیات میں ”من الطین“ کا دس بار ذکر ہے۔

## ۷۔ ”فاتقوا اللہ واطیعون“ کا دس بار ذکر

وَمُصَدِّقًا لِّمَا بَيْنَ يَدَيْهِ مِنَ التَّوْرَةِ  
وَلَأَجَلَ لَكُمْ بَعْضَ الَّذِي حُرِّمَ عَلَيْكُمْ  
وَجِئْتُكُمْ بِآيَةٍ مِّنْ رَبِّكُمْ فَاتَّقُوا اللَّهَ  
وَاطِيعُونَ ۝

اور میں توراۃ کی تصدیق کرنے والا ہوں جو  
میرے سامنے ہے اور میں اس لیے آیا ہوں کہ تم  
پر بعض وہ چیزیں حلال کروں جو تم پر حرام کر دی  
گئی ہیں اور میں تمہارے پاس تمہارے رب کی  
نشانی لایا ہوں، اس لیے تم اللہ تعالیٰ سے ڈرو اور  
میری فرمانبرداری کرو۔

(آل عمران: ۵۰)

اِنِّیْ لَكُمْ رَسُولٌ اٰمِنٌ ۝  
فَاتَّقُوا اللَّهَ وَاطِيعُونَ ۝

سنو میں تمہاری طرف اللہ کا امانتدار رسول ہوں۔  
پس تمہیں اللہ سے ڈرنا چاہیے اور میری بات  
ماننی چاہیے۔

وَمَا اَسْأَلُكُمْ عَلَيْهِ مِنْ اَجْرٍ ؕ اِنْ اَجْرِیْ  
اِلَّا عَلَى رَبِّ الْعٰلَمِیْنَ ۝  
فَاتَّقُوا اللَّهَ وَاطِيعُونَ ۝

میں تم سے اس پر کوئی بدلہ نہیں چاہتا، میرا بدلہ تو  
صرف رب العالمین کے ہاں ہے۔  
پس تم اللہ کا خوف رکھو اور میری فرمانبرداری  
کرو۔

(الشعراء: ۱۱۰ تا ۱۰۷)

اِنِّیْ لَكُمْ رَسُولٌ اٰمِنٌ ۝  
فَاتَّقُوا اللَّهَ وَاطِيعُونَ ۝

میں تمہارا امانتدار معتبر پیغمبر ہوں۔  
پس اللہ سے ڈرو اور میرا کہا مانو۔

(الشعراء: ۱۲۵ تا ۱۲۶)

اور جب کسی پر ہاتھ ڈالتے ہو تو سختی اور ظلم سے پکڑتے ہو۔

اللہ سے ڈرو اور میری پیروی کرو۔

وَإِذَا بَطَشْتُمْ بَطَشْتُمْ جَبَّارِينَ ۝

فَاتَّقُوا اللَّهَ وَأَطِيعُوا ۝

(اشعرآء: ۱۳۰، ۱۳۱)

میں تمہاری طرف اللہ کا امانتدار بنیغیر ہوں۔  
تو تم اللہ سے ڈرو اور میرا کہا کرو۔

إِنِّي لَكُمْ رَسُولٌ أَمِينٌ ۝

فَاتَّقُوا اللَّهَ وَأَطِيعُوا ۝

(اشعرآء: ۱۳۳، ۱۳۴)

اور تم پہاڑوں کو تراش تراش کر پر تکلف مکانات بنارہے ہو۔

وَنَنْحِتُونَ مِنَ الْجِبَالِ بُيُوتًا لِزِينَةٍ ۝

پس اللہ سے ڈرو اور میری اطاعت کرو۔

فَاتَّقُوا اللَّهَ وَأَطِيعُوا ۝

(اشعرآء: ۱۳۹، ۱۴۰)

میں تمہاری طرف امانتدار رسول ہوں۔  
پس تم اللہ تعالیٰ سے ڈرو اور میری اطاعت کرو۔

إِنِّي لَكُمْ رَسُولٌ أَمِينٌ ۝

فَاتَّقُوا اللَّهَ وَأَطِيعُوا ۝

(اشعرآء: ۱۶۲، ۱۶۳)

میں تمہاری طرف امانتدار رسول ہوں۔  
تو تم اللہ کا خوف کھاؤ اور میری فرمانبرداری کرو۔

إِنِّي لَكُمْ رَسُولٌ أَمِينٌ ۝

فَاتَّقُوا اللَّهَ وَأَطِيعُوا ۝

(اشعرآء: ۱۷۸، ۱۷۹)

اور جب عیسیٰ معجزے لائے تو کہا۔ کہ میں تمہارے پاس حکمت لایا ہوں اور اس لیے آیا ہوں کہ جن بعض چیزوں میں تم مختلف ہو، انہیں واضح کروں، پس تم اللہ تعالیٰ سے ڈرو اور میرا کہا مانو۔

وَلَمَّا جَاءَ عِيسَىٰ بِالْبَيِّنَاتِ قَالَ قَدْ

جِئْتُكُمْ بِالْحِكْمَةِ وَلِأُبَيِّنَ لَكُمْ بَعْضَ

الَّذِي تَخْتَلِفُونَ فِيهِ ۚ فَاتَّقُوا اللَّهَ

وَأَطِيعُوا ۝

(الزخرف: ۶۳)

فائدہ: ان آیات میں ”فاتقوا اللہ واطیعوا“ کا دوسرا رد کرے۔

## ۷۔ ”صدورہم“ کا دس بار ذکر

اے ایمان والو! تم اپنا ولی دوست ایمان والوں کے سوا اور کسی کو نہ بناؤ، تم نہیں دیکھتے دوسرے لوگ تو تمہاری تباہی میں کوئی کسر اٹھا نہیں رکھتے، وہ تو چاہتے ہیں کہ تم دکھ میں پڑو، ان کی عداوت تو خود ان کی زبان سے بھی ظاہر ہو چکی ہے اور جو ان کے سینوں میں پوشیدہ ہے وہ بہت زیادہ ہے، ہم نے تمہارے لیے آیتیں بیان کر دیں اگر غفلت نہ ہو (تو غور کرو)۔

سوائے ان کے جو اس قوم سے تعلق رکھتے ہوں جن سے تمہارا معاہدہ ہو چکا ہے یا جو تمہارے پاس اس حالت میں آئیں کہ تم سے جنگ کرنے سے بھی تنگ دل ہیں اور اپنی قوم سے بھی جنگ کرنے سے تنگ دل ہیں اور اگر اللہ تعالیٰ چاہتا تو انہیں تم پر مسلط کر دیتا اور وہ تم سے یقیناً جنگ کرتے، پس اگر یہ لوگ تم سے کنارہ کشی اختیار کر لیں اور تم سے لڑائی نہ کریں اور تمہاری جانب صلح کا پیغام ڈالیں تو اللہ تعالیٰ نے تمہارے لیے ان پر کوئی راہ لڑائی کی نہیں کی۔

اور جو کچھ اُن کے دلوں میں غبار تھا ہم اس کو دور کر دیں گے۔ ان کے نیچے نہریں جاری ہوں گی۔ اور وہ لوگ کہیں گے کہ اللہ کا (لاکھ لاکھ) احسان ہے جس نے ہم کو اس مقام تک پہنچایا اور ہماری کبھی رسائی نہ ہوتی اگر اللہ تعالیٰ ہم کو نہ پہنچاتا۔

يَا أَيُّهَا الَّذِينَ آمَنُوا لَا تَتَّخِذُوا بَطَانَةً مِّنْ دُونِكُمْ لَا يَأْمُرُكُمْ بِحَبَالٍ ۖ وَكُونُوا مَاعِثَةً ۚ قَدْ بَدَتِ الْبَغْضَاءُ مِنَ الْفَوَاحِشِ ۚ وَمَا تُخْفِي صُدُورُهُمْ أَكْبَرُ ۚ قَدْ بَيَّنَّا لَكُمُ الْآيَاتِ إِن كُنتُمْ تَعْقِلُونَ ۝

(آل عمران: ۱۱۸)

إِلَّا الَّذِينَ يَصِلُونَ إِلَىٰ قَوْمٍ بَيْنَكُمْ وَبَيْنَهُمْ مِّيثَاقٌ أَوْ جَاءَ وَكُمْ حَصِرَتِ صُدُورُهُمْ أَن يُقَاتِلُوكُمْ أَوْ يُقَاتِلُوا قَوْمَهُمْ ۖ وَلَوْ شَاءَ اللَّهُ لَسَلَّطَهُمْ عَلَيْكُمْ فَلَقَتُلُوكُمْ ۚ فَإِنِ اعْتَزَلُوكُمْ فَلَمَّا يُقَاتِلُوكُمْ وَأَلْقُوا إِلَيْكُمُ السَّلَمَ ۖ فَمَا جَعَلَ اللَّهُ لَكُمْ عَلَيْهِمْ سَبِيلًا ۝

(النساء: ۹۰)

وَنَزَعْنَا مَا فِي صُدُورِهِمْ مِّنْ حِزٍّ تَجْرِي مِنْ تَحْتِهِمُ الْأُنْهَارُ ۚ وَقَالُوا الْحَمْدُ لِلَّهِ الَّذِي هَدَانَا لِهَذَا ۖ وَمَا كُنَّا لِنَهْتَدِيَ لَوْلَا أَنَّ هَدَانَا اللَّهُ ۚ لَقَدْ جَاءَتْ رُسُلُ رَبِّنَا بِالْحَقِّ ۖ وَنُودُوا أَنِ اتَّبِعُوا الْجَنَّةَ

عُصَاةِ يَاقُوتَ آدَمَ وَحَدِيثُ  
أُورِثُوهَا بِمَا كُنْتُمْ تَعْمَلُونَ ۝

(الاعراف: ۴۳)

واقعی ہمارے رب کے پیغمبر بھی باتیں لے کر آئے تھے اور ان سے پکار کر کہا جائے گا کہ یہ جنت تم کو دی گئی ہے تمہارے اعمال کے بدلے۔ یاد رکھو وہ لوگ اپنے سینوں کو دہرائے دیتے ہیں تاکہ اپنی باتیں اللہ سے چھپا سکیں۔ یاد رکھو کہ وہ لوگ جس وقت اپنے کپڑے لپیٹتے ہیں وہ اس وقت بھی سب جانتا ہے جو کچھ چپکے چپکے باتیں کرتے ہیں اور جو کچھ وہ ظاہر باتیں کرتے ہیں۔ بالیقین وہ دلوں کے اندر کی باتیں جانتا ہے۔

ان کے دلوں میں جو کچھ رنجش و کینہ تھا ہم سب کچھ نکال دیں گے وہ بھائی بھائی بنے ہوئے ایک دوسرے کے آنے سے سامنے شاہی تختوں پر بیٹھے ہوں گے۔

بے شک، آپ کا رب ان چیزوں کو بھی جانتا ہے جنہیں ان کے دل چھپا رہے ہیں اور جنہیں ظاہر کر رہے ہیں۔

ان کے سینے جو کچھ چھپاتے اور جو کچھ ظاہر کرتے ہیں آپ کا رب سب کچھ جانتا ہے۔

جو لوگ باوجود اپنے پاس کسی سند کے نہ ہونے کے آیات الہی میں جھگڑے کرتے ہیں، ان کے دلوں میں بجز نری بڑائی کے اور کچھ نہیں وہ اس شان تک پہنچنے والے ہی نہیں سوتو اللہ کی پناہ مانگتا رہو، بے شک وہ پورا سننے والا اور سب سے زیادہ دیکھنے والا ہے۔

أَلَا إِنَّهُمْ يَخُشَوْنَ صَلُورَهُمْ لِيَسْتَحْفُوا مِنْهُ ۚ أَلَا حِينَ يَسْتَغْشَوْنَ لِبَابَهُمْ ۖ يَخْلَعُونَ مَا يُسِرُّونَ وَمَا يُعْلِنُونَ ۚ إِنَّهُ عَلِيمٌ بِذَاتِ الصُّدُورِ ۝

(حدود: ۵)

وَنَزَعْنَا مَا فِي صُدُورِهِمْ مِنْ غَلِيٍّ إِخْوَانًا عَلَى سُرُرٍ مُتَقَابِلِينَ ۝

(الحجر: ۴۷)

وَإِنَّ رَبَّكَ لَيَعْلَمُ مَا تُكِنُّ صُدُورُهُمْ وَمَا يُعْلِنُونَ ۝

(النمل: ۷۴)

وَرَبُّكَ يَعْلَمُ مَا تُكِنُّ صُدُورُهُمْ وَمَا يُعْلِنُونَ ۝

(القصاص: ۶۹)

إِنَّ الَّذِينَ يُجَادِلُونَ فِي آلِ ابْنِ الْمُنْكَثَرِ ۖ بَغِيرِ سُلْطَانٍ أَنَّهُمْ لَا إِنْ فِي صُدُورِهِمْ إِلَّا كِبْرٌ مَّا هُمْ بِبَالِيغِهِ ۚ فَسَعِدَ بِاللَّهِ ۚ إِنَّهُ هُوَ السَّمِيعُ الْبَصِيرُ ۝

(المومن: ۵۶)

اور ان کے لیے جنہوں نے اس گھر میں (یعنی مدینہ) اور ایمان میں ان سے پہلے جگہ پائی ہے اپنی طرف ہجرت کر کے آنے والوں سے محبت کرتے ہیں اور مہاجرین کو جو کچھ دے دیا جائے اس سے وہ اپنے دلوں میں کوئی تنگی نہیں رکھتے بلکہ خواہنے اور پرانہیں ترجیح دیتے ہیں۔ گو خود کو تنگی ہی سخت حاجت ہو، بات یہ ہے کہ جو بھی اپنے نفس کی حرص سے بچیں وہی کامیاب اور بامراد ہیں۔ مسلمانو! یقین مانو کہ تمہاری ہیبت ان کے دلوں میں یہ نسبت اللہ کی ہیبت کے بہت زیادہ ہے، اس لیے کہ یہ بے سمجھ لوگ ہیں۔

وَالَّذِينَ تَبَوَّءُوا الدَّارَ وَالْإِيمَانَ مِنْ قَبْلِهِمْ يُحِبُّونَ مَنْ هَاجَرَ إِلَيْهِمْ وَلَا يَجِدُونَ فِي صُدُورِهِمْ حَاجَةً مِمَّا أُوتُوا وَيُؤْثِرُونَ عَلَىٰ أَنْفُسِهِمْ وَلَوْ كَانَ بِهِمْ خَصَاصَةٌ ۚ وَمَنْ يُوقِ شُحَّ نَفْسِهِ فَأُولَٰئِكَ هُمُ الْمُفْلِحُونَ ٥

(المشر: ۹)

لَا تَنْتُمْ أَشَدَّ رَهْبَةً فِي صُدُورِهِمْ مِنَ اللَّهِ ۚ ذَٰلِكُمْ بِأَنَّهُمْ قَوْمٌ لَا يَفْقَهُونَ ٥

(المشر: ۱۳)

فائدہ: ان آیات میں ”صدورہم“ کا دس بار ذکر ہے۔

## ۷۲۔ ”افواہہم“ کا دس بار ذکر

اے ایمان والو! تم اپنا ولی و دوست ایمان والوں کے سوا اور کسی کو نہ بناؤ، تم نہیں دیکھتے دوسرے لوگ تو تمہاری تباہی میں کوئی کسر اٹھا نہیں رکھتے، وہ تو چاہتے ہیں کہ تم دکھ میں پڑو، ان کی عداوت تو خود ان کی زبان سے بھی ظاہر ہو چکی ہے اور جوان کے سینوں میں پوشیدہ ہے وہ بہت زیادہ ہے، ہم نے تمہارے لیے آیتیں بیان کر دیں اگر غفلت نہ ہو (تو غور کرو)۔

اور تاکہ منافقوں کو بھی جان لے اور جن سے کہا گیا کہ آؤ اللہ کی راہ میں جہاد کرو، یا کافروں کو

يَا أَيُّهَا الَّذِينَ آمَنُوا لَا تَتَّخِذُوا بَطَانَةً مِنْ دُونِكُمْ لَا يَأْمُرُكُمْ بِحَبَالٍ ۚ وَذُورُوا مَا عَنِتُّمْ ۚ قَدْ بَدَتِ الْبَغْضَاءُ مِنْ أَفْوَاهِهِمْ ۚ وَمَا تُخْفِي صُدُورُهُمْ أَكْبَرُ ۚ قَدْ بَيَّنَّا لَكُمُ الْآيَاتِ إِنْ كُنْتُمْ تَعْقِلُونَ ٥

(آل عمران: ۱۱۸)

وَلْيَعْلَمَ الَّذِينَ نَافَقُوا ۚ وَقِيلَ لَهُمْ تَعَالَوْا قَاتِلُوا فِي سَبِيلِ اللَّهِ أَوْ اقْعُدُوا ۚ

## شعاریات قرآن وحدیث

۱۷۶

حصہ اول

ہٹاؤ، تو وہ کہنے لگے کہ اگر ہم لڑائی جانتے ہوتے تو ضرور ساتھ دیتے، وہ اس دن بہ نسبت ایمان کے کفر سے بہت قریب تھے اپنے منہ سے وہ باتیں بتاتے ہیں جو ان کے دلوں میں نہیں، اور اللہ تعالیٰ خوب جانتا ہے جسے وہ چھپاتے ہیں۔

آپ ان لوگوں کے پیچھے نہ کڑھے جو کفر میں سبقت کر رہے ہیں خواہ وہ ان منافقوں میں سے ہوں جو زبانی تو ایمان کا دعویٰ کرتے ہیں لیکن حقیقتاً ان کے دل بالایمان نہیں اور یہودیوں میں سے کچھ لوگ ایسے ہیں جو غلط باتیں سننے کے عادی ہیں اور ان لوگوں کے جاسوس ہیں جو اب تک آپ کے پاس نہیں آئے۔ کلمات کے اصل موقعہ کو چھوڑ کر انہیں بے اسلوب اور متغیر کر دیا کرتے ہیں، کہتے ہیں کہ اگر تم یہی حکم دیے جاؤ تو قبول کر لینا اور اگر یہ حکم نہ دیے جاؤ تو الگ تھلگ رہنا اور جس کا خراب کرنا اللہ کو منظور ہو تو آپ اس کے لیے خدائی ہدایت میں سے کسی چیز کے مختار نہیں۔ اللہ تعالیٰ کا ارادہ ان کے دلوں کو پاک کرنے کا نہیں، ان کے لیے دنیا میں بھی بڑی ذلت اور رسوائی ہے اور آخرت میں بھی ان کے لیے بڑی سخت سزا ہے۔ ان کے وعدوں کا کیا اعتبار، ان کا اگر تم پر غلبہ ہو جائے تو نہ یہ قربت داری کا خیال کریں نہ عہد و پیمان کا، اپنی زبانوں سے تو تمہیں پرچا رہے ہیں لیکن ان کے دل نہیں مانتے، ان میں سے اکثر توفاسق ہیں۔

قَالُوا لَوْ نَعْلَمُ قَتَالَا لَا اتَّبَعْنٰكُمْ ؕ هُمْ لِّلْكَفْرِ يَوْمَئِذٍ اَقْرَبُ مِنْهُمْ لِّلْاِيْمَانِ ؕ يَقُولُوْنَ يَا فَوَهِِيْهُمْ مَا لَيْسَ فِىْ قُلُوْبِهِمْ ؕ وَاللّٰهُ اَعْلَمُ بِمَا يَكْتُمُوْنَ ۝

(آل عمران: ۱۷۷)

يَا أَيُّهَا الرُّسُولُ لَا يَحْزُنْكَ الَّذِينَ يُسَارِعُونَ فِي الْكُفْرِ مِنَ الَّذِينَ قَالُوا آمَنَّا بِأَفْوَهِهِمْ وَلَمْ تُؤْمِنْ قُلُوبُهُمْ ؕ وَالَّذِينَ هَادُوا ؕ سَمِعُوا لَكُذِبٍ سَمِعُوا لِقَوْمٍ آخَرِينَ ؕ لَمْ يَأْتُوكَ يَحْزَنُونَ الْكَلِمَ مِنْ بَعْدِ مَوَاضِعِهِ ؕ يَقُولُونَ إِنْ أُوتِيتُمْ هَذَا فَخُذُوهُ وَإِنْ لَمْ تُؤْتَوْهُ فَاحْذَرُوا ؕ وَمَنْ يُرِدِ اللَّهُ فِتْنَتَهُ فَلَنْ تَمْلِكَ لَهُ مِنَ اللَّهِ شَيْئًا ؕ أُولَٰئِكَ الَّذِينَ لَمْ يُرِدِ اللَّهُ أَنْ يُطَهِّرْ قُلُوبَهُمْ ؕ لَهُمْ فِي الدُّنْيَا خِزْيٌ مُّسَوًى ؕ وَلَهُمْ فِي الْآخِرَةِ عَذَابٌ عَظِيمٌ ۝

(المائدة: ۴۱)

كَيْفَ وَإِنْ يَظْهَرُوا عَلَيْكُمْ لَا يَقُولُوا فِينَكُمْ إِلَّا وَلَا ذِمَّةٌ ؕ يُرْضَوْنَكُم بِأَفْوَهِهِمْ وَتَابَى قُلُوبُهُمْ ؕ وَآكَفَرُهُمْ فِى سِقُونِ ۝

(التوبة: ۸)

یہود کہتے ہیں عزیر اللہ کا بیٹا ہے اور نصرانی کہتے ہیں مسیح اللہ کا بیٹا ہے یہ قول صرف ان کے منہ کی بات ہے۔ اگلے مکروں کی بات کی یہ بھی نقل کرنے لگے اللہ انہیں عارت کرے وہ کیسے پٹائے جاتے ہیں۔

وہ چاہتے ہیں کہ اللہ کے نور کو اپنے منہ سے بجھا دیں اور اللہ تعالیٰ انکاری ہے مگر اسی بات کا کہ اپنا نور پورا کرے گو کافر ناخوش رہیں۔

کیا تمہارے پاس تم سے پہلے کے لوگوں کی خبریں نہیں آئیں یعنی قوم نوح کی اور عاد و ثمود کی اور ان کے بعد والوں کی جنہیں بجز اللہ تعالیٰ کے اور کوئی نہیں جانتا، ان کے پاس ان کے رسول معجزے لائے لیکن انہوں نے اپنے ہاتھ اپنے منہ میں دبا لیے اور صاف کہہ دیا کہ جو کچھ تمہیں دے کر بھیجا گیا ہے ہم اس کے منکر ہیں اور جس چیز کی طرف تم ہمیں بلارہے ہو ہمیں تو اس میں بڑا بھاری شبہ ہے (ہم سے خاطر جمع نہیں)

درحقیقت نہ تو خود انہیں اس کا علم ہے نہ ان کے باپ دادوں کو۔ یہ تہمت بڑی بُری ہے جو ان کے منہ سے نکل رہی ہے، وہ بڑا جھوٹ بک رہے ہیں۔

ہم آج کے دن ان کے منہ پر مہریں کر دیں گے اور ان کے ہاتھ ہم سے باتیں کریں گے اور ان کے پاؤں گواہیاں دیں گے ان کاموں کی جو وہ کرتے تھے۔

وَقَالَتِ الْيَهُودُ عِزَّىٰرُ بْنُ اللَّهِ ۖ وَقَالَتِ النَّصْرَى الْمَسِيحُ بْنُ اللَّهِ ۚ ذَلِكَ قَوْلُهُمْ بِأَفْوَاهِهِمْ ۖ يُضَاهِيُونَ قَوْلَ الَّذِينَ كَفَرُوا مِنْ قَبْلُ ۚ قَتَلْنَاهُمُ اللَّهُ ۚ أَنَّىٰ يُؤْفَكُونَ ۝

(التوبہ: ۳۰)

يُرِيدُونَ أَن يُطْفِئُوا نُورَ اللَّهِ بِأَفْوَاهِهِمْ وَيَأْبَى اللَّهُ إِلَّا أَن يُتِمَّ نُورَهُ وَلَوْ كَرِهَ الْكَافِرُونَ ۝

(التوبہ: ۳۲)

أَلَمْ يَأْتِكُمْ نَبُؤُ الَّذِينَ مِنْ قَبْلِكُمْ ۖ إِلَّا اللَّهُ ۚ جَاءَتْهُمْ رُسُلُهُمْ بِالْبَيِّنَاتِ فَرَدُّوا أَيْدِيَهُمْ فِي أَفْوَاهِهِمْ وَقَالُوا إِنَّا كَفَرْنَا بِمَا أُرْسِلْتُمْ بِهِ وَإِنَّا لَفِي شَكٍّ مِمَّا تَدْعُونَنَا إِلَيْهِ مُرِيبٍ ۝

(ابراہیم: ۹)

مَا لَهُمْ بِهِ مِنْ عِلْمٍ وَلَا لِابْنَائِهِمْ ۚ كَثُرَتْ كَلِمَةٌ تَخْرُجُ مِنْ أَفْوَاهِهِمْ ۚ إِنَّ يَقُولُونَ إِلَّا كَذِبًا ۝

(الکہف: ۵)

الْيَوْمَ نَخْتِمُ عَلَىٰ أَفْوَاهِهِمْ وَتُكَلِّمُنَا أَيْدِيَهُمْ وَتَشْهَدُ أَرْجُلُهُمْ بِمَا كَانُوا يَكْسِبُونَ ۝

(یٰسین: ۶۵)

وہ چاہتے ہیں کہ اللہ کے نور کو اپنے منہ سے بجھا دیں اور اللہ اپنے نور کو کمال تک پہنچانے والا ہے گو کا فر بُرا مانیں۔

يُرِيدُونَ لِيُطْفِئُوا نُورَ اللَّهِ بِأَفْوَاهِهِمْ  
وَاللَّهُ مُتِمُّ نُورِهِ وَلَوْ كَرِهَ الْكَافِرُونَ ۝

(الف: ۸)

فائدہ: ان آیات میں ”افواہہم“ کا دس بار ذکر ہے۔

### ۷۳۔ ”اتاہم“ کا دس بار ذکر

اللہ تعالیٰ نے انہیں دنیا کا ثواب بھی دیا اور آخرت کے ثواب کی خوبی بھی عطا فرمائی، اور اللہ تعالیٰ نیک لوگوں کو دوست رکھتا ہے۔

اللہ تعالیٰ نے اپنا فضل جو انہیں دے رکھا ہے اس سے بہت خوش ہیں اور خوشیاں منا رہے ہیں ان لوگوں کی بابت جواب تک ان سے نہیں ملے ان کے پیچھے ہیں، یوں کہ ان پر نہ کوئی خوف ہے اور نہ وہ ممکن ہوں گے۔

جنہیں اللہ تعالیٰ نے اپنے فضل سے کچھ دے رکھا ہے وہ اس میں اپنی کنجوسی کو اپنے لیے بہتر خیال نہ کریں بلکہ وہ ان کے لیے نہایت بدتر ہے، عنقریب قیامت والے دن یہ اپنی کنجوسی کی چیز کے طوق ڈالے جائیں گے، آسمانوں اور زمین کی میراث اللہ تعالیٰ ہی کے لیے ہے اور جو کچھ تم کر رہے ہو اس سے اللہ تعالیٰ آگاہ ہے۔

جو لوگ خود بخلی کرتے ہیں اور دوسروں کو بھی بخلی کرنے کو کہتے ہیں اور اللہ تعالیٰ نے جو اپنا فضل انہیں دے رکھا ہے اسے چھپا لیتے ہیں، ہم نے ان کافروں کے لیے ذلت کی مارتیار کر رکھی ہے۔

فَاتَاهُمُ اللَّهُ ثَوَابَ الدُّنْيَا وَحَسَنَ ثَوَابِ  
الْآخِرَةِ ۖ وَاللَّهُ يُحِبُّ الْمُحْسِنِينَ ۝

(آل عمران: ۱۳۸)

فَرِحِينَ بِمَا آتَاهُمُ اللَّهُ مِنْ فَضْلِهِ ۖ  
وَيَسْتَبْشِرُونَ بِالَّذِينَ لَمْ يَلْحَقُوا بِهِمْ مِنْ  
خَلْفِهِمْ ۖ أَلَا خَشَوْا عَلَيْهِمْ وَلَا هُمْ  
يَحْزَنُونَ ۝

(آل عمران: ۱۷۰)

وَلَا يَحْزَنُ الَّذِينَ الَّذِينَ يَنْخَلُوعُونَ بِمَا آتَاهُمُ  
اللَّهُ مِنْ فَضْلِهِ هُوَ خَيْرٌ لَّهُمْ ۖ بَلْ هُوَ شَرٌّ  
لَّهُمْ ۖ سَيُطَوَّقُونَ مَا بَخِلُوا بِهِ يَوْمَ  
الْقِيَمَةِ ۖ وَلِلَّهِ مِيرَاثُ السَّمٰوٰتِ  
وَالْأَرْضِ ۖ وَاللَّهُ بِمَا تَعْمَلُونَ خَبِيرٌ ۝

(آل عمران: ۱۸۰)

الَّذِينَ يَخْلُوعُونَ وَيَأْمُرُونَ النَّاسَ  
بِالْبَخْلِ وَيَكْتُمُونَ مَا آتَاهُمُ اللَّهُ مِنْ  
فَضْلِهِ ۖ وَاعْتَدْنَا لِلْكَافِرِينَ عَذَابًا مُهِينًا ۝

(النساء: ۳۷)



یا یہ لوگوں سے حسد کرتے ہیں اس پر جو اللہ تعالیٰ نے اپنے فضل سے انہیں دیا ہے، پس ہم نے تو آل ابراہیم کو کتاب اور حکمت بھی دی ہے اور بڑی سلطنت بھی عطا فرمائی ہے۔

اگر یہ لوگ اللہ اور رسول کے دیے ہوئے پر خوش رہتے اور کہہ دیتے کہ اللہ ہمیں کافی ہے اللہ ہمیں اپنے فضل سے دے گا اور اس کا رسول بھی۔ ہم تو اللہ کی ذات سے ہی توقع رکھنے والے ہیں۔ لیکن جب اللہ نے اپنے فضل سے انہیں دیا تو یہ اس میں بخلی کرنے لگے اور مال منول کر کے منہ موڑ لیا۔

اور جو لوگ ہدایت یافتہ ہیں اللہ نے انہیں ہدایت میں اور بڑھا دیا ہے اور انہیں ان کی پرہیزگاری عطا فرمائی ہے۔

ان کے رب نے جو کچھ انہیں عطا فرمایا ہے اسے لے رہے ہوں گے، وہ تو اس سے پہلے ہی نیک کار تھے۔

جو انہیں ان کے رب نے دے رکھی ہیں اس پر خوش ہیں اور ان کے پروردگار نے انہیں جہنم کے عذاب سے بھی بچا لیا ہے۔

أَمْ يَحْسُدُونَ النَّاسَ عَلَى مَا آتَاهُمُ اللَّهُ مِنْ فَضْلِهِ ۖ فَقَدْ آتَيْنَا آلَ إِبْرَاهِيمَ الْكِتَابَ وَالْحِكْمَةَ وَآتَيْنَهُمْ مُلْكًا عَظِيمًا ۝ (النساء: ۵۴)

وَلَوْ أَنَّهُمْ رَضُوا مَا آتَاهُمُ اللَّهُ وَرَسُولُهُ وَقَالُوا حَسْبُنَا اللَّهُ سَيُؤْتِينَا اللَّهُ مِنْ فَضْلِهِ وَرَسُولُهُ ۚ إِنَّا إِلَى اللَّهِ رَاغِبُونَ ۝ (التوبة: ۵۹)

فَلَمَّا آتَاهُمْ مِنْ فَضْلِهِ بَخِلُوا بِهِ وَتَوَلَّوْا وَهُمْ مُعْرِضُونَ ۝

(التوبة: ۷۶)

وَالَّذِينَ اهْتَدَوْا زَادَهُمْ هُدًى وَآتَاهُمْ تَقْوَاهُمْ ۝

(محمد: ۱۷)

أَخِذِينَ مَا آتَاهُمْ رَبُّهُمْ ۚ إِنَّهُمْ كَانُوا قَبْلَ ذَلِكَ مُحْسِنِينَ ۝

(الذاریات: ۱۶)

فَلْيَكْفِهِنَّ بِمَا آتَاهُمْ رَبُّهُنَّ ۖ وَقُلْ لَهُنَّ رَبُّهُنَّ عَذَابُ الْجَحِيمِ ۝

(الطور: ۱۸)

فائدہ: ان آیات میں ”اتاہم“ کا دس بار ذکر ہے۔

۷۴۔ ”آباءکم“ کا دس بار ذکر

اللہ تعالیٰ تمہیں تمہاری اولاد کے بارے میں حکم کرتا ہے کہ ایک لڑکے کا حصہ دو لڑکیوں کے

يُوصِيكُمُ اللَّهُ فِي أَوْلَادِكُمْ لِلذَّكَرِ مِثْلُ حَظِّ الْأُنثَيَيْنِ ۚ فَإِنْ كُنَّ نِسَاءً فَوْقَ

برابر ہے اور اگر صرف لڑکیاں ہی ہوں اور دو سے زیادہ ہوں تو انہیں مال متروکہ کا دو تہائی ملے گا اور اگر ایک ہی لڑکی ہو تو اس کے لیے آدھا ہے اور میت کے ماں باپ میں سے ہر ایک کے لیے اس کے چھوڑے ہوئے مال کا چھٹا حصہ ہے، اگر اس (میت) کی اولاد ہو، اور اگر اولاد نہ ہو اور ماں باپ وارث ہوتے ہوں تو اس کی ماں کے لیے تیسرا حصہ ہے، ہاں اگر میت کے کئی بھائی ہوں تو پھر اس کی ماں کا چھٹا حصہ ہے، یہ حصے اس وصیت (کی تکمیل) کے بعد ہیں جو مرنے والا کر گیا ہو یا ادائے قرض کے بعد۔ تمہارے باپ ہوں یا تمہارے بیٹے تمہیں نہیں معلوم کہ ان میں سے کون تمہیں نفع پہنچانے میں زیادہ قریب ہے۔ یہ حصے اللہ تعالیٰ کی طرف سے مقرر کردہ ہیں۔ بے شک اللہ تعالیٰ پورے علم اور کامل حکمتوں والا ہے۔

اور ان عورتوں سے نکاح نہ کر دو جن سے تمہارے باپوں نے نکاح کیا ہے مگر جو گزر چکا، یہ بے حیائی کا کام اور بغض کا سبب ہے اور بڑی بُری راہ ہے۔

اور ان لوگوں نے اللہ کی جیسی قدر پہچان واجب تھی ویسی قدر نہ پہچانی جب کہ یوں کہہ دیا کہ اللہ نے کسی بشر پر کوئی چیز نازل نہیں کی۔ آپ یہ کہیے کہ وہ کتاب کس نے نازل کی ہے جس کو موسیٰ لائے تھے جس کی کیفیت یہ ہے کہ وہ نور

اُتْنَيْنِ فَلَهُنَّ ثُلُثَا مَا تَرَكَ ؕ وَإِنْ كَانَتْ وَاحِدَةً فَلَهَا النِّصْفُ ؕ وَلَآ بُؤْيَاهُ لِكُلِّ وَاحِدٍ مِّنْهُمَا الشُّدُسُ مِمَّا تَرَكَ إِنْ كَانَ لَهُ وَلَدٌ ؕ فَإِنْ لَّمْ يَكُنْ لَهُ وَلَدٌ وَوَرِثَتْهُ أَبَوَاهُ فَلِأُمِّهِ الثُّلُثُ ؕ فَإِنْ كَانَ لَهُ إِخْوَةٌ فَلِأُمِّهِ الشُّدُسُ مِنْ بَعْدِ وَصِيَّةٍ يُوصِي بِهَا أَوْ دَيْنٍ ؕ آبَاؤُكُمْ وَأَبْنَاؤُكُمْ لَا تَدْرُونَ أَيُّهُمْ أَقْرَبُ لَكُمْ نَفْعًا ؕ فَرِيضَةٌ مِنَ اللَّهِ ؕ إِنْ اللَّهُ كَانَ عَلِيمًا حَكِيمًا ۝

(النساء: ۱۱)

وَلَا تَنْكِحُوا مَا نَكَحَ آبَاؤُكُمْ مِنْ النِّسَاءِ إِلَّا مَا قَدْ سَلَفَ ؕ إِنَّهُ كَانَ فَاحِشَةً وَمَقْتًا ؕ وَسَاءَ سَبِيلًا ۝

(النساء: ۲۲)

وَمَا قَدَرُوا اللَّهَ حَقَّ قَدْرِهِ إِذْ قَالُوا مَا أَنزَلَ اللَّهُ عَلَىٰ بَشَرٍ مِّن شَيْءٍ ؕ قُلْ مَنْ أَنزَلَ الْكِتَابَ الَّذِي جَاءَ بِهِ مُوسَىٰ نُورًا وَهُدًى لِّلنَّاسِ تَجْعَلُونَهُ قَرَاطِيسَ تُبْدُونَهَا وَتُخْفُونَ كَثِيرًا ؕ وَعَلِمْتُمْ مَا لَمْ

ہے اور لوگوں کے لیے وہ ہدایت ہے جس کو تم نے ان متفرق اوراق میں رکھ چھوڑا ہے جن کو ظاہر کرتے ہو اور بہت سی باتوں کو چھپاتے ہو۔ اور تم کو بہت سی ایسی باتیں بتائی گئی ہیں جن کو تم نہ جانتے تھے اور نہ تمہارے بڑے۔ آپ کہہ دیجیے کہ اللہ نے نازل فرمایا ہے، پھر ان کو ان کے مشغلہ میں بیہودگی کے ساتھ لگا رہنے دیجیے۔ انہوں نے فرمایا کہ بس اب تم پر اللہ کی طرف سے عذاب اور غضب آیا ہی چاہتا ہے۔ کیا تم مجھ سے ایسے ناموں کے باب میں جھگڑتے ہو جن کو تم نے اور تمہارے باپ دادوں نے ٹھہرا لیا ہے اُن کے معبود ہونے کی اللہ نے کوئی دلیل نہیں بھیجی۔ سو تم منتظر رہو میں بھی تمہارے ساتھ انتظار کر رہا ہوں۔

آپ کہہ دیجیے کہ اگر تمہارے باپ اور تمہارے لڑکے اور تمہارے بھائی اور تمہاری بیویاں اور تمہارے کنبے قبیلے اور تمہارے کمائے ہوئے مال اور وہ تجارت جس کی کمی سے تم ڈرتے ہو اور وہ حویلیاں جنہیں تم پسند کرتے ہو اگر یہ تمہیں اللہ سے اور اس کے رسول سے اور اس کی راہ کے جہاد سے بھی زیادہ عزیز ہیں تو تم اللہ کے حکم سے عذاب کے آنے کا انتظار کرو۔ اللہ تعالیٰ فاسقوں کو ہدایت نہیں کرتا۔

اس کے سوا تم جن کی پوجا پاٹ کر رہے ہو وہ سب نام ہی نام ہیں جو تم نے اور تمہارے باپ دادوں

تَعْلَمُوا أَنَّكُمْ وَلَا آبَاؤُكُمْ قُلِ اللَّهُ لَا تَعْلَمُوا فِي خَوْضِهِمْ يَلْعَبُونَ ۝

(الانعام: ۹۱)

قَالَ قَدْ وَقَعَ عَلَيْكُمْ مِنْ رَبِّكُمْ رِجْسٌ وَغَضَبٌ أَتُجَادِلُونَنِي فِي أَسْمَاءٍ سَمَّيْتُمُوهَا أَنْتُمْ وَآبَاؤُكُمْ مَا نَزَلَ اللَّهُ بِهَا مِنْ سُلْطَانٍ قَالَتْظُرُوا إِلَيَّ مَعَكُمْ مِنَ الْمُنتَظِرِينَ ۝

(الاعراف: ۷۱)

قُلْ إِنْ كَانَ آبَاؤُكُمْ وَأَبْنَاؤُكُمْ وَإِخْوَانُكُمْ وَأَزْوَاجُكُمْ وَعَشِيرَتُكُمْ وَأَمْوَالٌ اقْتَرَفْتُمُوهَا وَتِجَارَةٌ تَخْشَوْنَ كَسَادَهَا وَمَسْكِنُ تَرْضَوْنَهَا أَحَبَّ إِلَيْكُمْ مِنَ اللَّهِ وَرَسُولِهِ وَجِهَادٍ فِي سَبِيلِهِ فَتَرَبَّصُوا حَتَّى يَأْتِيَ اللَّهُ بِأَمْرِهِ وَاللَّهُ لَا يَهْدِي الْقَوْمَ الْفَاسِقِينَ ۝

(التوبة: ۲۴)

مَا تَعْبُدُونَ مِنْ دُونِهِ إِلَّا أَسْمَاءُ سَمَّيْتُمُوهَا أَنْتُمْ وَآبَاؤُكُمْ مَا نَزَلَ اللَّهُ

نے خود ہی گھڑ لیے ہیں۔ اللہ تعالیٰ نے ان کی کوئی دلیل نازل نہیں فرمائی، فرمانروائی صرف اللہ تعالیٰ ہی کی ہے، اس کا فرمان ہے کہ تم سب سوائے اس کے کسی اور کی عبادت نہ کرو، یہی دین درست ہے لیکن اکثر لوگ نہیں جانتے۔

آپ نے فرمایا پھر تو تم اور تمہارے باپ دادا سبھی یقیناً کھلی گمراہی میں مبتلا رہے۔

تم اور تمہارے اگلے باپ دادا، وہ سب میرے دشمن ہیں۔

جب ان کے سامنے ہماری صاف صاف آیتیں پڑھی جاتی ہیں تو کہتے ہیں کہ یہ شخص تو تمہیں تمہارے باپ داداؤں کے معبودوں سے روک دینا چاہتا ہے اس کے سوا کوئی بات نہیں اور کہتے ہیں کہ یہ تو تراشا ہوا بہتان ہے، حق ان کے پاس آپکا پھر بھی کافر یہی کہتے رہے کہ یہ تو کھلا ہوا جادو ہے۔

دراصل یہ صرف نام ہیں جو تم نے اور تمہارے باپ داداؤں نے ان کے رکھ لیے ہیں اللہ نے ان کی کوئی سند نہیں اتاری۔ یہ لوگ تو صرف انکل کے اور اپنی نفسانی خواہشوں کے پیچھے پڑے ہوئے ہیں اور یقیناً ان کے رب کی طرف سے ان کے پاس ہدایت آچکی ہے۔

بِهَا مِنْ سُلْطٰنٍ ؕ اِنَّ الْحَكْمَ اِلَّا لِلّٰهِ ؕ اَمَرَ اِلَّا تَعْبُدُوْا اِلَّا اِيَّاهُ ؕ ذٰلِكَ الدِّيْنُ الْقَيِّمُ وَلٰكِنْ اَكْثَرُ النَّاسِ لَا يَعْلَمُوْنَ ۝

(یوسف: ۴۰)

قَالَ لَقَدْ كُنْتُمْ اَنْتُمْ وَاٰبَاؤُكُمْ فِى ضَلٰلٍ مُّبِيْنٍ ۝

(الانبیاء: ۵۳)

اَنْتُمْ وَاٰبَاؤُكُمْ اَلْقَدْمُوْنَ ۝

(الشعراء: ۷۶)

وَ اِذَا تَسَلٰى عَلَيْهِمْ اٰیٰتُنَا بَيِّنٰتٍ قَالُوْا مَا هٰذَا اِلَّا رَجُلٌ یَّرِیْدُ اَنْ یُّضِلَّكُمْ عَمَّا كَانُ یَعْبُدُوْا ؕ اٰبَاؤُكُمْ ؕ وَقَالُوْا مَا هٰذَا اِلَّا اِفْكٌ مُّفْتَرٰی ؕ وَقَالَ الَّذِیْنَ كَفَرُوْا لِلْحَقِّ لَمَّا جَاۤءَهُمْ ؕ اِنْ هٰذَا اِلَّا سَحَرٌ مُّبِيْنٌ ۝

(سبا: ۴۳)

اِنْ هِیَ اِلَّا اَسْمَاءٌ سَمَّیْتُمُوْهَا اَنْتُمْ وَاٰبَاؤُكُمْ مَّا اَنْزَلَ اللّٰهُ بِهَا مِنْ سُلْطٰنٍ ؕ اِنْ یَّتَّبِعُوْنَ اِلَّا الظَّنَّ وَ مَا تَهْوٰی اَلْاَنْفُسُ ؕ وَلَقَدْ جَاۤءَهُمْ مِنْ رَّبِّهِمْ الْهُدٰی ۝

(النجم: ۲۳)

فائدہ: ان آیات میں ”آباء کم“ کا اس بار ذکر ہے۔

## ۷۵۔ ”اُمّہ“ کا دس بار ذکر

يُوصِيكُمُ اللَّهُ فِي أَوْلَادِكُمْ لِلَّذِ نَّكَرُ  
مِثْلُ حَظِّ الْأُنثَيَيْنِ ۚ فَإِنْ كُنَّ نِسَاءً فَوْقَ  
الْأُنثَيَيْنِ فَلَهُنَّ ثُلُثَا مَا تَرَكَ ۚ وَإِنْ  
كَانَتْ وَاحِدَةً فَلَهَا النِّصْفُ ۚ وَلَا يُؤْتِيهِ  
لِلْكَلِّ وَاحِدٌ مِّنْهُمَا الشُّدُسُ مِمَّا تَرَكَ  
إِنْ كَانَ لَهُ وَلَدٌ ۚ وَلَئِنْ لَّمْ يَكُنْ لَهُ وَلَدٌ  
وَوَرِثَهُ آبَاؤُهُ فَلِلْمَرْثَةِ الثُّلُثُ ۚ فَإِنْ كَانَ لَهُ  
إِخْوَةٌ فَلِلْمَرْثَةِ الشُّدُسُ مِنْهُ ۚ بَعْدَ وَصِيَّةِ  
يُوصِي بِهَا أَوْ دَيْنٍ ۚ آبَاؤُكُمْ وَأَبْنَاؤُكُمْ  
لَا تَنْزِرُونَ أَتَيْتُمْ أَقْرَبَ لَكُمْ نَفْعًا ۚ  
فَرِيضَةٌ مِنَ اللَّهِ ۚ إِنْ اللَّهُ كَانَ عَلِيمًا  
حَكِيمًا ۝

(النساء: ۱۱)

اللہ تعالیٰ تمہیں تمہاری اولاد کے بارے میں حکم کرتا ہے کہ ایک لڑکے کا حصہ دو لڑکیوں کے برابر ہے اور اگر صرف لڑکیاں ہی ہوں اور دو سے زیادہ ہوں تو انہیں مال متروکہ کا دو تہائی ملے گا اور اگر ایک ہی لڑکی ہو تو اس کے لیے آدھا ہے اور میت کے ماں باپ میں سے ہر ایک کے لیے اس کے چھوڑے ہوئے مال کا چھٹا حصہ ہے، اگر اس (میت) کی اولاد ہو، اور اگر اولاد نہ ہو اور ماں باپ وارث ہوتے ہوں تو اس کی ماں کے لیے تیسرا حصہ ہے، ہاں اگر میت کے کئی بھائی ہوں تو پھر اس کی ماں کا چھٹا حصہ ہے، یہ حصہ اس وصیت (کی تکمیل) کے بعد ہیں جو مرنے والا کر گیا ہو یا ادائے قرض کے بعد تمہارے باپ ہوں یا تمہارے بیٹے تمہیں نہیں معلوم کہ ان میں سے کون تمہیں نفع پہنچانے میں زیادہ قریب ہے، یہ حصہ اللہ تعالیٰ کی طرف سے مقرر کردہ ہیں، بے شک اللہ تعالیٰ پورے علم اور کامل حکمتوں والا ہے۔

یقیناً وہ لوگ کافر ہو گئے جنہوں نے کہا کہ مسیح ابن مریم ہی اللہ ہے آپ ان سے کہہ دیجیے کہ اگر اللہ تعالیٰ مسیح بن مریم اور ان کی ماں اور روئے زمین کے سب لوگوں کو ہلاک کر دینا چاہے تو کون ہے جو اللہ تعالیٰ پر کچھ بھی اختیار رکھتا ہو؟ آسمان وزمین اور دونوں کے درمیان کا کل ملک اللہ تعالیٰ ہی کا ہے، وہ جو چاہتا ہے پیدا کرتا ہے، اور اللہ تعالیٰ ہر چیز پر قادر ہے۔

لَقَدْ كَفَرَ الَّذِينَ قَالُوا إِنَّ اللَّهَ هُوَ  
الْمَسِيحُ ابْنُ مَرْيَمَ ۚ قُلْ فَمَنْ يَمْلِكُ  
مِنَ اللَّهِ شَيْئًا إِنْ أَرَادَ أَنْ يُهْلِكَ  
الْمَسِيحَ ابْنَ مَرْيَمَ وَأُمَّهُ وَلَمْ يَكُنْ  
الْأَرْضُ جَمِيعًا ۚ وَلِلَّهِ مُلْكُ  
السَّمَوَاتِ وَالْأَرْضِ وَمَا بَيْنَهُمَا ۚ يَخْلُقُ  
مَا يَشَاءُ ۚ وَاللَّهُ عَلَى كُلِّ شَيْءٍ قَدِيرٌ ۝

(المائدہ: ۷۱)

مسیح ابن مریم سوا پیغمبر ہونے کے اور کچھ بھی نہیں، اس سے پہلے بھی بہت سے پیغمبر ہو چکے ہیں، اس کی ماں ایک ولیہ عورت تھیں دونوں ماں بیٹے کھانا کھایا کرتے تھے، آپ دیکھئے کہ کس طرح ہم ان کے سامنے ولییں رکھتے ہیں

پھر غور کیجیے کہ کس طرح وہ پلٹائے جاتے ہیں۔ ہم نے ابن مریم اور اس کی والدہ کو ایک نشانی بتایا اور ان دونوں کو بلند صاف قرار والی اور جاری پانی والی جگہ میں پناہ دی۔

پس ہم نے اسے اس کی ماں کی طرف واپس پہنچایا تاکہ اس کی آنکھیں ٹھنڈی رہیں اور آزرہ خاطر نہ ہو اور جان لے کہ اللہ تعالیٰ کا وعدہ سچا ہے لیکن اکثر لوگ نہیں جانتے۔

ہم نے انسان کو اس کے ماں باپ کے متعلق نصیحت کی ہے، اس کی ماں نے ضعف پر ضعف اٹھا کر اسے حمل میں رکھا اور اس کی دودھ چھڑائی دوبرس میں ہے کہ تو میری اور اپنے ماں باپ کی شکر گزاری کر۔ میری ہی طرف لوٹ کر آتا ہے۔

اور ہم نے انسان کو اپنے ماں باپ کے ساتھ حسن سلوک کرنے کا حکم دیا ہے اس کی ماں نے اسے تکلیف جھیل کر پیٹ میں رکھا اور تکلیف برداشت کر کے اسے جتا۔ اس کے حمل کا اور اس کے دودھ چھڑانے کا زمانہ تیس مہینے کا ہے۔ یہاں تک کہ جب وہ اپنی کمال قدرت کے زمانے کو اور چالیس سال کی عمر کو پہنچا تو کہنے لگا

مَا الْمَسِيحُ ابْنُ مَرْيَمَ إِلَّا رَسُولٌ ؕ قَدْ خَلَتْ مِنْ قَبْلِهِ الرُّسُلُ ؕ وَأُمُّهُ صِدِّيقَةٌ ؕ كَانَا يَأْكُلَنِ الطَّعَامَ ؕ أَنْظِرْ كَيْفَ نَبِّئُ لَهُمُ الْآيَاتِ ثُمَّ أَنْظِرْ أَنِّي يُؤْفَكُونَ ۝  
(المائدة: ۷۵)

وَجَعَلْنَا ابْنَ مَرْيَمَ وَأُمَّهُ آيَةً ۖ وَأَوَيْنَهُمَا إِلَى رُبُوعٍ ذَاتِ قَرَارٍ وَمَعِينٍ ۝  
(المؤمنون: ۵۰)

فَرَدَدْنَاهُ إِلَىٰ أُمِّهِ كَمَا تَفَرَّقَ عَنْهَا وَلَا تَحْزَنَ ۚ وَتَعْلَمُ أَنَّ وَعْدَ اللَّهِ حَقٌّ وَلَكِنَّ أَكْثَرَهُمْ لَا يَعْلَمُونَ ۝  
(القصص: ۱۳)

وَوَضَّيْنَا الْإِنْسَانَ بِوَالِدَيْهِ ؕ حَمَلَتْهُ أُمُّهُ وَهْنًا عَلَىٰ وَهْنٍ وَفُضِّلَتْهُ فِي عَامَتَيْنِ أَنْ أَشْكُرَ لِي وَلَوْلَا الَّذِيكَ ؕ إِلَى الْمَصِيرِ ۝  
(الزمر: ۱۳)

وَوَضَّيْنَا الْإِنْسَانَ بِوَالِدَيْهِ إِحْسَانًا ؕ حَمَلَتْهُ أُمُّهُ كُرْهًا وَوَضَعَتْهُ كُرْهًا ؕ وَحَمَلُهُ وَفُضِّلَهُ ثَلَاثُونَ شَهْرًا ؕ حَتَّىٰ إِذَا بَلَغَ اَشُدَّهُ وَبَلَغَ اَرْبَعِينَ سَنَةً ۖ قَالَ رَبِّ اؤْزِعْنِي ۖ اَنْ اَشْكُرَ نِعْمَتَكَ الَّتِي اَنْعَمْتَ عَلَيَّ وَعَلَى الْوَالِدَيْنِ ۖ وَاَنْ اَعْمَلَ صَالِحًا تَرْضَاهُ ۖ وَاَصْلِحْ لِي فِي ذُرِّيَّتِي ۝

اے میرے پروردگار! مجھے توفیق دے کہ میں تیری اس نعمت کا شکر بجالاؤں جو تو نے مجھ پر اور میرے ماں باپ پر انعام کی ہے اور یہ کہ ایسے نیک عمل کروں جن سے تو خوش ہو جائے اور تو میری اولاد بھی صالح بنا۔ میں تیری طرف رجوع کرتا ہوں اور میں مسلمانوں میں سے ہوں۔ اور اپنی ماں اور اپنے باپ سے

إِنِّي تُبْتُ إِلَيْكَ وَإِنِّي مِنَ الْمُسْلِمِينَ ۝  
(الاحقاف: ۱۵)

وَأُمِّهِ وَآبِيهِ ۝

(ص: ۳۵)

اس کا ٹھکانا ہاویہ ہے۔

فَأُمُّهُ هَاوِيَةٌ ۝

(القارعة: ۹)

فائدہ: ان آیات میں ”اُمّہ“ کا دس بار ذکر ہے۔

## ۷۶۔ ”اللاتی“ کا دس بار ذکر

تمہاری عورتوں میں سے جو بے حیائی کا کام کریں ان پر اپنے میں سے چار گواہ طلب کرو، اگر وہ گواہی دیں تو ان عورتوں کو گھروں میں قید رکھو، یہاں تک کہ موت ان کی عمریں پوری کر دے یا اللہ تعالیٰ کے لیے کوئی اور راستہ نکالے۔

وَالَّتِي يَأْتِيَنَّ الْفَاحِشَةَ مِنْ نِسَائِكُمْ فَاسْتَشْهِدُوا عَلَيْهِنَّ أَرْبَعَةً مِنْكُمْ ۚ فَإِنْ شَهِدُوا فَأَمْسِكُوهُنَّ فِي الْبُيُوتِ حَتَّى يَتَوَفَّيَهُنَّ الْمَوْتُ أَوْ يَجْعَلَ اللَّهُ لَهُنَّ سَبِيلًا ۝  
(النساء: ۱۵)

حرام کی گئیں تم پر تمہاری مائیں اور تمہاری لڑکیاں اور تمہاری بہنیں، تمہاری پھوپھیاں اور تمہاری خالائیں اور بھائی کی لڑکیاں اور بہن کی لڑکیاں اور تمہاری وہ مائیں جنہوں نے تمہیں دودھ پلایا ہو اور تمہاری دودھ شریک بہنیں اور تمہاری ساس اور تمہاری پرورش کردہ لڑکیاں جو تمہاری گود میں ہیں،

حُرِّمَتْ عَلَيْكُمْ أُمَّهَاتُكُمْ وَبَنَاتُكُمْ وَأَخَوَاتُكُمْ وَعُمَّتُكُمْ وَخَالَاتُكُمْ وَبَنَاتُ الْأَخِ وَبَنَاتُ الْأُخْتِ وَأُمَّهَاتُكُمُ اللَّاتِي أَرْضَعْنَكُمْ وَأَخَوَاتُكُمْ مِنَ الرَّضَاعَةِ وَأُمَّهَاتُ نِسَائِكُمْ وَزَوَّجْنَكُمْ النِّسَىٰ فَمَنْ حُجِّبَ مِنْ نِسَائِكُمُ اللَّاتِي دَخَلْتُمْ بِهِنَّ فَإِنْ لَمْ

تمہاری ان عورتوں سے جن سے تم دخول کر چکے ہو، ہاں اگر تم نے ان سے جماع نہ کیا، تو تم پر کوئی گناہ نہیں اور تمہارے صلیبی گے بیٹوں کی بیویاں، اور تمہارا دو بہنوں کا جماع کرنا، ہاں جو گزر چکا سو گزر چکا، یقیناً اللہ تعالیٰ بخشنے والا مہربان ہے۔

مرد عورتوں پر حاکم ہیں اس وجہ سے کہ اللہ تعالیٰ نے ایک کو دوسرے پر فضیلت دی ہے اور اس وجہ سے کہ مردوں نے اپنے مال خرچ کیے ہیں پس نیک فرمانبردار عورتیں خاوند کی عدم موجودگی میں بہ حفاظت الہی نگہداشت رکھنے والیاں ہیں اور جن عورتوں کی نافرمانی اور بددماغی کا تمہیں خوف ہو انہیں نصیحت کرو اور انہیں الگ بستروں پر چھوڑ دو اور انہیں مار کی سزا دو پھر اگر وہ تابعداری کریں تو ان پر کوئی راستہ تلاش نہ کرو، بے شک اللہ تعالیٰ بڑی بلندی اور بڑائی والا ہے۔

آپ سے عورتوں کے بارے میں حکم دریافت کرتے ہیں آپ کہہ دیجیے کہ خود اللہ ان کے بارے میں حکم دے رہا ہے، اور قرآن کی وہ آیتیں جو تم پر ان یتیم لڑکیوں کے بارے میں پڑھی جاتی ہیں جنہیں ان کا مقرر حق تم نہیں دیتے اور انہیں اپنے نکاح میں لانے کی رغبت رکھتے ہو اور کمزور بچوں کے بارے میں اور اس بارے میں کہ یتیموں کی کارگزاری انصاف کے ساتھ کرو، تم جو نیک کام کرو، بے شبہ اللہ اسے پوری طرح جاننے والا ہے۔

تَكُونُوا دَخَلْتُمْ بِهِنَّ فَلَا جُنَاحَ عَلَيْكُمْ د  
وَحَلَالٌ لِّأَبْنَائِكُمُ الَّذِينَ مِنْ أَصْلَابِكُمْ ؕ  
وَأَنْ تَجْمَعُوا بَيْنَ الْأُخْتَيْنِ إِلَّا مَا قَدْ  
سَلَفَ ؕ إِنَّ اللَّهَ كَانَ غَفُورًا رَحِيمًا

(النساء: ۲۳)

الرِّجَالُ قَوَّامُونَ عَلَى النِّسَاءِ بِمَا فَضَّلَ  
اللَّهُ بَعْضَهُمْ عَلَى بَعْضٍ وَبِمَا أَنْفَقُوا مِنْ  
أَمْوَالِهِمْ ؕ قَالَ لِمَنْ لِحَقِّ فَتَبِتْ حَفِظْتَ  
لِلْغَيْبِ بِمَا حَفِظَ اللَّهُ ؕ وَالَّتِي تَخَافُونَ  
نُشُوزَهُنَّ فِعْظُوهُنَّ وَاهْجُرُوهُنَّ فِي  
الْمَضَاجِعِ وَاصْرَبُوهُنَّ ؕ فَإِنْ أَطَعْنَكُمْ  
فَلَا تَبْغُوا عَلَيْهِنَّ سَبِيلًا ؕ إِنَّ اللَّهَ كَانَ  
عَلِيمًا كَبِيرًا

(النساء: ۳۴)

وَيَسْتَفْتُونَكَ فِي النِّسَاءِ ؕ قُلِ اللَّهُ  
يُفْتِيكُمْ فِيهِنَّ ؕ وَمَا يُتْلَىٰ عَلَيْكُمْ فِي  
الْكِتَابِ فِي يَتِمَّى النِّسَاءِ الَّتِي لَا  
تُؤْتُونَهُنَّ مَا كُتِبَ لَهُنَّ وَتَرْغَبُونَ أَنْ  
تَنْكِحُوهُنَّ وَالْمُسْتَضْعَفِينَ مِنَ الرِّجَالِ ؕ  
وَأَنْ تَقُومُوا لِلْيَتَمَىٰ بِالْقِسْطِ ؕ وَمَا  
تَفْعَلُوا مِنْ خَيْرٍ فَإِنَّ اللَّهَ كَانَ بِهِ  
عَلِيمًا

(النساء: ۱۲۷)



بادشاہ نے کہا یوسف کو میرے پاس لاؤ! جب قاصد یوسف کے پاس پہنچا تو انہوں نے کہا اپنے بادشاہ کے پاس واپس جا اور اس سے پوچھ کہ ان عورتوں کا حقیقی واقعہ کیا ہے جنہوں نے اپنے ہاتھ کاٹ لیے تھے، ان کے حیلے کو صحیح طور پر جاننے والا میرا پروردگار ہی ہے۔

وَقَالَ الْمَلِكُ اتُّنُونِي بِهِ ۚ فَلَمَّا جَاءَهُ الرَّسُولُ قَالَ ارْجِعْ إِلَىٰ رَبِّكَ فَمَسْئَلُهُ مَا بِأُلَىٰ النِّسْوَةِ الَّتِي قَطَّعْنَ أَيْدِيَهُنَّ ۚ إِنَّ رَبِّي بِكَيْدِهِنَّ عَلِيمٌ ۝

(یوسف: ۵۰)

بڑی بوڑھی عورتیں جنہیں نکاح کی امید اور خواہش ہی نہ رہی ہو وہ اگر اپنے کپڑے اتار رکھیں تو ان پر کوئی گناہ نہیں بشرطیکہ وہ اپنا بناؤ سنگھار ظاہر کرنے والیاں نہ ہوں، تاہم اگر ان سے بھی احتیاط رکھیں تو ان کے لیے بہت افضل ہے۔ اللہ تعالیٰ سنتا جاتا ہے۔

وَالْقَوَاعِدُ مِنَ النِّسَاءِ الَّتِي لَا يَرْجُونَ نِكَاحًا فَلَيْسَ عَلَيْهِنَّ جُنَاحٌ أَنْ يَضَعْنَ ثِيَابَهُنَّ غَيْرَ مُتَبَرِّجَاتٍ بِزِينَةٍ ۚ وَأَنْ يَسْتَعْفِفْنَ خَيْرٌ لَّهُنَّ ۚ وَاللَّهُ سَمِيعٌ عَلِيمٌ ۝

(النور: ۶۰)

اے نبی! ہم نے تیرے لیے تیری وہ بیویاں حلال کر دی ہیں جنہیں تو ان کے مہر دے چکا ہے اور وہ لوٹیاں بھی جو اللہ تعالیٰ نے غنیمت میں تجھے دی ہیں اور تیرے چچا کی لڑکیاں اور پھوپھیوں کی بیٹیاں اور تیرے ماموں کی بیٹیاں اور تیری خالائوں کی بیٹیاں بھی جنہوں نے تیرے ساتھ ہجرت کی ہے اور وہ با ایمان عورت جو اپنا نفس نبی کو بہہ کر دے یہ اس صورت میں کہ خود نبی بھی اس سے نکاح کرنا چاہے، یہ خاص طور پر صرف تیرے لیے ہی ہے اور مومنوں کے لیے نہیں۔ ہم اسے بخوبی جانتے ہیں جو ہم نے ان پر ان کی بیویوں اور لوٹنیوں کے بارے میں احکام مقرر کر رکھے

يَا أَيُّهَا النَّبِيُّ إِنَّا أَحْلَلْنَا لَكَ أَزْوَاجَكَ الَّتِي آتَيْتَ أَجُورَهُنَّ وَمَا مَلَكَتْ يَمِينُكَ مِمَّا أَفَاءَ اللَّهُ عَلَيْكَ وَبَنَاتِ عَمِّكَ وَبَنَاتِ عَمَّتِكَ وَبَنَاتِ خَالَكَ وَبَنَاتِ خَالَتِكَ الَّتِي هَاجَرْنَ مَعَكَ ۚ وَأَمْرًا مُؤْمِنَةً إِنْ وَهَبَتْ نَفْسَهَا لِلنَّبِيِّ إِنْ أَرَادَ النَّبِيُّ أَنْ يَسْتَنْكِحَهَا ۚ خَالِصَةً لَّكَ مِنْ دُونِ الْمُؤْمِنِينَ ۚ قَدْ عَلِمْنَا مَا فَرَضْنَا عَلَيْهِمْ فِي أَزْوَاجِهِمْ وَمَا مَلَكَتْ أَيْمَانُهُمْ لِكَيْلَا يَكُونَ عَلَيْكَ حَرَجٌ ۚ وَكَانَ اللَّهُ غَفُورًا رَحِيمًا ۝

(الاحزاب: ۵۰)

ہیں یہ اس لیے کہ تجھ پر حرج واقع نہ ہو۔ اللہ تعالیٰ بہت بخشش اور بڑے رحم والا ہے۔

فائدہ: ان آیات میں ”اللاتی“ کا دس بار ذکر ہے۔

## ۷۔ سورۃ النساء میں ”رحیمًا“ کا دس بار ذکر

تم میں سے جو دو افراد ایسا کام کر لیں انہیں ایذا دو، اگر وہ توبہ اور اصلاح کر لیں تو ان سے منہ پھیر لو، بے شک اللہ تعالیٰ توبہ قبول کرنے والا اور رحم کرنے والا ہے۔

حرام کی گئیں تم پر تمہاری مائیں اور تمہاری لڑکیاں اور تمہاری بہنیں، تمہاری پھوپھیاں اور تمہاری خالائیں اور بھائی کی لڑکیاں اور بہن کی لڑکیاں اور تمہاری وہ مائیں جنہوں نے تمہیں دودھ پلایا ہو اور تمہاری دودھ شریک بہنیں اور تمہاری ساس اور تمہاری پرورش کردہ لڑکیاں جو تمہاری گود میں ہیں، تمہاری ان عورتوں سے جن سے تم دخول کر چکے ہو، ہاں اگر تم نے ان سے جماع نہ کیا ہو تو تم پر کوئی گناہ نہیں اور تمہارے صلیبی سگے بیٹوں کی بیویاں، اور تمہارا دو بہنوں کا جمع کرنا، ہاں جو گزر چکا ہو گزر چکا، یقیناً اللہ تعالیٰ بخشنے والا مہربان ہے۔ اے ایمان والو! اپنے آپس کے مال ناجائز طریقہ سے مت کھاؤ، مگر یہ کہ تمہاری آپس کی رضامندی سے ہو خرید و فروخت، اور اپنے آپ کو قتل نہ کرو، یقیناً اللہ تعالیٰ تم پر نہایت مہربان ہے۔

وَالَّذِينَ يَأْتِيهَا مِنْكُمْ فَأُذُوهُمَا ۖ فَإِنْ تَابَا وَأَصْلَحَا فَأَعْرِضُوا عَنْهُمَا ۚ إِنَّ اللَّهَ كَانَ تَوَّابًا رَحِيمًا ۝

(النساء: ۱۶)

حُرِّمَتْ عَلَيْكُمْ أُمَّهَاتُكُمْ وَبَنَاتُكُمْ وَأَخَوَاتُكُمْ وَعَمَّاتُكُمْ وَخَالَاتُكُمْ وَبَنَاتُ الْأَخِ وَبَنَاتُ الْأُخْتِ وَأُمَّهَاتُ النِّسَاءِ الَّتِي أَرْضَعْنَكُمْ وَأَخَوَاتُكُمْ مِنَ الرَّضَاعَةِ وَأُمَّهَاتُ نِسَائِكُمْ وَرَبَائِبُكُمُ الَّتِي فِي حُجُورِكُمْ مِنْ نِسَائِكُمُ الَّتِي دَخَلْتُمْ بِهِنَّ ۚ فَإِنْ لَمْ تَكُونُوا دَخَلْتُمْ بِهِنَّ فَلَا جُنَاحَ عَلَيْكُمْ ۚ وَحَلَائِلُ أَبْنَائِكُمُ الَّذِينَ مِنْ أَصْلَابِكُمْ ۚ وَأَنْ تَجْمَعُوا بَيْنَ الْأُخْتَيْنِ إِلَّا مَا قَدْ سَلَفَ ۚ إِنَّ اللَّهَ كَانَ غَفُورًا رَحِيمًا ۝

(النساء: ۲۳)

يَا أَيُّهَا الَّذِينَ آمَنُوا لَا تَأْكُلُوا أَمْوَالَكُمْ بَيْنَكُمْ بِالْبَاطِلِ إِلَّا أَنْ تَكُونَ بَيْعَارَةً عَنْ تَرَاضٍ مِنْكُمْ ۚ وَلَا تَقْتُلُوا أَنْفُسَكُمْ ۚ إِنَّ اللَّهَ كَانَ بِكُمْ رَحِيمًا ۝

(النساء: ۲۹)

ہم نے ہر ہر رسول کو صرف اسی لیے بھیجا کہ اللہ تعالیٰ کے حکم سے اس کی فرمانبرداری کی جائے اور اگر یہ لوگ جب انہوں نے اپنی جانوں پر ظلم کیا تھا، تیرے پاس آجاتے اور اللہ تعالیٰ سے استغفار کرتے اور رسول بھی ان کے لیے استغفار کرتا۔ تو یقیناً یہ لوگ اللہ تعالیٰ کو معاف کرنے والا مہربان پاتے۔

اپنی طرف سے مرتبے کی بھی اور بخشش کی بھی اور رحمت کی بھی۔ اور اللہ تعالیٰ بخشش کرنے والا اور رحم کرنے والا ہے۔

جو کوئی اللہ کی راہ میں وطن کو چھوڑے گا وہ زمین میں بہت سی قیام کی جگہیں بھی پائے گا۔ اور کشادگی بھی۔ اور جو کوئی اپنے گھر سے اللہ تعالیٰ اور اس کے رسول (صلی اللہ علیہ وسلم) کی طرف نکل کھڑا ہوا پھر اُسے موت نے آ پکڑا تو یقیناً اس کا اجر اللہ تعالیٰ کے ذمہ ثابت ہو گیا، اور اللہ تعالیٰ بڑا بخشنے والا مہربان ہے۔

اور اللہ تعالیٰ سے بخشش مانگو، بے شک اللہ تعالیٰ بخشش کرنے والا مہربانی کرنے والا ہے۔

جو شخص کوئی برائی کرے یا اپنی جان پر ظلم کرے پھر اللہ سے استغفار کرے تو وہ اللہ کو بخشنے والا مہربانی کرنے والا پائے گا۔

تم سے یہ تو کبھی نہ ہو سکے گا کہ اپنی تمام بیویوں میں ہر طرح عدل کرو، گو تم اس کی کتنی ہی خواہش

وَمَا أَرْسَلْنَا مِنْ رَّسُولٍ إِلَّا لِيُطَاعَ بِإِذْنِ اللَّهِ ط وَلَوْ أَنَّهُمْ إِذْ ظَلَمُوا أَنْفُسَهُمْ جَاءُوكَ فَاسْتَغْفَرُوا اللَّهَ وَاسْتَغْفَرَ لَهُمُ الرَّسُولُ لَوَجَدُوا اللَّهَ تَوَّابًا رَحِيمًا

(النساء: ۶۴)

دَرَجَاتٍ مِنْهُ وَمَغْفِرَةٌ وَرَحْمَةٌ ط وَكَانَ اللَّهُ غَفُورًا رَحِيمًا

(النساء: ۹۶)

وَمَنْ يُهَاجِرْ فِى سَبِيلِ اللَّهِ يَجِدْ فِى الْأَرْضِ مُرَاعِمًا كَثِيرًا وَسَعَةً ط وَمَنْ يُخْرِجْ مِنْ بَيْتِهِ مُهَاجِرًا إِلَى اللَّهِ وَرَسُولِهِ ثُمَّ يُدْرِكْهُ الْمَوْتُ فَقَدْ وَقَعَ أَجْرُهُ عَلَى اللَّهِ ط وَكَانَ اللَّهُ غَفُورًا رَحِيمًا

(النساء: ۱۰۰)

وَاسْتَغْفِرِ اللَّهُ ط إِنَّ اللَّهَ كَانَ غَفُورًا رَحِيمًا

(النساء: ۱۰۶)

وَمَنْ يَعْمَلْ سُوءًا أَوْ يَظْلِمْ نَفْسَهُ ثُمَّ يَسْتَغْفِرِ اللَّهُ يَجِدِ اللَّهَ غَفُورًا رَحِيمًا

(النساء: ۱۱۰)

وَلَنْ تَسْتَطِيعُوا أَنْ تَعْدِلُوا بَيْنَ النِّسَاءِ وَلَوْ حَرَصْتُمْ فَلَا تَمِيلُوا كُلَّ الْمِيلِ

فَتَذَرُوهَا كَالْمُعَلَّقَةِ ۖ وَإِنْ تُصْلِحُوا  
وَتَتَّقُوا فَإِنَّ اللَّهَ كَانَ غَفُورًا رَحِيمًا ۝

(النساء: ۱۲۹)

وکوشش کرلو، اس لیے بالکل ہی ایک کی طرف  
مائل ہو کر دوسری کو اڈھڑکتی ہوئی نہ چھوڑو، اور  
اگر تم اصلاح کرو اور تقویٰ اختیار کرو تو بے شک

اللہ تعالیٰ بڑی مغفرت اور رحمت والا ہے۔

اور جو لوگ اللہ پر اور اس کے تمام پیغمبروں پر  
ایمان لاتے ہیں اور ان میں سے کسی میں فرق  
نہیں کرتے، یہ ہیں جنہیں اللہ ان کے پورے  
ثواب دے گا اور اللہ بڑی مغفرت والا بڑی

رحمت والا ہے۔

فائدہ: سورۃ النساء کی ان آیات میں ”رحیمًا“ کا دس بار ذکر ہے۔

## ۷۸۔ سورۃ النساء میں ”الکافرین“ کا دس بار ذکر

۝ الَّذِينَ يَخْلَوْنَ وَيَأْمُرُونَ النَّاسَ بِالْبُحْلِ  
وَيَكْتُمُونَ مَا آتَاهُمُ اللَّهُ مِنْ فَضْلِهِ ۖ  
وَأَعْتَدْنَا لِلْكَافِرِينَ عَذَابًا مُهِينًا ۝

(النساء: ۷۷)

جو لوگ خود بخلی کرتے ہیں اور دوسروں کو بھی  
بخلی کرنے کو کہتے ہیں اور اللہ تعالیٰ نے جو اپنا  
فضل انہیں دے رکھا ہے اسے چھپا لیتے ہیں،  
ہم نے ان کافروں کے لیے ذلت کی مارتیار کر  
رکھی ہے۔

جب تم سفر میں جا رہے ہو تو تم پر نمازوں کے  
قصر کرنے میں کوئی گناہ نہیں، اگر تمہیں ڈر ہو کہ  
کافر تمہیں ستائیں گے، یقیناً کافر تمہارے کھلے  
دشمن ہیں۔

جب تم ان میں ہو اور ان کے لیے نماز کھڑی کرو  
تو چاہیے کہ ان کی ایک جماعت تمہارے ساتھ  
اپنے ہتھیار لیے کھڑی ہو، پھر جب یہ سجدہ

وَإِذَا ضَرَبْتُمْ فِي الْأَرْضِ فَلَيْسَ عَلَيْكُمْ  
جُنَاحٌ أَنْ تَقْصُرُوا مِنَ الصَّلَاةِ ۖ إِنَّ  
خِفْتُمْ أَنْ يُفْتِنَكُمْ الَّذِينَ كَفَرُوا ۖ إِنَّ  
الْكَافِرِينَ كَانُوا لَكُمْ عَدُوًّا مُبِينًا ۝

وَإِذَا كُنْتُمْ فِيهِمْ فَأَقَمْتَ لَهُمُ الصَّلَاةَ  
فَلْتَقُمْ طَائِفَةٌ مِنْهُمْ مَعَكَ وَلْيَأْخُذُوا  
أَسْلِحَتَهُمْ ۚ فَإِذَا سَجَدُوا فَلْيَكُونُوا مِنْ

کو چکیں تو یہ ہٹ کر تمہارے پیچھے آجائیں اور وہ دوسری جماعت جس نے نماز نہیں پڑھی وہ آجائے اور تیرے ساتھ نماز ادا کرے اور اپنا بچاؤ اور اپنے ہتھیار لیے رہیں، کافر چاہتے ہیں کہ کسی طرح تم اپنے ہتھیاروں اور اپنے سامان سے بے خبر ہو جاؤ تو وہ تم پر اچانک دھاوا بول دیں، ہاں اپنے ہتھیار اتار رکھنے میں اس وقت تم پر کوئی گناہ نہیں جب کہ تمہیں تکلیف ہو یا بوجہ بارش کے یا بسبب بیمار ہو جانے کے اور اپنے بچاؤ کی چیزیں ساتھ لیے رہو، یقیناً اللہ تعالیٰ نے منکروں کے لیے ذلت کی ماری تیار کر رکھی ہے۔

جن کی یہ حالت ہے کہ مسلمانوں کو چھوڑ کر کافروں کو دوست بناتے پھرتے ہیں، کیا ان کے پاس عزت کی تلاش میں جاتے ہیں، (تو یاد رکھیں کہ عزت تو ساری کی ساری اللہ تعالیٰ کے قبضہ میں ہے۔

اور اللہ تعالیٰ تمہارے پاس اپنی کتاب میں یہ حکم اتار چکا ہے کہ تم جب کسی مجلس والوں کو اللہ تعالیٰ کی آیتوں کے ساتھ کفر کرتے اور مذاق اڑاتے ہوئے سنو تو اس مجمع میں ان کے ساتھ نہ بیٹھو جب تک کہ وہ اس کے علاوہ اور باتیں نہ کرنے لگیں (ورنہ) تم بھی اس وقت انہیں جیسے ہو، یقیناً اللہ تعالیٰ تمام کافروں اور سب منافقوں کو جہنم میں جمع کرنے والا ہے۔

وَرَأَيْتُكُمْ مَّوَلَّاتٍ طَائِفَةٌ أُخْرَىٰ لَمْ يُصَلُّوا فَلْيُصَلُّوا مَعَكَ وَلْيَأْخُذُوا حِذْرَهُمْ وَأَسْلِحَتَهُمْ ۚ وَذَ الَّذِينَ كَفَرُوا لَوْ تَغْفُلُونَ عَنْ أَسْلِحَتِكُمْ وَأَمِينَتِكُمْ فَيَمِيلُونَ عَلَيْكُمْ مَيْلَةً وَاحِدَةً ۖ وَلَا جُنَاحَ عَلَيْكُمْ إِن كَانَ بِكُمْ أَذًى مِّنْ مَّطَرٍ أَوْ كُنْتُمْ مَّرْضَىٰ أَنْ تَضَعُوا أَسْلِحَتَكُمْ ۚ وَخُذُوا حِذْرَكُمْ ۖ إِنَّ اللَّهَ أَعَدَّ لِلْكَافِرِينَ عَذَابًا مُّهِينًا

(النساء: ۱۰۱، ۱۰۲)

الَّذِينَ يَتَّخِذُونَ الْكَافِرِينَ أَوْلِيَاءَ مِنْ دُونِ الْمُؤْمِنِينَ ۖ أَيْتَقُونَ عِنْدَهُمُ الْعِزَّةَ فَإِنَّ الْعِزَّةَ لِلَّهِ جَمِيعًا

(النساء: ۱۳۹)

وَقَدْ نَزَّلَ عَلَيْكُمْ فِي الْكِتَابِ أَنْ إِذَا سَمِعْتُمْ آيَةَ اللَّهِ يُكْفَرُ بِهَا وَيَسْتَهْزَأُ بِهَا فَلَا تَفْعَلُوا مَعَهُمْ حَتَّىٰ يَخُوضُوا فِي حَدِيثٍ غَيْرِهِ ۚ وَإِن كُنْتُمْ إِذَا مَثَلُهُمْ ۖ إِنَّ اللَّهَ جَامِعُ الْمُنَافِقِينَ وَالْكَافِرِينَ فِي جَهَنَّمَ جَمِيعًا ۝

یہ لوگ تمہارے انجام کار کا انتظار کرتے رہتے ہیں پھر اگر تمہیں اللہ فتح دے تو یہ کہتے ہیں کیا ہم تمہارے ساتھی نہیں اور اگر کافروں کو تھوڑا سا غلبہ مل جائے تو (ان سے) کہتے ہیں کہ ہم تم پر غالب نہ آنے لگے تھے اور کیا ہم نے تمہیں مسلمانوں کے ہاتھوں سے نہ بچایا تھا، پس قیامت میں خود اللہ تعالیٰ تمہارے درمیان فیصلہ کرے گا اور اللہ تعالیٰ کافروں کو ایمان والوں پر ہرگز راہ نہ دے گا۔ اے ایمان والو! مومنوں کو چھوڑ کر کافروں کو دوست نہ بناؤ، کیا تم یہ چاہتے ہو کہ اپنے اوپر اللہ تعالیٰ کی صاف حجت قائم کر لو۔

الَّذِينَ يَتَّبِعُونَ بِكُفْرٍ ۖ فَإِنْ كَانَ لَكُمْ فَتْحٌ مِنَ اللَّهِ قَالُوا أَلَمْ نَكُنْ مَعَكُمْ مَلِكًا وَإِنْ كَانَ لِلْكَافِرِينَ نَصِيبٌ ۖ قَالُوا أَلَمْ نَسْتَحْوَذْ عَلَيْكُمْ وَنَمْنَعْكُمْ مِنَ الْمُؤْمِنِينَ ۖ قَالَ اللَّهُ يَحْكُمُ بَيْنَكُمْ يَوْمَ الْقِيَمَةِ ۖ وَلَنْ يُجْعَلَ اللَّهُ لِلْكَافِرِينَ عَلَى الْمُؤْمِنِينَ سَبِيلًا ۝

(النساء: ۱۳۰، ۱۳۱)

يَا أَيُّهَا الَّذِينَ آمَنُوا لَا تَتَّخِذُوا الْكَافِرِينَ أَوْلِيَاءَ مِنْ دُونِ الْمُؤْمِنِينَ ۚ أَتُرِيدُونَ أَنْ تَجْعَلُوا لِلَّهِ عَلَيْكُمْ سُلْطَانًا مُبِينًا ۝

(النساء: ۱۳۳)

أُولَٰئِكَ هُمُ الْكَافِرُونَ حَقًّا ۚ وَأَعْتَدْنَا لِلْكَافِرِينَ عَذَابًا مُهِينًا ۝

(النساء: ۱۵۱)

وَآخِذْهُمْ الرِّبَا وَقَدْ نُهُوا عَنْهُ وَأَكْلِهِمْ أَمْوَالُ النَّاسِ بِالْبَاطِلِ ۚ وَأَعْتَدْنَا لِلْكَافِرِينَ مِنْهُمْ عَذَابًا أَلِيمًا ۝

(النساء: ۱۶۱)

فائدہ: سورۃ النساء کی ان آیات میں ”الکافرین“ کا دس بار ذکر ہے۔

## ۷۹۔ ”ضلال بعید“ کا دس بار ذکر

کیا آپ نے انہیں نہیں دیکھا؟ جن کا دعویٰ تو یہ ہے کہ جو کچھ آپ پر اور جو کچھ آپ سے پہلے اتارا گیا ہے اس پر ان کا ایمان ہے لیکن وہ اپنے فیصلے

أَلَمْ تَرَ إِلَى الَّذِينَ يَزْعُمُونَ أَنَّهُمْ آمَنُوا بِمَا أَنْزَلَ إِلَيْكَ وَمَا أَنْزَلَ مِنْ قَبْلِكَ يَرِيدُونَ أَنْ يُتَحَاكَمُوا إِلَى الطَّاغُوتِ

غیر اللہ کی طرف لے جانا چاہتے ہیں حالانکہ انہیں حکم دیا گیا ہے کہ شیطان کا انکار کریں۔ شیطان تو یہ چاہتا ہے کہ انہیں بہکا کر دُور ڈال دے۔

اسے اللہ تعالیٰ قطعاً نہ بخشے گا کہ اس کے ساتھ شریک مقرر کیا جائے، ہاں شرک کے علاوہ گناہ جس کے چاہے معاف فرما دیتا ہے اور اللہ کے ساتھ شریک کرنے والا بہت دُور کی گمراہی میں جا پڑا۔

اے ایمان والو! اللہ تعالیٰ پر، اس کے رسول (ﷺ) پر اور اس کتاب پر جو اس نے اپنے رسول (ﷺ) پر اتاری ہے اور ان کتابوں پر جو اس سے پہلے اس نے نازل فرمائی ہیں ایمان لاؤ۔ جو شخص اللہ تعالیٰ سے اور اس کے فرشتوں سے اور اس کی کتابوں سے اور اس کے رسولوں سے اور قیامت کے دن سے کفر کرے وہ تو بہت بڑی دُور کی گمراہی میں جا پڑا۔

جن لوگوں نے کفر کیا اور اللہ تعالیٰ کی راہ سے اوروں کو روکا وہ یقیناً گمراہی میں دُور نکل گئے۔

جو آخرت کے مقابلے میں دنیوی زندگی کو پسند رکھتے ہیں اور اللہ کی راہ سے روکتے ہیں اور اس میں ٹیڑھ پن پیدا کرنا چاہتے ہیں۔ یہی لوگ پرلے درجے کی گمراہی میں ہیں۔

ان لوگوں کی مثال جنہوں نے اپنے پالنے والے سے کفر کیا، ان کے اعمال مثل اس راہ کے ہیں

وَقَدْ أَمَرُوا أَنْ يَكْفُرُوا بِهِ وَيُرِيدُ الشَّيْطَانُ أَنْ يُضِلَّهُمْ ضَلَالًا بَعِيدًا

(النساء: ۶۰)

إِنَّ اللَّهَ لَا يَغْفِرُ أَنْ يُشْرَكَ بِهِ وَيَغْفِرُ مَا دُونَ ذَلِكَ لِمَنْ يَشَاءُ ۚ وَمَنْ يُشْرِكْ بِاللَّهِ فَقَدْ ضَلَّ ضَلَالًا بَعِيدًا

(النساء: ۱۱۶)

يَا أَيُّهَا الَّذِينَ آمَنُوا آمِنُوا بِاللَّهِ وَرَسُولِهِ وَالْكِتَابِ الَّذِي نَزَّلَ عَلَى رَسُولِهِ وَالْكِتَابِ الَّذِي أَنْزَلَ مِنْ قَبْلُ ۚ وَمَنْ يَكْفُرْ بِاللَّهِ وَمَلَائِكَتِهِ وَكُتُبِهِ وَرُسُلِهِ وَالْيَوْمِ الْآخِرِ فَقَدْ ضَلَّ ضَلَالًا بَعِيدًا

(النساء: ۱۳۶)

إِنَّ الَّذِينَ كَفَرُوا وَصَدُّوا عَنْ سَبِيلِ اللَّهِ قَدْ ضَلُّوا ضَلَالًا بَعِيدًا

(النساء: ۱۶۷)

الَّذِينَ يَسْتَحِبُّونَ الْحَيَاةَ الدُّنْيَا عَلَى الْآخِرَةِ وَيَصُدُّونَ عَنْ سَبِيلِ اللَّهِ وَيَبْغُونَهَا عِوَجًا ۚ أُولَٰئِكَ فِي ضَلَالٍ بَعِيدٍ

(ابراہیم: ۳)

مَثَلُ الَّذِينَ كَفَرُوا بِرَبِّهِمْ أَعْمَالُهُمْ كَرَمَادٍ اشْتَدَّتْ بِهِ الرِّيحُ فِي يَوْمٍ

جس پر تیز ہوا آندھی والے دن چلے۔ جو بھی انہوں نے کیا اس میں سے کسی چیز پر قادر نہ ہوں گے، یہی دور کی گمراہی ہے۔

اللہ کے سوا انہیں پکارا کرتے ہیں جو نہ انہیں نقصان پہنچا سکیں نہ نفع۔ یہی تو دور دراز کی گمراہی ہے۔

(ہم نہیں کہہ سکتے) کہ خود اس نے ہی اللہ پر جھوٹ باندھ لیا ہے یا اسے دیوانگی ہے، حقیقت یہ ہے کہ آخرت پر یقین نہ رکھنے والے ہی عذاب میں اور دور کی گمراہی میں ہیں۔

اس کی جلدی انہیں پڑی ہے جو اسے نہیں مانتے اور جو اس پر یقین رکھتے ہیں وہ تو اس سے لرزاں و ترساں ہیں انہیں اس کے حق ہونے کا پورا علم ہے۔ یاد رکھو جو لوگ قیامت کے معاملہ میں لڑجھگر رہے ہیں، وہ دور کی گمراہی میں پڑے ہوئے ہیں۔ اس کا ہم نشین شیطان کہے گا اے ہمارے رب! میں نے گمراہ نہیں کیا تھا بلکہ یہ خود ہی دور دراز کی گمراہی میں تھا۔

عَاصِفٌ ۖ لَا يَفْقِرُونَ مِمَّا كَسَبُوا عَلَىٰ شَيْءٍ ۚ ذَٰلِكَ هُوَ الضَّلَالُ الْبَعِيدُ ۝

(ابراہیم: ۱۸)

يَدْعُوا مِنْ دُونِ اللَّهِ مَا لَا يَنْصُرُهُ وَ مَا لَا يَنْفَعُهُ ۚ ذَٰلِكَ هُوَ الضَّلَالُ الْبَعِيدُ ۝

(الحج: ۱۲)

أَفْتَرَىٰ عَلَى اللَّهِ كَذِبًا أَمْ بِهِ جِنَّةٌ ۚ بَلِ الَّذِينَ لَا يُؤْمِنُونَ بِالْآخِرَةِ فِي الْعَذَابِ وَالضَّلَالِ الْبَعِيدِ ۝

(سبا: ۸)

يَسْتَعْجِلُ بِهَا الَّذِينَ لَا يُؤْمِنُونَ بِهَا ۚ وَالَّذِينَ آمَنُوا مُشْفِقُونَ مِنْهَا ۚ وَيَعْلَمُونَ أَنَّهَا الْحَقُّ ۚ أَلَا إِنَّ الَّذِينَ يُعَارِزُونَ فِي السَّاعَةِ لَفِي ضَلَالٍ بَعِيدٍ ۝

(الشورى: ۱۸)

قَالَ قَرِينُهُ رَبَّنَا مَا أَطْعَمْتُهُ وَلَكِنْ كَانَ فِي ضَلَالٍ بَعِيدٍ ۝

(ن: ۲۷)

فائدہ: ان آیات میں ”ضلال بعید“ کا دس بار ذکر ہے۔

## ۸۰۔ ”یخلفون“ کا دس بار ذکر

پھر کیا بات ہے کہ جب ان پر ان کے کروت کے باعث کوئی مصیبت آ پڑتی ہے تو پھر یہ آپ کے پاس آ کر اللہ تعالیٰ کی قسمیں کھاتے ہیں کہ ہمارا ارادہ تو صرف بھلائی اور میل ملاپ ہی کا تھا۔

كَفَيْفَ إِذَا أَصَابَتْهُمْ مُصِيبَةٌ ۚ بِمَا قَدَّمَتْ أَيْدِيهِمْ ثُمَّ جَاءُوكَ يَخْلِفُونَ مَلَأُوا بِاللَّهِ أَنْ أَرَدْنَا إِلَّا إِحْسَانًا وَتَوْفِيقًا ۝

(النساء: ۶۲)



اگر جلد وصول ہونے والا مال و اسباب ہوتا اور ہلاک سا سفر ہوتا تو یہ ضرور آپ کے پیچھے ہو لیتے لیکن ان پر تو دوری اور دراز کی مشکل پڑ گئی۔ اب تو یہ اللہ کی قسمیں کھائیں گے کہ اگر ہم میں قوت و طاقت ہوتی تو ہم یقیناً آپ کے ساتھ نکلتے، یہ اپنی جانوں کو خود ہی ہلاکت میں ڈال رہے ہیں، ان کے جھوٹا ہونے کا سچا علم اللہ کو ہے۔

یہ اللہ کی قسم کھا کھا کر کہتے ہیں کہ یہ تمہاری جماعت کے لوگ ہیں، حالانکہ وہ دراصل تمہارے نہیں بات صرف اتنی ہے کہ یہ ڈرپوک لوگ ہیں۔

محض تمہیں خوش کرنے کے لیے تمہارے سامنے اللہ کی قسمیں کھا جاتے ہیں حالانکہ اگر یہ ایمان دار ہوتے تو اللہ اور اس کا رسول رضامند کرنے کے زیادہ مستحق تھے۔

یہ اللہ کی قسمیں کھا کر کہتے ہیں کہ انہوں نے نہیں کہا، حالانکہ یقیناً کفر کا کلمہ ان کی زبان سے نکل چکا ہے اور یہ اپنے اسلام کے بعد کافر ہو گئے ہیں اور انہوں نے اس کام کو قصد بھی کیا جو پورا نہ کر سکے۔ یہ صرف اسی بات کا انتقام لے رہے ہیں کہ انہیں اللہ نے اپنے فضل سے اور اس کے رسولؐ نے دولت مند کر دیا، اگر یہ اب بھی توبہ کر لیں تو یہ ان کے حق میں بہتر ہے، اور اگر منہ موڑے رہیں تو اللہ تعالیٰ انہیں دنیا و

لَوْ كَانَ عَرَضًا قَرِيًّا وَسَفَرًا قَاصِدًا لَا تَبْعُوكَ وَلَكِنْ بَعْدَتْ عَلَيْهِمُ الشُّقَّةُ ۖ وَسَيَحْلِفُونَ بِاللَّهِ لَوِ اسْتَطَعْنَا لَخَرَجْنَا مَعَكُمْ ۚ يُهْلِكُونَ أَنْفُسَهُمْ ۚ وَاللَّهُ يَعْلَمُ إِنَّهُمْ لَكَاذِبُونَ ۝

(التوبہ: ۴۲)

وَيَحْلِفُونَ بِاللَّهِ إِنَّهُمْ لَمِنْكُمْ ۖ وَمَا هُمْ مِنْكُمْ وَلَكِنَّهُمْ قَوْمٌ يَفْرُقُونَ ۝

(التوبہ: ۵۶)

يَحْلِفُونَ بِاللَّهِ لَكُمْ لِيُرْضَوْكُمْ ۚ وَاللَّهُ وَرَسُولُهُ أَحَقُّ أَنْ يُرْضَوْهُ إِنْ كَانُوا مُؤْمِنِينَ ۝

(التوبہ: ۶۲)

يَحْلِفُونَ بِاللَّهِ مَا قَالُوا ۖ وَلَقَدْ قَالُوا كَلِمَةَ الْكُفْرِ وَكَفَرُوا بَعْدَ إِسْلَامِهِمْ وَهُمْ بِمَا لَمْ يَنَالُوا ۚ وَمَا نَقَمُوا إِلَّا أَنْ أَغْنَاهُمُ اللَّهُ وَرَسُولُهُ مِنْ فَضْلِهِ ۚ فَإِنْ يَتُوبُوا يَكُ خَيْرًا لَهُمْ ۚ وَإِنْ يَتَوَلَّوْا يَْعَذِّبْهُمْ اللَّهُ عَذَابًا أَلِيمًا ۚ فِي الدُّنْيَا وَالْآخِرَةِ ۚ وَمَا لَهُمْ فِي الْأَرْضِ مِنْ وَلِيٍّ وَلَا نَصِيرٍ ۝

(التوبہ: ۷۴)

آخرت میں دردناک عذاب دے گا اور زمین  
بھر میں ان کا کوئی حمایتی اور مددگار نہ کھڑا ہوگا۔

ہاں وہ اب تمہارے سامنے اللہ کی قسمیں کھا  
جائیں گے جب تم ان کے پاس واپس جاؤ گے  
تا کہ تم ان کو ان کی حالت پر چھوڑ دو۔ سو تم ان کو  
ان کی حالت پر چھوڑ دو۔ وہ لوگ بالکل گندے  
ہیں اور ان کا ٹھکانہ دوزخ ہے ان کاموں کے  
بدلے جنہیں وہ کیا کرتے تھے۔

یہ اس لیے قسمیں کھائیں گے کہ تم ان سے  
راضی ہو جاؤ۔ سو اگر تم ان سے راضی بھی ہو جاؤ  
تو اللہ تعالیٰ تو ایسے شریر لوگوں سے راضی نہیں  
ہوتا۔

کیا تو نے ان لوگوں کو نہیں دیکھا؟ جنہوں نے  
اس قوم سے دوستی کی جن پر اللہ غضبناک ہو چکا  
ہے نہ یہ منافق تمہارے ہی ہیں نہ ان کے  
ہیں۔ باوجود علم کے پھر بھی جھوٹ پر قسمیں کھا  
رہے ہیں۔

جس دن اللہ تعالیٰ ان سب کو کھڑا کرے گا تو یہ  
جس طرح تمہارے سامنے قسمیں کھاتے ہیں  
اللہ تعالیٰ کے سامنے بھی قسمیں کھانے لگیں گے  
اور سمجھیں گے کہ وہ بھی کچھ ہیں، یقین مانو کہ  
بے شک یہ جھوٹے ہیں۔

سَيَحْلِفُونَ بِاللّٰهِ لَكُمْ اِذَا انْقَلَبْتُمْ اِلَيْهِمْ  
لَتَرْضَوْا عَنْهُمْ ط فَاعْرِضُوا عَنْهُمْ ط اِنَّهُمْ  
رَجِسٌ ذُومًا وَهُمْ جَهَنَّمُ ؕ جَزَاءُ ۙ بِمَا  
كَانُوا يَكْسِبُونَ ۝

(التوبہ: ۹۵)

يَحْلِفُونَ لَكُمْ لَتَرْضَوْا عَنْهُمْ ؕ فَاِنْ  
تَرْضَوْا عَنْهُمْ فَاِنَّ اللّٰهَ لَا يَرْضٰى عَنِ  
الْقَوْمِ الْفٰسِقِيْنَ ۝

(التوبہ: ۹۶)

اَلَمْ تَرَ اِلَى الَّذِيْنَ تَوَلّٰوْا قَوْمًا غَضِبَ اللّٰهُ  
عَلَيْهِمْ ط مَا هُمْ مِنْكُمْ وَلَا مِنْهُمْ ۙ  
وَيَحْلِفُونَ عَلَى الْكُذِبِ وَهُمْ يَعْلَمُونَ ۝

(المجادلہ: ۱۳)

يَوْمَ يَبْعَثُهُمُ اللّٰهُ جَمِيعًا فَيَحْلِفُونَ لَهُ  
كَمَا يَحْلِفُونَ لَكُمْ وَيَحْسَبُوْنَ اَنَّهُمْ عَلَى  
شَيْءٍ ط اَلَا اِنَّهُمْ هُمُ الْكٰذِبُوْنَ ۝

(المجادلہ: ۱۸)

فائدہ: ان آیات میں ”یحلِفون“ کا دس بار ذکر ہے۔

## ۸۱۔ ”نفسک“ کا دس بار ذکر

تجھے جو بھلائی ملتی ہے وہ اللہ تعالیٰ کی طرف سے ہے اور جو برائی پہنچتی ہے وہ تیرے اپنے نفس کی طرف سے ہے۔ ہم نے تجھے تمام لوگوں کو پیغام پہنچانے والا بنا کر بھیجا ہے اور اللہ تعالیٰ گواہ کافی ہے۔

مَا أَصَابَكَ مِنْ حَسَنَةٍ فَمِنَ اللَّهِ ۚ وَمَا أَصَابَكَ مِنْ سَيِّئَةٍ فَمِنَ نَفْسِكَ ۚ وَأَرْسَلْنَاكَ لِلنَّاسِ رَسُولًا ۖ وَكَفَىٰ بِاللَّهِ شَهِيدًا ۝

(النساء: ۷۹)

تو اللہ تعالیٰ کی راہ میں جہاد کرتا رہ، تجھے صرف تیری ذات کی نسبت حکم دیا جاتا ہے۔ ہاں ایمان والوں کو رغبت دلاتا رہ، بہت ممکن ہے کہ اللہ تعالیٰ کافروں کی جنگ کو روک دے اور اللہ تعالیٰ سخت لڑائی والا ہے اور سزا دینے میں بھی سخت ہے۔

فَقَاتِلْ فِي سَبِيلِ اللَّهِ ۚ لَا تُكَلَّفُ إِلَّا نَفْسُكَ وَخَرَضَ الْمُؤْمِنِينَ ۚ عَسَىٰ اللَّهُ أَنْ يَكْفِيَنَّ بَأْسَ الَّذِينَ كَفَرُوا ۖ وَاللَّهُ أَشَدُّ بَأْسًا وَأَشَدُّ تَنكِيلًا ۝

(النساء: ۸۳)

اور وہ وقت بھی قاتل ذکر ہے جب کہ اللہ تعالیٰ فرمائے گا کہ اے عیسیٰ ابن مریم! کیا تم نے ان لوگوں سے کہہ دیا تھا کہ مجھ کو اور میری ماں کو بھی علاوہ اللہ کے معبود قرار دے لو، عیسیٰ عرض کریں گے کہ میں تو تجھ کو مڑہ سمجھتا ہوں، مجھ کو کسی طرح زیبا نہ تھا کہ میں ایسی بات کہتا جس کے کہنے کا مجھ کو کوئی حق نہیں، اگر میں نے کہا ہوگا تو تجھ کو اس کا علم ہوگا۔ تو تو میرے دل کے اندر کی بات بھی جانتا ہے اور میں تیرے نفس میں جو کچھ ہے اس کو نہیں جانتا۔ تمام غیبوں کا جاننے والا تو ہی ہے۔

وَإِذْ قَالَ اللَّهُ لِيَعْقِبِي ابْنُ مَرْيَمَ ۖ أَنْتَ قُلْتَ لِلنَّاسِ اتَّخِذُونِي وَأُمَّيَ الْهَيْمِ مِنْ ذُرِّيَةِ اللَّهِ ۖ قَالَ سُبْحَنَكَ مَا يَكُونُ لِي أَنْ أَقُولَ مَا لَيْسَ لِي بِهِ حَقٌّ ۖ إِنْ كُنْتُ قُلْتُهُ فَقَدْ عَلِمْتَهُ ۖ تَعَلَّمَ مَا فِي نَفْسِي ۖ وَلَا أَعْلَمُ مَا فِي نَفْسِكَ ۖ إِنَّكَ أَنْتَ عَلَّامُ الْغُيُوبِ ۝

(المائدة: ۱۱۶)

اور اے شخص! اپنے رب کی یاد کیا کر کہ اپنے دل میں عاجزی کے ساتھ اور خوف کے ساتھ اور زور کی آواز کی نسبت کم آواز کے ساتھ صبح اور شام اور اہل غفلت میں شامت ہوتا۔

وَإِذْ كُذِّرَ رَبُّكَ فِي نَفْسِكَ تَصَرُّعًا وَخِيفَةً وَذُرْنَ الْجَهْرَ مِنَ الْقَوْلِ بِالْغُدُوِّ وَالْآصَالِ وَلَا تَكُنْ مِنَ الْغَافِلِينَ ۝

(الاعراف: ۲۰۵)

لے! خود ہی اپنی کتاب آپ پڑھ لے۔ آج تو تو آپ ہی اپنا خود حساب لینے کو کافی ہے۔

إِقْرَأْ كِتَابَكَ ۖ كَفَىٰ بِنَفْسِكَ الْيَوْمَ عَلَيْكَ حَسِيبًا ۝

(نہی اسراء: ۱۳)

پس اگر یہ لوگ اس بات پر ایمان نہ لائیں تو کیا آپ ان کے پیچھے اس رنج میں اپنی جان ہلاک کر ڈالیں گے۔

فَلَعَلَّكَ بَايِعَ نَفْسِكَ عَلَىٰ آثَارِهِمْ إِنَّ لَمْ يُؤْمِنُوا بِهِذَا الْحَدِيثِ أَسَفًا ۝

(الکہف: ۶)

اور اپنے آپ کو انہیں کے ساتھ رکھا کر جو اپنے پورے دگر و گرج شام پکارتے ہیں اور اسی کے چہرے کے ارادے رکھتے ہیں، خبردار تیری نگاہیں ان سے نہ ہٹے پائیں کہ دنیوی زندگی کے ٹھانڈے کے ارادے میں لگ جا۔ دیکھ اس کا کہنا نہ مانا جس کے دل کو ہم نے اپنے ذکر سے غافل کر دیا ہے اور جو اپنی خواہش کے پیچھے پڑا ہوا ہے اور جس کا کام حد سے گزر چکا ہے۔

وَاصْبِرْ نَفْسَكَ مَعَ الَّذِينَ يَدْعُونَ رَبَّهُمْ بِالْغَدَاةِ وَالْعَشِيِّ يُرِيدُونَ وَجْهَهُ وَلَا تَعْدُ عَيْنُكَ عَنْهُمْ تُرِيدُ زِينَةَ الْحَيَاةِ الدُّنْيَا ۚ وَلَا تَطْعَمَ مَنْ أَغْفَلْنَا قَلْبَهُ عَنْ ذِكْرِنَا وَاتَّبَعَ هَوَاهُ وَكَانَ أَمْرُهُ فُرْطَا ۝

(الکہف: ۲۸)

ان کے ایمان نہ لانے پر شاید آپ تو اپنی جان کھو دیں گے۔

لَعَلَّكَ بَايِعَ نَفْسِكَ أَلَّا يَكُونُوا مُؤْمِنِينَ ۝

(الشرع: ۳)

جب کہ تو اس شخص سے کہہ رہا تھا جس پر اللہ نے بھی انعام کیا اور تو نے بھی کہ تو اپنی بیوی کو آباد رکھ اور اللہ سے ڈر اور تو اپنے دل میں وہ بات چھپائے ہوئے تھا جسے اللہ ظاہر کرنے والا تھا اور تو لوگوں سے خوف کھاتا تھا، اللہ تعالیٰ اس کا زیادہ حق دار تھا کہ اس سے ڈرے، پس جب کہ زید نے اس عورت سے اپنی غرض پوری کر لی، ہم نے اسے تیرے نکاح میں دے دیا تاکہ مسلمانوں پر اپنے لے پالکوں کی بیویوں کے بارے میں کسی

وَإِذْ تَقُولُ لِلَّذِي أَنْعَمَ اللَّهُ عَلَيْهِ وَ أَنْعَمْتَ عَلَيْهِ أَمْسِكْ عَلَيْكَ زَوْجَكَ وَاتَّقِ اللَّهَ وَتُخْفِي فِي نَفْسِكَ مَا اللَّهُ مُبْدِيهِ وَتَخْشَى النَّاسَ ۚ وَاللَّهُ أَحَقُّ أَنْ تَخْشَاهُ ۖ فَلَمَّا قَضَىٰ زَيْدٌ مِنْهَا وَطَرًا زَوَّجْنَاهَا لِكَى لَا يَكُونَ عَلَى الْمُؤْمِنِينَ حَرَجٌ فِي أَزْوَاجِ أَدْعِيَائِهِمْ إِذَا قَضَوْا مِنْهُنَّ وَطَرًا ۚ وَكَانَ أَمْرُ اللَّهِ مَفْعُولًا ۝

(الاحزاب: ۳۷)

طرح کی تنگی نہ رہے جب کہ وہ اپنا جی ان سے بھر لیں۔ اللہ کا یہ حکم تو ہو کر ہی رہنے والا تھا۔ کیا پس وہ شخص جس کے لیے اس کے بُرے اعمال مزین کر دیئے گئے، پس وہ انہیں اچھا سمجھتا ہے، یقین مانو کہ اللہ جسے چاہے گمراہ کرتا ہے اور جسے چاہے راہِ راست دکھاتا ہے۔ پس آپ کو ان پر غم کھا کھا کر اپنی جان ہلاکت میں نہ ڈالنی چاہیے، یہ جو کچھ کر رہے ہیں اس سے یقیناً اللہ تعالیٰ بخوبی واقف ہے۔

أَفَمَنْ زُيِّنَ لَهُ سُوءُ عَمَلِهِ فَرَاهُ حَسَنًا ط  
فَإِنَّ اللَّهَ يُضِلُّ مَنْ يَشَاءُ وَيَهْدِي مَنْ  
يَشَاءُ ط فَلَا تَذْهَبْ نَفْسُكَ عَلَيْهِمْ  
حَسْرَاتٍ ط إِنَّ اللَّهَ عَلِيمٌ بِمَا يَصْنَعُونَ ٥  
(فاطر: ٨)

فائدہ: ان آیات میں ”نفسک“ کا دس بار ذکر ہے۔

## ۸۲۔ سورۃ النساء میں ”مومنین“ کا دس بار ذکر

تو اللہ تعالیٰ کی راہ میں جہاد کرتا رہے تجھے صرف تیری ذات کی نسبت حکم دیا جاتا ہے، ہاں ایمان والوں کو رغبت دلاتا رہے، بہت ممکن ہے کہ اللہ تعالیٰ کافروں کی جنگ کو روک دے اور اللہ تعالیٰ سخت لڑائی والا ہے اور سزا دینے میں بھی سخت ہے۔

فَقَاتِلْ فِي سَبِيلِ اللَّهِ ۚ لَا تُكَلَّفُ إِلَّا  
نَفْسُكَ وَحَرِّضَ الْمُؤْمِنِينَ ۚ عَسَى  
اللَّهُ أَنْ يُكَفِّتَ بَأْسَ الَّذِينَ كَفَرُوا ط  
وَاللَّهُ أَشَدُّ بَأْسًا وَأَشَدُّ تَنكِيلًا ٥  
(النساء: ٨٣)

اپنی جانوں اور مالوں سے خدا کی راہ میں جہاد کرنے والے مومن اور بغیر غدر کے بیٹھ رہنے والے مومن برابر نہیں، اپنے مالوں اور اپنی جانوں سے جہاد کرنے والوں کو بیٹھ رہے والوں پر اللہ تعالیٰ نے درجوں میں بہت فضیلت دے رکھی ہے۔ اور یوں تو اللہ تعالیٰ نے ہر ایک کو خوبی اور اچھائی کا وعدہ دیا ہے، لیکن مجاہدین کو بیٹھ رہنے والوں پر بہت بڑے اجر کی فضیلت دے رکھی ہے۔

لَا يَسْتَوِي الْقَاعِدُونَ مِنَ الْمُؤْمِنِينَ  
غَيْرُ أُولَى الضَّرَرِ وَالْمُجَاهِدُونَ فِي سَبِيلِ  
اللَّهِ بِأَمْوَالِهِمْ وَأَنْفُسِهِمْ ط فَضَّلَ اللَّهُ  
الْمُجَاهِدِينَ بِأَمْوَالِهِمْ أَنْفُسِهِمْ عَلَى  
الْقَاعِدِينَ دَرَجَةً ط وَوَعَدَ اللَّهُ  
الْحُسْنَى ط وَفَضَّلَ اللَّهُ الْمُجَاهِدِينَ عَلَى  
الْقَاعِدِينَ أَجْرًا عَظِيمًا ٥

(النساء: ۹۵)

پھر جب تم نماز ادا کر چکو تو اٹھتے بیٹھتے اور لیٹے اللہ تعالیٰ کا ذکر کرتے رہو، اور جب اطمینان پاؤ تو نماز قائم کرو، یقیناً نماز مومنوں پر مقررہ وقتوں پر فرض ہے۔

فَإِذَا قُضِيَتْ الصَّلَاةُ فَادْكُرُوا اللَّهَ قِيَمًا  
وَقُعُودًا وَعَلَىٰ جُنُوبِكُمْ ؕ فَإِذَا  
اطْمَأَنَّكُمْ فَاقِيمُوا الصَّلَاةَ ؕ إِنَّ الصَّلَاةَ  
كَانَتْ عَلَى الْمُؤْمِنِينَ كِتَابًا مَوْقُوتًا

(النساء: ۱۰۳)

جو شخص باوجود راہ ہدایت کے واضح ہو جانے کے بھی رسول (صلی اللہ علیہ وسلم) کا خلاف کرے اور تمام مومنوں کی راہ چھوڑ کر چلے، ہم اسے ادھر ہی متوجہ کر دیں گے، جدھر وہ خود متوجہ ہوا اور دوزخ میں ڈال دیں گے، وہ پہنچنے کی بہت ہی بُری جگہ ہے۔

وَمَنْ يُشَاقِقِ الرَّسُولَ مِنْ بَعْدِ مَا تَبَيَّنَ لَهُ  
الْهُدَىٰ وَيَتَّبِعْ غَيْرَ سَبِيلِ الْمُؤْمِنِينَ نُوَلِّهِ  
مَا تَوَلَّىٰ وَنُصْلِهِ جَهَنَّمَ ۖ وَسَاءَتْ  
مَصِيرًا

(النساء: ۱۱۵)

جن کی یہ حالت ہے کہ مسلمانوں کو چھوڑ کر کافروں کو دوست بناتے پھرتے ہیں، کیا ان کے پاس عزت کی تلاش میں جاتے ہیں، (تو یاد رکھیں) کہ عزت تو ساری کی ساری اللہ تعالیٰ کے قبضہ میں ہے۔

الَّذِينَ يَتَّخِذُونَ الْكَافِرِينَ أَوْلِيَاءَ مِنْ  
دُونِ الْمُؤْمِنِينَ ۖ أَيَتُفَوَّنَ عَنْهُمْ الْعِزَّةُ  
فَإِنَّ الْعِزَّةَ لِلَّهِ جَمِيعًا

(النساء: ۱۳۹)

یہ لوگ تمہارے انجام کار کا انتظار کرتے رہتے ہیں، پھر اگر تمہیں اللہ فتح دے تو یہ کہتے ہیں کیا ہم تمہارے ساتھی نہیں اور اگر کافروں کو تھوڑا سا غلبہ مل جائے تو (ان سے) کہتے ہیں کہ ہم تم پر غالب نہ آنے لگے تھے اور کیا ہم نے تمہیں مسلمانوں کے ہاتھوں سے نہ بچایا تھا، پس قیامت میں خود اللہ تعالیٰ تمہارے درمیان فیصلہ کرے گا اور اللہ تعالیٰ کافروں کو ایمان والوں پر ہرگز راہ نہ دے گا۔

الَّذِينَ يَتَرَبَّصُونَ بِكُمْ ؕ فَإِنْ كَانَ لَكُمْ  
فَتْحٌ مِنَ اللَّهِ قَالُوا أَلَمْ نَكُنْ مَعَكُمْ سَلٰٓء  
وَإِنْ كَانَ لِلْكَافِرِينَ نَصِيبٌ ۖ قَالُوا أَلَمْ  
نَسْتَحِذْكُمْ عَلَيْهِمْ وَنَمْنَعْكُمْ مِنَ  
الْمُؤْمِنِينَ ۖ قَالَ اللَّهُ يَحْكُمُ بَيْنَكُمْ يَوْمَ  
الْقِيَمَةِ ۖ وَلَنْ يَجْعَلَ اللَّهُ لِلْكَافِرِينَ عَلَى  
الْمُؤْمِنِينَ سَبِيلًا

(النساء: ۱۴۱)

اے ایمان والو! مومنوں کو چھوڑ کر کافروں کو دوست نہ بناؤ، کیا تم یہ چاہتے ہو کہ اپنے اذپر اللہ تعالیٰ کی صاف حجت قائم کر لو۔

يَا أَيُّهَا الَّذِينَ آمَنُوا لَا تَتَّخِذُوا الْكَافِرِينَ أَوْلِيَاءَ مِنْ دُونِ الْمُؤْمِنِينَ ۚ أَوْ يَدُورُ أَنْ تَجْعَلُوا لِلَّهِ عَلَيْكُمْ سُلْطَانًا مُبِينًا

(النساء: ۱۳۴)

ہاں جو تو بہ کر لیں اور اصلاح کر لیں اور اللہ تعالیٰ پر کامل یقین رکھیں اور خالص اللہ ہی کے لیے دینداری کریں تو یہ لوگ مومنوں کے ساتھ ہیں، اللہ تعالیٰ مومنوں کو بہت بڑا اجر دے گا۔

إِلَّا الَّذِينَ تَابُوا وَأَصْلَحُوا وَاعْتَصَمُوا بِاللَّهِ وَأَخْلَصُوا دِينَهُمْ لِلَّهِ فَأُولَٰئِكَ مَعَ الْمُؤْمِنِينَ ۚ وَسَوْفَ يُؤْتِي اللَّهُ الْمُؤْمِنِينَ أَجْرًا عَظِيمًا

(النساء: ۱۳۶)

فائدہ: سورۃ النساء کی ان آیات میں ”مومنین“ کا دس بار ذکر ہے۔

### ۸۳۔ ”وَعَدَ“ کا دس بار ذکر

اپنی جانوں اور مالوں سے خدا کی راہ میں جہاد کرنے والے مومن اور بغیر عذر کے بیٹھ رہنے والے مومن برابر نہیں، اپنے مالوں اور اپنی جانوں سے جہاد کرنے والوں کو بیٹھ رہے والوں پر اللہ تعالیٰ نے درجوں میں بہت فضیلت دے رکھی ہے۔ اور یوں تو اللہ تعالیٰ نے ہر ایک کو خوبی اور اچھائی کا وعدہ دیا ہے، لیکن مجاہدین کو بیٹھ رہنے والوں پر بہت بڑے اجر کی فضیلت دے رکھی ہے۔ اللہ تعالیٰ کا وعدہ ہے کہ جو ایمان لائیں اور نیک کام کریں ان کیلئے وسیع مغفرت اور بہت بڑا اجر و ثواب ہے۔

لَا يَسْتَوِي الْقَاعِدُونَ مِنَ الْمُؤْمِنِينَ غَيْرُ أُولَى الضَّرَرِ وَالْمُجَاهِدُونَ فِي سَبِيلِ اللَّهِ بِأَمْوَالِهِمْ وَأَنْفُسِهِمْ ۚ فَضَّلَ اللَّهُ الْمُجَاهِدِينَ بِأَمْوَالِهِمْ وَأَنْفُسِهِمْ عَلَى الْقَاعِدِينَ دَرَجَةً ۚ وَكُلًّا وَعَدَ اللَّهُ الْحُسْنَى ۚ وَفَضَّلَ اللَّهُ الْمُجَاهِدِينَ عَلَى الْقَاعِدِينَ أَجْرًا عَظِيمًا

(النساء: ۹۵)

وَعَدَ اللَّهُ الَّذِينَ آمَنُوا وَعَمِلُوا الصَّالِحَاتِ لَهُمْ مَغْفِرَةٌ وَأَجْرٌ عَظِيمٌ

(المائدہ: ۹)

وَنَادَىٰ أَصْحَبُ الْجَنَّةِ أَصْحَابَ النَّارِ أَنْ قَدْ وَجَدْنَا مَا وَعَدَنَا رَبُّنَا حَقًّا فَهَلْ

کو واقعہ کے مطابق پایا سوئم سے جو تمہارے رب نے وعدہ کیا تھا تم نے بھی اس کو واقعہ کے مطابق پایا؟ وہ کہیں گے ہاں، پھر ایک پکارنے والا دونوں کے درمیان میں پکارے گا کہ اللہ کی مارتو ان ظالموں پر۔ اللہ تعالیٰ ان منافق مردوں، عورتوں اور کافروں سے جہنم کی آگ کا وعدہ کر چکا ہے جہاں یہ ہی ہمیشہ رہنے والے ہیں، وہی انہیں کافی ہے، ان پر اللہ کی پھٹکار ہے اور ان ہی کے لیے دائمی عذاب ہے۔ ان ایمان دار مردوں اور عورتوں سے اللہ نے ان جنتوں کا وعدہ فرمایا ہے جن کے نیچے نہریں بہریں لے رہی ہیں جہاں وہ ہمیشہ ہمیش رہنے والے ہیں اور ان صاف ستھرے پاکیزہ محلات کا جو ان بیشکی والی جنتوں میں ہیں، اور اللہ کی رضامندی سب سے بڑی چیز ہے۔

بیشکی والی جنتوں میں جن کا عاتقانہ وعدہ اللہ مہربان نے اپنے بندوں سے کیا ہے۔ بے شک اس کا وعدہ آنے والا ہی ہے۔

تم میں سے ان لوگوں سے جو ایمان لائے ہیں اور نیک اعمال کیے ہیں اللہ تعالیٰ وعدہ فرما چکا ہے کہ انہیں ضرور ملک کا حاکم بنائے گا جیسے کہ ان لوگو کو حاکم بنایا تھا جو ان سے پہلے تھے اور یقیناً ان کے لیے ان کے اس دین کو مضبوطی کے ساتھ حکام کر کے جمادے گا جسے ان کے لیے وہ پسند فرما چکا ہے اور ان کے اس خوف و خطر کو وہ امن و امان سے بدل دے گا وہ میری عبادت کریں گے۔

وَجَدْتُمْ مَا وَعَدَ رَبُّكُمْ حَقًّا قَالُوا نَعَمْ ۖ فَاذُنْ مُوَدَّنٌ ۖ بَيْنَهُمْ أَنْ لَعْنَةُ اللَّهِ عَلَى الظَّالِمِينَ ۝

(الاعراف: ۴۳)

وَعَدَ اللَّهُ الْمُنَافِقِينَ وَالْمُنَافِقَاتِ وَالْكُفَّارَ نَارَ جَهَنَّمَ خَالِدِينَ فِيهَا ۚ هِيَ حَسْبُهُمْ ۚ وَلَعْنَةُ اللَّهِ ۚ وَلَهُمْ عَذَابٌ مُّقِيمٌ ۝

(التوبة: ۱۸)

وَعَدَ اللَّهُ الْمُؤْمِنِينَ وَالْمُؤْمِنَاتِ جَنَّاتٍ تَجْرِي مِنْ تَحْتِهَا الْأَنْهَارُ خَالِدِينَ فِيهَا وَمَسْكَنٌ طَيِّبٌ فِى جَنَّاتِ عَدْنٍ ۚ وَرِضْوَانٌ مِنَ اللَّهِ أَكْبَرُ ۚ ذَلِكَ هُوَ الْفَوْزُ الْعَظِيمُ ۝

(التوبة: ۷۲)

جَنَّاتِ عَدْنٍ ۚ النَّارِ وَعَدَ الرَّحْمَنُ عِبَادَهُ بِالْغَيْبِ ۚ إِنَّهُ كَانَ وَعْدُهُ مَأْتِيًا ۝

(مریم: ۶۱)

وَعَدَ اللَّهُ الَّذِينَ آمَنُوا مِنْكُمْ وَعَمِلُوا الصَّالِحَاتِ لَيَسْتَخْلِفَنَّهُمْ فِى الْأَرْضِ كَمَا اسْتَخْلَفَ الَّذِينَ مِنْ قَبْلِهِمْ ۚ وَلَيَسْكَنَنَّ لَهُمْ دِينُهُمُ الَّذِى ارْتَضَىٰ لَهُمْ ۚ وَلَيَسِدَنَّهُمْ مِنْ بَعْدِ خَوْفِهِمْ أَمْنًا ۚ يَعْبُدُونَنِي لَا يُشْرِكُونَ بِي شَيْئًا ۚ وَمَنْ كَفَرَ بَعْدَ ذَلِكَ فَأُولَٰئِكَ هُمُ الْفَاسِقُونَ ۝

(النور: ۵۵)



میرے ساتھ کسی کو بھی شریک نہ ٹھہرائیں گے۔  
اس کے بعد بھی جو لوگ ناشکری اور کفر کریں وہ  
یقیناً ناسق ہیں۔

کہیں گے ہائے ہائے! ہمیں ہماری خواب گاہوں  
سے کس نے اٹھایا دیا۔ یہی ہے جس کا وعدہ  
رحمن نے دیا تھا اور رسولوں نے سچ کچھ دیا تھا۔  
محمد (صلی اللہ علیہ وسلم) اللہ کے رسول ہیں اور جو لوگ ان  
کے ساتھ ہیں کافروں پر سخت ہیں آپس میں رحمت  
ہیں تو انہیں دیکھے گا کہ رکوع اور سجدے کر رہے ہیں  
اللہ تعالیٰ کے فضل اور رضامندی کی جستجو میں ہیں،  
ان کا نشان ان کے چہروں پر سجدوں کے اثر سے  
ہے، ان کی یہی صفت تورات میں ہے اور ان کی  
صفت انجیل میں ہے مثل اس کھیتی کے جس نے اپنا  
پٹھا نکالا پھر اُسے مضبوط کیا اور وہ موٹا ہو گیا پھر اپنی  
جزیر پر سیدھا کھڑا ہو گیا اور کسانوں کو خوش کرنے لگا  
تاکہ ان کی وجہ سے کافروں کو چڑائے، ان ایمان  
والوں اور شائستہ اعمال والوں سے اللہ نے بخشش  
کا اور بہت بڑے ثواب کا وعدہ کیا ہے۔

تمہیں کیا ہو گیا ہے جو تم اللہ کی راہ میں خرچ  
نہیں کرتے؟ دراصل آسمانوں اور زمینوں کی  
میراث کا مالک تھا اللہ ہی ہے، تم میں سے جن  
لوگوں نے فتح سے پہلے فی سبیل اللہ دیا ہے اور  
جہاد کیا ہے وہ دوسروں کے برابر نہیں، بلکہ ان  
سے بہت بڑے درجے کے ہیں جنہوں نے فتح  
کے بعد خیراتیں دیں اور جہاد کیے۔ ہاں بھلائی

قَالُوا يُولِيْنَا مَنْ بَعَثَنَا مِنْ مَرْفَدِنَا سَٰهَ هَٰذَا  
مَا وَعَدَ الرَّحْمَنُ وَصَدَقَ الْمُرْسَلُونَ ۝

(یٰسین: ۵۲)

مُحَمَّدٌ رَّسُولُ اللَّهِ ۚ وَالَّذِينَ مَعَهُ  
أَشِدَّاءُ عَلَى الْكُفَّارِ رُحَمَاءُ بَيْنَهُمْ تَرَاهُمْ  
رُكْعًا سُجَّدًا يَبْتَغُونَ فَضْلًا مِنَ اللَّهِ  
وَرِضْوَانًا سِيمَاهُمْ فِي وُجُوهِهِمْ مِنْ  
أَثَرِ السُّجُودِ ۚ ذَٰلِكَ مَثَلُهُمْ فِي التَّوْرَةِ ۚ  
وَمَثَلُهُمْ فِي الْإِنْجِيلِ ۚ كَزَرْعٍ أَخْرَجَ  
شَطَاةً فَازَرَّهُ فَاسْتَغْلَظَ فَاسْتَوَىٰ عَلَىٰ  
سَوْبِهِ يُعْجِبُ الزَّرَّاعَ لِيَغِيْظَ بِهِمُ الْكُفَّارَ ۚ  
وَعَدَ اللَّهُ الَّذِينَ آمَنُوا وَعَمِلُوا الصَّالِحَاتِ  
مِنْهُمْ مَغْفِرَةً وَأَجْرًا عَظِيمًا ۝

(الحج: ۲۹)

وَمَا لَكُمْ أَلَّا تُفْقَرُوا فِي سَبِيلِ اللَّهِ وَلِلَّهِ  
مِيرَاتُ السَّمٰوٰتِ وَالْأَرْضِ ۚ لَا يَسْتَوِي  
مِنْكُمْ مَّنْ أَنْفَقَ مِنْ قَبْلِ الْفَتْحِ وَقَتْلَ ۚ  
أُولَٰئِكَ أَعْظَمُ دَرَجَةً مِنَ الَّذِينَ أَنْفَقُوا مِنْ  
بَعْدِ وَقَتْلُوا ۚ وَكُلًّا وَعَدَ اللَّهُ الْحُسْنٰى ۚ  
وَاللَّهُ بِمَا تَعْمَلُونَ خَبِيرٌ ۝

(الحمد: ۱۰)

کا وعدہ تو اللہ کا ان سب سے جو کچھ تم کر رہے ہو اس سے اللہ خبردار ہے۔

فائدہ: ان آیات میں ”وَعَذَابُ“ کا دس بار ذکر ہے۔

## ۸۴۔ ”یَجِدُونَ“ کا دس بار ذکر

یہ وہ لوگ ہیں جن کی جگہ جہنم ہے، جہاں سے انہیں چھٹکارا نہ ملے گا۔

أُولَٰئِكَ مَأْوَاهُمْ جَهَنَّمُ ۖ وَلَا يَجِدُونَ عَنْهَا مَخِيصًا ۝

(النساء: ۱۲۱)

پس جو لوگ ایمان لائے ہیں اور شائستہ اعمال کیے ہیں اُن کو ان کا پورا پورا ثواب عنایت فرمائے گا اور اپنے فضل سے انہیں اور زیادہ دے گا اور جن لوگوں نے ننگ و عار اور سرکشی اور انکار کیا، انہیں الناک عذاب دے گا اور وہ اپنے لیے سوائے اللہ کے کوئی حمایتی دوست اور امداد کرنے والا نہ پائیں گے۔

فَأَمَّا الَّذِينَ آمَنُوا وَعَمِلُوا الصَّالِحَاتِ فَيُوَفِّيهِمْ أُجُورَهُمْ وَيَزِيدُهُمْ مِنْ فَضْلِهِ ۚ وَأَمَّا الَّذِينَ اسْتَكْبَرُوا فَسَجَدُوا لِأَعْيُنِنَا ۖ وَلَا يَجِدُونَ لَهُمْ مِنْ دُونِ اللَّهِ وَلِيًّا وَلَا نَصِيرًا ۝

(النساء: ۱۴۳)

اگر یہ کوئی بچاؤ کی جگہ یا کوئی غار یا کوئی بھی سرگھسانے کی جگہ پالیں تو ابھی اس طرف لگام تو ڈکرائے بھاگ چھوٹیں۔

لَوْ يَجِدُونَ مَلْجَأً أَوْ مَغْرَبًا أَوْ مَذْخَلًا لَّوَلُّوا إِلَيْهِ وَهُمْ يَجْمَعُونَ ۝

(التوبة: ۵۷)

جو لوگ ان مسلمانوں پر طعنہ زنی کرتے ہیں جو دل کھول کر خیرات کرتے ہیں اور ان لوگوں پر جنہیں سوائے اپنی محنت مزدوری کے اور کچھ میسر ہی نہیں، پس یہ ان کا مذاق اڑاتے ہیں۔ اللہ بھی ان سے تمسخر کرتا ہے انہی کے لیے دکھ کی مار ہے۔

الَّذِينَ يَلْمِزُونَ الْمُطَّوِّعِينَ مِنَ الْمُؤْمِنِينَ فِي الصَّدَقَاتِ وَالَّذِينَ لَا يَجِدُونَ إِلَّا جُهْدَهُمْ فَيَسْخَرُونَ مِنْهُمْ ۖ سَخِرَ اللَّهُ مِنْهُمْ وَلَهُمْ عَذَابٌ أَلِيمٌ ۝

(التوبة: ۷۹)

ناتواں ضیعفوں پر اور بیماروں پر اور ان پر جن کے پاس خرچ کرنے کو کچھ بھی نہیں کوئی خرچ نہیں بشرطیکہ وہ اللہ اور اس کے رسول کی خیر خواہی کرتے رہیں، ایسے نیک کاروں پر الزام کی کوئی راہ نہیں، اللہ تعالیٰ بڑی مغفرت و رحمت والا ہے۔

اور ان لوگوں کو پا کدامن رہنا چاہیے جو اپنا نکاح کرنے کا مقصد نہیں رکھتے یہاں تک کہ اللہ تعالیٰ انہیں اپنے فضل سے مالدار بنا دے، تمہارے غلاموں میں سے جو کوئی کچھ تمہیں دے کر آزادی کی تحریر کرانی چاہے تو تم ایسی تحریر نہیں کرو یا کرو اگر تم کو ان میں کوئی بھلائی نظر آتی ہو۔ اور اللہ نے جو مال تمہیں دے رکھا ہے اس میں سے انہیں بھی دو، تمہاری جولوٹیاں پا کدامن رہنا چاہتی ہیں انہیں دنیا کی زندگی کے فائدے کی غرض سے بدکاری پر مجبور نہ کرو اور جو انہیں مجبور کر دے تو اللہ تعالیٰ ان پر جبر کے بعد بخش دینے والا اور مہربانی کرنے والا ہے۔

پوچھیے! تو کہ اگر اللہ تعالیٰ تمہیں کوئی بُرائی پہنچانا چاہے یا تم پر کوئی فضل کرنا چاہے تو کون ہے جو تمہیں بچا سکے یا تم سے روک سکے؟ اپنے لیے بجز اللہ تعالیٰ کے نہ کوئی حمایتی پائیں گے نہ مددگار۔

جس میں وہ ہمیشہ رہیں گے۔ وہ کوئی حای و مددگار نہ پائیں گے۔

لَيْسَ عَلَى الضَّعْفَاءِ وَلَا عَلَى الْمَرْضَى وَلَا عَلَى الَّذِينَ لَا يَجِدُونَ مَا يَنْفِقُونَ حَرَجٌ إِذَا نَصَحُوا لِلَّهِ وَرَسُولِهِ ۚ مَا عَلَى الْمُحْسِنِينَ مِنْ سَبِيلٍ ۚ وَاللَّهُ غَفُورٌ رَحِيمٌ (التوبة: ۹۱)

وَلَيْسَتْ عَلَى الَّذِينَ لَا يَجِدُونَ نِكَاحًا حَتَّى يُغْنِيَهُمُ اللَّهُ مِنْ فَضْلِهِ ۚ وَالَّذِينَ يَبْتَغُونَ الْكِتَابَ مِمَّا مَلَكَتْ أَيْمَانُكُمْ فَكَاتِبُوهُمْ إِنْ عَلِمْتُمْ فِيهِمْ خَيْرًا ۚ مِلَّةً ۚ وَأَنَّهُمْ مِنْ مَّالِ اللَّهِ الَّذِي الْبَذَىٰ إِلَيْكُمْ ۚ وَلَا تُكْرِهُوا فَتِيحَتَكُمْ عَلَى الْبِغَاءِ ۚ إِنْ أَرَدْتُمْ تَحَصُّنًا لِّتَبْتَغُوا عَرَضَ الْحَيَوةِ الدُّنْيَا ۚ وَمَنْ يُكْرِهْنَهُنَّ فَإِنَّ اللَّهَ مِنْ بَعْدِ إِكْرَاهِهِنَّ غَفُورٌ رَحِيمٌ (النور: ۳۳)

قُلْ مَنْ ذَا الَّذِي يَفْعَلُكُمْ مِنَ اللَّهِ إِنْ أَرَادَ بِكُمْ سُوءًا أَوْ أَرَادَ بِكُمْ رَحْمَةً ۚ وَلَا يَجِدُونَ لَهُمْ مِنْ دُونِ اللَّهِ وَلِيًّا وَلَا نَصِيرًا (الاحزاب: ۱۷)

خُلْدِينَ فِيهَا أَبَدًا ۚ لَا يَجِدُونَ وَلِيًّا وَلَا نَصِيرًا (الاحزاب: ۶۵)

اور اگر تم سے کافر جنگ کرتے تو البتہ پیٹھ دکھا کر  
بھاگتے پھر نہ تو کوئی کارساز پاتے نہ مددگار۔

وَلَوْ قَاتَلَكُمُ الَّذِينَ كَفَرُوا لَوَلَّوْا الْأَذْوَارَ  
ثُمَّ لَا يَجِدُونَ وَلِيًّا وَلَا نَصِيرًا ۝

(النح: ۲۲)

اور ان کے لیے جنہوں نے اس گھر میں (یعنی  
مدینہ) اور ایمان میں ان سے پہلے جگہ بنالی  
ہے اپنی طرف ہجرت کر کے آنے والوں سے  
محبت کرتے ہیں اور مہاجرین کو جو کچھ دے دیا  
جائے اس سے وہ اپنے دلوں میں کوئی تنگی نہیں  
رکھتے بلکہ خود اپنے اوپر انہیں ترجیح دیتے ہیں۔  
گو خود کو کتنی ہی سخت حاجت ہو، بات یہ ہے کہ  
جو بھی اپنے نفس کی حرص سے بچیں وہی کامیاب  
اور باعمراد ہیں۔

وَالَّذِينَ تَبَوَّءُوا الدَّارَ وَالْإِيمَانَ مِنْ قَبْلِهِمْ  
يُحِبُّونَ مَنْ هَاجَرَ إِلَيْهِمْ وَلَا يَجِدُونَ فِي  
صُدُورِهِمْ حَاجَةً مِمَّا أُوتُوا وَيُؤْثِرُونَ  
عَلَىٰ أَنْفُسِهِمْ وَلَوْ كَانَ بِهِمْ خَصَاصَةٌ ۚ وَمَنْ  
يُوقْ شَحْ نَفْسِهِ فَاُولَٰئِكَ هُمُ  
الْمُفْلِحُونَ ۝

(الحشر: ۹)

فائدہ: ان آیات میں ”یجدون“ کا دس بار ذکر ہے۔

## ۸۵۔ ”یشا“ کا دس بار ذکر

اگر اسے منظور ہو تو اے لوگو! وہ تم سب کو فناء  
کر دے اور دوسروں کو لے آئے، اللہ تعالیٰ اس  
پر پوری قدرت رکھنے والا ہے۔

إِنْ يَشَأْ يُذْهِبْكُمْ أَيُّهَا النَّاسُ وَيَأْتِ  
بِآخَرِينَ ۚ وَكَانَ اللَّهُ عَلَىٰ ذَٰلِكَ قَدِيرًا ۝  
(النساء: ۱۳۳)

اور جو لوگ ہماری آیتوں کی تکذیب کرتے ہیں  
وہ تو طرح طرح کی ظلمتوں میں بہرے گونگے  
ہو رہے ہیں اللہ جس کو چاہے بے راہ کر دے  
اور وہ جس کو چاہے سیدھی راہ پر لگا دے۔

وَالَّذِينَ كَذَّبُوا بِآيَاتِنَا صُمُّ وَبُكْمٌ فِي  
الظُّلُمَاتِ ۚ مَنْ يَشَأِ اللَّهُ يُضِلَّهُ ۖ وَمَنْ  
يَشَأْ يُجْعَلْهُ عَلَىٰ صِرَاطٍ مُسْتَقِيمٍ ۝  
(الانعام: ۲۹)

اور آپ کا رب بالکل غنی ہے رحمت والا ہے اگر  
وہ چاہے تو تم سب کو اٹھالیوں اور تمہارے بعد

وَرَبُّكَ الْغَنِيُّ ذُو الرَّحْمَةِ ۚ إِنْ يَشَأْ  
يُذْهِبْكُمْ وَيَسْتَخْلِفْ مِنْ بَعْدِكُمْ مَا يَشَاءُ

جس کو چاہے تمہاری جگہ آباد کر دے جیسا تم کو ایک دوسری قوم کی نسل سے پیدا کیا ہے۔

کیا تو نے نہیں دیکھا کہ اللہ تعالیٰ نے آسمانوں کو اور زمین کو بہترین تدبیر کے ساتھ پیدا کیا ہے۔ اگر وہ چاہے تو تم سب کو فنا کر دے اور نئی مخلوق لائے۔

تمہارا رب تم سے بہ نسبت تمہارے بہت زیادہ جاننے والا ہے وہ اگر چاہے تو تم پر رحم کر دے چاہے تمہیں سزا دے۔ ہم نے آپ کو ان کا ذمہ دار ٹھہرا کر نہیں بھیجا۔

اگر وہ چاہے تو تم کو فنا کر دے اور ایک نئی مخلوق پیدا کر دے۔

کیا یہ کہتے ہیں کہ پیغمبر نے اللہ پر جھوٹ افترا کر لیا ہے، اگر اللہ تعالیٰ چاہے تو آپ کے دل پر سہم لگا دے اور اللہ تعالیٰ اپنی باتوں سے جھوٹ کو مٹا دیتا ہے اور سچ کو ثابت رکھتا ہے۔

وہ سینے کی باتوں کو جاننے والا ہے۔

اگر وہ چاہے تو ہوا بند کر دے اور یہ کشتیاں سمندروں پر رُک رہ جائیں۔ یقیناً اس میں ہر صبر کرنے والے شکر گزار کے لیے نشانیاں ہیں۔

كَمَا أَنشَأَكُم مِّن ذُرِّيَّةٍ قَوْمٍ آخَرِينَ ۝  
(الانعام: ۱۳۳)

أَلَمْ تَرَ أَنَّ اللَّهَ خَلَقَ السَّمَوَاتِ وَالْأَرْضَ بِالْحَقِّ ۚ إِنَّ يَشَاءُ يُلْهِكُكُمْ وَيَأْتِ بِخَلْقٍ جَدِيدٍ ۝  
(ابراہیم: ۱۹)

رَبُّكُمْ أَعْلَمُ بِكُمْ ۚ إِنَّ يَشَاءُ يَرْحَمَكُم أَوْ إِنَّ يَشَاءُ يُعَذِّبِكُمْ ۚ وَمَا أَرْسَلْنَاكَ عَلَيْهِمْ وَكِيلًا ۝

(غی اسراءئل: ۵۴)  
إِنَّ يَشَاءُ يُلْهِكُكُمْ وَيَأْتِ بِخَلْقٍ جَدِيدٍ ۝  
(فاطر: ۱۲)

أَمْ يَقُولُونَ افْتَرَىٰ عَلَى اللَّهِ كَذِبًا ۚ فَإِنْ يَشَاءُ اللَّهُ يَخْتِمْ عَلَىٰ قَلْبِكَ ۚ وَيَمُخَّ اللَّهُ الْبَاطِلَ وَيُحِقُّ الْحَقَّ بِكَلِمَاتِهِ ۚ إِنَّهُ عَلِيمٌ بِذَاتِ الصُّدُورِ ۝

(الشوری: ۲۴)  
إِنَّ يَشَاءُ يُسَكِّنِ الرِّيحَ فَيَظْلِلْنَ رَوَاكِدَ عَلَى ظَهْرِهِ ۚ إِنَّ فِي ذَٰلِكَ لَآيَاتٍ لِّكُلِّ صَبَّارٍ شَكُورٍ ۝

(الشوری: ۳۳)  
فائدہ: ان آیات میں ”یشاء“ کا دس بار ذکر ہے۔

۸۶۔ ”عندہم“ کا دس بار ذکر

جن کی یہ حالت ہے کہ مسلمانوں کو چھوڑ کر کافروں کو دوست بناتے پھرتے ہیں، کیا ان

الَّذِينَ يَتَّخِذُونَ الْكَافِرِينَ أَوْلِيَاءَ مِن دُونِ الْمُؤْمِنِينَ ۚ أَيْتَمُّونَ عِنْدَهُمُ الْعِزَّةَ

فَإِنَّ الْعِزَّةَ لِلَّهِ جَمِيعًا ۝

(النساء: ۱۳۹)

کے پاس عزت کی تلاش میں جاتے ہیں، (تو یاد رکھیں) کہ عزت تو ساری کی ساری اللہ تعالیٰ کے قبضہ میں ہے۔

وَكَيْفَ يُحْجِمُونَكَ وَعِنْدَهُمُ التَّوْرَةُ فِيهَا حُكْمُ اللَّهِ ثُمَّ يَتَوَلَّوْنَ مِنْ بَعْدِ ذَلِكَ ۖ وَمَا أُولَئِكَ بِالْمُؤْمِنِينَ ۝

(المائدہ: ۴۳)

تعب کی بات ہے کہ وہ اپنے پاس تورات ہوتے ہوئے جس میں احکام الہی ہیں تم کو منصف بناتے ہیں پھر اس کے بعد بھی بھر جاتے ہیں، دراصل یہ ایمان و یقین والے ہیں ہی نہیں۔ جو لوگ ایسے رسول نبی اُنہی کا اتباع کرتے ہیں جن کو وہ لوگ اپنے پاس توریت و انجیل میں لکھا ہوا پاتے ہیں وہ ان کو نیک باتوں کا حکم فرماتے ہیں اور بُری باتوں سے منع کرتے ہیں اور پاکیزہ چیزوں کو حلال بتاتے ہیں اور گندی چیزوں کو ان پر حرام فرماتے ہیں اور ان لوگوں پر جو بوجھ اور طوق تھے ان کو دُور کرتے ہیں سو جو لوگ اس نبی پر ایمان لاتے ہیں اور ان کی حمایت کرتے ہیں اور ان کی مدد کرتے ہیں اور اس نور کا اتباع کرتے ہیں جو ان کے ساتھ بھیجا گیا ہے ایسے لوگ پوری فلاح پانے والے ہیں۔

الَّذِينَ يَتَّبِعُونَ الرَّسُولَ النَّبِيَّ الْأُمِّيَّ الَّذِي يَجِدُونَهُ مَكْنُوزًا عِنْدَهُمْ فِي التَّوْرَةِ وَالْإِنْجِيلِ يَأْمُرُهُمْ بِالْمَعْرُوفِ وَيَنْهَاهُمْ عَنِ الْمُنْكَرِ وَيُحِلُّ لَهُمُ الطَّيِّبَاتِ وَيُحَرِّمُ عَلَيْهِمُ الْخَبَائِثَ وَيَضَعُ عَنْهُمْ إِصْرَهُمْ وَالْأَغْلَالَ الَّتِي كَانَتْ عَلَيْهِمْ ۚ فَاَلَّذِينَ أَمْسَوْا بِهِ وَعَزُّوهُ وَنَصَرُوهُ وَاتَّبَعُوا النُّورَ الَّذِي أُنْزِلَ مَعَهُ ۚ أُولَئِكَ هُمُ الْمُفْلِحُونَ ۝

(الاعراف: ۱۵۷)

اور ان کے پاس نیچی نظروں بڑی بڑی آنکھوں والی حوریں ہوں گی۔

وَعِنْدَهُمْ قَصْرِثُ الطَّرَفِ عَيْنٌ ۝

(الصافات: ۴۸)

یا کیا ان کے پاس تیرے زبردست فیاض اللہ کی رحمت کے خزانے ہیں۔

أَمْ عِنْدَهُمْ خَزَائِنُ رَحْمَةِ رَبِّكَ الْعَزِيزِ الْوَهَّابِ ۝

(ص: ۹)

اور ان کے پاس نیچی نظروں والی ہم عمر کم سن حوریں ہوں گی۔

وَعِنْدَهُمْ قَصْرِثُ الطَّرَفِ أَتْرَابٌ ۝

(ص: ۵۲)

پس جب کبھی ان کے پاس ان کے رسول کھلی  
نشانیوں لے کر آئے تو یہ اپنے پاس کے علم پر  
اتر آنے لگے بالآخر جس چیز کو مذاق میں اُڑا  
رہے تھے وہی ان پر اُلٹ پڑی۔

یا کیا ان کے پاس تیرے رب کے خزانے ہیں؟  
یا (ان خزانوں کے) یہ داروغہ ہیں۔

فَلَمَّا جَاءَهُمْ رَسُولُهُمْ بِالْبَيِّنَاتِ فَرِحُوا  
بِمَا عِنْدَهُمْ مِنَ الْعِلْمِ وَحَاقَ بِهِمْ  
مَا كَانُوا بِهِ يَسْتَهْزِءُونَ ۝

(المومن: ۸۳)

أَمْ عِنْدَهُمْ خَزَائِنُ رَبِّكَ أَمْ هُمْ  
الْمُضْطَرُّونَ ۝

(التور: ۳۷)

کیا ان کے پاس علم غیب ہے جسے یہ لکھ لیتے  
ہیں؟

یا کیا ان کے پاس علم غیب ہے جسے وہ لکھتے  
ہوں۔

أَمْ عِنْدَهُمُ الْغَيْبُ فَهُمْ يَكْتُمُونَ ۝

(التور: ۴۱)

أَمْ عِنْدَهُمُ الْغَيْبُ فَهُمْ يَكْتُمُونَ ۝

(الہم: ۴۷)

فائدہ: ان آیات میں ”عندہم“ کا دس بار ذکر ہے۔

## ۸۷۔ ”أَخَذَتْهُمْ“ کا دس بار ذکر

آپ سے یہ اہل کتاب درخواست کرتے ہیں  
کہ آپ ان کے پاس کوئی آسمانی کتاب لائیں،  
حضرت موسیٰ (علیہ السلام) سے تو انہوں نے اس  
سے بہت بڑی درخواست کی تھی کہ ہمیں کھلم کھلا  
اللہ تعالیٰ کو دکھا دے، پس ان کے اس ظلم کے  
باعث ان پر کڑا کے کی بجلی آپڑی پھر باوجود یہ  
کہ ان کے پاس بہت دلیلیں پہنچ چکی تھیں  
انہوں نے پچھڑے کو اپنا معبود بنالیا، لیکن ہم  
نے یہ بھی معاف فرما دیا اور ہم نے موسیٰ کو کھلا  
غلبہ اور صریح دلیل عنایت فرمائی۔

يَسْأَلُكَ أَهْلُ الْكِتَابِ أَنْ تَنزِلَ عَلَيْهِمْ  
كِتَابًا مِنَ السَّمَاءِ فَقَدْ سَأَلُوا مُوسَى  
أَكْبَرَ مِنْ ذَلِكَ فَقَالُوا أَرِنَا اللَّهَ جَهْرَةً  
فَأَخَذَتْهُمْ الصَّعِقَةُ بِظُلْمِهِمْ ۖ ثُمَّ اتَّخَذُوا  
الْعِجْلَ مِنْ بَعْدِ مَا جَاءَهُمْ تُبَيِّنُ  
فَعَفَوْنَا عَنْ ذَلِكَ ۖ وَالْبَيْنَا مُوسَى سُلْطٰنًا  
مُؤَيَّنًا ۝

(النساء: ۱۵۳)

فَاَخَذَتْهُمُ الرَّجْفَةُ فَاَصْبَحُوا فِي دَارِهِمْ جثیمین ۵

پس اُن کو زلزلہ نے آ پکڑا سودہ اپنے گھروں میں اوندھے کے اوندھے پڑے رہ گئے۔

(الاعراف: ۷۸)

فَاَخَذَتْهُمُ الرَّجْفَةُ فَاَصْبَحُوا فِي دَارِهِمْ جثیمین ۵

پس اُن کو زلزلے نے آ پکڑا سودہ اپنے گھروں میں اوندھے کے اوندھے پڑے رہ گئے۔

(الاعراف: ۹۱)

وَاخْتَارَ مُوسَى قَوْمَهُ سَبْعِينَ رَجُلًا لِّمِيقَاتِنَا ۖ فَلَمَّا أَخَذَتْهُمُ الرَّجْفَةُ قَالَ رَبِّ لَوْ شِئْتَ أَهْلَكْتَهُم مِّن قَبْلُ وَإِنَّا أَهْلَكْنَا بِمَا فَعَلَ السُّفَهَاءُ مِنَّا ۖ إِنَّ هِيَ إِلَّا فِتْنَتُكَ ۖ تُضِلُّ بِهَا مَن تَشَاءُ وَتَهْدِي مَن تَشَاءُ ۖ إِنَّكَ وَلِيُّنَا فَاغْفِرْ لَنَا وَارْحَمْنَا ۖ وَأَنْتَ خَيْرُ الْغَافِرِينَ

اور موسیٰ نے ستر آدمی اپنی قوم میں سے ہمارے وقت معین کے لیے منتخب کیے سو جب ان کو زلزلہ نے آ پکڑا تو موسیٰ عرض کرنے لگے کہ اے میرے پروردگار! اگر تجھ کو یہ منظور ہوتا تو اس سے قبل ہی ان کو اور مجھ کو ہلاک کر دیتا۔ کہیں تو ہم میں کے چند بے وقوفوں کی حرکت پر سب کو ہلاک کر دے گا، یہ واقعہ محض تیری طرف سے ایک امتحان ہے، ایسے امتحانات سے جس کو تو چاہے گمراہی میں ڈال دے اور جس کو چاہے ہدایت پر قائم رکھے۔ تو ہی تو ہمارا کارساز ہے پس ہم پر مغفرت اور رحمت فرما اور تو سب معافی دینے والوں سے زیادہ اچھا ہے۔

(الاعراف: ۱۵۵)

فَاَخَذَتْهُمُ الصُّيْحَةُ مُشْرِقِينَ ۝

پس سورج نکلنے نکلنے انہیں ایک بڑے زور کی آواز نے پکڑ لیا۔

(الحجر: ۷۳)

فَاَخَذَتْهُمُ الصُّيْحَةُ مُضْجِحِينَ ۝

آخر انہیں بھی صبح ہوتے ہوتے آواز تند نے آ دبوچا۔

(الحجر: ۸۳)

فَاَخَذَتْهُمُ الصُّيْحَةُ بِالْحَقِّ فَجَعَلْنَاهُمُ غُفَاءً ۖ فَبَعْدًا لِلْقَوْمِ الظَّالِمِينَ ۝

بالآخر عدل کے تقاضے کے مطابق چیخ نے پکڑ لیا اور ہم نے انہیں کوڑا کرکٹ کر ڈالا، پس ظالموں کے لیے دوری ہو۔

(المؤمنون: ۴۱)



پھر بھی انہوں نے انہیں جھٹلایا آخرش انہیں زلزلے نے پکڑ لیا اور وہ اپنے گھروں میں بیٹھے کے بیٹھے مردہ ہو کر رہ گئے۔

رہے شہودی سوہم نے ان کی بھی رہبری کی پھر بھی انہوں نے ہدایت پر اندھے پن کو ترجیح دی جس بنا پر انہیں سراپا زلت کے عذاب آسمانی نے ان کے کرتوتوں کے باعث پکڑ لیا۔

لیکن انہوں نے اپنے رب کے حکم سے سرتابی کی جس پر انہیں ان کے دیکھتے دیکھتے تیز و تند کڑا کے نے ہلاک کر دیا۔

فَكَذَّبُوهُ فَأَخَذَتْهُمُ الرَّجْفَةُ فَأَصْبَحُوا فِي دَارِهِمْ جِثِيمِينَ ۝

(الحکوت: ۳۲)

وَأَمَّا ثَمُودُ فَهَدَيْنَاهُمْ فَاسْتَحَبُّوا الْعَمَىٰ عَلَى الْهُدَىٰ فَأَخَذَتْهُمُ صَیْقَةُ الْعَذَابِ الْهُونِ بِمَا كَانُوا يَكْسِبُونَ ۝

(طہ: ۵۷)

فَعَزَّوْا عَنْ أَمْرِ رَبِّهِمْ فَأَخَذَتْهُمُ الضُّعْفَةُ وَهُمْ يَنْظُرُونَ ۝

(الذاریات: ۴۳)

فائدہ: ان آیات میں ”اَخْلَقْنَاهُمْ“ کا وس بار ذکر ہے۔

## ۸۸۔ سورۃ النساء میں یہودی کی دس بد اعمالیوں کا ذکر

ہر سبب ان کی عہد شکنی کے اور احکام الہی کے ساتھ کفر کرنے کے اور خدا کے نبیوں کو ناحق قتل کر ڈالنے کے اور اس سبب سے کہ یوں کہتے ہیں کہ ہمارے دلوں پر غلاف ہے حالانکہ دراصل ان کے کفر کی وجہ سے ان پر اللہ تعالیٰ نے مہر لگا دی ہے اس لیے یہ قدر قلیل ہی ایمان لاتے ہیں۔

اور ان کے کفر کے باعث اور مریم پر بہت بڑا بہتان باندھنے کے باعث ہے۔

اور یوں کہنے کے باعث کہ ہم نے اللہ کے رسول مسیح عیسیٰ بن مریم کو قتل کر دیا حالانکہ نہ تو انہوں

فَبِمَا نَقْضِهِمْ مِيثَاقَهُمْ وَكُفْرِهِمْ بِآيَاتِ اللَّهِ وَقَتْلِهِمُ الْأَنْبِيَاءَ بِغَيْرِ حَقٍّ وَقَوْلِهِمْ قُلُوبُنَا غُلْفٌ ط بَلْ طَبَعَ اللَّهُ عَلَيْهَا بِكُفْرِهِمْ فَلَا يُؤْمِنُونَ إِلَّا قَلِيلًا ۝

وَبِكُفْرِهِمْ وَقَوْلِهِمْ عَلَىٰ مَرْيَمَ بُهْتَانًا عَظِيمًا ۝

وَقَوْلِهِمْ إِنَّا قَتَلْنَا الْمَسِيحَ عِيسَى ابْنَ مَرْيَمَ رَسُولَ اللَّهِ ۚ وَمَا قَتَلُوهُ وَمَا صَلَبُوهُ

نے اسے قتل کیا نہ سولی پر چڑھایا بلکہ ان کے لیے وہی صورت بنا دی گئی تھی۔ یقین جانو کہ عیسیٰ کے بارے میں اختلاف کرنے والے ان کے بارے میں شک میں ہیں انہیں اس کا کوئی یقین نہیں بجز تخمینی باتوں پر عمل کرنے کے، اتنا یقینی ہے کہ انہوں نے اسے قتل نہیں کیا۔

جو نفیس چیزیں ان کے لیے حلال کی گئی تھیں وہ ہم نے ان پر حرام کر دیں ان کے ظلم کے باعث اور اللہ تعالیٰ کی راہ سے اکثر لوگوں کو روکنے کے باعث۔

اور سود جس سے منع کیے گئے تھے اسے لینے کے باعث اور لوگوں کا مال ناحق مار کھانے کے باعث اور ان میں جو کفار ہیں ہم نے ان کے لیے المناک عذاب مہیا کر رکھے ہیں۔

وَلَكِنْ شَبَّ لَهُمْ ۖ وَإِنَّ الَّذِينَ اخْتَلَفُوا فِيهِ لَفِي شَكٍّ مِّنْهُ ۚ مَا لَهُمْ بِهِ مِنْ عِلْمٍ إِلَّا ابْتِغَاءَ الظَّنِّ ۚ وَمَا قَتَلُوهُ يَقِينًا ۝

(النساء: ۱۵۵ تا ۱۵۷)

فَيُظْلَمُ مِّنَ الَّذِينَ هَادُوا حَرَّمْنَا عَلَيْهِمْ طَيِّبَاتٍ أُحِلَّتْ لَهُمْ وَبِصَدِّهِمْ عَنْ سَبِيلِ اللَّهِ كَثِيرًا ۝

وَأَخَذْنَاهُمُ الرِّبَا وَقَدَّحْنَاهَا عَنْهُمْ وَأَكْلَاهُمْ أَمْوَالُ النَّاسِ بِالْبَاطِلِ ۚ وَأَعْتَدْنَا لِلْكَافِرِينَ مِنْهُمْ عَذَابًا أَلِيمًا ۝

(النساء: ۱۶۰ تا ۱۶۱)

فائدہ: سورۃ النساء کی ان آیات میں یہودی وں بد اعمالیوں کا ذکر ہے۔

☆ انہوں نے عہد شکنی کی۔

☆ انہوں نے احکام الہی کے ساتھ کفر کیا۔

☆ انہوں نے اللہ تعالیٰ کے نبیوں کو ناحق قتل کیا۔

☆ انہوں نے کہا کہ ہمارے دلوں پر غلاف ہے۔

☆ انہوں نے حضرت مریم علیہا السلام پر بہت بڑا بہتان لگایا۔

☆ انہوں نے کہا کہ ہم نے اللہ تعالیٰ کے رسول حضرت عیسیٰ علیہ السلام کو قتل کیا۔

☆ انہوں نے ظلم کیا۔

☆ انہوں نے اللہ تعالیٰ کی راہ سے اکثر لوگوں کو روکا۔

☆ وہ سو دلیتے تھے۔

☆ وہ ناجائز طریقے سے لوگوں کا مال کھاتے تھے۔

## ۸۹۔ ”رسلًا“ کا دس بار ذکر

وَرُسُلًا قَدْ قَصَصْنَاهُمْ عَلَيْكَ مِنْ قَبْلُ  
وَرُسُلًا لَمْ نَقْصُصْهُمْ عَلَيْكَ ۚ وَكَلَّمَ  
اللَّهُ مُوسَى تَكْلِيمًا

رُسُلًا مُبَشِّرِينَ وَمُنذِرِينَ لِنَاسٍ لِّئَلَّا يَكُونَ  
لِلنَّاسِ عَلَى اللَّهِ حُجَّةٌ ۚ بَعَثَ الرَّسُلَ ۚ  
وَكَانَ اللَّهُ عَزِيزًا حَكِيمًا

(النساء: ۱۶۳، ۱۶۵)

لَقَدْ أَخَذْنَا مِيثَاقَ بَنِي إِسْرَآءَ يَلْ  
وَأَرْسَلْنَا إِلَيْهِمْ رُسُلًا ۚ كُلَّمَا جَاءَهُمْ  
رَسُولٌ بِمَا لَا تَهْوَىٰ أَنفُسُهُمْ ۖ فَرِيقًا  
كَذَّبُوا ۖ وَفَرِيقًا يَقْتُلُونَ ۝

(المائدہ: ۷۰)

ثُمَّ بَعَثْنَا مِنْهُ رُسُلًا إِلَىٰ قَوْمِهِمْ  
فَجَاءَهُمْ بِالْبَيِّنَاتِ ۖ فَمَا كَانُوا لِيُؤْمِنُوا  
بِمَا كَذَّبُوا بِهِ مِنْ قَبْلُ ۚ كَذَلِكَ نَطْغِي  
عَلَىٰ قُلُوبِ الْمُتَعَدِّينَ ۝

(یونس: ۷۴)

ہم نے داؤد (علیہ السلام) کو زبور عطا فرمائی۔ اور آپ  
سے پہلے کے بہت سے رسولوں کے واقعات ہم  
نے آپ سے بیان کیے ہیں اور بہت سے  
رسولوں کے نہیں بھی کیے اور موسیٰ (علیہ السلام) سے  
اللہ تعالیٰ نے صاف طور پر کلام کیا۔

ہم نے انہیں رسول بنایا ہے، خوشخبریاں سنانے  
والے اور آگاہ کرنے والے تاکہ لوگوں کی کوئی  
حجت اور الزام رسولوں کے بھیجنے کے بعد اللہ تعالیٰ  
پر رہ نہ جائے، اللہ تعالیٰ بڑا غالب اور بڑا  
با حکمت ہے۔

ہم نے بالیقین بنو اسرائیل سے عہد و پیمان لیا اور  
ان کی طرف رسولوں کو بھیجا جب کبھی رسول ان  
کے پاس وہ احکام لے کر آئے جو ان کی اپنی منشا  
کے خلاف تھے تو انہوں نے ان کی ایک جماعت  
نے تو تکذیب کی اور ایک جماعت کو قتل کر دیا۔

پھر نوح کے بعد ہم نے اور رسولوں کو ان کی قوموں  
کی طرف بھیجا سو وہ ان کے پاس معجزات لے کر  
آئے پس جس چیز کو انہوں نے اول میں جھوٹا  
کہہ دیا یہ نہ ہوا کہ پھر اس کو مان لیتے۔ اللہ تعالیٰ  
اسی طرح کافروں کے دلوں پر بند لگا دیتا ہے۔

وَلَقَدْ أَرْسَلْنَا رُسُلًا مِّن قَبْلِكَ وَجَعَلْنَا لَهُمْ أَزْوَاجًا وَذُرِّيَّةً ۚ وَمَا كَانَ لِرَسُولٍ أَن يَأْتِيَ بِآيَةٍ إِلَّا بِإِذْنِ اللَّهِ ۚ لِكُلِّ أَجَلٍ كِتَابٌ ۝

(الرعد: ۲۸)

اللَّهُ يَصْطَفِي مِنَ الْمَلَائِكَةِ رُسُلًا وَمِنَ النَّاسِ ۚ إِنَّ اللَّهَ سَمِيعٌ بَصِيرٌ ۝ (الحج: ۷۵)

وَلَقَدْ أَرْسَلْنَا مِنْ قَبْلِكَ رُسُلًا إِلَىٰ قَوْمِهِمْ فَجَاءَهُمْ بِالْبَيِّنَاتِ فَانْتَقَمْنَا مِنَ الَّذِينَ أَجْرُمُوهُمْ ۚ وَكَانَ حَقًّا عَلَيْنَا نَصْرُ الْمُؤْمِنِينَ ۝ (الزمر: ۲۷)

الْحَمْدُ لِلَّهِ فَاطِرِ السَّمَوَاتِ وَالْأَرْضِ جَاعِلِ الْمَلَائِكَةِ رُسُلًا أُولَىٰ أَجْنَحَةٍ مِّنْهُنَّ وَتِلْكَ وَرُبَّكَ فِي الْخَلْقِ مَا يَشَاءُ ۚ إِنَّ اللَّهَ عَلَىٰ كُلِّ شَيْءٍ قَدِيرٌ ۝ (فاطر: ۱)

وَلَقَدْ أَرْسَلْنَا رُسُلًا مِّن قَبْلِكَ مِنْهُمْ مَنْ قَصَصْنَا عَلَيْكَ وَمِنْهُمْ مَنْ لَّمْ نَقْصُصْ عَلَيْكَ ۚ وَمَا كَانَ لِرَسُولٍ أَن يَأْتِيَ بِآيَةٍ إِلَّا بِإِذْنِ اللَّهِ ۚ فإِذَا جَاءَ أَمْرُ اللَّهِ فَفُتِنَ بِالْحَقِّ وَخَسِرَ هُنَالِكَ الْمُبْطِلُونَ ۝ (الزمر: ۷۸)

فائدہ: ان آیات میں ”رسل“ کا اس بار ذکر ہے۔

ہم آپ سے پہلے بھی بہت سے رسول بھیج چکے ہیں اور ہم نے ان سب کو بیوی بچوں والا بنایا تھا۔ کسی رسول سے نہیں ہو سکتا کہ کوئی نشانی بغیر اللہ کی اجازت کے لے آئے۔ ہر مقررہ وعدے کی ایک لکھت ہے۔

فرشتوں میں سے اور انسانوں میں سے رسولوں کو اللہ ہی چھانت لیتا ہے۔ بے شک اللہ تعالیٰ سننے والا دیکھنے والا ہے۔

اور ہم نے آپ سے پہلے بھی اپنے رسولوں کو ان کی قوم کی طرف بھیجا وہ ان کے پاس دلیل لائے۔ پھر ہم نے گنہگاروں سے انتقام لیا۔ ہم پر مومنوں کی مدد لازم ہے۔

اس معبودِ برحق کے لیے تمام تعریفیں سزاوار ہیں جو ابتداء آسمانوں اور زمین کا پیدا کرنے والا اور دو دو تین تین چار چار پروں والے فرشتوں کو اپنا پیغامبر (قاصد) بنانے والا ہے۔ مخلوق میں جو چاہے زیادتی کرتا ہے اللہ تعالیٰ یقیناً ہر چیز پر قادر ہے۔

یقیناً ہم آپ سے پہلے بھی بہت سے رسول بھیج چکے ہیں جن میں سے بعض کے واقعات ہم آپ کو سنا چکے ہیں اور ان میں سے بعض کے قصے تو ہم نے آپ کو سنائے ہی نہیں اور کسی رسول کا یہ مقدور نہ تھا کہ کوئی معجزہ اللہ کی اجازت کے بغیر لائے، پھر جس وقت اللہ کا حکم آئے گا حقانیت کا فیصلہ کر دیا جائے گا اور اس جگہ اہل باطل خسارے میں رہ جائیں گے۔

## ۹۰۔ ایک آیت میں دس غذاؤں کی حرمت کا ذکر

تم پر حرام کیا گیا مردار اور خون اور خنزیر کا گوشت اور جو اللہ تعالیٰ کے سوا دوسرے کے نام پر مشہور کیا گیا ہو اور جو گلا گھٹنے سے مرا ہو اور جو کسی ضرب سے مر گیا ہو اور جو اونچی جگہ سے گر کر مرا ہو اور جو کسی نکر سے مرا ہو اور جسے درندوں نے پھاڑ کھایا ہو لیکن اسے تم ذبح کر ڈالو تو حرام نہیں اور جو آستانوں پر ذبح کیا گیا ہو اور یہ بھی کہ قرعہ کے تیروں کے ذریعہ فال گیری کر دیہ سب بدترین گناہ ہیں آج کفار تمہارے دین سے ناامید ہو گئے خبردار! تم ان سے نہ ڈرنا اور مجھ سے ڈرتے رہنا، آج میں نے تمہارے لیے دین کو کامل کر دیا اور تم پر اپنا انعام بھر پور کر دیا اور تمہارے لیے اسلام کے دین ہونے پر رضا مند ہو گیا۔ پس جو شخص شدت کی بھوک میں بے قرار ہو جائے بشرطیکہ کسی گناہ کی طرف اس کا میلان نہ ہو تو یقیناً اللہ تعالیٰ معاف کرنے والا اور بہت بڑا مہربان ہے۔

حُرِّمَتْ عَلَيْكُمُ الْمَيْتَةُ وَالدَّمُ وَلَحْمُ الْخِنْزِيرِ وَمَا أُهْلَ لِغَيْرِ اللَّهِ بِهِ وَالْمُنْخَنِقَةُ وَالْمَوْقُوذَةُ وَالْمُتَرَدِّيَةُ وَالنَّطِيحَةُ وَمَا أَكَلَ السَّبُعُ إِلَّا مَا ذَكَّيْتُمْ ۚ وَمَا ذُبِحَ عَلَى النُّصُبِ ۚ وَأَنْ تَسْتَقْسِمُوا بِالْأَزْلَامِ ۚ ذَٰلِكُمْ فُسْقٌ ۚ الْيَوْمَ يَمْسَسُ الدِّينَ كُفْرُؤَامِنْ دِينِكُمْ فَلَا تَخْشَوْهُمْ وَاخْشَوْنِ ۚ الْيَوْمَ أَكْمَلْتُ لَكُمْ دِينَكُمْ وَأَتِمَمْتُ عَلَيْكُمْ نِعْمَتِي ۚ وَرَضِيتُ لَكُمُ الْإِسْلَامَ دِينًا ۚ فَمَنِ اضْطُرَّ فِي مَخْمَصَةٍ غَيْرَ مُتَجَانِفٍ لِإِيْمِهِ ۖ فَإِنَّ اللَّهَ غَفُورٌ رَحِيمٌ ۝

(المائدہ: ۳)

فائدہ: اس آیت میں دس غذاؤں کی حرمت کا ذکر ہے۔

☆ مردار۔

☆ خون۔

☆ خنزیر کا گوشت۔

☆ وہ جس پر اللہ کے سوا کسی دوسرے کا نام پکارا گیا ہو۔

☆ جو چوٹ لگ کر مراثو۔

☆ جواد نچی جگہ سے گر کر مرا ہو۔

☆ جو کسی کے سینگ مارنے سے مراد ہو۔

☆ جسے درندوں نے کھایا ہو لیکن جسے تم ذبح کر لو (وہ حرام نہیں)۔

☆ جو آستانوں پر ذبح کیا گیا ہو۔

یقیناً وہ لوگ کافر ہو گئے جنہوں نے کہا کہ مسیح ابن مریم ہی اللہ ہے، آپ ان سے کہہ دیجیے کہ اگر اللہ تعالیٰ مسیح بن مریم اور اس کی ماں اور روئے زمین کے سب لوگوں کو ہلاک کر دیتا چاہے تو کون ہے جو اللہ تعالیٰ پر کچھ بھی اختیار رکھتا ہو؟ آسمانوں اور زمین اور دونوں کے درمیان کا کل ملک اللہ تعالیٰ ہی کا ہے، وہ جو چاہتا ہے پیدا کرتا ہے، اور اللہ تعالیٰ ہر چیز پر قادر ہے۔

لَقَدْ كَفَرَ الَّذِينَ قَالُوا إِنَّ اللَّهَ هُوَ  
الْمَسِيحُ ابْنُ مَرْيَمَ ۖ قُلْ فَمَنْ يَمْلِكُ  
مِنَ اللَّهِ شَيْئًا إِنْ أَرَادَ أَنْ يُهْلِكَ  
الْمَسِيحَ ابْنَ مَرْيَمَ وَآمَنَ وَمَنْ فِي  
الْأَرْضِ جَمِيعًا ۖ وَلِلَّهِ مُلْكُ السَّمَوَاتِ  
وَالْأَرْضِ وَمَا بَيْنَهُمَا ۖ يَخْلُقُ مَا يَشَاءُ ۖ  
وَاللَّهُ عَلَى كُلِّ شَيْءٍ قَدِيرٌ ۝

(المائدة: ١٤)

وَقَفَّيْنَا عَلَىٰ آثَارِهِم بِعِيسَى ابْنِ مَرْيَمَ  
مُصَدِّقًا لِّمَا بَيْنَ يَدَيْهِ مِنَ التَّوْرَةِ  
وَأَنبَأَهُ الْإِنجِيلَ فِيهِ هُدًى وَنُورٌ  
مُصَدِّقًا لِّمَا بَيْنَ يَدَيْهِ مِنَ التَّوْرَةِ  
وَهُدًى وَمَوْعِظَةٌ لِّلْمُتَّقِينَ ۝

(الآية: ٣٦)

لَقَدْ كَفَرَ الَّذِينَ قَالُوا إِنَّ اللَّهَ هُوَ  
الْمَسِيحُ ابْنُ مَرْيَمَ ۖ وَقَالَ الْمَسِيحُ

محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

کہا تھا کہ اے بنی اسرائیل! اللہ ہی کی عبادت کرو جو میرا اور تمہارا سب کا رب ہے، یقین مانو کہ جو شخص اللہ کے ساتھ شریک کرتا ہے اللہ تعالیٰ نے اس پر جنت حرام کر دی ہے اس کا ٹھکانہ جہنم ہی ہے اور تم نگاروں کی مدد کرنے والا کوئی نہیں ہوگا۔ مسیح ابن مریم سوا پیغمبر ہونے کے اور کچھ بھی نہیں، اس سے پہلے بھی بہت سے پیغمبر ہو چکے ہیں، اس کی ماں ایک ولیہ عورت تھیں، دونوں ماں بیٹے کھانا کھایا کرتے تھے، آپ دیکھیے کہ کس طرح ہم ان کے سامنے دلیلیں رکھتے ہیں پھر غور کیجیے کہ کس طرح وہ پلٹائے جاتے ہیں۔ بنی اسرائیل کے کافروں پر (حضرت) داؤد اور (حضرت) عیسیٰ بن مریم کی زبانی لعنت کی گئی اس وجہ سے کہ وہ نافرمانیاں کرتے تھے اور حد سے آگے بڑھ جاتے تھے۔

جب کہ اللہ تعالیٰ ارشاد فرمائے کہ اے عیسیٰ بن مریم! میرا انعام یاد کرو جو تم پر اور تمہاری والدہ پر ہوا ہے، جب میں نے تم کو روح القدس سے تائید دی۔ تم لوگوں سے کلام کرتے تھے گو میں بھی اور بڑی عمر میں بھی اور جب کہ میں نے تم کو کتاب اور حکمت کی باتیں اور تورات اور انجیل کی تعلیم دی اور جب کہ تم میرے حکم سے گارے سے ایک شکل بناتے تھے جیسے پرندہ کی شکل ہوتی ہے پھر تم اس کے اندر پھونک مار دیتے تھے جس سے وہ پرندہ بن جاتا تھا میرے

يٰۤاَيُّهَا اِسْرَآءِیْلُ اَعْبُدُوا اللّٰهَ رَبَّیْ وَرَبَّكُمْ ؕ اِنَّهُۥ مِنْ یُّشْرِکْ بِاللّٰهِ فَقَدْ حَرَّمَ اللّٰهُ عَلَیْهِ الْجَنَّةَ وَمَاۤوَةَ النَّارِ ؕ وَمَا لِلظّٰلِمِیْنَ مِنْ اَنْصَارٍ ۝

(المائدہ: ۷۲)

مَا الْمَسِيْحُ ابْنُ مَرْيَمَ اِلَّا رَسُوْلٌ ؕ قَدْ خَلَتْ مِنْ قَبْلِهِ الرُّسُلُ ؕ وَاُمُّهُ صِدِّیْقَةٌ ؕ كُنَّا يٰۤاٰكُلِيْنَ الطَّعَامِ ؕ اَنْظُرْ كَيْفَ نُبَيِّنْ لَهُمُ الْآٰیٰتِ ثُمَّ اَنْظُرْ اَنّٰی یُؤْفَكُوْنَ ۝

(المائدہ: ۷۵)

لِعَنِ الدِّیْنِ كَفَرُوْا مِنْ بَنۡیِۡۤاِِسْرَآءِیْلَ عَلٰی لِسَانِ دَاوُدَ وَعِیْسٰی ابْنِ مَرْیَمَ ؕ ذٰلِكَ بِمَا عَصَوْا وَّكَانُوْا یَعْتَدُوْنَ ۝

(المائدہ: ۷۸)

اِذْ قَالَ اللّٰهُ یٰۤعِیْسٰی ابْنُ مَرْیَمَ اذْكُرْ نِعْمَتِیْ عَلَیْكَ وَ عَلٰی وَالدِّیْنِ ۚ اِذْ اٰیَدْتُكَ بِرُوْحِ الْقُدُسِ ۚ وَ تَكَلَّمْتُ النَّاسَ فِی الْمَهْدِ وَ كَهْلًا ۚ وَاِذْ عَلَّمْتُكَ الْكِتٰبَ وَ الْحِکْمَةَ وَ التَّوْرَةَ ۚ وَاِذْ جَعَلْتُ لَكَ تَخْلُقُ مِنَ الطِّیْنِ كَهَیْئَةِ الطَّیْرِ بِاِذْنِیْ فَتَنْفُخُ فِیْهَا فَتَكُوْنُ طَیْرًا ۚ بِاِذْنِیْ وَ تَبْرِیْءُ الْاَكْمَمَةِ وَ الْاَبْرَصَ بِاِذْنِیْ ۚ وَاِذْ تُعْرِجُ الْمَوْتٰی بِاِذْنِیْ ۚ وَاِذْ حَقَّقْتُ بَنۡیِۡۤاِِسْرَآءِیْلَ عَنْكَ اِذْ جِئْتَهُمْ بِالْبَیِّنٰتِ فَقَالَ الدِّیْنِ

حکم سے اور تم اچھا کر دیتے تھے مادرزاد اندھے کو اور برص کے بیمار کو میرے حکم سے اور جب کہ تم مردوں کو نکال کر کھڑا کر لیتے تھے میرے حکم سے۔ اور جبکہ میں نے بنی اسرائیل کو تم سے باز رکھا جب تم ان کے پاس دلیلیں لے کر آئے تھے پھر ان میں جو کافر تھے انہوں نے کہا تھا کہ بجز کھلے جادو کے یہ اور کچھ بھی نہیں۔

وہ وقت یاد کے قابل ہے جب کہ حواریوں نے عرض کیا کہ اے عیسیٰ بن مریم! کیا آپ کا رب ایسا کر سکتا ہے کہ ہم پر آسمان سے کچھ کھانا نازل فرما دے؟ آپ نے فرمایا کہ اللہ سے ڈرو اگر تم ایمان دار ہو۔

عیسیٰ ابن مریم نے دعا کی کہ اے اللہ اے ہمارے پروردگار! ہم پر آسمان سے کھانا نازل فرما! کہ وہ ہمارے لیے یعنی ہم میں جو ادل ہیں اور جو بعد ہیں سب کے لیے ایک خوشی کی بات ہو جائے اور تیری طرف سے ایک نشان ہو جائے اور تو ہم کو رزق عطا فرما دے اور تو سب عطا کرنے والوں سے اچھا ہے۔

اور وہ وقت بھی قابل ذکر ہے جب کہ اللہ تعالیٰ فرمائے گا کہ اے عیسیٰ ابن مریم! کیا تم نے ان لوگوں سے کہہ دیا تھا کہ مجھ کو اور میری ماں کو بھی علاوہ اللہ کے معبود قرار دے لو، عیسیٰ عرض کریں گے کہ میں تو تجھ کو مٹوا سمجھتا ہوں مجھ کو کسی طرح زیبا نہ تھا کہ میں ایسی بات کہتا جس کے کہنے کا

كَفَرُوا مِنْهُمْ إِنَّ هَذَا إِلَّا سِحْرٌ مُبِينٌ ۝

(المائدہ: ۱۱۰)

إِذْ قَالَ الْحَوَارِيُّونَ يُعِيسَى ابْنُ مَرْيَمَ هَلْ يَسْتَطِيعُ رَبُّكَ أَنْ يُنْزِلَ عَلَيْنَا مَائِدَةً مِنَ السَّمَاءِ ۖ قَالَ اتَّقُوا اللَّهَ إِنَّ كُنتُمْ مُؤْمِنِينَ ۝

(المائدہ: ۱۱۲)

قَالَ عِيسَى ابْنُ مَرْيَمَ اللَّهُمَّ رَبَّنَا أَنْزِلْ عَلَيْنَا مَائِدَةً مِنَ السَّمَاءِ تَكُونُ لَنَا عَيْدًا لِّأَوَّلِنَا وَآخِرِنَا وَآيَةً مِنْكَ ۖ وَارْزُقْنَا وَأَنْتَ خَيْرُ الرَّازِقِينَ ۝

(المائدہ: ۱۱۳)

وَإِذْ قَالَ اللَّهُ يُعِيسَى ابْنُ مَرْيَمَ ءَأَنْتَ قُلْتَ لِلنَّاسِ اتَّخِذُونِي وَأُمِّي آلِهَتَيْنِ مِنَ دُونِ اللَّهِ ۖ قَالَ سُبْحَنَكَ مَا يَكُونُ لِي أَنْ أَقُولَ مَا لَيْسَ لِي بِهِ حَقٌّ ۚ إِنْ كُنْتُ قُلْتُهُ فَقَدْ عَلِمْتَهُ ۚ تَعَلَّمَ مَا فِي نَفْسِي وَلَا أَعْلَمُ مَا فِي نَفْسِكَ ۚ إِنَّكَ أَنْتَ عَلَّامُ



الْغُيُوبِ ۝

مجھ کو کوئی حق نہیں اگر میں نے کہا ہوگا تو تجھ کو اس کا علم ہوگا۔ تو تو میرے دل کے اندر کی بات بھی جانتا ہے اور میں تیرے نفس میں جو کچھ ہے اس کو نہیں جانتا۔ تمام غیوبوں کا جاننے والا تو ہی ہے۔

(المائدہ: ۱۱۶)

فائدہ: سورۃ المائدہ کی ان آیات میں حضرت مریم علیہا السلام کا دس بار ذکر ہے۔

## ۹۲۔ ”اصبحوا“ کا دس بار ذکر

اور ایمان دار کہیں گے، کیا یہی وہ لوگ ہیں جو بڑے مبالغہ سے اللہ کی قسمیں کھا کر کہتے ہیں کہ ہم تمہارے ساتھ ہیں۔ ان کے اعمال غارت ہوئے اور یہ ناکام ہو گئے۔

وَيَقُولُ الَّذِينَ آمَنُوا أَهْلُ آلِهِ الَّذِينَ اقْسَمُوا بِاللَّهِ جَهْدَ أَيْمَانِهِمْ لَا أَنهَم لَمَعَكُمْ طَخِطْتُ أَعْمَالَهُمْ فَأَصْبَحُوا خُسِرِينَ ۝

(المائدہ: ۵۳)

ایسی باتیں تم سے پہلے اور لوگوں نے بھی پوچھی تھیں پھر ان باتوں کا حق نہ بجالائے۔

قَدْ مَالَهَا قَوْمٌ مِّنْ قَبْلِكُمْ ثُمَّ أَصْبَحُوا بِهَا كَافِرِينَ ۝

(المائدہ: ۱۰۲)

پس اُن کو زلزلہ نے آکھڑا سودہ اپنے گمروں میں اوندھے کے اوندھے پڑے رہ گئے۔

فَأَخَذَتْهُمُ الرَّجْفَةُ فَأَصْبَحُوا فِي دَارِهِمْ جِثِيمِينَ ۝

(الاعراف: ۷۸)

پس اُن کو زلزلے نے آکھڑا سودہ اپنے گمروں میں اوندھے کے اوندھے پڑے رہ گئے۔

فَأَخَذَتْهُمُ الرَّجْفَةُ فَأَصْبَحُوا فِي دَارِهِمْ جِثِيمِينَ ۝

(الاعراف: ۹۱)

اور ظالموں کو بڑے زور کی کڑک نے آدو بچا پھر تو وہ اپنے گمروں میں اوندھے کے اوندھے پڑے ہوئے رہ گئے۔

وَأَخَذَ الَّذِينَ ظَلَمُوا الصَّيْحَةَ فَأَصْبَحُوا فِي دِيَارِهِمْ جِثِيمِينَ ۝

(موز: ۶۷)

جب ہمارا عذاب آپہنچا ہم نے شعیب کو اور ان کے ساتھ تمام مسلمانوں کو اپنی خاص رحمت سے نجات بخشی اور ظالموں کو سخت آواز کے عذاب نے دھردیو چا جس سے وہ اپنے گھروں میں اوندھے پڑے ہوئے مُردے ہو گئے۔

وَلَمَّا جَاءَ أَمْرُنَا نَجَّيْنَا شُعَيْبًا وَالدِّينِ  
اٰمَنُوۡا مَعَهُۥ بِرَحْمَةٍ مِّنَّا وَاَخَذَتِ الدِّينِ  
ظَلَمُوۡا الصَّيْحَةَ فَأَصْبَحُوۡا فِیۡ دِیَارِهِمْ  
جَلِیْمِیۡنَ ۝

(حود: ۹۳)

پھر بھی انہوں نے اس کی کوچیں کاٹ ڈالیں پس وہ پشیمان ہو گئے۔

فَقَرَّوۡۤهَا فَاَصْبَحُوۡا نَدِیْمِیۡنَ ۝

(الشعراء: ۱۵۷)

پھر بھی انہوں نے انہیں جھٹلایا آخرش انہیں زلزلے نے پکڑ لیا اور وہ اپنے گھروں میں بیٹھے کے بیٹھے مردہ ہو کر رہ گئے۔

فَكَذَّبُوۡهُ فَاَخَذَتْهُمُ الرَّجْفَةُ فَاَصْبَحُوۡا فِیۡ  
دَارِهِمْ جَلِیْمِیۡنَ ۝

(العنکبوت: ۳۷)

جو اپنے رب کے حکم سے ہر چیز کو ہلاک کر رہی تھی، پس وہ ایسے ہو گئے کہ بحر ان کے مکانات کے اور کچھ دکھائی نہ دیتا تھا۔ گنہگاروں کے گروہ کو ہم یونہی سزا دیتے ہیں۔

تَذٰمِرُ كُلِّ شَیْءٍ مِّمَّاۤیْمَرِ رَبِّهَا فَاَصْبَحُوۡۤا  
یُرٰی اِلَّا مَسٰكِنُهُمْ ؕ كَذٰلِكَ نَجْزِی  
الْقَوْمَ الْمٰجِرِیۡنَ ۝

(الاحقاف: ۲۵)

اے ایمان والو! تم اللہ تعالیٰ کے مددگار بن جاؤ۔ جس طرح حضرت مریم کے بیٹے حضرت عیسیٰ نے حواریوں سے فرمایا کہ کون ہے جو اللہ کی راہ میں میرا مددگار بنے، حواریوں نے کہا ہم اللہ کی راہ میں مددگار ہیں، پس بنی اسرائیل میں سے ایک جماعت تو ایمان لائی اور ایک جماعت نے کفر کیا، تو ہم نے مومنوں کی ان کے دشمنوں کے مقابلہ پر مدد کی پس وہ غالب آ گئے۔

يٰۤاَيُّهَا الدِّیۡنِ اٰمَنُوۡا كُوۡنُوۡا اَنْصَارَ اللّٰهِ كَمَا  
قَالَ عِیۡسٰی ابْنُ مَرْیَمَ لِحَوَارِیۡنَ مِّنْ  
اَلْاَنْصَارِ اِلٰی اللّٰهِ ؕ قَالَ الْحَوَارِیُّوۡنَ  
لَنَحْنُ اَنْصَارُ اللّٰهِ فَاَمَنَتْ طَآیِفَةٌ مِّنْ بَنِیۡ  
اِسْرَآئِیۡلَ وَكَفَرَتْ طَآیِفَةٌ ؕ لَا یَذِنُ الدِّیۡنِ  
اٰمَنُوۡا عَلٰی عَذُوۡۤهِمْ فَاَصْبَحُوۡا ظٰهِرِیۡنَ ۝

(القص: ۱۳)

فائدہ: ان آیات میں ”اصبحوا“ کا دس بار ذکر ہے۔

## ۹۳۔ ”دخلوا“ کا دس بار ذکر

اور جب تمہارے پاس آتے ہیں تو کہتے ہیں کہ ہم ایمان لائے حالانکہ وہ کفر لیے ہوئے ہی آئے تھے اور اسی کفر کے ساتھ ہی گئے بھی۔ اور یہ جو کچھ چھپا رہے ہیں اسے اللہ تعالیٰ خوب جانتا ہے۔ یوسفؑ کے بھائی آئے اور یوسفؑ کے پاس گئے تو اس نے انہیں پہچان لیا اور انہوں نے اسے نہ پہچانا۔

جب وہ انہی راستوں سے جن کا حکم ان کے والد نے انہیں دیا تھا گئے۔ کچھ نہ تھا کہ اللہ نے جو بات مقرر کر دی ہے وہ اس سے انہیں ذرا بھی بچالے۔ ہاں یعقوب نے اپنے ضمیر کے ایک خطرے کو سرانجام دے لیا، وہ ہمارے سکھائے ہوئے علم کا عالم تھا لیکن اکثر لوگ نہیں جانتے۔

یہ سب جب یوسفؑ کے پاس پہنچ گئے تو اس نے اپنے بھائی کو اپنے پاس بٹھالیا اور کہا کہ میں تیرا بھائی (یوسفؑ) ہوں پس یہ جو کچھ کرتے رہے اس کا کچھ رنج نہ کر۔

پھر جب یہ لوگ یوسفؑ کے پاس پہنچے تو کہنے لگے کہ اے عزیز! ہم اور ہمارا خاندان بڑی تکلیف میں ہے۔ ہم حقیر پوچھی لائے ہیں پس آپ ہمیں پورے غلہ کا ٹاپ دیجیے اور ہم پر خیرات کیجیے، اللہ تعالیٰ خیرات کرنے والوں کو بدلہ دیتا ہے۔

وَإِذَا جَاءَ وَكُمۡ قَالُوا۟ آمِنَاۚ وَقَدْ دَخَلُوا۟ بِالْكَفۡرِ وَهُمْ قَدْ خَرَجُوا۟ بِهِ ؕ وَاللّٰهُ اَعْلَمُ بِمَا كَانُوا۟ يَكۡتُمُونَ ؕ

(المائدہ: ۶۱)

وَجَاءَ اِخْوَةُ يُوۡسُفَ فَدَخَلُوۡا عَلَیْهِ فَعَرَفَهُمْ وَهُمْ لَهُ مُنۡكَرُوۡنَ ؕ

(یوسف: ۵۸)

وَلَمَّا دَخَلُوا۟ مِنْ حَیۡثُ اَمَرَهُمۡ اَبُوۡهُمۡ ؕ مَا كَانَ یُعۡنِیۡ عَنْهُمْ مِنَ اللّٰهِ مِنْ شَیۡءٍۭ اِلَّا حَاجَۃٌ فِیۡ نَفۡسِ یَعۡقُوۡبَ لِقَضَآئِہَا ؕ وَاِنَّہٗ لَذُوۡ عِلۡمٍۭ لِّمَا عَلَّمُنَہٗ وَلٰكِنۡ اَکۡثَرَ النَّاسِ لَا یَعْلَمُوۡنَ ؕ

(یوسف: ۶۸)

وَلَمَّا دَخَلُوا۟ عَلَیۡ یُوۡسُفَ اَتٰی اِلَیۡہِ اِخۡوَاہٗ قَالِ اِنۡنَاۤ اِخۡوَاکَ فَلَا تَبۡتَہِسۡ بِمَا کَانُوا۟ یَعۡمَلُوۡنَ ؕ

(یوسف: ۶۹)

فَلَمَّا دَخَلُوا۟ عَلَیۡہِ قَالُوا۟ یٰۤاَبَیۡنَا الْعَزِیۡزُ مَسَّنَا وَاهَلۡنَا الطُّرُۡ وَجِئْنَا بِبِضَاعِۃٍ مُّزۡجَیۡۃٍ فَاَوْفِ لَنَا الْکَیۡلَ وَتَصَدَّقْ عَلَیۡنَا ؕ اِنَّ اللّٰہَ یَجۡزِیۡ الْمُتَصَدِّقِیۡنَ ؕ

(یوسف: ۸۸)

جب یہ سارا گھرانہ یوسف کے پاس پہنچ گیا تو یوسف نے اپنے ماں باپ کو اپنے پاس جگہ دی اور کہا کہ اللہ کو منظور ہے تو آپ سب اس دامان کے ساتھ مصر میں آؤ۔

کہ جب انہوں نے اس کے پاس آکر سلام کیا تو اس نے کہا کہ ہم کو تو تم سے ڈر لگتا ہے۔

اس نے کہا کہ بادشاہ جب کسی بستی میں گھستے ہیں تو اسے آجاڑ دیتے ہیں اور وہاں کے ذی عزت لوگوں کو ذلیل کر دیتے ہیں۔ اور یہ لوگ بھی ایسا ہی کریں گے۔

جب یہ (حضرت داؤد کے پاس پہنچے، پس یہ ان سے ڈر گئے انہوں نے کہا خوف نہ کیجیے۔ ہمارا آپس ہی میں جھگڑا ہے ہم میں سے ایک نے دوسرے پر زیادتی کی ہے، پس آپ ہمارے درمیان حق حق فیصلہ کر دیجیے اور نا انصافی نہ کیجیے اور ہمیں سیدھی راہ بتا دیجیے۔

وہ جب ان کے ہاں آئے تو سلام کیا ابراہیم نے جواب سلام دیا (اور کہا یہ تو) اجنبی لوگ ہیں۔

فَلَمَّا دَخَلُوا عَلَى يُوسُفَ أَوَىٰ إِلَيْهِ أَبَوَاهُ  
وَقَالَ ادْخُلُوا مِصْرَ إِن شَاءَ اللَّهُ آمِينَ ۝  
(یوسف: ۹۹)

إِذْ دَخَلُوا عَلَيْهِ فَقَالُوا سَلَامًا ۖ قَالَ إِنَّا  
مِنْكُمْ وَجَلُونَ ۝

(الحجر: ۵۲)

قَالَتْ إِنَّ الْمُلُوكَ إِذَا دَخَلُوا قَرْيَةً  
أَفْسَدُوهَا وَجَعَلُوا أَعِزَّةَ أَهْلِهَا أَذِلَّةً ۚ  
وَكَذَٰلِكَ يَفْعَلُونَ ۝

(النمل: ۲۳)

إِذْ دَخَلُوا عَلَىٰ دَاوُدَ فَفَزِعَ مِنْهُمْ قَالُوا  
لَا تَخَفْ ۖ غَضَضْنِي بَغْيَ بَعْضُنَا عَلَىٰ  
بَعْضٍ فَاخْتُمْنَا بِبَيْنِنَا بِالْحَقِّ وَلَا تَشْطِطْ  
وَاهْدِنَا إِلَىٰ سَوَاءِ الصِّرَاطِ ۝

(ص: ۲۲)

إِذْ دَخَلُوا عَلَيْهِ فَقَالُوا سَلَامًا قَالَ سَلَامٌ ۚ  
فَرِحُوا فَمِنْهُمْ قَوْمٌ مُّكَرُّونَ ۝

(الذاریات: ۲۵)

فائدہ: ان آیات میں ”دخلوا“ کا دس بار ذکر ہے۔

## ۹۲۔ ”جنت النعیم“ کا دس بار ذکر

اور اگر یہ اہل کتاب ایمان لاتے اور تقویٰ اختیار کرتے تو ہم ان کی تمام برائیاں معاف

وَلَوْ أَنَّ أَهْلَ الْكِتَابِ آمَنُوا وَاتَّقَوْا لَكُفِّرْنَا  
عَنْهُمْ سَيِّئَاتِهِمْ وَلَآ دَخَلْنَاهُمْ جَنَّتْ

فرمادیتے اور ضرور انہیں راحت و آرام کی جنتوں میں لے جاتے۔

یقیناً جو لوگ ایمان لائے اور انہوں نے نیک کام کیے ان کا رب ان کو ان کے مومن ہونے کے سبب ان کے مقصد تک پہنچا دے گا، جہن کے باغوں میں جن کے نیچے نہریں جاری ہوں گی۔ اس دن صرف اللہ ہی کی بادشاہت ہوگی، وہی ان میں فیصلے فرمائے گا۔ ایمان اور نیک عمل والے تو نعمتوں سے بھرپور جنتوں میں ہوں گے۔

اور مجھے نعمتوں والی جنت کے وارثوں میں سے بنادے۔

بے شک جن لوگوں نے ایمان قبول کیا اور کام بھی مطابق سنت کیے ان کے لیے نعمتوں والی جنتیں ہیں۔

نعمتوں والی جنتوں میں۔

آرام دہ جنتوں میں ہیں۔

اسے تو راحت ہے اور غذائیں ہیں اور آرام والی جنت ہے۔

پرہیزگاروں کے لیے ان کے رب کے پاس نعمتوں والی جنتیں ہیں۔

کیا ان میں سے ہر ایک کی توقع یہ ہے کہ وہ نعمتوں والی جنت میں داخل کیا جائے گا؟

النَّعِيمِ ۝

(المائدہ: ۶۵)

إِنَّ الَّذِينَ آمَنُوا وَعَمِلُوا الصَّالِحَاتِ يَهْدِيهِمْ رَبُّهُمْ بِإِيمَانِهِمْ ۖ تَجْرِي مِنْ تَحْتِهِمُ الْأَنْهَارُ فِي جَنَّاتِ النَّعِيمِ ۝

(پولس: ۹)

الْمَلِكُ يُوعِدُ لِلَّهِ يُنْجِمُ بَيْنَهُمْ ۖ فَالَّذِينَ آمَنُوا وَعَمِلُوا الصَّالِحَاتِ فِي جَنَّاتِ النَّعِيمِ ۝

(الحج: ۵۶)

وَأَجْعَلْنِي مِنْ وَرَثَةِ جَنَّةِ النَّعِيمِ ۝

(الشعراء: ۸۵)

إِنَّ الَّذِينَ آمَنُوا وَعَمِلُوا الصَّالِحَاتِ لَهُمْ جَنَّاتُ النَّعِيمِ ۝

(الزمر: ۸)

فِي جَنَّاتِ النَّعِيمِ ۝

(الصف: ۲۳)

فِي جَنَّاتِ النَّعِيمِ ۝

(الواقعة: ۱۲)

فَرَوْحٌ وَرَيْحَانٌ ۚ وَجَنَّاتُ نَعِيمٍ ۝

(الواقعة: ۸۹)

إِنَّ لِلْمُتَّقِينَ عِنْدَ رَبِّهِمْ جَنَّاتِ النَّعِيمِ ۝

(الہم: ۳۳)

أَيُطْمَعُ كُلُّ امْرِئٍ مِنْهُمْ أَنْ يُدْخَلَ جَنَّةً نَعِيمٍ ۝

(الحارج: ۳۸)

فائدہ: ان آیات میں ”جنت النعیم“ کا دس بار ذکر ہے۔

## ۹۵۔ قسم کے کفارہ کی ایک صورت دس مساکین کو کھانا کھانا

اللہ تعالیٰ تمہاری قسموں میں لغو قسم پر تم سے مواخذہ نہیں فرماتا۔ لیکن مواخذہ اس پر فرماتا ہے کہ تم جن قسموں کو مستحکم کرو۔ اس کا کفارہ دس محتاجوں کو کھانا دینا ہے اوسط درجے کا جو اپنے گھر والوں کو کھلاتے ہو یا ان کو کپڑا دینا یا ایک غلام یا لونڈی آزاد کرنا ہے اور جس کو مقدور نہ ہو تو تین دن کے روزے ہیں، یہ تمہاری قسموں کا کفارہ ہے جب کہ تم قسم کھا لو اور اپنی قسموں کا خیال رکھو! اسی طرح اللہ تعالیٰ تمہارے واسطے اپنے احکام بیان فرماتا ہے تاکہ تم شکر کرو۔

لَا يُؤَاخِذُكُمُ اللَّهُ بِالْفُغْرِ فِي أَيْمَانِكُمْ وَلَكِنْ يُؤَاخِذُكُمْ بِمَا عَقَّدْتُمُ الْأَيْمَانَ ۖ فَكَفَّارَتُهُ إِطْعَامُ عَشْرَةِ مَسْكِينٍ مِنْ أَوْسَطِ مَا تُطْعَمُونَ أَهْلِيكُمْ أَوْ كِسْوَتُهُمْ أَوْ تَحْرِيرُ رَقَبَةٍ ۖ فَمَنْ لَمْ يَجِدْ فَصِيَامٌ ثَلَاثَةِ أَيَّامٍ ۚ ذَلِكَ كَفَّارَةُ أَيْمَانِكُمْ إِذَا حَلَفْتُمْ ۚ وَاحْفَظُوا أَيْمَانَكُمْ ۚ كَذَلِكَ يُبَيِّنُ اللَّهُ لَكُمْ آيِهِ لَعَلَّكُمْ تَشْكُرُونَ (الأنعام: ۸۹)

فائدہ: اس آیت میں قسم کو توڑنے کے کفارہ کا ذکر ہے۔ جس میں ایک صورت یہ ہے کہ دس مساکین کو کھانا کھلایا جائے۔ ایسا کھانا جو اوسط درجے کا ہو جو اپنے گھر والوں کو کھلاتے ہو۔

## ۹۶۔ ”رجس“ کا دس بار ذکر

اے ایمان والو! بات یہی ہے کہ شراب اور جو اور بُت وغیرہ اور قرعہ کے تیر یہ سب گندی باتیں، شیطانی کام ہیں، ان سے بالکل الگ رہو تاکہ تم فلاح یاب ہو۔

يَا أَيُّهَا الَّذِينَ آمَنُوا إِنَّمَا الْخَمْرُ وَالْمَيْمِرُ وَالْأَنصَابُ وَالْأَزْلَامُ رَجَسٌ مِّنْ عَمَلِ الشَّيْطَانِ فَاجْتَنِبُوهُ لَعَلَّكُمْ تُفْلِحُونَ (الأنعام: ۹۰)

سو جس شخص کو اللہ تعالیٰ راستہ پر ڈالنا چاہے اس کے سینہ کو اسلام کے لیے کشادہ کر دیتا ہے، اور جس کو بے راہ رکھنا چاہے اس کے سینہ کو بہت تنگ کر دیتا ہے جیسے کوئی آسمان میں چڑھتا ہے۔

فَمَنْ يُرِدِ اللَّهُ أَنْ يَهْدِيَهُ يَشْرَحْ صَدْرَهُ لِلْإِسْلَامِ ۚ وَمَنْ يُرِدْ أَنْ يُضِلَّهُ يَجْعَلْ صَدْرَهُ ضَيِّقًا حَرَجًا كَأَنَّمَا يَصْعَدُ فِي السَّمَاءِ ۚ كَذَلِكَ يَجْعَلُ اللَّهُ الرِّجْسَ

اسی طرح اللہ تعالیٰ ایمان نہ لائیوالوں پر پھکار ڈالتا ہے۔

عَلَى الَّذِينَ لَا يُؤْمِنُونَ ۝ (الانعام: ۱۲۵)

آپ کہہ دیجیے کہ جو کچھ احکام بذریعہ وحی میرے پاس آئے اُن میں تو میں کوئی حرام نہیں پاتا کسی کھانے والے کے لیے جو اس کو کھائے، مگر یہ کہ وہ مُردار ہو یا کہ بہتا ہوا خون ہو یا خنزیر کا گوشت ہو، کیوں کہ وہ بالکل ناپاک ہے یا جو شرک کا ذریعہ ہو کہ غیر اللہ کے لیے نام زد کر دیا گیا ہو۔ پھر جو شخص بے تاب ہو جائے بشرطیکہ نہ تو طالب لذت ہو اور نہ تنجاؤز کرنے والا ہو تو واقعی آپ کا رب غفور رحیم ہے۔

قُلْ لَا أَجِدُ فِي مَا أُوحِيَ إِلَيَّ مُحَرَّمًا عَلَى طَاعِمٍ يَطْعَمُهُ إِلَّا أَنْ يَكُونَ مِمَّنْ أَوْذَمَا مُسْفُوحًا أَوْ لَحْمِ خِنْزِيرٍ فَإِنَّهُ رِجْسٌ أَوْ فِسْقًا أُهْلٍ لِغَيْرِ اللَّهِ بِهِ ۖ فَمَنِ اضْطُرَّ غَيْرَ بَاغٍ وَلَا عَادٍ فَلَنْ رُبَّكَ غَفُورٌ رَحِيمٌ ۝

(الانعام: ۱۲۵)

انہوں نے فرمایا کہ پس اب تم پر اللہ کی طرف سے عذاب اور غضب آیا ہی چاہتا ہے۔ کیا تم مجھ سے ایسے ناموں کے باب میں جھگڑتے ہو جن کو تم نے اور تمہارے باپ دادوں نے ٹھہرا لیا ہے ان کے معبود ہونے کی اللہ کے کوئی دلیل نہیں بھیجی۔ سو تم منتظر رہو میں بھی تمہارے ساتھ انتظار کر رہا ہوں۔

قَالَ قَدْ وَقَعَ عَلَيْكُمْ مِنْ رَبِّكُمْ رِجْسٌ وَغَضَبٌ ۖ أَتُجَادِلُونَنِي فِي أَسْمَاءٍ سَمَّيْتُمُوهَا أَنْتُمْ وَآبَاؤُكُمْ مَا نَزَّلَ اللَّهُ بِهَا مِنْ سُلْطَانٍ ۖ فَانْتَظِرُوا إِنِّي مَعَكُمْ مِنَ الْمُنتَظِرِينَ ۝

(الاعراف: ۷۱)

ہاں وہ اب تمہارے سامنے اللہ کی قسمیں کھا جائیں گے جب تم ان کے پاس واپس جاؤ گے تاکہ تم ان کو ان کی حالت پر چھوڑ دو۔ سو تم ان کو اُن کی حالت پر چھوڑ دو۔ وہ لوگ بالکل گندے ہیں اور ان کا ٹھکانہ دوزخ ہے ان کاموں کے بدلے جنہیں وہ کیا کرتے تھے۔

سَيَخْلِفُونَ بِاللَّهِ لَكُمْ إِذَا انْقَلَبْتُمْ إِلَيْهِمْ لِعُرْضُوا عَنْهُمْ ۖ فَاعْرَضُوا عَنْهُمْ ۖ إِنَّهُمْ رِجْسٌ ۖ وَمَا وَهُمْ بِهِمْ ۖ جَزَاءُ ۖ بِمَا كَانُوا يَكْسِبُونَ ۝

(التوبة: ۹۵)

اور جن کے دلوں میں روگ ہے اس سورت نے ان میں ان کی گندگی کے ساتھ اور گندگی بڑھا دی اور وہ حالت کفری میں مر گئے۔

حالانکہ کسی شخص کا ایمان لانا اللہ کے حکم کے بغیر ممکن نہیں۔ اور اللہ تعالیٰ بے عقل لوگوں پر گندگی واقع کر دیتا ہے۔

یہ ہے اور جو کوئی اللہ کی حرمات کی تعظیم کرے اس کے اپنے لیے اس کے رب کے پاس بہتری ہے اور تمہارے لیے چوپائے جانور حلال کر دیئے گئے بجز ان کے جو تمہارے سامنے بیان کیے گئے ہیں پس تمہیں بتوں کی گندگی سے بچتے رہنا چاہیے اور جھوٹی بات سے بھی پرہیز کرنا چاہیے۔

اور اپنے گھروں میں قرآن سے رہو اور تدبیر جاہلیت کے زمانے کی طرح اپنے بناؤ کا اظہار نہ کرو اور نماز ادا کرتی رہو اور زکوٰۃ دیتی رہو اور اللہ اور اس کے رسول کی اطاعت گزاری کرو۔ اللہ تعالیٰ یہی چاہتا ہے کہ اے نبی کی گھر والو! تم سے وہ ہر قسم کی لغو بات کو دور کر دے اور تمہیں خوب صاف کر دے۔

وَأَمَّا الَّذِينَ فِي قُلُوبِهِمْ مَرَضٌ فَزَادَتْهُمْ رِجْسًا إِلَى رِجْسِهِمْ وَمَاتُوا وَهُمْ كَافِرُونَ ۝

(التوبہ: ۱۲۵)

وَمَا كَانَ لِنَفْسٍ أَنْ تُؤْمِنَ إِلَّا بِإِذْنِ اللَّهِ ۖ وَيَجْعَلُ الرَّجْسَ عَلَى الَّذِينَ لَا يَعْقِلُونَ ۝

(یونس: ۱۰۰)

ذَلِكَ ۖ وَمَنْ يُعْظَمْ حُرْمَتِ اللَّهِ فَهُوَ خَيْرٌ لَهُ عِنْدَ رَبِّهِ ۖ وَأُحِلَّتْ لَكُمْ الْاَنْعَامُ إِلَّا مَا يُتْلَىٰ عَلَيْكُمْ فَاجْتَنِبُوا الرِّجْسَ مِنَ الْأَوْثَانِ وَاجْتَنِبُوا قَوْلَ الزُّورِ ۝

(الحج: ۳۰)

وَقَرْنَ فِي بُيُوتِكُنَّ وَلَا تَبَرَّجْنَ تَبَرُّجَ السَّاهِلِيَّةِ الْأُولَىٰ وَأَقِمْنَ الصَّلَاةَ وَآتِينَ الزَّكَاةَ وَأَطِعْنَ اللَّهَ وَرَسُولَهُ ۚ إِنَّمَا يُرِيدُ اللَّهُ لِيُذْهِبَ عَنْكُمُ الرِّجْسَ أَهْلَ الْبَيْتِ وَيُطَهِّرَكُمْ تَطْهِيرًا ۝

(الاحزاب: ۳۳)

فائدہ: ان آیات میں ”رجس“ (ناپاکی) کا دس بار ذکر ہے۔

۹۷۔ ”مَلَكٌ“ کا دس بار ذکر

اور یہ لوگ یوں کہتے ہیں کہ ان کے پاس کوئی فرشتہ کیوں نہیں بھیجا گیا اور اگر ہم کوئی فرشتہ بھیج دیتے تو سارا قصہ ہی ختم ہو جاتا پھر ان کو ذرا مہلت نہ دی جاتی۔

وَقَالُوا لَوْلَا أُنْزِلَ عَلَيْهِ مَلَكٌ ۖ وَلَوْ أَنزَلْنَا مَلَكَ لَّفُتِنَى الْأَمْرُ ثُمَّ لَا يَنْظُرُونَ ۝

(الانعام: ۸)



آپ کہہ دیجیے کہ نہ تو میں تم سے یہ کہتا ہوں کہ میرے پاس اللہ کے خزانے ہیں اور نہ میں غیب جانتا ہوں اور نہ میں تم سے یہ کہتا ہوں کہ میں فرشتہ ہوں۔ میں تو صرف جو کچھ میرے پاس وحی آتی ہے اس کا اتباع کرتا ہوں۔ آپ کہیے کہ اندھا اور بینا کہیں برابر ہو سکتا ہے؟ سو کیا تم غور نہیں کرتے؟

پس شاید کہ آپ اس وحی کے کسی حصے کو چھوڑ دینے والے ہیں جو آپ کی طرف نازل کی جاتی ہے اور اس سے آپ کا دل تنگ ہے، صرف ان کی اس بات پر کہ اس پر کوئی خزانہ کیوں نہیں اُترا؟ یا اس کے ساتھ کوئی فرشتہ ہی آتا، سن لیجیے! آپ تو صرف ڈرانے والے ہی ہیں اور ہر چیز کا ذمہ دار اللہ تعالیٰ ہے۔

میں تم سے نہیں کہتا کہ میرے پاس اللہ کے خزانے ہیں (سنو! میں غیب کا علم بھی نہیں رکھتا، نہ میں یہ کہتا ہوں کہ میں کوئی فرشتہ ہوں، نہ میرا یہ قول ہے کہ جن پر تمہاری نگاہیں ذلت سے پڑ رہی ہیں انہیں اللہ تعالیٰ کوئی نعمت دے گا ہی نہیں۔ ان کے دل میں جو ہے اسے اللہ ہی خوب جانتا ہے، اگر میں ایسی بات کہوں تو یقیناً میرا شمار ظالموں میں ہو جائے گا۔

اس نے جب ان کی اس بُر فریب غیبت کا حال سنا تو انہیں بلوا بھیجا اور ان کے لیے ایک مجلس مرتب کی اور ان میں سے ہر ایک کو مٹھری دی۔ اور کہا اے یوسف! ان کے سامنے چلے آؤ، ان

قُلْ لَا أَقُولُ لَكُمْ عِنْدِي خَزَائِنُ اللَّهِ وَلَا أَعْلَمُ الْغَيْبُ وَلَا أَقُولُ لَكُمْ إِنِّي مَلَكٌ إِن تَبِعُوا إِلَّا مَا يُوْحَىٰ إِلَيَّ قُلْ هَلْ يَسْتَوِي الْأَعْمَىٰ وَالْبَصِيرُ أَفَلَا تَتَفَكَّرُونَ ۝

(الانعام: ۵۰)

فَلَعَلَّكَ تَارِكٌ بَعْضُ مَا يُوحَىٰ إِلَيْكَ وَضَائِقٌ بِهِ صَدْرُكَ أَنْ يَقُولُوا لَوْلَا أُنْزِلَ عَلَيْهِ كُتُبٌ أَوْ جَاءَ مَعَهُ مَلَكٌ ۖ إِنَّمَا أَنْتَ نَذِيرٌ ۖ وَاللَّهُ عَلَىٰ كُلِّ شَيْءٍ وَكِيلٌ ۝

(حود: ۱۲)

وَلَا أَقُولُ لَكُمْ عِنْدِي خَزَائِنُ اللَّهِ وَلَا أَعْلَمُ الْغَيْبُ وَلَا أَقُولُ إِنِّي مَلَكٌ وَلَا أَقُولُ لِلَّذِينَ تَزْدَرِي أَعْيُنُكُمْ لَنْ يُؤْتِيَهُمُ اللَّهُ خَيْرًا ۖ اللَّهُ أَعْلَمُ بِمَا فِي أَنْفُسِهِمْ ۖ إِنِّي إِذَا لَمِنَ الظَّالِمِينَ ۝

(حود: ۳۱)

فَلَمَّا سَمِعَتْ بِمَكْرِهِنَّ أَرْسَلَتْ إِلَيْهِنَّ وَأَعْتَدَتْ لَهُنَّ مُتَكًا وَآتَتْ كُلَّ وَاحِدَةٍ مِّنْهُنَّ سِكِّينًا وَقَالَتِ اخْرُجْ عَلَيْهِنَّ ۚ فَلَمَّا رَأَيْنَهُ أَكْبَرْنَهُ وَقَطَّعْنَ أَيْدِيَهُنَّ وَقُلْنَ

عورتوں نے جب اسے دیکھا تو بہت بڑا جانا اور اپنے ہاتھ کاٹ لیے، اور زبان سے نکل گیا کہ حاشا للہ یہ انسان تو ہرگز نہیں، یہ تو یقیناً کوئی بہت ہی بزرگ فرشتہ ہے۔

حَاشَ لِلّٰہِ مَا هٰذَا بَشَرًا اِنْ هٰذَا اِلَّا مَلٰکَ کَرِیْمٌ ۝

(یوسف: ۳۱)

اور انہوں نے کہا کہ یہ کیسا رسول ہے؟ کہ کھانا کھاتا ہے اور بازاروں میں چلتا پھرتا ہے، اس کے پاس کوئی فرشتہ کیوں نہیں بھیجا جاتا؟ کہ وہ بھی اس کے ساتھ ہو کر ڈرانے والا بن جاتا۔

وَقَالُوا مَا لَہٰذَا الرَّسُوْلُ یَا کُلُّ الطَّعَامِ وَیَسْمُوْنِیْ فِی الْاَسْوَاقِ ط لَوْ لَا اَنْزَلَ اِلَیْہِ مَلٰکَ فَبِکُوْنُ مَعَهُ نَذِیْرًا ۝

(الفرقان: ۷)

کہہ دیجیے! کہ تمہیں موت کا فرشتہ فوت کرے گا جو تم پر مقرر کیا گیا ہے پھر تم سب اپنے پروردگار کی طرف لوٹائے جاؤ گے۔

قُلْ یَتَوَفَّکُمْ مَلٰکُ الْمَوْتِ الَّذِیْ وُکِّلَ بِکُمْ ثُمَّ اِلٰی رَبِّکُمْ تُرْجَعُوْنَ ۝

(الجمعة: ۱۱)

اور بہت سے فرشتے آسمانوں میں ہیں جن کی سفارش کچھ بھی نفع نہیں دے سکتی مگر یہ اور بات ہے کہ اللہ تعالیٰ اپنی خوشی اور اپنی چاہت سے جس کے لیے چاہے اجازت دے دے۔

وَمِنْ مَّنْ مَلٰکِ فِی السَّمٰوٰتِ لَا تُغْنِیْ شَفَاعَتُهُمْ شَيْئًا اِلَّا مِنْۢ بَعْدِ اَنْ یَّذَنْ اللّٰہُ لِمَنْ یُّشَآءُ وَیَرْضٰی ۝

(النجم: ۲۶)

اس کے کناروں پر فرشتے ہوں گے اور تیرے پروردگار کا عرش اس دن آٹھ فرشتے اپنے اوپر اٹھائے ہوئے ہوں گے۔

وَالْمَلٰکُ عَلٰی اَرْجَآئِہَا ط وَیَحْمِلُ عَرْشَ رَبِّکَ فَوْقَہُمْ یَوْمَئِذٍ ثَمٰنِیۃٌ ۝

(المائدہ: ۱۷)

اور تیرا رب خود آجائے گا اور فرشتے صفیں باندھ کر جائیں گے۔

وَجَآءَ رَبُّکَ وَالْمَلٰکُ صَفًّا صَفًّا ۝

(الفرج: ۲۲)

فائدہ: ان آیات میں ”مَلٰکَ“ (فرشتہ) کا دس بار ذکر ہے۔

## ۹۸۔ ”بَلَّغَ“ کا دس بار ذکر

آپ کہیے کہ سب سے بڑی چیز گواہی دینے کے لیے کون ہے، آپ کہیے کہ میرے اور تمہارے

قُلْ اٰی شَیْءٍ اَکْبَرُ شَہَادَۃً ط قُلِ اللّٰہُ ۝ شَہِیْدٌ بَیْنِیْ وَبَیْنَکُمْ ۝ وَاَوْحِیْ اِلَیْ ہٰذَا

درمیان اللہ گواہ ہے اور میرے پاس یہ قرآن بطور وحی کے بھیجا گیا ہے تاکہ میں اس قرآن کے ذریعے تم کو اور جس جس کو یہ قرآن پہنچے ان سب کو ڈراؤں، کیا تم سچ سچ یہی گواہی دو گے کہ اللہ تعالیٰ کے ساتھ کچھ اور معبود بھی ہیں، آپ کہہ دیجیے کہ میں تو گواہی نہیں دیتا۔ آپ فرما دیجیے کہ بس وہ تو ایک ہی معبود ہے اور بے شک میں تمہارے شرک سے بیزار ہوں۔

اور جب (یوسف) پوری طاقت کی عمر کو پہنچ گئے ہم نے اسے دانائی اور علم دیا، ہم نیک کاروں کو اسی طرح بدلہ دیتے ہیں۔

یہاں تک کہ سورج ڈوبنے کی جگہ پہنچ گیا اور اسے ایک دلدل کے چشمے میں غروب ہوتا ہوا پایا اور اس چشمے کے پاس ایک قوم کو بھی پایا، ہم نے فرمادیا کہ اے ذوالقرنین! آیا تو انہیں تکلیف پہنچائے یا ان کے بارے میں تو کوئی بہترین روش اختیار کرے۔

یہاں تک کہ جب سورج نکلنے کی جگہ تک پہنچا اسے ایک ایسی قوم پر نکلتا پایا کہ ان کے لیے ہم نے اس سے اور کوئی پردہ اور اوٹ نہیں بنائی۔

یہاں تک کہ جب دود یواروں کے درمیان پہنچا ان دونوں کے ادھر اس نے ایک ایسی قوم پائی جو بات سمجھنے کے قریب بھی نہ تھی۔

الْقُرْآنُ لِأُنذِرْكُمْ بِهِ وَمَنْ بَلَغَ ۖ إِنَّكُمْ لَتَشْهَدُونَ أَنَّ مَعَ اللَّهِ إِلَهَةً أُخْرَى ۖ قُلْ لَا أَشْهَدُ ۚ قُلْ إِنَّمَا هُوَ إِلَهٌ وَاحِدٌ وَإِنِّي بَرِيءٌ مِمَّا تُشْرِكُونَ ۝

(الانعام: ۱۹)

وَلَمَّا بَلَغَ أَشُدَّهُ آتَيْنَاهُ حُكْمًا وَعِلْمًا ۖ وَكَذَلِكَ نَجْزِي الْمُحْسِنِينَ ۝

(یوسف: ۲۲)

حَتَّىٰ إِذَا بَلَغَ مَغْرِبَ الشَّمْسِ وَجَدَهَا تَغْرُبُ فِي عَيْنٍ حَمِئَةٍ ۖ وَوَجَدَ عِنْدَهَا قَوْمًا ؕ قُلْنَا يَلَا الْفَرَقَيْنِ ۖ إِنَّمَا أَنْتَ تُعَذِّبُ وَإِنَّمَا أَنْتَ تَتَّخِذُ فِيهِمْ حُسْنًا ۝

(الکہف: ۸۶)

حَتَّىٰ إِذَا بَلَغَ مَطْلِعَ الشَّمْسِ وَجَدَهَا تَطْلُعُ عَلَىٰ قَوْمٍ لَّمْ نَجْعَلْ لَهُمْ مِنْ دُونِهَا سِتْرًا ۝

(الکہف: ۹۰)

حَتَّىٰ إِذَا بَلَغَ بَيْنَ السَّدَّيْنِ وَجَدَ مِنْ دُونِهِمَا قَوْمًا ؕ لَا يَكَادُونَ يَفْقَهُونَ ۝

(الکہف: ۹۳)

اور تمہارے بچے بھی جب بلوغت کو پہنچ جائیں تو جس طرح ان سے پہلے کے بڑے لوگ اجازت مانگتے ہیں انہیں بھی اجازت مانگ کر آنا چاہیے۔ اللہ تعالیٰ تم سے اسی طرح اپنی آیتیں بیان فرماتا ہے۔ اللہ تعالیٰ ہی علم وحکمت والا ہے۔

اور جب موسیٰ اپنی جوانی کو پہنچ گئے اور پورے توانا ہو گئے، ہم نے انہیں حکمت و علم عطا فرمایا، نیکی کرنے والوں کو ہم اسی طرح بدلہ دیا کرتے ہیں۔ پھر جب بچہ اتنی عمر کو پہنچا کہ اس کے ساتھ چلے پھرے تو ابراہیم نے کہا میرے پیارے بچے! میں خواب میں اپنے آپ کو تجھے ذبح کرتے ہوئے دیکھ رہا ہوں۔ اب تو بتا کہ تیری کیا رائے ہے؟ بیٹے نے جواب دیا کہ ابا! جو حکم کیا جاتا ہے اسے بجالائیے ان شاء اللہ آپ مجھے صبر کرنے والوں میں پائیں گے۔

اور ہم نے انسان کو اپنے ماں باپ کے ساتھ حسن سلوک کرنے کا حکم دیا ہے، اس کی ماں نے اسے تکلیف جھیل کر پیٹ میں رکھا اور تکلیف برداشت کر کے اسے جنا۔ اس کے حمل کا اور اس کے دودھ چھڑانے کا زمانہ تیس مہینے کا ہے۔ یہاں تک کہ جب وہ اپنی کمال قدرت کے زمانے کو اور چالیس سال کی عمر کو پہنچا تو کہنے لگا اے میرے پروردگار! مجھے توفیق دے کہ میں تیری اس نعمت کا شکر بجالاؤں جو تو نے مجھ پر اور میرے ماں باپ پر انعام کی ہے اور یہ کہ میں ایسے نیک

وَإِذَا بَلَغَ الْأَطْفَالُ مِنْكُمُ الْحُلُمَ فَلْيَسْتَأْذِنُوا كَمَا اسْتَأْذَنَ الَّذِينَ مِنْ قَبْلِهِمْ ۚ كَذَلِكَ يُبَيِّنُ اللَّهُ لَكُمْ آيِهِ ۚ وَاللَّهُ عَلِيمٌ حَكِيمٌ ۝

(النور: ۵۹)

وَلَمَّا بَلَغَ أَشُدَّهُ وَاسْتَوَىٰ آتَيْنَاهُ حُكْمًا وَعِلْمًا ۚ وَكَذَلِكَ نَجْزِي الْمُحْسِنِينَ ۝

(القصص: ۱۳)

فَلَمَّا بَلَغَ مَعَهُ السَّعْيَ قَالَ يَسُوعُ إِنِّي أَرَىٰ فِي الْمَنَامِ أَنِّي أَذْبَحُكَ فَانْظُرْ مَاذَا تَرَىٰ ۚ قَالَ يَٰبَنِي أَفْعَلُ مَا تُؤْمَرُ ۚ فَتَوَلَّىٰ عَنْهُمْ وَقَالَ يَٰأَهْلَ الدُّثُرِ إِنِّي سَأَنَّ اللَّهَ مِنَ الصَّابِرِينَ ۝

(الصفّ: ۱۰۲)

وَوَضِعْنَا الْإِنْسَانَ بِالْإِدْنِ إِحْسَانًا ۚ وَحَمَلَتْهُ أُمُّ كُرْهًا وَوَضَعَتْهُ كُرْهًا ۚ وَحَمَلُهُ وَفِصْلُهُ ثَلَاثُونَ شَهْرًا ۚ حَتَّىٰ إِذَا بَلَغَ أَشُدَّهُ وَبَلَغَ أَرْبَعِينَ سَنَةً قَالَ رَبِّ أَوْزِعْنِي أَنْ أَشْكُرَ نِعْمَتَكَ الَّتِي أَنْعَمْتَ عَلَيَّ وَعَلَىٰ وَالِدَيَّ وَأَنْ أَعْمَلَ صَالِحًا تَرْضَاهُ وَأَصْلِحْ لِي فِي ذُرِّيَّتِي ۚ إِنِّي تُبْتُ إِلَيْكَ وَإِنِّي مِنَ الْمُسْلِمِينَ ۝

(الاحقاف: ۱۵)

عمل کروں جن سے تو خوش ہو جائے اور تو میری  
اولاد بھی صالح بنے۔ میں تیری طرف رجوع کرتا  
ہوں اور میں مسلمانوں میں سے ہوں۔

فائدہ: ان آیات میں ”بَلَّغَ“ کا دس بار ذکر ہے۔

## ۹۹۔ ”بَاسُنَا“ کا دس بار ذکر

سو جب ان کو ہماری سزا پہنچی تھی وہ ڈھیلے کیوں  
نہ پڑے؟ لیکن ان کے قلوب سخت ہو گئے اور  
شیطان نے ان کے اعمال کو ان کے خیال میں  
آراستہ کر دیا۔

یہ مشرکین یوں کہنے کو ہیں کہ اللہ تعالیٰ کو منظور  
ہوتا تو نہ ہم شرک کرتے اور نہ ہمارے باپ دادا  
اور نہ ہم کسی چیز کو حرام کہہ سکتے۔ اسی طرح جو  
لوگ ان سے پہلے ہو چکے ہیں انہوں نے بھی  
تکذیب کی تھی یہاں تک کہ انہوں نے ہمارے  
عذاب کا مزہ چکھا۔ آپ کہیے کہ کیا تمہارے  
پاس کوئی دلیل ہے تو اس کو ہمارے روبرو ظاہر  
کرو۔ تم لوگ محض خیالی باتوں پر چلتے ہو اور تم  
بالکل بالکل سے باتیں بناتے ہو۔

اور بہت بستیوں کو ہم نے تباہ کر دیا اور ان پر  
ہمارا عذاب رات کے وقت پہنچایا ایسی حالت  
میں کہ وہ دو پہر کے وقت آرام میں تھے۔

موجس وقت ان پر ہمارا عذاب آیا اس وقت  
ان کے منہ سے بجز اس کے اور کوئی بات نہ نکلی  
کہ واقعی ہم ظالم تھے۔

فَلَوْلَا إِذْ جَاءَهُمْ بَاسُنَا تَضَرَّعُوا وَلَكِنْ  
قَسَتْ قُلُوبُهُمْ وَزَيَّنَ لَهُمُ الشَّيْطَانُ مَا  
كَانُوا يَعْمَلُونَ ۝

(الانعام: ۴۳)

سَيَقُولُ الَّذِينَ أَشْرَكُوا لَوْ شَاءَ اللَّهُ مَا  
أَشْرَكْنَا وَلَا آبَاؤُنَا وَلَا حَرَمْنَا مِنْ شَيْءٍ ط  
كَذَلِكَ كَذَّبَ الَّذِينَ مِنْ قَبْلِهِمْ حَتَّى  
ذَاقُوا بَاسُنَا ط قُلْ هَلْ عِنْدَكُمْ مِنْ عِلْمٍ  
فَتُخْرِجُوهُ لَنَا ط إِنْ تَتَّبِعُونَ إِلَّا الظَّنَّ وَإِنْ  
أَنْتُمْ إِلَّا تَخْرُصُونَ ۝

(الانعام: ۱۴۸)

وَكَمْ مِنْ قَرْيَةٍ أَهْلَكْنَاهَا فَجَاءَهَا بَاسُنَا  
يَبَاتًا أَوْ هُمْ قَائِلُونَ ۝

فَمَا كَانَ دَعْوَاهُمْ إِذْ جَاءَهُمْ بَاسُنَا إِلَّا  
أَنْ قَالُوا إِنَّا كُنَّا ظَالِمِينَ ۝

(الاعراف: ۵۰، ۵۱)

کیا پھر بھی ان بستیوں کے رہنے والے اس بات سے بے فکر ہو گئے ہیں کہ ان پر ہمارا عذاب شب کے وقت آپڑے جس وقت وہ سوتے ہوں۔

اور کیا ان بستیوں کے رہنے والے اس بات سے بے فکر ہو گئے ہیں کہ ان پر ہمارا عذاب دن چڑھے آپڑے جس وقت کہ وہ اپنے کھیلوں میں مشغول ہوں۔

یہاں تک کہ جب رسولِ نامید ہونے لگے اور یہ خیال کرنے لگے کہ انہیں جھوٹ کہا گیا۔ فوراً ہی ہماری مدد ان کے پاس آپہنچی جسے ہم نے چاہا اسے نجات دی گئی۔ بات یہ ہے کہ ہمارا عذاب گنہگاروں سے واپس نہیں کیا جاتا۔

جب انہوں نے ہمارے عذاب کا احساس کر لیا تو لگے اس سے بھاگنے۔

أَفَمِنْ أَهْلِ الْقُرَىٰ أَنْ يَأْتِيَهُمْ بَأْسُنَا بَيَاتًا وَهُمْ نَائِمُونَ ۝

أَوْ مِنْ أَهْلِ الْقُرَىٰ أَنْ يَأْتِيَهُمْ بَأْسُنَا ضُحًى وَهُمْ يُلْعَبُونَ ۝

(الاعراف: ۹۷، ۹۸)

حَتَّىٰ إِذَا اسْتَيْسَسَ الرُّسُلُ وَظَنُّوا أَنَّهُمْ قَدْ كُذِّبُوا جَاءَهُمْ نَصْرُنَا فَنُجِّيَ مَنْ نَشَاءُ ۖ وَلَا يُرَدُّ بَأْسُنَا عَنِ الْقَوْمِ الْمُجْرِمِينَ ۝

(یوسف: ۱۱۰)

فَلَمَّا أَحْسَوْا بِأَسَانَا إِذَاهُمْ مِنْهَا يَرْكُضُونَ ۝

(الاعیاء: ۱۳)

فَلَمَّا رَأَوْا بَأْسَنَا قَالُوا آمَنَّا بِاللَّهِ وَحَدُّهُ وَكَفَرْنَا بِمَا كُنَّا بِهِ مُشْرِكِينَ ۝

فَلَمْ يَكُ يَنْفَعُهُمْ إِيمَانُهُمْ لَمَّا رَأَوْا بَأْسَنَا ۖ سُنَّتُ اللَّهُ الْبَئِیَ قَدْ خَلَتْ فِي عِبَادِهِ ۚ وَخَسِرَ هُنَا لِكَ الْكَافِرُونَ ۝

(الزمر: ۸۴، ۸۵)

ہمارا عذاب دیکھتے ہی کہنے لگے کہ اللہ واحد پر ہم ایمان لائے اور جن جن کو ہم اس کا شریک بتا رہے تھے ہم نے ان سب سے کفر کیا۔

لیکن ہمارے عذاب کو دیکھ لینے کے بعد ان کے ایمان نے انہیں نفع نہ دیا، اللہ نے اپنا معمول یہی مقرر کر رکھا جو اس کے بندوں میں برابر چلا آ رہا ہے اور اس جگہ کافر خراب و خستہ ہوئے۔

فائدہ: ان آیات میں ”بأسنا“ کا دس بار ذکر ہے۔

۱۰۰۔ ”ابواب“ کا دس بار ذکر

فَلَمَّا نَسُوا مَا ذُكِّرُوا بِهِ فَتَحْنَا عَلَيْهِمْ  
أَبْوَابَ كُلِّ شَيْءٍ ط حَتَّىٰ إِذَا فَرِحُوا بِمَا  
أُوتُوا أَخَذْنَاهُمْ بَغْتَةً فَإِذَا هُمْ مُبْلِسُونَ ۝  
(الانعام: ۴۳)

إِنَّ الَّذِينَ كَذَّبُوا بِآيَاتِنَا وَاسْتَكْبَرُوا عَنْهَا  
لَا تُفْتَحُ لَهُمُ أَبْوَابُ السَّمَاءِ وَلَا  
يَدْخُلُونَ الْجَنَّةَ حَتَّىٰ يَلِجَ الْجَمَلُ فِي  
سَمِّ الْخِيَاطِ ط وَكَذَٰلِكَ نَجْزِي  
الْمُجْرِمِينَ ۝

(الاعراف: ۴۰)

وَرَأَوْنَهُ الْيَسْبِي هُوَ فِي بَيْتِهَا عَنْ نَفْسِهِ  
وَعَلَقَتِ الْأَبْوَابُ وَقَالَتْ هَيْتَ لَكَ ط  
قَالَ مَعَاذَ اللَّهِ إِنَّهُ رَبِّي أَحْسَنَ مَثْوَايَ ط  
إِنَّهُ لَا يَفْلِحُ الظَّالِمُونَ ۝

(یوسف: ۲۳)

وَقَالَ يَسْبِي لَا تَدْخُلُوا مِنْ بَابٍ وَاحِدٍ  
وَأَدْخُلُوا مِنْ أَبْوَابٍ مُتَفَرِّقَةٍ ط وَمَا أُغْنِي  
عَنكُمْ مِنَ اللَّهِ مِنْ شَيْءٍ ط إِنَّ الْحُكْمَ إِلَّا  
لِلَّهِ ط عَلَيْهِ تَوَكَّلْتُ ۚ وَعَلَيْهِ فَلْيَتَوَكَّلِ  
الْمُتَوَكِّلُونَ ۝

(یوسف: ۶۷)

پھر جب وہ لوگ ان چیزوں کو بھولے رہے جن کی  
ان کو نصیحت کی جاتی تھی تو ہم نے ان پر ہر چیز کے  
دروازے کشادہ کر دیے، یہاں تک کہ جب ان  
چیزوں پر جو کہ ان کو کئی تھیں وہ خوب اتر آ گئے، ہم نے  
ان کو دفعہ پکڑ لیا، پھر تو وہ بالکل حیرت زدہ رہ گئے۔

جو لوگ ہماری آیتوں کو جھوٹا بتلاتے ہیں اور ان  
سے تکبر کرتے ہیں اُن کے لیے آسمان کے  
دروازے نہ کھولے جائیں گے اور وہ لوگ کبھی  
جنت میں نہ جائیں گے جب تک کہ اونٹ سوئی  
کے ناکہ کے اندر سے نہ چلا جائے اور ہم مجرم  
لوگوں کو ایسی ہی سزا دیتے ہیں۔

اس عورت نے جس کے گھر میں یوسف تھے  
یوسف کو بھلا نا پھسلانا شروع کیا کہ وہ اپنے نفس  
کی نگرانی چھوڑ دے اور دروازے بند کر کے کہنے  
لگی لو آ جاؤ۔ یوسف نے کہا اللہ کی پناہ! عزیز مصر  
میرا سردار ہے مجھے اس نے بہت اچھی طرح رکھا  
ہے۔ بے انصافی کرنے والوں کا بھلا نہیں ہوتا۔

اور (یعقوب) نے کہا اے میرے بچو! تم سب  
ایک دروازے سے نہ جانا بلکہ کئی ایک دروازوں  
میں سے جدا جدا طور پر داخل ہونا، میں اللہ کی  
طرف سے آنے والی کسی چیز کو تم سے نال نہیں  
سکتا۔ حکم صرف اللہ ہی کا چلتا ہے۔ میرا کامل  
بھروسہ اسی پر ہے اور ہر ایک بھروسہ کرنے  
والے کو اسی پر بھروسہ کرنا چاہیے۔

## عشر آیات قرآن وحدیث

۲۳۳

حصہ اول

جس کے سات دروازے ہیں۔ ہر دروازے کے لیے ان کا ایک حصہ بنا ہوا ہے۔

لَهَا سَبْعَةُ أَبْوَابٍ ۖ لِكُلِّ بَابٍ مِنْهُمْ جُزْءٌ مَقْسُومٌ ۝

(الحجر: ۴۳)

پس اب تو بیشکلی کے طور پر تم جہنم کے دروازوں سے جہنم میں جاؤ۔ پس کیا ہی بُرا ٹھکانا ہے غرور کرنے والوں کا۔

فَاَدْخُلُوا أَبْوَابَ جَهَنَّمَ خَالِدِينَ فِيهَا ۖ فَلَيْسَ مَخْرُجًا مِنَ الْمُتَكَبِّرِينَ ۝

(النحل: ۲۹)

یعنی بیشکلی والی جہنم جن کے دروازے ان کے لیے کھلے ہوئے ہیں۔

جَنَّتْ عَذَنٌ مُفْتَحَةٌ لَهُمُ الْأَبْوَابُ ۝

(ص: ۵۰)

کہا جائے گا کہ اب جہنم کے دروازوں میں داخل ہو جاؤ جہاں بیشکلی ہے، پس سرکشوں کا ٹھکانا بہت ہی بُرا ہے۔

قِيلَ ادْخُلُوا أَبْوَابَ جَهَنَّمَ خَالِدِينَ فِيهَا ۖ فَلَيْسَ مَخْرُجًا مِنَ الْمُتَكَبِّرِينَ ۝

(الزمر: ۷۲)

اب آؤ جہنم میں ہمیشہ رہنے کے لیے اس کے دروازوں میں چلے جاؤ، کیا ہی بُری اور ذلیل جگہ ہے تکبر کرنے والوں کی۔

ادْخُلُوا أَبْوَابَ جَهَنَّمَ خَالِدِينَ فِيهَا ۖ فَلَيْسَ مَخْرُجًا مِنَ الْمُتَكَبِّرِينَ ۝

(المومن: ۷۶)

پس ہم نے آسمان کے دروازوں کو زور کے بیڑ سے کھول دیا۔

فَفَتَحْنَا أَبْوَابَ السَّمَاءِ بِمَا هُمْ مُنْهَمِرُونَ ۝

(الفرق: ۱۱)

فائدہ: ان آیات میں ”ابواب“ کا دس بار ذکر ہے۔

## ۱۰۱۔ ”الصور“ کا دس بار ذکر

اور وہی ہے جس نے آسمانوں اور زمین کو برحق پیدا کیا اور جس وقت اللہ تعالیٰ اتنا کہہ دے گا تو ہو جا بس وہ ہو پڑے گا۔ اس کا کہنا با اثر ہے۔ اور ساری حکومت خاص اسی کی ہوگی جب کہ صور میں پھونک ماری جائے گی۔ وہ جاننے والا اور پوشیدہ چیزوں کا اور ظاہر چیزوں کا اور وہی

وَهُوَ الَّذِي خَلَقَ السَّمَوَاتِ وَالْأَرْضَ بِالْحَقِّ ۖ وَيَوْمَ يَقُولُ كُنْ فَيَكُونُ ۚ قَوْلُهُ الْحَقُّ ۖ وَلَهُ الْمُلْكُ يَوْمَ يُنفَخُ فِي الصُّورِ ۚ عَلَيْهِ الْغَيْبِ وَالشَّهَادَةِ ۚ وَهُوَ الْحَكِيمُ الْخَبِيرُ ۝

(الانعام: ۷۳)



ہے بڑی حکمت والا پوری خبر رکھنے والا۔  
اس دن ہم انہیں آپس میں ایک دوسرے میں  
دھنستے ہوئے چھوڑ دیں گے اور صور پھونک دیا  
جائے گا پس سب کو اکٹھا کر کے ہم جمع کر لیں گے۔  
جس دن صور پھونکا جائے گا اور گناہ گاروں کو ہم  
اُس دن (دہشت کی وجہ سے) نیلی پیلی آنکھوں  
کے ساتھ گھیر لائیں گے۔

پس جب کہ صور پھونک دیا جائے گا اس دن نہ تو  
آپس کے رشتے ہی رہیں گے، نہ آپس کی پوچھ  
گچھ۔

جس دن صور پھونکا جائے گا تو سب کے سب  
آسمانوں والے اور زمین والے گھبرا اٹھیں گے مگر  
جسے اللہ تعالیٰ چاہے اور سارے کے سارے  
عاجز و پست ہو کر اس کے سامنے حاضر ہوں گے۔  
تو صور کے پھونکنے جاتے ہی سب کے سب اپنی  
قبروں سے اپنے پروردگار کی طرف تیز تیز چلنے  
لگیں گے۔

اور صور پھونک دیا جائے گا پس آسمانوں اور زمین  
والے سب بے ہوش ہو کر گر پڑیں گے رُجسے  
اللہ چاہے، پھر دوبارہ صور پھونکا جائے گا پس وہ  
ایک دم کھڑے ہو کر دیکھنے لگ جائیں گے۔

اور صور پھونک دیا جائے گا۔ وعدہ عذاب کا دن  
یہی ہے۔

پس جب کہ صور میں ایک پھونک پھونکی جائے  
گی۔

وَتَرَكْنَا بَعْضَهُمْ يَوْمَئِذٍ يَمُوجُ فِي بَعْضٍ  
وَنُفِخَ فِي الصُّورِ فَجَمَعْنَهُمْ جَمْعًا ۝

(الکہف: ۹۹)

يَوْمَ يُنْفَخُ فِي الصُّورِ وَنَحْشُرُ الْمُجْرِمِينَ  
يَوْمَئِذٍ زُرْقًا ۝

(طہ: ۱۰۲)

فَإِذَا نُفِخَ فِي الصُّورِ فَلَا أَنْسَابَ بَيْنَهُمْ  
يَوْمَئِذٍ وَلَا يَتَسَاءَلُونَ ۝

(المونون: ۱۰۱)

وَيَوْمَ يُنْفَخُ فِي الصُّورِ فَفَزِعَ مَنْ فِي  
السَّمَوَاتِ وَمَنْ فِي الْأَرْضِ إِلَّا مَنْ شَاءَ  
اللَّهُ ۚ وَكُلُّ أَتَوٍّ دَاخِرِينَ ۝

(الزل: ۸۷)

وَنُفِخَ فِي الصُّورِ فَإِذَا هُمْ مِنَ الْأَجْدَاثِ  
إِلَىٰ رَبِّهِمْ يَنْسِلُونَ ۝

(یٰسین: ۵۱)

وَنُفِخَ فِي الصُّورِ فَصَبَقَ مَنْ فِي السَّمَوَاتِ  
وَمَنْ فِي الْأَرْضِ إِلَّا مَنْ شَاءَ اللَّهُ ۚ ثُمَّ  
نُفِخَ فِيهِ أُخْرَىٰ فَإِذَا هُمْ بِنُظُرٍ ۝

(الزمر: ۶۸)

وَنُفِخَ فِي الصُّورِ ۚ ذَلِكَ يَوْمُ الْوَعْدِ ۝

(ق: ۲۰)

فَإِذَا نُفِخَ فِي الصُّورِ نَفْخَةٌ وَاحِدَةٌ ۝

(الحاقة: ۱۳)

یَوْمَ یُنْفَخُ فِی الصُّورِ فَتَأْتُونَ أَفْوَاجًا ۝  
جس دن کہ صور پھونکا جائے گا پھر تم سب  
(النبا: ۱۸)

فائدہ: ان آیات میں ”الصور“ کا دس بار ذکر ہے۔

## ۱۰۲۔ ”عالم الغیب والشہادۃ“ کا دس بار ذکر

اور وہی ہے جس نے آسمانوں اور زمین کو برحق  
پیدا کیا اور جس وقت اللہ تعالیٰ اتنا کہہ دے گا تو  
ہو جائیں وہ ہو پڑے گا۔ اس کا کہنا با اثر ہے۔  
اور ساری حکومت خاص اسی کی ہوگی جب کہ  
صور میں پھونک ماری جائے گی۔ وہ جاننے والا  
اور پوشیدہ چیزوں کا اور ظاہر چیزوں کا اور وہی  
ہے بڑی حکمت والا پوری خبر رکھنے والا۔

یہ لوگ تمہارے سامنے عذر پیش کریں گے جب  
تم ان کے پاس واپس جاؤ گے۔ آپ کہہ دیجیے  
کہ یہ عذر پیش مت کرو ہم کبھی تم کو سچا نہ سمجھیں  
گے اللہ تعالیٰ ہم کو تمہاری خبر دے چکا ہے۔ اور  
آئندہ بھی اللہ اور اس کا رسول تمہاری کارگزاری  
دیکھ لیں گے پھر ایسے کے پاس لوٹائے جاؤ گے  
جو پوشیدہ اور ظاہر سب کا جاننے والا ہے پھر وہ تم  
کو بتا دے گا جو کچھ تم کرتے تھے۔

کہہ دیجیے کہ تم عمل کیے جاؤ تمہارے عمل اللہ خود  
دیکھ لے گا اور اس کا رسول اور ایمان والے (بھی  
دیکھ لیں گے) اور ضرور تم کو ایسے کے پاس جانا  
ہے جو تمام چھپی اور کھلی چیزوں کا جاننے والا  
ہے۔ سو وہ تم کو تمہارا سب کیا ہوا بتلا دے گا۔

وَهُوَ الَّذِیْ خَلَقَ السَّمٰوٰتِ وَالْاَرْضَ  
بِالْحَقِّ ۚ وَیَوْمَ یَقُولُ کُنْ فِیْکُوْنُ ۚ  
قَوْلُهُ الْحَقُّ ۚ وَلَهُ الْمُلْکُ یَوْمَ یُنْفَخُ  
فِی الصُّورِ ۚ عَلِیْمُ الْغَیْبِ وَالشَّهَادَةِ ۚ  
وَهُوَ الْحَکِیْمُ الْخَبِیْرُ ۝

(الانعام: ۷۳)

یَعْلَمُ ذُرِّیَّتَکُمْ اِذَا جَعَلْتُمْ اِلَیْهِمْ ۚ قُلْ  
لَا تَعْتَذِرُوْا لَنْ تُؤْمِنَ لَکُمْ قَدْ بَيَّنَّا لِلّٰہِ  
مِنْ اَخْبَارِکُمْ ۚ وَسَیَرٰی اللّٰہُ عَمَلَکُمْ وَ  
رَسُوْلُهُ ثُمَّ تُرَدُّوْنَ اِلَیْ عَلِیْمِ الْغَیْبِ  
وَالشَّہَادَةِ فِیْبَیْنَکُمْ بِمَا کُنْتُمْ تَعْمَلُوْنَ ۝  
(التوبہ: ۹۳)

وَقُلْ اَعْمَلُوْا فَسَیَرٰی اللّٰہُ عَمَلَکُمْ  
وَرَسُوْلُهُ وَالْمُؤْمِنُوْنَ ۚ وَسَیَرَدُّوْنَ اِلَیْ  
عَلِیْمِ الْغَیْبِ وَالشَّہَادَةِ فِیْبَیْنَکُمْ بِمَا  
کُنْتُمْ تَعْمَلُوْنَ ۝

(التوبہ: ۱۰۵)

چھپے کھلے کا وہ عالم ہے سب سے بڑا اور سب سے بلند وبالا۔

وہ عائب حاضر کا جاننے والا ہے اور جو شرک یہ کرتے ہیں اس سے بالاتر ہے۔

یہی ہے چھپے کھلے کا جاننے والا زبردست غالب بہت ہی مہربان۔

آپ کہہ دیجیے کہ اے اللہ! آسمانوں اور زمین کے پیدا کرنے والے، چھپے کھلے کے جاننے والے، تو ہی اپنے بندوں میں ان امور کا فیصلہ فرمائے گا جن میں وہ الجھ رہے تھے۔

وہی اللہ ہے جس کے سوا کوئی معبود نہیں، چھپے کھلے کا جاننے والا بخشنے اور رحم کرنے والا۔

کہہ دیجیے کہ جس موت سے تم بھاگتے پھرتے ہو وہ تو تمہیں پہنچ کر رہے گی پھر تم سب چھپے کھلے کے جاننے والے اللہ کی طرف لوٹائے جاؤ گے اور وہ تمہیں تمہارے کیے ہوئے تمام کام بتلا دے گا۔

وہ پوشیدہ اور ظاہر کا جاننے والا ہے زبردست حکمت والا ہے۔

فائدہ: ان آیات میں ”عالم الغیب والشہادۃ“ کا اس بار ذکر ہے۔

عَلِمَ الْغَيْبِ وَالشَّهَادَةِ الْكَبِيرُ الْمُتَعَالِ ۝  
(الرعد: ۹)

عَلِمَ الْغَيْبِ وَالشَّهَادَةِ فَتَعَلٰی عَمَّا يُشْرِكُوْنَ ۝  
(المؤمنون: ۹۲)

ذٰلِكَ عَلِمَ الْغَيْبِ وَالشَّهَادَةِ الْعَزِيزُ الرَّحِيْمُ ۝  
(السجدة: ۶)

قُلِ اللّٰهُمَّ فَاطِرَ السَّمٰوٰتِ وَالْاَرْضِ عَلِمَ الْغَيْبِ وَالشَّهَادَةِ اَنْتَ تَحْكُمُ بَيْنَ عِبَادِكَ فِیْ مَا كَانُوْا فِیْهِ یَخْتَلِفُوْنَ ۝  
(الزمر: ۳۶)

هُوَ اللّٰهُ الَّذِیْ لَا اِلٰهَ اِلَّا هُوَ ۚ عَلِمَ الْغَيْبِ وَالشَّهَادَةِ ۚ هُوَ الرَّحْمٰنُ الرَّحِيْمُ ۝  
(الحشر: ۲۲)

قُلْ اِنَّ الْمَوْتَ الَّذِیْ تَفِرُوْنَ مِنْهُ فَاِنَّهُ مُلْقِیْكُمْ ثُمَّ تُرَدُّوْنَ اِلٰی عَلِمِ الْغَيْبِ وَالشَّهَادَةِ فَبِیْنِكُمْ بِمَا كُنْتُمْ تَعْمَلُوْنَ ۝  
(الحجۃ: ۸)

عَلِمَ الْغَيْبِ وَالشَّهَادَةِ الْعَزِيزُ الْحَكِيْمُ ۝  
(التہان: ۱۸)

## ۱۰۳۔ ”لوطاً“ کا دس بار ذکر

وَأَسْمِعِیْلَ وَالْیَسَعَ وَیُونُسَ وَلُوطًا ؕ  
وَكُلًّا فَضَّلْنَا عَلَى الْعَالَمِیْنَ ۝

(الانعام: ۸۶)

وَلُوطًا اِذْ قَالَ لِقَوْمِهِ اَتَاْتُوْنَ الْفَاحِشَةَ مَا  
سَبَقَكُمْ بِهَا مِنْ اَحَدٍ مِّنَ الْعَالَمِیْنَ ۝

(الاعراف: ۸۰)

وَلَمَّا جَاءَتْ رُسُلُنَا لُوطًا مِّسًّاۤ بِهٖمْ  
وَضَاقَ بِهٖمْ ذُرْعًا وَقَالَ هٰذَا یَوْمٌ  
عَصِیْبٌ ۝

(مود: ۷۷)

وَنَجَّیْنَاهُ وَلُوطًا اِلَى الْاَرْضِ الَّتِیْ بَرَكْنَا  
فِیْهَا لِلْعَالَمِیْنَ ۝

(الاعیاء: ۷۱)

وَلُوطًا اِتٰیْنٰهُ حُكْمًا وَعِلْمًا وَنَجَّیْنَاهُ مِنَ  
الْقَرْیَةِ الَّتِیْ كَانَتْ تَعْمَلُ الْخَبِیْثَ ؕ  
اِنَّهُمْ كَانُوْا قَوْمًا سَوِیًّا فٰیْقِیْنَ ۝

(الاعیاء: ۷۳)

وَلُوطًا اِذْ قَالَ لِقَوْمِهِ اَتَاْتُوْنَ الْفَاحِشَةَ  
وَاَنْتُمْ تُبْصِرُوْنَ ۝

(النمل: ۵۳)

وَلُوطًا اِذْ قَالَ لِقَوْمِهِ اِنَّكُمْ لَنَا تُؤْمِنُوْنَ  
الْفَاحِشَةَ فَمَا سَبَقَكُمْ بِهَا مِنْ اَحَدٍ مِّنَ  
الْعَالَمِیْنَ ۝

(الحکوت: ۱۸)

اور نیز اسماعیل کو اور یسع کو اور یونس کو اور لوط کو  
اور ہر ایک کو تمام جہان والوں پر ہم نے فضیلت  
دی۔

اور ہم نے لوط کو بھیجا جبکہ انہوں نے اپنی قوم سے  
فرمایا کہ تم ایسا فحش کام کرتے ہو جس کو تم سے  
پہلے کسی نے دنیا جہان والوں میں سے نہیں کیا۔

جب ہمارے پیغمبر ہوئے فرشتے لوط کے پاس  
پہنچے تو وہ ان کی وجہ سے بہت غمگین ہو گئے اور  
دل ہی دل میں کڑھنے لگے اور کہنے لگے کہ آج  
کادن بڑی مصیبت کا دن ہے۔

اور ہم ابراہیم اور لوط کو بچا کر اس زمین کی طرف  
لے چلے جس میں ہم نے تمام جہان والوں  
کے لیے برکت رکھی تھی۔

ہم نے لوط کو بھی حکمت اور علم دیا اور اسے اس بستی  
سے نجات دی جہاں کے لوگ گندے کاموں  
میں مبتلا تھے۔ اور تمہیں بھی وہ بدترین گنہگار۔

اور لوط کا ذکر کر جبکہ اس نے اپنی قوم سے کہا کہ  
کیا باوجود دیکھنے بھالنے کے پھر بھی تم بدکاری  
کر رہے ہو؟

اور حضرت لوط کا بھی ذکر کرو جب کہ انہوں  
نے اپنی قوم سے فرمایا کہ تم تو اس بدکاری پر اتر  
آئے ہو جسے تم سے پہلے دنیا بھر میں سے کسی  
نے نہیں کیا۔

(حضرت ابراہیمؑ نے) کہا اس میں تو لوٹو ہیں، فرشتوں نے کہا یہاں جو ہیں ہم انہیں بخوبی جانتے ہیں۔ لوٹو کو اور اس کے خاندان کو سوائے اس کی بیوی کے ہم بچالیں گے البتہ وہ عورت پیچھے رہ جانے والوں میں سے ہے۔

پھر جب ہمارے قاصد لوٹ کے پاس پہنچے تو وہ ان کی وجہ سے غمگین ہوئے اور دل ہی دل میں رنج کرنے لگے۔ قاصدوں نے کہا آپ نہ خوف کھائیے نہ آزرده ہوں۔ ہم آپ کو مع آپ کے متعلقین کے بچالیں گے مگر آپ کی بیوی کہ وہ عذاب کے لیے باقی رہ جانے والوں میں سے ہوگی۔

بے شک لوٹ بھی پیغمبروں میں سے تھے۔

قَالَ إِنَّ فِيهَا لُوطًا قَالُوا نَحْنُ أَعْلَمُ بِمَنْ فِيهَا ذَرْنَا نُنَجِّيْكَ وَاهْلَكَ إِلَّا امْرَأَتَكَ فَكَانَتْ مِنَ الْغَابِرِينَ ۝

(العنکبوت: ۳۲)

وَلَمَّا أَنْ جَاءَتْ رُسُلُنَا لُوطًا سِئَاءَ بِهِمْ وَضَاقَ بِهِمْ ذَرْعًا وَقَالُوا لَا تَخَفْ وَلَا تَحْزَنْ إِنَّا مُنْجُوْكَ وَاهْلَكَ إِلَّا امْرَأَتَكَ كَانَتْ مِنَ الْغَابِرِينَ ۝

(العنکبوت: ۳۳)

وَإِنَّ لُوطًا لِّمِنَ الْمُرْسَلِينَ ۝

(الصَّافَّات: ۱۳۳)

فائدہ: ان آیات میں ”لوٹا“ کا دس بار ذکر ہے۔

## ۱۰۴۔ ”تَنْذِر“ کا دس بار ذکر

اور یہ بھی ایسی ہی کتاب ہے جس کو ہم نے نازل کیا ہے جو بڑی برکت والی ہے اپنے سے پہلے کتابوں کی تصدیق کرنے والی ہے اور تاکہ آپ کہہ والوں کو اور آس پاس والوں کو ڈرائیں۔ اور جو لوگ آخرت کا یقین رکھتے ہیں ایسے لوگ اس پر ایمان لے آتے ہیں اور وہ اپنی نمازوں کی حفاظت کرتے ہیں۔

وَهَذَا كِتَابٌ أَنْزَلْنَاهُ مُبْرَكًا مُّصَدِّقًا الَّذِي بَيْنَ يَدَيْهِ وَتَنْذِيرًا مَّا الْفُرَى وَمَنْ حَوْلَهَا وَالَّذِينَ يُؤْمِنُونَ بِالْآخِرَةِ يُؤْمِنُونَ بِهِ وَهُمْ عَلَى صَلَاتِهِمْ يُحَافِظُونَ ۝

(الانعام: ۹۲)

یہ ایک کتاب ہے جو آپ کے پاس اس لیے بھیجی گئی ہے کہ آپ اس کے ذریعہ سے ڈرائیں۔ سو آپ کے دل میں اس سے بالکل تنگی نہ ہو اور نصیحت ہے ایمان والوں کے لیے۔

ہم نے اس قرآن کو تیری زبان میں بہت ہی آسان کر دیا ہے کہ تو اس کے ذریعہ سے پرہیزگاروں کو خوشخبری دے اور جھگڑالو لوگوں کو ڈرادے۔

اور نہ تو طور کی طرف تھاجب کہ ہم نے آواز دی بلکہ یہ تیرے پروردگار کی طرف سے ایک رحمت ہے اس لیے کہ تو ان لوگوں کو ہوشیار کر دے جن کے پاس تجھ سے پہلے کوئی ڈرانے والا نہیں پہنچا کیا عجیب کہ وہ نصیحت حاصل کر لیں۔

کیا یہ کہتے ہیں کہ اس نے اسے گھڑ لیا ہے۔ نہیں نہیں بلکہ یہ تیرے رب تعالیٰ کی طرف سے حق ہے تاکہ آپ انہیں ڈرائیں جن کے پاس آپ سے پہلے کوئی ڈرانے والا نہیں آیا ہو سکتا ہے کہ وہ راہِ راست پر آجائیں۔

کوئی بھی بوجھ اٹھانے والا دوسرے کا بوجھ نہیں اٹھائے گا، اگر کوئی گراں بار دوسرے کو اپنا بوجھ اٹھانے کے لیے بلائے گا تو وہ اس میں سے کچھ بھی نہ اٹھائے گا گو قربت دار ہی ہو، تو صرف انہی کو آگاہ کر سکتا ہے جو غائبانہ طور پر اپنے رب سے ڈرتے ہیں اور نمازوں کی پابندی کرتے ہیں اور جو بھی پاک ہو جائے وہ اپنے ہی نفع کے لیے پاک ہوگا اور لوٹنا اللہ ہی کی طرف ہے۔

كَتَبَ أَنْزَلَ إِلَيْكَ فَلَا يَكُنْ فِيْ صَدْرِكَ حَرَجٌ مِنْهُ لَتُنذِرَ بِهِ وَذِكْرَى لِلْمُؤْمِنِيْنَ ۝  
(الاعراف: ۲)

فَإِنَّمَا يَسْرُنُهُ بِلِْسَانِكَ لِتُبَشِّرَ بِهِ الْمُتَّقِيْنَ وَتُنذِرَ بِهِ قَوْمًا لُّدًّا ۝

(مریم: ۹۷)

وَمَا كُنْتَ بِجَانِبِ الطُّورِ إِذْ نَادَيْنَا وَلَٰكِنْ رَّحْمَةً مِنْ رَبِّكَ لِتُنذِرَ قَوْمًا مَّا أَلَهُمْ مِنْ نَّذِيرٍ مِنْ قَبْلِكَ لَعَلَّهُمْ يَتَذَكَّرُوْنَ ۝

(قصص: ۳۶)

أَمْ يَقُولُونَ افْتَرَاهُ ۚ بَلْ هُوَ الْحَقُّ مِنْ رَبِّكَ لِتُنذِرَ قَوْمًا مَّا أَلَهُمْ مِنْ نَّذِيرٍ مِنْ قَبْلِكَ لَعَلَّهُمْ يَهْتَدُوْنَ ۝

(الحجۃ: ۳)

وَلَا تَزِرُ وَازِرَةٌ وِزْرَ أُخْرَىٰ ۚ وَإِنْ تَدْعُ مُثْقَلَةٌ إِلَىٰ جِمْلَتِهَا لَا يُحْمَلْ مِنْهُ شَيْءٌ وَلَوْ كَانَ ذَا قُرْبَىٰ ۚ إِنَّمَا تُنذِرُ الَّذِينَ يَخْشَوْنَ رَبَّهُم بِالْغَيْبِ ۚ وَأَقَامُوا الصَّلَاةَ ۚ وَمَنْ تَزَكَّىٰ فَإِنَّمَا يَتَزَكَّىٰ لِنَفْسِهِ ۚ وَإِلَى اللَّهِ الْمَصِيرُ ۝

(فاطر: ۱۸)

تاکہ آپ ایسے لوگوں کو ڈرائیں جن کے باپ دادے نہیں ڈرائے گئے تھے سوا سی سے یہ بے خبر ہیں۔

بس آپ تو صرف ایسے شخص کو ڈرا سکتے ہیں جو نصیحت پر چلے اور اللہ سے بے دیکھے ڈرے، سو آپ اس کو مغفرت اور عمدہ اجر کی خوش خبریاں سنا دیجیے۔

اسی طرح ہم نے آپ کی طرف عربی قرآن کی وحی کی ہے اس لیے کہ آپ مکہ والوں کو اور اس کے آس پاس کے لوگوں کو آگاہ کر دیں اور جمع ہونے کے دن سے جس کے آنے میں کوئی شک نہیں ڈرا دیں۔ ایک گروہ جنت میں ہوگا اور ایک گروہ جہنم میں ہوگا۔

لَتُنذِرَ قَوْمًا مَّا أُنذِرَ آبَاؤُهُمْ فَهُمْ غَافِلُونَ ۝

(یٰسین: ۶)

إِنَّمَا تُنذِرُ مَنِ اتَّبَعَ الذِّكْرَ وَخَشِيَ الرَّحْمَنَ الْغَيْبَ ۚ فَبَشِّرْهُ بِمَغْفِرَةٍ وَأَجْرٍ كَرِيمٍ ۝

(یٰسین: ۱۱)

وَكَذَٰلِكَ أَوْحَيْنَا إِلَيْكَ قُرْآنًا عَرَبِيًّا لِّتُنذِرَ أُمَّ الْقُرَىٰ وَمَنْ حَوْلَهَا وَتُنذِرَ يَوْمَ الْجُمُعِ لَا رَيْبَ فِيهِ ۚ فَرِيقٌ فِي الْجَنَّةِ وَفَرِيقٌ فِي السَّعِيرِ ۝

(الشوری: ۷)

فائدہ: ان آیات میں ”تُنذِر“ کا دس بار ذکر ہے۔

## ۱۰۵۔ ”النخل“ کا دس بار ذکر

اور وہ ایسا ہے جس نے پانی برسایا پھر ہم نے اس کے ذریعہ سے ہر قسم کے نبات کو نکالا پھر ہم نے اس سے سبز شاخ نکالی کہ اس سے ہم اوپر تلے دانے چڑھے ہوئے نکالتے ہیں اور کھجور کے درختوں سے یعنی ان کے مچھے میں سے خوشے ہیں جو نیچے کو لٹکے جاتے ہیں اور انگوروں کے باغ اور زیتون اور انار کو بعض ایک دوسرے سے ملے جلتے ہوتے ہیں اور کچھ ایک دوسرے سے ملے جلتے نہیں ہوتے۔ ہر ایک کے پھل کو دیکھو جب

وَهُوَ الَّذِي أَنزَلَ مِنَ السَّمَاءِ مَاءً ۚ فَخَرَجْنَا بِهِ نَبَاتٌ كَلِّ شَيْءٍ فَخَرَجْنَا مِنْهُ خَضِرًا نُّخْرِجُ مِنْهُ حَبًّا مُّتَرَاكِبًا ۚ وَمِنَ النَّخْلِ مِن طَلْعِهَا قِنْوَانٌ دَانِيَةٌ وَجَنَّاتٍ مِّنْ أَعْنَابٍ وَالزَّيْتُونَ وَالرُّمَّانُ مُشْتَبِهًا وَغَيْرَ مُتَشَابِهٍ ۚ انظُرُوا إِلَىٰ ذَٰلِكُم فَمَرَّةٍ إِذَا أَثْمَرَ وَيَنْعِهِ ۚ إِنَّ فِي ذَٰلِكُمْ لَآيَاتٍ لِّقَوْمٍ يُؤْمِنُونَ ۝

(الانعام: ۹۹)

وہ پھلتا ہے اور اس کے پکنے کو دیکھوان میں دلائل ہیں ان لوگوں کے لیے جو ایمان رکھتے ہیں۔

اور وہی ہے جس نے باغات پیدا کیے وہ بھی جوٹیوں پر چڑھائے جاتے ہیں اور وہ بھی جوٹیوں پر نہیں چڑھائے جاتے اور کھجور کے درخت اور کھیتی جن میں کھانے کی چیزیں مختلف طور کی ہوتی ہیں اور زیتون اور انار ناجو باہم ایک دوسرے کے مشابہ بھی ہوتے ہیں اور ایک دوسرے کے مشابہ نہیں بھی ہوتے، ان سب کی پیداوار کھاؤ جب وہ نکل آئے اور اس میں جوتی واجب ہے وہ اس کے کاٹنے کے دن دیا کرو اور حد سے مت گزرو، یقیناً وہ حد سے گزرنے والوں کو ناپسند کرتا ہے۔

اور انہیں ان دو شخصوں کی مثال بھی سنا دے جن میں سے ایک کو ہم نے دوباغ انگوروں کے دے رکھے تھے جنہیں کھجوروں کے درختوں سے ہم نے گھیر رکھا تھا اور دونوں کے درمیان کھیتی پیدا کر دی تھی۔

فرعون کہنے لگا کہ کیا میری اجازت سے پہلے ہی تم اس پر ایمان لے آئے؟ یقیناً یہی تمہارا وہ بڑا بزرگ ہے جس نے تم سب کو جادو سکھایا ہے، سن لو میں تمہارے ہاتھ پاؤں اُلٹے سیدھے کٹوا کر تم سب کو کھجور کے تنوں میں سولی پر لٹکوا دوں گا اور تمہیں پوری طرح معلوم ہو جائے گا کہ ہم میں سے کس کی مار زیادہ سخت اور دیر پا ہے۔

وَهُوَ الَّذِي أَنشَأَ جَنَّاتٍ مَّعْرُوسَاتٍ طِبَاقًا ۖ وَغَيْرِ مَّعْرُوسَاتٍ ۖ وَالزَّرْعَ مُخْتَلِفًا أَكْثُلُهُ ۖ وَالزَّيْتُونَ وَالرُّمَّانَ مُتَشَابِهًا وَغَيْرَ مُتَشَابِهٍ ط ۚ كُلُوا مِنْ ثَمَرِهِ إِذَا أَثْمَرَ وَآتُوا حَقَّهُ يَوْمَ حَصَادِهِ ۖ وَلَا تُسْرِفُوا ۚ إِنَّهُ لَا يُحِبُّ الْمُسْرِفِينَ ۝

(الانعام: ۱۳۱)

وَاضْرِبْ لَهُم مَّثَلًا رَّجُلَيْنِ جَعَلْنَا لِأَحَدِهِمَا جَنَّتَيْنِ مِنْ أَعْنَابٍ وَخَفَّفْنَاهُمَا بِنَخْلِ ۖ وَجَعَلْنَا بَيْنَهُمَا زُرْعًا ۝

(الکہف: ۳۲)

قَالَ امْنَتُمْ لَهُ قَبْلَ أَنْ أَدْنِ لَكُمْ ۚ إِنَّهُ لَكَبِيرُكُمُ الَّذِي عَلَّمَكُمُ السِّحْرَ ۚ فَلَا تُقِطْعُنْ أَيْدِيَكُمْ وَأَرْجُلَكُمْ مِنْ خِلَافٍ ۚ وَلَا صَلِّبْنَكُمْ فَبِئْسَ جِذْعُ النَّخْلِ ۚ وَتَعْلَمُنَّ أَيُّنَا أَشَدُّ عَذَابًا وَأَبْقَى ۝

(طہ: ۷۱)



اور ان کھیتوں اور ان کھجوروں کے بانگوں میں جن کے شکوفے بوجھ کے مارے ٹوٹے پڑتے ہیں۔ اور کھجوروں کے بلند و بالا درخت جن کے خوشے تہ بہ تہ ہیں۔

جو لوگوں کو اٹھا اٹھا کر دے پٹختی تھی گویا کہ وہ جڑ سے کٹے ہوئے کھجور کے تنے ہیں۔

جس میں میوے ہیں اور خوشے والی کھجور کے درخت ہیں۔

ان دونوں میں میوے اور کھجور اور انار ہوں گے۔

جوان پر برابر لگا تار سات رات اور آٹھ دن تک حکم الہی چلتی رہی۔ پس تو دیکھے گا کہ یہ لوگ زمین پر اس طرح گر گئے جیسے کہ کھجور کے کھوکھلے تنے ہوں۔

وَزُرُوعٌ وَنَخْلٌ طَلَعَهَا هَظِيمٌ ۝

(الشعراء: ۱۳۸)

وَالنَّخْلُ بَسِقَتِ لَهَا طَعْنٌ ۝

(ن: ۱۰)

تَنْزِعُ النَّاسُ ۚ كَانَتْهُمْ اَعْجَازُ نَخْلٍ مُنْقَعِرٍ ۝

(القر: ۲۰)

فِيهَا فَاكِهَةٌ ۚ وَالنَّخْلُ ذَاتُ الْاَكْمَامِ ۝

(الرحمن: ۱۱)

فِيهِمَا فَاكِهَةٌ وَنَخْلٌ وَرُمَّانٌ ۝

(الرحمن: ۶۸)

سَخَّرَهَا عَلَيْهِمْ سَبْعَ لَيَالٍ وَفِئَةٍ اَيَّامٍ ۚ

خُسُوفًا ۚ فَتَرَى الْقُومَ فِيهَا صَرْعَى ۚ

كَانَتْهُمْ اَعْجَازُ نَخْلٍ خَاوِيَةٍ ۝

(الحاقة: ۷)

فائدہ: ان آیات میں ”النخل“ کا دس بار ذکر ہے۔

## ۱۰۶۔ ”مسر فین“ کا دس بار ذکر

اور وہی ہے جس نے باغات پیدا کیے وہ بھی جوٹیوں پر چڑھائے جاتے ہیں اور وہ بھی جوٹیوں پر نہیں چڑھائے جاتے اور کھجور کے درخت اور کھیتی جن میں کھانے کی چیزیں مختلف طور کی ہوتی ہیں اور زیتون اور انار جو باہم ایک دوسرے کے مشابہ بھی ہوتے ہیں اور ایک دوسرے کے مشابہ نہیں بھی ہوتے، ان سب کی پیداوار کھاؤ جب وہ نکل

وَهُوَ الَّذِي اَنْشَأَ جَنَّاتٍ مَّعْرُوسَاتٍ وَغَيْرَ مَعْرُوسَاتٍ وَالنَّخْلَ وَالزَّرْعَ مُخْتَلِفًا اُكْلُهُ وَالزَّيْتُونَ وَالرُّمَّانَ مُتَشَابِهًا وَغَيْرَ مُتَشَابِهٍ ۚ كُلُوا مِنْ ثَمَرِهِ اِذَا اَتَمَرَ وَاتَّقُوا حَقَّهُ يَوْمَ حَصَادِهِ ۚ وَلَا تُسْرِفُوا ۚ اِنَّهُ لَا يُحِبُّ الْمُسْرِفِينَ ۝

(الانعام: ۱۳۱)

www.KitaboSunnat.com

آئے اور اس میں جو حق واجب ہے وہ اس کے کاٹنے کے دن دیا کرو اور حد سے مت گزرو۔ یقیناً وہ حد سے گزرنے والوں کو ناپسند کرتا ہے۔

اے اولادِ آدم! تم مسجد کی ہر حاضری کے وقت اپنا لباس پہن لیا کرو۔ اور خوب کھاؤ اور پیو اور حد سے مت نکلو۔ بے شک اللہ حد سے نکل جانے والوں کو پسند نہیں کرتا۔

اور جب انسان کو کوئی تکلیف پہنچتی ہے تو ہم کو پکارتا ہے لیٹے بھی، بیٹھے بھی، کھڑے بھی۔ پھر جب ہم اس کی تکلیف اس سے ہٹا دیتے ہیں تو وہ ایسا ہو جاتا ہے کہ گویا اس نے اپنی تکلیف کے لیے جو اسے پہنچتی تھی کبھی ہمیں پکارا ہی نہ تھا، ان حد سے نکلنے والوں کے اعمال ان کو اسی طرح مستحق معلوم ہوتے ہیں۔

پس موسیٰ پر ان کی قوم میں سے صرف قدرے قلیل آدمی ایمان لائے وہ بھی فرعون سے اور اپنے حکام سے ڈرتے ڈرتے کہ کہیں ان کو تکلیف پہنچائے، اور واقع میں فرعون اس ملک میں زور رکھتا تھا، اور یہ بھی بات تھی کہ وہ حد سے باہر ہو جاتا تھا۔

پھر ہم نے ان سے کیے ہوئے سب وعدے سچ کیے انہیں اور جن جن کو ہم نے چاہا نجات عطا فرمائی اور حد سے نکل جانے والوں کو غارت کر دیا۔ بے باک حد سے گر جانے والوں کی اطاعت سے باز آ جاؤ۔

يٰۤاَيُّهَا اٰدَمُ خُذْ وَاٰزِيْنَتَكَ مِنْ كُلِّ مَسْجِدٍ وَكُلُوْا وَاشْرَبُوْا وَلَا تُسْرِفُوْا ؕ اِنَّهٗ لَا يُحِبُّ الْمُسْرِفِيْنَ ۝

(الاعراف: ۳۱)

وَإِذَا مَسَّ الْإِنْسَانَ الضُّرُّ دَعَانَا لِجَنبَةٍ أَوْقَاعِدًا أَوْ قَاتِمًا ؕ فَلَمَّا كَشَفْنَا عَنْهُ ضُرَّهُ مَرَّ كَأَن لَّمْ يَدْعُنَا إِلَىٰ ضُرِّ مُمَّةٍ ؕ كَذٰلِكَ زَيَّنَ لِّلْمُسْرِفِيْنَ مَا كَانُوْا يَعْمَلُوْنَ ۝

(یونس: ۱۲)

فَمَآ اٰمَنَ لِمُوسٰى اِلَّا ذُرِّيَّةٌ مِّنْ قَوْمِهٖ عَلٰى خَوْفٍ مِّنْ فِرْعَوْنَ وَمَلَا يَهْمُ اَن يُّفْتِنَهُمْ ؕ وَاِنَّ فِرْعَوْنَ لَعَالٰى فِى الْاَرْضِ ؕ وَاِنَّهٗ لَمِنَ الْمُسْرِفِيْنَ ۝

(یونس: ۸۳)

ثُمَّ صَدَقْنَاهُمُ الْوَعْدَ فَاَنجَيْنَاهُمْ وَمَنْ نَّشَاءُ وَاهْلَكْنَا الْمُسْرِفِيْنَ ۝

(الاعیاء: ۹)

وَلَا تُطِيعُوْا اَمْرَ الْمُسْرِفِيْنَ ۝

(الشراء: ۱۵۱)

یہ یعنی امر ہے کہ تم مجھے جس کی طرف بلا رہے ہو وہ تو نہ دنیا میں پکارنے کے قابل ہے نہ آخرت میں اور یہ بھی یقینی بات ہے کہ ہم سب کالوٹا اللہ کی طرف ہے اور حد سے گزر جانے والے یقیناً اہل دوزخ ہیں۔

کیا ہم اس نصیحت کو تم سے اس بنا پر ہٹالیں کہ تم حد سے گزر جانے والے لوگ ہو۔

جو فرعون کی طرف سے ہو رہی تھی۔ فی الواقع وہ سرکش اور حد سے گزر جانے والوں میں سے تھا۔

جو تیرے رب کی طرف سے ان حد سے گزر جانے والوں کے لیے نامزد ہو چکی ہیں۔

لَا جَرَمَ أَنَّمَا تَدْعُونَنِي إِلَيْهِ لَيْسَ لَهُ دَعْوَةٌ فِي الدُّنْيَا وَلَا فِي الْآخِرَةِ وَأَنْ مَرَدْنَا إِلَى اللَّهِ وَإِنَّ الْمُسْرِفِينَ هُمْ أَصْحَابُ النَّارِ ۝

(المومن: ۳۳)

أَفَنَضْرِبُ عَنْكُمُ الذِّكْرَ صَفْحًا أَنْ كُنْتُمْ قَوْمًا مُّسْرِفِينَ ۝

(الزخرف: ۵)

مِنْ فِرْعَوْنَ ۖ إِنَّهُ كَانَ عَلِيًّا مِّنَ الْمُسْرِفِينَ ۝

(الدخان: ۳۱)

مُسْوَمَةٌ عِنْدَ رَبِّكَ لِلْمُسْرِفِينَ ۝

(الذاریات: ۳۳)

فائدہ: ان آیات میں ”مصرفین“ کا دس بار ذکر

## ۱۰۷۔ ”اثنین“ کا دس بار ذکر

(پیدا کیے) آٹھ نر مادہ یعنی بھیر میں دو قسم اور بکری میں دو قسم، آپ کہیے کہ کیا اللہ نے ان دونوں نروں کو حرام کیا ہے یا دونوں مادہ کو، یا اس کو جس کو دونوں مادہ پیٹ میں لیے ہوئے ہوں تم مجھ کو کسی دلیل سے تو بتلاؤ اگر سچے ہو۔

اور اونٹ میں دو قسم اور گائے میں دو قسم آپ کہیے کہ کیا اللہ تعالیٰ نے ان دونوں نروں کو حرام کیا ہے یا دونوں مادہ کو یا اس کو جس کو دونوں مادہ

ثَمْنِيَّةٌ ازْوَاجٌ ۚ مِنَ الضَّانِّ اثْنَيْنِ وَمِنَ الْمَعْزِ اثْنَيْنِ ۖ قُلْ ءَالذَّكَرَيْنِ حَرَّمَ اَمْ الْاُنثَيْنِ اَمَّا اَسْتَمَلْتُ عَلَيْهِ اَرْحَامُ الْاُنثَيْنِ ۖ يَتَّبِعُنِي بِعِلْمٍ اِنْ كُنْتُمْ صٰدِقِيْنَ ۝

وَمِنَ الْاِبِلِ اثْنَيْنِ وَمِنَ الْبَقَرِ اثْنَيْنِ ۖ قُلْ ءَالذَّكَرَيْنِ حَرَّمَ اَمْ الْاُنثَيْنِ اَمَّا اَسْتَمَلْتُ عَلَيْهِ اَرْحَامُ الْاُنثَيْنِ ۖ اَمْ كُنْتُمْ شُهَدَآءَ

پیٹ میں لیے ہوئے ہوں، کیا تم حاضر تھے جس وقت اللہ تعالیٰ نے تم کو اس کا حکم دیا، تو اس سے زیادہ کون ظالم ہوگا جو اللہ تعالیٰ پر بلا دلیل جھوٹی تہمت لگائے تاکہ لوگوں کو گمراہ کرے یقیناً اللہ تعالیٰ ظالم لوگوں کو راستہ نہیں دکھاتا۔

اگر تم اس کی مدد نہ کرو تو اللہ ہی نے اس کی مدد کی اس وقت جبکہ اسے کافروں نے (دیس سے) نکال دیا تھا دو میں سے دوسرا جبکہ وہ دونوں غار میں تھے جب یہ اپنے ساتھی سے کہہ رہے تھے کہ غم نہ کر اللہ ہمارے ساتھ ہے، پس جناب باری نے اپنی طرف کی تسکین اس پر نازل فرما کر ان لشکروں سے اس کی مدد کی جنہیں تم نے دیکھا ہی نہیں اور اس نے کافروں کی بات پست کر دی اور بلند وعزیز تو اللہ کا کلمہ ہی ہے اللہ غالب ہے حکمت والا ہے۔

یہاں تک کہ جب ہمارا حکم آپہنچا اور توراً پلٹے لگے ہم نے کہا کہ اسی کشتی میں ہر قسم کے جوڑے دوہرے سوار کرالے اور اپنے گھر کے لوگوں کو بھی، سوائے ان کے جن پر پہلے سے بات پڑ چکی ہے اور سب ایمان والوں کو بھی، اس کے ساتھ ایمان لانے والے بہت ہی کم تھے۔

اسی نے زمین پھیلا کر بچھا دی ہے اور اس میں پہاڑ اور نہریں پیدا کر دی ہیں۔ اور اس میں ہر قسم کے پھلوں کے جوڑے دوہرے دوہرے پیدا کر دیئے ہیں وہ رات کو دن سے چھپا دیتا ہے۔ یقیناً غور و فکر کرنے والوں کے لیے اس

إِذْ وَصَّيْكُمْ اللَّهُ بِهَذَا ۖ فَمَنْ أَظْلَمُ مِمَّنِ افْتَرَىٰ عَلَى اللَّهِ كَذِبًا لِّيُضِلَّ النَّاسَ بِغَيْرِ عِلْمٍ ۚ إِنَّ اللَّهَ لَا يَهْدِي الْقَوْمَ الظَّالِمِينَ ۝ (الانعام: ۱۳۳، ۱۳۴)

إِلَّا تَنْصُرُوهُ فَقَدْ نَصَرَهُ اللَّهُ إِذْ أَخْرَجَهُ الَّذِينَ كَفَرُوا ثَانِيَ اثْنَيْنِ إِذْ هُمَا فِي الْغَارِ إِذْ يَقُولُ لِصَاحِبِهِ لَا تَحْزَنْ إِنَّ اللَّهَ مَعَنَا ۚ فَأَنْزَلَ اللَّهُ سَكِينَتَهُ عَلَيْهِ وَأَيَّدَهُ بِجُنُودٍ لَّمْ تَرَوْهَا وَجَعَلَ كَلِمَةَ الَّذِينَ كَفَرُوا السُّفْلَىٰ ۗ وَكَلِمَةُ اللَّهِ هِيَ الْعُلْيَا ۗ وَاللَّهُ عَزِيزٌ حَكِيمٌ ۝

(التوبہ: ۴۰)

حَتَّىٰ إِذَا جَاءَ أَمْرُنَا وَفَارَ التَّنُوْرُ ۖ قُلْنَا احْمِلْ فِيهَا مِنْ كُلِّ زَوْجَيْنِ اثْنَيْنِ وَأَهْلَكَ إِلَّا مَنْ سَبَقَ عَلَيْهِ الْقَوْلُ وَمَنْ آمَنَ ۖ وَمَا آمَنَ مَعَهُ إِلَّا قَلِيلٌ ۝

(حود: ۴۰)

وَهُوَ الَّذِي مَدَّ الْأَرْضَ وَجَعَلَ فِيهَا رَوَاسِيَ وَأَنْهَارًا وَمِنْ كُلِّ الثَّمَرَاتِ جَعَلَ فِيهَا زَوْجَيْنِ اثْنَيْنِ يُغْشَى اللَّيْلُ النَّهَارَ ۗ إِنَّ فِي ذَلِكَ لَآيَاتٍ لِّقَوْمٍ يَتَفَكَّرُونَ ۝

(الرعد: ۳)

میں بہت سی نشانیاں ہیں۔

اللہ تعالیٰ ارشاد فرما چکا ہے کہ دو معبود نہ بناؤ۔ معبود تو صرف وہی اکیلا ہے پس تم سب صرف میری ڈر خوف رکھو۔

تو ہم نے ان کی طرف وحی بھیجی کہ تو ہماری آنکھوں کے سامنے ہماری وحی کے مطابق ایک کشتی بنا۔ جب ہمارا حکم آجائے اور تور اُبل پڑے تو تو ہر قسم کا ایک ایک جوڑا اس میں رکھ لے۔ اور اپنے اہل کو بھی، مگر ان میں سے جس کی بابت ہماری بات پہلے گزر چکی ہے۔ خبردار جن لوگوں نے ظلم کیا ہے ان کے بارے میں مجھ سے کچھ کلام نہ کرنا وہ تو سب ڈبوئے جائیں گے۔ یعنی جب کہ ہم نے ان کے پاس دو (رسولوں) کو بھیجا سوان لوگوں نے اول دونوں کو جھوٹا بتلایا پھر ہم نے تیسرے سے تائید کی سوان تینوں نے کہا کہ ہم تمہارے پاس بھیجے گئے ہیں۔

وَقَالَ اللَّهُ لَا تَتَّخِذُوا إِلَٰهَيْنِ إِلَّا مَا هُوَ إِلَٰهٌ وَاحِدٌ ۚ فَإِنِّي لَأَرَاهُنَّ مَبْعُوثِينَ ۝

(الاعل: ۵۱)

فَاَوْحَيْنَا إِلَيْهِ أَنْ اصْنَعْ الْفُلْكَ بِأَعْيُنِنَا ۖ وَوَحَيْنَا فَإِذَا جَاءَ أَمْرُنَا وَفَارَ التُّورُ ۖ فَاسْلُكْ فِيهَا مِنْ كُلِّ زَوْجَيْنِ اثْنَيْنِ ۚ وَأَهْلَكَ إِلَّا مَنْ سَبَقَ عَلَيْهِ الْقَوْلُ مِنْهُمْ ۚ وَلَا تَخَاطَبُنِي فِي الَّذِينَ ظَلَمُوا ۚ إِنَّهُمْ مُعْرِقُونَ ۝

(المومن: ۲۷)

إِذْ أَرْسَلْنَا إِلَيْهِمُ اثْنَيْنِ فَكَذَّبُوهُمَا ۖ فَعَزَّزْنَا بِثَالِثٍ فَقَالُوا إِنَّا إِلَهُكُم مُّرْسَلُونَ ۝ (طین: ۱۳)

فائدہ: ان آیات میں ”اثنین“ کا دس بار ذکر ہے۔

## ۱۰۸۔ سورۃ الانعام کے ایک رکوع میں دس احکام

آپ کہیے کہ آؤ میں تم کو وہ چیزیں پڑھ کر سناؤں جن کو تمہارے رب نے تم پر حرام فرمادیا ہے وہ یہ کہ اللہ تعالیٰ کے ساتھ کسی چیز کو شریک مت ٹھہراؤ اور ماں باپ کے ساتھ احسان کرو اور اپنی اولاد کو افلاس کے سبب قتل مت کرو۔ ہم تم کو اور ان کو

قُلْ تَعَالَوْا أَتْلُ مَا حَرَّمَ رَبِّي عَلَيْكُمْ ۖ أَلَّا تُشْرِكُوا بِهِ شَيْئًا ۚ وَبِالْوَالِدَيْنِ إِحْسَانًا ۚ وَلَا تَقْتُلُوا أَوْلَادَكُمْ ۖ مِنْ إِمْلَاقٍ ۖ نَحْنُ نَرِزُّكُمْ وَإِيَّاهُمْ ۚ وَلَا تَقْرَبُوا الْفَوَاحِشَ مَا ظَهَرَ مِنْهَا وَمَا بَطَنَ ۚ وَلَا تَقْتُلُوا النَّفْسَ

رزق دیتے ہیں اور بے حیائی کے جتنے طریقے ہیں ان کے پاس بھی مت جاؤ خواہ وہ علانیہ ہوں اور خواہ پوشیدہ، اور جس کا خون کرنا اللہ تعالیٰ نے حرام کر دیا ہے اس کو قتل مت کرو، ہاں مگر حق کے ساتھ، اس کا تم کو تاکید حکم دیا ہے تاکہ تم سمجھو۔

اور یتیم کے مال کے پاس نہ جاؤ مگر ایسے طریقے سے جو کہ مستحسن ہے یہاں تک کہ وہ اپنے سن بلوغ کو پہنچ جائے اور تاپ تول پوری پوری کرو انصاف کے ساتھ، ہم کسی شخص کو اس کے امکان سے زیادہ تکلیف نہیں دیتے اور جب تم بات کرو تو انصاف کرو گو وہ شخص قرابت دار ہی ہو

اور اللہ تعالیٰ سے جو عہد کیا اس کو پورا کرو، ان کا اللہ تعالیٰ نے تم کو تاکید حکم دیا ہے تاکہ تم یاد رکھو۔

اور یہ کہ یہ دین میرا راستہ ہے جو مستقیم ہے سو اس راہ پر چلو اور دوسری راہوں پر مت چلو کہ وہ راہیں تم کو اللہ کی راہ سے جدا کر دیں گی۔ اس کا تم کو اللہ تعالیٰ نے تاکید حکم دیا ہے تاکہ تم احتیاط رکھو۔

پھر ہم نے موسیٰ کو کتاب دی تھی جس سے اچھی طرح عمل کرنے والوں پر نعمت پوری ہو اور سب احکام کی تفصیل ہو جائے اور رہنمائی ہو اور رحمت ہو تاکہ وہ لوگ اپنے رب کے ملنے پر یقین لائیں۔

الَّتِي حَرَّمَ اللَّهُ إِلَّا بِالْحَقِّ ۖ ذَٰلِكُمْ وَضَعْنَا لَكُمْ تَعْقِلُونَ ۝

وَلَا تَقْرَبُوا مَالَ الْيَتِيمِ إِلَّا بِالَّتِي هِيَ أَحْسَنُ حَتَّىٰ يَبْلُغَ أَشُدَّهُ ۖ وَأَوْفُوا الْكَيْلَ وَالْمِيزَانَ بِالْقِسْطِ ۖ لَا تَكْلِفُوا نَفْسًا إِلَّا وُسْعَهَا ۖ وَإِذَا قُلْتُمْ فَاعْبِدُوا ۖ وَلَوْ كَانَ ذَا قُرْبَىٰ ۖ وَبِعَهْدِ اللَّهِ أَوْفُوا ۖ ذَٰلِكُمْ وَضَعْنَا لَكُمْ تَذَكُّرُونَ ۝

وَأَنَّ هَٰذَا صِرَاطِي مُسْتَقِيمًا فَاتَّبِعُوهُ ۖ وَلَا تَتَّبِعُوا السُّبُلَ فَتَفَرَّقَ بِكُمْ عَنْ سَبِيلِهِ ۖ ذَٰلِكُمْ وَضَعْنَا لَكُمْ تَعْقِلُونَ ۝ تَتَّقُونَ ۝

ثُمَّ آتَيْنَا مُوسَى الْكِتَابَ تَمَامًا عَلَى الَّذِي أَحْسَنَ وَتَفْصِيلًا لِّكُلِّ شَيْءٍ وَهُدًى وَرَحْمَةً لَّعَلَّهُمْ بِلِقَاءِ رَبِّهِمْ يُؤْمِنُونَ ۝

(الانعام: ۱۵۴ تا ۱۵۱)

فائدہ: سورۃ الانعام کی ان آیات میں حقوق اللہ اور حقوق العباد سے متعلق دس احکام کا ذکر ہے۔

☆ اللہ تعالیٰ کے ساتھ کسی چیز کو شریک نہ کرو۔

☆ ماں باپ کے ساتھ احسان کرو۔

☆ اپنی اولاد کو مفلسی کی وجہ سے قتل نہ کرو۔

☆ بے حیائی کی باتوں کے قریب مت جاؤ جو ان میں سے ظاہر ہوں اور جو چھپی ہوئی ہوں۔

☆ اگر جان کو جسے اللہ تعالیٰ نے حرام ٹھہرایا ہے قتل نہ کرو مگر حق کے ساتھ۔

☆ یتیم کے مال کے پاس نہ جاؤ مگر اس طریق سے جو بہت اچھا ہو۔ یہاں تک کہ وہ اپنی جوانی کو پہنچ جائے۔

☆ ناپ اور تول کو انصاف سے پورا کرو۔

☆ جب تم بات کہو تو عدل کرو اگرچہ وہ شخص قریبی ہو۔

☆ اللہ تعالیٰ کے عہد کو پورا کرو۔

☆ یہ اللہ تعالیٰ کا راستہ سیدھا ہے۔ سوا اس کی پیروی کرو اور دوسرے راستوں کی پیروی نہ کرو۔

## ۱۰۹۔ ”الکیل“ کا دس بار ذکر

اور یتیم کے مال کے پاس نہ جاؤ مگر ایسے طریقے سے جو کہ متحسّن ہے یہاں تک کہ وہ اپنے سن بلوغ کو پہنچ جائے اور ناپ تول پورا پورا کرو انصاف کے ساتھ، ہم کسی شخص کو اس کے امکان سے زیادہ تکلیف نہیں دیتے اور جب تم بات کرو تو انصاف کرو گو وہ شخص قرابت دار ہی ہو اور اللہ تعالیٰ سے جو عہد کیا اس کو پورا کرو، ان کا اللہ تعالیٰ نے تم کو تاکید حکم دیا ہے تاکہ تم یاد رکھو۔

اور ہم نے مدین کی طرف ان کے بھائی شعیب کو بھیجا۔ انہوں نے فرمایا اے میری قوم! تم اللہ کی عبادت کرو اس کے سوا کوئی تمہارا معبود نہیں۔ تمہارے پاس تمہارے پروردگار کی طرف سے واضح دلیل آچکی ہے پس تم ناپ اور تول پورا پورا کیا کرو اور لوگوں کو ان کی چیزیں کم کر کے مت دو اور روئے زمین میں اس کے بعد کہ اس کی درستی کر دی گئی، فساد مت پھیلاؤ۔ یہ تمہارے

وَلَا تَقْرَبُوا مَالَ الْيَتِيمِ إِلَّا بِالنَّهْيِ هِيَ  
أَحْسَنُ حَتَّىٰ يَبْلُغَ أَشُدَّهُ ۖ وَأَوْفُوا الْكَيْلَ  
وَالْمِيزَانَ بِالْقِسْطِ ۖ لَا تَكْثِفُوا نَفْسًا  
إِلَّا وَسْعَهَا ۖ وَإِذَا قُلْتُمْ فَاعْدُوا وَلَوْ كَانَ  
ذَٰلِكُمْ بَيْنَ يَدَيْكُمْ ۖ وَبِعَهْدِ اللَّهِ أَوْفُوا ۚ ذَٰلِكُمْ  
وَسَّخَمَ بِهِ لَعَلَّكُمْ تَذَكَّرُونَ ۝

(الانعام: ۱۵۲)

وَالِی مَدَیْنَ اَخَاهُمْ شُعَیْبًا ۖ قَالَ یَقَوْمِ  
اعْبُدُوا اللّٰهَ مَا لَکُمْ مِنْ اِلٰهٍ غَیْرُهُ ۚ قَدْ  
جَاءَتْکُمْ بَیِّنَةٌ مِنْ رَبِّکُمْ فَاقْوُوا  
الْکَیْلَ وَالْمِیزَانَ وَلَا تَبْخَسُوا النَّاسَ  
اَشْیَاءَهُمْ وَلَا تَفْسِدُوا فِی الْاَرْضِ بِعَدٍ  
اِصْلَاحِهَا ۚ ذَٰلِکُمْ خَیْرٌ لَّکُمْ اِنْ کُنْتُمْ  
مُؤْمِنِیْنَ ۝

(الاعراف: ۸۵)

لیے نافع ہے اگر تم تصدیق کرو۔

جب انہیں ان کا اسباب مہیا کر دیا تو کہا کہ تم میرے پاس اپنے اس بھائی کو بھی لانا جو تمہارے باپ سے ہے، کیا تم نے نہیں دیکھا کہ میں نے ناپ بھی پورا کر دیا اور میں ہوں بھی بہترین میزبانی کرنے والوں میں۔

پس اگر تم اسے لے کر میرے پاس نہ آئے تو میری طرف سے تمہیں کوئی ناپ بھی نہ ملے گا بلکہ میرے قریب بھی نہ پہنچنا۔

جب یہ لوگ لوٹ کر اپنے والد کے پاس گئے تو کہنے لگے کہ ہم سے تو غلہ کا پیمانہ روک لیا گیا۔ اب آپ ہمارے ساتھ ہمارے بھائی کو بھیجئے کہ ہم پیمانہ بھر کر لائیں ہم اس کی تمہاری ذمہ داری ہیں۔

جب انہوں نے اپنا اسباب کھولا تو انہوں نے اپنا سرمایہ موجود پایا جو ان کی جانب لوٹا دیا گیا تھا۔

کہنے لگے اے ہمارے باپ ہمیں اور کیا چاہیے۔ دیکھیے تو یہ ہمارا سرمایہ بھی ہمیں واپس لوٹا دیا گیا ہے۔ ہم اپنے خاندان کو رسد لادیں گے اور اپنے

بھائی کی نگرانی رکھیں گے اور ایک اونٹ کا پیمانہ زیادہ لائیں گے۔ یہ ناپ تو بہت آسان ہے۔

پھر جب یہ لوگ یوسف کے پاس پہنچے تو کہنے لگے کہ اے عزیز! ہم اور ہمارا خاندان بڑی تکلیف میں ہے۔ ہم حقیر پوچھ لائے ہیں پس آپ ہمیں اپنے غلہ کا ناپ دیجیے اور ہم پر خیرات کیجیے،

اور ہمارے والدین کو بدلہ دیتا ہے۔

وَلَمَّا جَهَّزَهُمْ بِجَهَّازِهِمْ قَالِ اتُّؤْنِي بِأَخٍ لَّكُم مِّنْ أَيْبُكُمْ ؕ أَلَا تَرَوْنَ أَنِّي أُوْفِي الْكَفِيلَ وَأَنَا خَيْرُ الْمُنْزِلِينَ ۝

فَإِنْ لَّمْ تَأْتُونِي بِهِ فَلَا كَيْلَ لَكُمْ عِنْدِي وَلَا تَقْرُبُونِ ۝

(یوسف: ۶۰-۵۹)

فَلَمَّا رَجَعُوا إِلَىٰ أَيْبِهِمْ قَالُوا يَا أَبَانَا مُنِعْ مِنَّا الْكَفِيلَ فَارْسِلْ مَعَنَا أَخَانًا نَّكْتَلُ وَأَنَا لَهُ لَاحِقُظُونَ ۝

(یوسف: ۶۳)

وَلَمَّا فَتَحُوا مَتَاعَهُمْ وَجَدُوا بِضَاعَتَهُمْ رُدَّتْ إِلَيْهِمْ ۖ قَالُوا يَا أَبَانَا مَا نَبْغِي ۚ هَذِهِ بِضَاعَتُنَا رُدَّتْ إِلَيْنَا ۖ وَنَمِيرُ أَهْلَنَا وَنَحْفَظُ أَخَانَنَا وَنَزِدُّكَ ذِكْلًا بَعِيرٌ ۚ ذَٰلِكَ كَيْلٌ يَّسِيرٌ ۝

(یوسف: ۶۵)

فَلَمَّا دَخَلُوا عَلَيْهِ قَالُوا يَا أَيُّهَا الْعَزِيزُ مَسْنَا وَأَهْلُنَا الضُّرُّ وَجِئْنَا بِبِضَاعٍ مَُّتَّحَةٍ فَأَوْفِ لَنَا الْكَيْلَ وَتَصَدَّقْ عَلَيْنَا ۚ إِنَّنَا يَجْزِي الْمُتَصَدِّقِينَ ۝

(یوسف: ۸۸)



اور جب تاپے لگو تو بھر پور پینے سے ناپو اور  
سیدھی ترازو سے تولاد کرو۔ یہی بہتر ہے اور  
انجام کے لحاظ سے بھی بہت اچھا ہے۔

وَأَوْفُوا الْكَيْلَ إِذَا كِلْتُمْ وَزَنُوا  
بِالْقِسْطَاسِ الْمُسْتَقِيمِ ۚ ذَٰلِكَ خَيْرٌ  
وَأَحْسَنُ تَأْوِيلًا ۝

(بنی اسرائیل: ۳۵)

تاپ پورا بھرا کرو اور کم دینے والوں میں شمولیت  
نہ کرو۔

أَوْفُوا الْكَيْلَ وَلَا تَكُونُوا مِنَ  
الْمُخْسِرِينَ ۝

(الشعراء: ۱۸۱)

فائدہ: ان آیات میں ”الکیل“ کا دس بار ذکر ہے۔

## ۱۱۰۔ ایک نیکی کا دس گنا اجر

جو شخص نیک کام کرے گا اس کو اس کے دس گنا  
ملیں گے اور جو شخص بُرا کام کرے گا اس کو اس  
کے برابر ہی سزا ملے گی اور ان لوگوں پر ظلم نہ  
ہوگا۔

مَنْ جَاءَ بِالْحَسَنَةِ فَلَهُ عَشْرُ مِثَالِهَا ۚ  
وَمَنْ جَاءَ بِالسَّيِّئَةِ فَلَا يُجْزَى إِلَّا مِثْلُهَا  
وَهُمْ لَا يظْلَمُونَ ۝

(الانعام: ۱۶۰)

فائدہ: اس آیت میں بیان ہے کہ ایک نیکی کا اجر دس گنا ملے گا۔ یہ اللہ تعالیٰ کے اس فضل و احسان کا  
بیان ہے جو اہل ایمان کے ساتھ وہ کرے گا کہ ایک نیکی کا بدلہ دس نیکیوں کے برابر عطا فرمائے  
گا۔ یہ کم از کم اجر ہے۔ ورنہ قرآن اور احادیث سے ثابت ہے کہ بعض نیکیوں کا اجر کئی کئی سو گنا  
تک ملے گا۔

## ۱۱۱۔ ”الساجدین“ کا دس بار ذکر

اور ہم نے تم کو پیدا کیا پھر ہم ہی نے تمہاری  
صورت بنائی، پھر ہم نے فرشتوں سے کہا کہ آدم  
کو سجدہ کرو، سوسب نے سجدہ کیا بجائے ابلیس  
کے، وہ سجدہ کرنے والوں میں شامل نہ ہوا۔

وَلَقَدْ خَلَقْنَاكُمْ ثُمَّ صَوَّرْنَاكُمْ ثُمَّ قُلْنَا  
لِلْمَلَائِكَةِ اسْجُدُوا لِآدَمَ فَلَمْ يَسْجُدُوا  
إِلَّا إِبْلِيسَ ۚ لَمْ يَكُنْ مِنَ السَّاجِدِينَ ۝

(الاعراف: ۱۱)

اور وہ جو ساحر تھے سجدہ میں گر گئے۔

وَأَلْقَى السَّحَرَةُ سَجْدِينَ ۝

(الاعراف: ۱۲۰)

جب کہ یوسف نے اپنے باپ سے ذکر کیا کہ ابا جان! میں نے گیارہ ستاروں کو اور سورج چاند کو دیکھا کہ سب مجھے سجدہ کر رہے ہیں۔

إِذْ قَالَ يُوسُفُ لِأَبِيهِ يَا أَبَتِ إِنِّي رَأَيْتُ أَحَدَ عَشَرَ كَوْكَبًا وَالشَّمْسَ وَالْقَمَرَ رَأَيْتُهُمْ لِي سَاجِدِينَ ۝

(یوسف: ۴)

تو جب میں اسے پورا بتا چکوں اور اس میں اپنی روح پھونک دوں تو تم سب اس کے لیے سجدہ میں گر پڑنا۔

فَإِذَا سَوَّيْتُهُ وَنَفَخْتُ فِيهِ مِنْ رُوحِي فَقَعُوا لَهُ سَاجِدِينَ ۝

(الحجر: ۲۹)

مگر ابلیس کہ اس نے سجدہ کرنے والوں میں شمولیت کرنے سے صاف انکار کر دیا۔  
(اللہ تعالیٰ نے) فرمایا اے ابلیس تجھے کیا ہوا کہ تو سجدہ کرنے والوں میں شامل نہ ہوا؟

إِلَّا ابْلِيسَ دَابَّيْ أَنْ يَكُونَ مَعَ السَّاجِدِينَ ۝  
قَالَ يَا ابْلِيسُ مَا لَكَ أَلَّا تَكُونَ مَعَ السَّاجِدِينَ ۝

(الحجر: ۳۲، ۳۱)

آپ اپنے برادرِ دغا کی تسبیح اور حمد بیان کریں اور سجدہ کرنے والوں میں شامل ہو جائیں۔

فَسَبِّحْ بِحَمْدِ رَبِّكَ وَكُنْ مِنَ السَّاجِدِينَ ۝

(الحجر: ۹۸)

یہ دیکھتے ہی جادوگر سب اس میں گر گئے۔

فَأَلْقَى السَّحَرَةُ سَجْدِينَ ۝

(الشعراء: ۳۶)

اور سجدہ کرنے والوں کے درمیان تیرا گھومنا پھرنا بھی۔

وَتَقَلَّبَكَ فِي السَّاجِدِينَ ۝

(الشعراء: ۳۱۹)

سو جب میں اسے ٹھیک ٹھاک کر لوں اور اس میں اپنی روح پھونک دوں تو تم سب اس کے سامنے سجدے میں گر پڑنا۔

فَإِذَا سَوَّيْتُهُ وَنَفَخْتُ فِيهِ مِنْ رُوحِي فَقَعُوا لَهُ سَاجِدِينَ ۝

(ص: ۷۲)

فائدہ: ان آیات میں ”الساجدين“ کا دس بار ذکر ہے۔

## ۱۱۲۔ سورۃ الاعراف میں ”جنت“ کا دس بار ذکر

اور ہم نے حکم دیا کہ اے آدم! تم اور تمہاری بیوی جنت میں رہو۔ پھر جس جگہ سے چاہو دونوں کھاؤ، اور اس درخت کے پاس مت جاؤ کہ کہیں ان لوگوں کے شمار میں آ جاؤ جن سے نامناسب کام ہو جاتا ہے۔

سوان دونوں کو فریب سے نیچے لے آیا پس ان دونوں نے جب درخت کو چکھا دونوں کی شرمگاہیں ایک دوسرے کے روبرو بے پردہ ہو گئیں اور دونوں اپنے اوپر جنت کے پتے جوڑ جوڑ کر رکھنے لگے اور ان کے رب نے ان کو پکارا کیا میں تم دونوں کو اس درخت سے ممانعت نہ کر چکا تھا اور یہ نہ کہہ چکا تھا کہ شیطان تمہارا صریح دشمن ہے۔ اے اولادِ آدم! شیطان تم کو کسی خرابی میں نہ ڈال دے جیسا اس نے تمہارے دادا، دادی کو جنت سے باہر کر دیا ایسی حالت میں ان کا لباس بھی اتروا دیا تاکہ وہ ان کو ان کا کی شرمگاہیں دکھائے۔ وہ اور اس کا لشکر تم کو ایسے طور پر دیکھتا ہے کہ تم ان کو نہیں دیکھتے ہو۔ ہم نے شیطانوں کو ان ہی لوگوں کا رفیق بنایا ہے جو ایمان نہیں لاتے۔

جو لوگ ہماری آیتوں کو جھوٹا بتلاتے ہیں اور ان سے تکبر کرتے ہیں اُن کے لیے آسمان کے دروازے نہ کھولے جائیں گے اور وہ لوگ کبھی جنت میں نہ جائیں گے جب تک کہ اونٹ سوڑا

وَيَا أَدَمُ اسْكُنْ أَنْتَ وَزَوْجُكَ الْجَنَّةَ  
كُلَا مِنْ حَيْثُ شِئْتُمَا وَلَا تَقْرَبَا هَذِهِ  
الشَّجَرَةَ فَتَكُونَا مِنَ الظَّالِمِينَ ۝

(الاعراف: ۱۹)

فَلَمَّا ذَاقَا الشَّجَرَةَ  
بَدَتْ لَهُمَا سَوْآتُهُمَا وَطَفِقَا يَخْصِفَانِ  
عَلَيْهِمَا مِنْ زَرْقِ الْجَنَّةِ ۖ وَنَادَاهُمَا  
رَبُّهُمَا أَلَمْ أَنْهَكُمَا عَنْ تِلْكَ الشَّجَرَةِ  
وَأَقُلْتُ لَكُمَا إِنَّ الشَّيْطَانَ لَكُمَا عَدُوٌّ  
مُبِينٌ ۝

(الاعراف: ۲۲)

يَنْبِئُ آدَمَ لَا يَفْتِنُكُمُ الشَّيْطَانُ كَمَا أَخْرَجَ  
أَبَوَيْكُمُ مِنَ الْجَنَّةِ يَنْزِعُ عَنْهُمَا لِبَاسَهُمَا  
لِيُرِيَهُمَا سَوْآتِهِمَا ۖ إِنَّهُ يَرُوكُمُ هُوَ وَقَبِيلُهُ  
مِنْ حَيْثُ لَا تَرَوْنَهُمْ ۚ إِنَّا  
جَعَلْنَا الشَّيَاطِينَ أَوْلِيَاءَ لِلَّذِينَ لَا يُؤْمِنُونَ ۝

(الاعراف: ۲۷)

إِنَّ الَّذِينَ كَذَبُوا بِآيَاتِنَا وَاسْتَكْبَرُوا  
عَنْهَا لَا تَفْتَحُ لَهُمْ أَبْوَابُ السَّمَاءِ وَلَا  
يَدْخُلُونَ الْجَنَّةَ حَتَّى يَلِجَ الْجَمَلُ فِي  
سَمِّ الْخِيَاطِ ۖ وَكَذَلِكَ نَجْزِي

کے ناکہ کے اندر سے نہ چلا جائے اور ہم مجرم لوگوں کو ایسی ہی سزا دیتے ہیں۔

اور جو لوگ ایمان لائے اور انہوں نے نیک کام کیے، ہم کسی شخص کو اس کی قدرت سے زیادہ کوئی کام نہیں بتلاتے، ایسے لوگ جنت والے ہیں وہ اس میں ہمیشہ رہیں گے۔

اور جو کچھ اُن کے دلوں میں غبار تھا ہم اس کو دور کر دیں گے۔ ان کے نیچے نہریں جاری ہوں گی۔ اور وہ لوگ کہیں گے کہ اللہ کا (لاکھ لاکھ) احسان ہے جس نے ہم کو اس مقام تک پہنچایا اور ہماری کبھی رسائی نہ ہوتی اگر اللہ تعالیٰ ہم کو نہ پہنچاتا۔ واقعی ہمارے رب کے پیغمبر سچی باتیں لے کر آئے تھے۔ اور اُن سے پکار کر کہا جائے گا کہ یہ جنت تم کو دی گئی ہے تمہارے اعمال کے بدلے۔

اور اہل جنت اہل دوزخ کو پکاریں گے کہ ہم سے جو ہمارے رب نے وعدہ فرمایا تھا ہم نے تو اس کو واقعہ کے مطابق پایا، سو تم سے جو تمہارے رب نے وعدہ کیا تھا تم نے بھی اس کو واقعہ کے مطابق پایا؟ وہ کہیں گے ہاں، پھر ایک پکارنے والا دونوں کے درمیان میں پکارے گا کہ اللہ کی مار ہو ان ظالموں پر۔

اور ان دونوں کے درمیان ایک آڑ ہوگی اور اعراف کے اوپر بہت سے آدمی ہوں گے وہ لوگ ہر ایک کو ان کے قیافہ سے پہچانیں گے اور اہل جنت کو پکار کر کہیں گے السلام علیکم! ابھی یہ اہل اعراف جنت میں داخل نہیں ہوئے ہوں گے

الْمُجْرِمِينَ ۝

(الاعراف: ۴۰)

وَالَّذِينَ آمَنُوا وَعَمِلُوا الصَّالِحَاتِ لَا نُكَلِّفُ نَفْسًا إِلَّا وُسْعَهَا ۚ وَأُولَٰئِكَ أَصْحَابُ الْجَنَّةِ ۖ هُمْ فِيهَا خَالِدُونَ ۝

وَنَزَعْنَا مَا فِي صُدُورِهِمْ مِنْ غَلٍ ۖ فَتَجَرَّيْ مِنْ تَحْتِهِمُ الْأَنْهَارُ ۚ وَقَالُوا الْحَمْدُ لِلَّهِ الَّذِي هَدَانَا لِهَٰذَا ۖ وَمَا كُنَّا لِنَهْتَدِيَ لَوْلَا أَنَّ هَدَانَا اللَّهُ ۖ ۚ لَقَدْ جَاءَتْ رُسُلُ رَبِّنَا بِالْحَقِّ ۖ وَنُودُوا أَنْ تَبْلُغُوا الْجَنَّةَ ۖ أَوْرِثْتُمُوهَا بِمَا كُنْتُمْ تَعْمَلُونَ ۝

وَنَادَىٰ أَصْحَابُ الْجَنَّةِ أَصْحَابُ النَّارِ أَنْ قَدْ وَجَدْنَا مَا وَعَدَنَا رَبُّنَا حَقًّا فَهَلْ وَجَدْتُمْ مَا وَعَدَ رَبُّكُمْ حَقًّا ۖ قَالُوا نَعَمْ ۖ فَاذْنُ مُوَدِّنًا ۖ بَيْنَهُمْ أَنْ لَعْنَةُ اللَّهِ عَلَى الظَّالِمِينَ ۝

(الاعراف: ۴۲-۴۳)

وَيَبْنِيهِمَا حِجَابٌ ۖ وَعَلَى الْأَعْرَافِ رِجَالٌ يَعْرِفُونَ كُلًّا بِسِيمَتِهِمْ ۖ وَنَادَوْا أَصْحَابَ الْجَنَّةِ أَنْ سَلِّمُوا عَلَيْهِمْ ۖ لَمْ يَخْلُوهَا وَهُمْ يَطْمَعُونَ ۝

(الاعراف: ۴۶)

اور اس کے امیدوار ہوں گے۔

کیا یہ وہی ہیں جن کی نسبت تم قسمیں کھا کھا کر کہا کرتے تھے کہ اللہ تعالیٰ ان پر رحمت نہ کرے گا، ان کو یوں حکم ہوگا کہ جاؤ جنت میں تم پر نہ کچھ اندیشہ ہے اور نہ تم مغموم ہو گے۔

اور دروزخ والے جنت والوں کو پکاریں گے، کہ ہمارے اوپر تھوڑا پانی ہی ڈال دو یا اور ہی کچھ دے دو جو اللہ نے تم کو دے رکھا ہے۔ جنت والے کہیں گے کہ اللہ تعالیٰ نے دونوں چیزوں کی کافروں کے لیے بندش کر دی ہے۔

أَهْلَآءَ الدِّينِ أَقْسَمْتُمْ لَا يَنَالُهُمُ اللَّهُ بِرَحْمَةٍ ۖ أَذْخَلُوا الْجَنَّةَ لَا خَوْفٌ عَلَيْكُمْ وَلَا أَنْتُمْ تَحْزَنُونَ ۝

وَنَادَىٰ أَصْحَابُ النَّارِ أَصْحَابَ الْجَنَّةِ أَنْ أَفِضُوا عَلَيْنَا مِنَ الْمَاءِ أَوْ مِمَّا رَزَقَكُمُ اللَّهُ ۖ قَالُوا إِنَّ اللَّهَ حَرَّمَهُمَا عَلَى الْكَافِرِينَ ۝

(الاعراف: ۴۹، ۵۰)

فائدہ: سورۃ الاعراف کی ان آیات میں ”جنت“ کا دس بار ذکر ہے۔

### ۱۱۳۔ جنت میں دس چیزیں نہ ہوں گی

اور جو کچھ اُن کے دلوں میں غبار تھا ہم اس کو دور کر دیں گے۔ ان کے نیچے نہریں جاری ہوں گی۔ اور وہ لوگ کہیں گے کہ اللہ کا (لاکھ لاکھ) احسان ہے جس نے ہم کو اس مقام تک پہنچایا اور ہماری کبھی رسائی نہ ہوتی اگر اللہ تعالیٰ ہم کو نہ پہنچاتا۔ واقعی ہمارے رب کے پیغمبر بھی باتیں لے کر آئے تھے۔ اور اُن سے پکار کر کہا جائے گا کہ یہ جنت تم کو دی گئی ہے تمہارے اعمال کے بدلے۔ یہاں تو تجھے یہ آرام ہے کہ نہ تو بھوکا ہوتا ہے نہ ننگا۔ اور نہ تو یہاں پیاسا ہوتا ہے نہ دھوپ سے تکلیف اٹھاتا ہے۔

وَنَزَعْنَا مَا فِي صُدُورِهِمْ مِنْ غَلِيٍّ تَجْرِي مِنْ تَحْتِهِمُ الْأَنْهَارُ ۖ وَقَالُوا الْحَمْدُ لِلَّهِ الَّذِي هَدَانَا لِهَذَا ۖ وَمَا كُنَّا لِنَهْتَدِيَ لَوْلَا أَنْ هَدَانَا اللَّهُ ۖ لَقَدْ جَاءَتْ رُسُلٌ رَبِّنَا بِالْحَقِّ ۖ وَنُودُوا أَنْ تِلْكَ الْجَنَّةُ الَّتِي أُورِثْتُمُوهَا بِمَا كُنْتُمْ تَعْمَلُونَ ۝

(الاعراف: ۴۳)

إِنَّ لَكَ إِلَّا تَجْوَعُ فِيهَا وَلَا تَعْرَى ۝ وَأَنْتَ لَا تَظْمَأُ فِيهَا وَلَا تَضْحَى ۝

(طہ: ۱۱۸، ۱۱۹)

لَا يَذُوقُونَ فِيهَا الْمَوْتَ إِلَّا الْمَوْتَةَ  
الْأُولَىٰ ۖ وَوَقَّهُمْ عَذَابَ الْجَحِيمِ ۝

(الدخان: ۵۶)

يَنَازِعُونَ فِيهَا كُنُوسًا لَا تَغْوِي فِيهَا وَلَا  
تَأْتِيهِمْ ۝

(الطور: ۲۳)

لَا يَسْمَعُونَ فِيهَا لَغْوًا وَلَا تَأْتِيهِمْ ۝

(الواقعة: ۲۵)

مُتَكَبِّرِينَ فِيهَا عَلَى الْأَرَائِكِ ۖ لَا يَرَوْنَ  
فِيهَا شَمْسًا وَلَا زَمْهَرِيرًا ۝

(الهمز: ۱۳)

لَا يَسْمَعُونَ فِيهَا لَغْوًا وَلَا كِذْبًا ۝

(النبأ: ۳۵)

لَا تَسْمَعُ فِيهَا لَاغِيَةً ۝

(الغاشية: ۱۱)

فائدہ: ان آیات میں دس چیزوں کا جنت میں نہ ہونے کا ذکر ہے۔

☆ دلوں میں کینہ۔ حسد۔ بغض۔ عداوت وغیرہ۔

☆ بھوک۔

☆ تنگ۔ یعنی جنتی تنگ نہ ہوگا بلکہ اسے جنت کا لباس پہنایا جائے گا۔

☆ پیاس۔

☆ دھوپ۔ سورج کی گرمی۔

☆ سخت سردی۔

☆ موت۔

☆ بے ہودہ باتیں۔

☆ گناہ کی باتیں۔

☆ جھوٹی باتیں۔

وہاں موت چکھنے کے نہیں، ہاں پہلی موت جو وہ  
مر چکے، انہیں اللہ تعالیٰ نے دوزخ کی سزا سے  
بچا دیا۔

(خوش طبعی کے ساتھ) ایک دوسرے سے جام  
شراب کی چھینا جھپٹی کریں گے جس شراب کے  
سرور میں نہ تو بے ہودہ کوئی ہوگی نہ گناہ۔

نہ وہاں بکواس سنیں گے اور نہ گناہ کی بات۔

یہ وہاں تختوں پر بٹکے لگائے ہوئے بیٹھیں گے۔  
نہ وہاں آفتاب کی گرمی دیکھیں گے نہ جاڑے  
کی سختی۔

وہاں نہ تو وہ بے ہودہ باتیں سنیں گے اور نہ جھوٹی  
باتیں سنیں گے۔

جہاں کوئی بے ہودہ بات کان میں نہ پڑے گی۔

## ۱۱۳۔ ”اغنی“ کا دس بار ذکر

اور اہل اعراف بہت سے آدمیوں کو جن کو کہ ان کے قیافہ سے پہچانیں گے پکاریں گے کہیں گے کہ تمہاری جماعت اور تمہارا اپنے کو بڑا سمجھنا تمہارے کچھ کام نہ آیا۔

پس کسی تدبیر و عمل نے انہیں کوئی فائدہ نہ دیا۔

تو جو کچھ بھی یہ برتتے رہے اس میں سے کچھ بھی فائدہ نہ پہنچا سکے گا۔

ان سے اگلے بھی یہی بات کہہ چکے ہیں پس ان کی کاروائی ان کے کچھ کام نہ آئی۔

کیا انہوں نے زمین میں چل پھر کر اپنے سے پہلوں کا انجام نہیں دیکھا؟ جو ان سے تعداد میں زیادہ تھے قوت میں سخت اور زمین بھی بہت ساری یادگاریں چھوڑی تھیں، ان کے کیے کاموں نے انہیں کچھ بھی فائدہ نہ پہنچایا۔

اور بالیقین ہم نے قوم عاد کو وہ مقدور دیے تھے جو تمہیں تو دیے بھی نہیں اور ہم نے انہیں کان آنکھیں اور دل بھی دے رکھے تھے۔ لیکن ان کے کانوں اور آنکھوں اور دلوں نے انہیں کچھ بھی نفع نہ پہنچایا، جب کہ وہ اللہ تعالیٰ کی آیتوں کا انکار کرنے لگے اور جس چیز کا وہ مذاق اڑایا کرتے تھے وہی ان پر اٹ پڑی۔

وَنَادَىٰ أَصْحَابُ الْأَعْرَافِ رَجُلًا  
يَعْرِفُونَهُمْ بِسِيمَتِهِمْ قَالُوا مَا أَغْنَىٰ عَنْكُمْ  
جَمْعُكُمْ وَمَا كُنْتُمْ تَسْتَغِيرُونَ ۝

(الاعراف: ۳۸)

فَمَا أَغْنَىٰ عَنْهُمْ مَا كَانُوا يَكْسِبُونَ ۝

(الحجر: ۸۳)

مَا أَغْنَىٰ عَنْهُمْ مَا كَانُوا يُمْتَعُونَ ۝

(الشعراء: ۲۰۷)

فَذَقَالَهَا الَّذِينَ مِنْ قَبْلِهِمْ فَمَا أَغْنَىٰ عَنْهُمْ  
مَا كَانُوا يَكْسِبُونَ ۝

(الزمر: ۵۰)

أَفَلَمْ يَسِيرُوا فِي الْأَرْضِ فَيَنْظُرُوا كَيْفَ  
كَانَ عَاقِبَةُ الَّذِينَ مِنْ قَبْلِهِمْ ۖ كَانُوا  
أَكْثَرُ مِنْهُمْ زَادًا قُوَّةً وَأَثَارًا فِي الْأَرْضِ  
فَمَا أَغْنَىٰ عَنْهُمْ مَا كَانُوا يَكْسِبُونَ ۝

(المومن: ۸۲)

وَلَقَدْ مَكَّنَّهُمْ فِيمَا إِنْ مَكَّنَّاكُمْ فِيهِ  
وَجَعَلْنَا لَهُمْ سَمْعًا وَأَبْصَارًا وَآفِئَةً مِّنْ  
فَمَا أَغْنَىٰ عَنْهُمْ سَمْعُهُمْ وَلَا أَبْصَارُهُمْ  
وَلَا آفِئَتُهُمْ مِّنْ شَيْءٍ إِذْ كَانُوا  
يَجْحَدُونَ ۖ بِآيَاتِ اللَّهِ وَحَاقَ بِهِمْ مَا  
كَانُوا بِهِ يَسْتَهْزِئُونَ ۝

(الاحقاف: ۲۶)

وَأَنَّهُ هُوَ أَغْنَىٰ وَأَقْنَىٰ ۝

اور یہ کہ وہی تو نگر بناتا ہے اور سرمایہ دیتا ہے۔

(النجم: ۴۸)

مَا أَغْنَىٰ عَنِّي مَالِيهِ ۝

میرے مال نے بھی مجھے کچھ نفع نہ دیا۔

(الزمر: ۲۸)

وَوَجَدَكَ عَائِلًا فَأَغْنَىٰ ۝

اور تجھے تنگ دست پا کر تو نگر نہیں بنادیا۔

(الضحیٰ: ۸)

مَا أَغْنَىٰ عَنْهُ مَالُهُ وَمَا كَسَبَ ۝

نہ تو اس کا مال اس کے کام آیا اور نہ اس کی کمائی۔

(الصعب: ۲)

فائدہ: ان آیات میں ”اغنی“ کا دس بار ذکر ہے۔

## ۱۱۵۔ ”تاتون“ کا دس بار ذکر

وَلَوْ طَا إِذْقَالَ لَقَوْمٍ أَتَاتُونُ الْفَاحِشَةَ مَا  
سَبَقَكُمْ بِهَا مِنْ أَحَدٍ مِنَ الْعَالَمِينَ ۝

اور ہم نے لو ط کو بھیجا جبکہ انہوں نے اپنی قوم سے  
فرمایا کہ تم ایسا فحش کام کرتے ہو جس کو تم سے  
پہلے کسی نے دنیا جہان والوں میں سے نہیں کیا۔  
تم مردوں کے ساتھ شہوت رانی کرتے ہو عورتوں  
کو چھوڑ کر، بلکہ تم تو حدی سے گزر گئے ہو۔

إِنَّكُمْ لَتَاتُونَ الرِّجَالَ شَهْوَةً مِنْ دُونِ  
النِّسَاءِ ۖ بَلْ أَنْتُمْ قَوْمٌ مُّسْرِفُونَ ۝

(الاعراف: ۸۰، ۸۱)

لَا هِيَ قُلُوبُهُمْ ۖ وَأَسَرُّوا النَّجْوَىٰ ۖ  
الَّذِينَ ظَلَمُوا ۖ هَلْ هَذَا إِلَّا بَشَرٌ  
مِّثْلُكُمْ ۚ أَفَتَتَّبِعُونَ السِّحْرَ وَأَنْتُمْ  
تُبْصِرُونَ ۝

ان کے دل بالکل غافل ہیں اور ان ظالموں  
نے چپکے چپکے سرگوشیاں کیں کہ وہ تم ہی جیسا  
انسان ہے، پھر کیا وجہ ہے جو تم آنکھوں دیکھتے  
جادو میں آ جاتے ہو۔

(الانبیاء: ۳)

کیا تم جہان والوں میں سے مردوں کے پاس  
آتے ہو۔

اتَّبِعُوا الذُّكُرَانَ ۖ مِنَ الْعَالَمِينَ ۝

(الشعراء: ۱۶۵)



اور لوط کا ذکر کر جبکہ اس نے اپنی قوم سے کہا کہ  
کیا باوجود دیکھنے بھالنے کے پھر بھی تم بدکاری  
کر رہے ہو؟

یہ کیا بات ہے کہ تم عورتوں کو چھوڑ کر مردوں کے  
پاس شہوت سے آتے ہو؟ حق یہ ہے کہ تم بڑی  
بے نادانی کر رہے ہو۔

اور حضرت لوط کا بھی ذکر کرو جب کہ انہوں  
نے اپنی قوم سے فرمایا کہ تم تو اس بدکاری پر اتر  
آئے ہو جسے تم سے پہلے دنیا بھر میں سے کسی  
نے نہیں کیا۔

کیا تم مردوں کے پاس آتے ہو اور راستے بند  
کرتے ہو اور اپنی عام مجلسوں میں بے حیائیوں  
کا کام کرتے ہو؟ اس کے جواب میں اس کی قوم  
نے بجز اس کے اور کچھ نہیں کہا کہ بس جا اگر سچا  
ہے تو ہمارے پاس اللہ تعالیٰ کا عذاب لے آ۔  
جس دن کہ صور پھونکا جائے گا پھر تم سب  
جماعت جماعت بن کر آؤ گے۔

وَلَوْطًا إِذْ قَالَ لِقَوْمِهِ أَتَأْتُونَ الْفَاحِشَةَ  
وَأَنْتُمْ تَبْصُرُونَ ۝

أَنِسْكُمْ لَنَأْتُونَ الرِّجَالَ شَهْوَةً مِنْ دُونِ  
النِّسَاءِ ۖ بَلْ أَنْتُمْ قَوْمٌ تَجْهَلُونَ ۝  
(النمل: ۵۵، ۵۶)

وَلَوْطًا إِذْ قَالَ لِقَوْمِهِ إِنَّكُمْ لَأَأْتُونَ  
الْفَاحِشَةَ ذَمًا سَبَقَكُمْ بِهَا مِنْ أَحَدٍ مِنَ  
الْعَالَمِينَ ۝

أَنِسْكُمْ لَنَأْتُونَ الرِّجَالَ وَتَقْطُطُونَ  
السَّيْلَ ۚ وَتَأْتُونَ فِي نَادِيكُمْ الْمُنْكَرَ ۖ  
فَمَا كَانَ جَوَابَ قَوْمِهِ إِلَّا أَنْ قَالُوا ائْتِنَا  
بِعَذَابِ اللَّهِ إِنْ كُنْتَ مِنَ الصّٰدِقِينَ ۝

(الحکبوت: ۲۹، ۲۸)  
يَوْمَ يُنْفَخُ فِي الصُّورِ فَتَأْتُونَ أَفْوَاجًا ۝  
(النبأ: ۱۸)

فائدہ: ان آیات میں ”تاتون“ کا دس بار ذکر ہے۔

## ۱۱۶۔ ”مدین“ کا دس بار ذکر

اور ہم نے مدین کی طرف اُن کے بھائی شعیب  
کو بھیجا۔ انہوں نے فرمایا اے میری قوم! تم اللہ  
کی عبادت کرو اُس کے سوا کوئی تمہارا معبود  
نہیں۔ تمہارے پاس تمہارے پروردگار کی طرف

وَالِی مَدَیْنَ اَخَاهُمْ شُعَيْبًا ۖ قَالَ يَقُومُ  
اَعْبُدُوا اللّٰهَ مَا لَكُمْ مِنْ اِلٰهٍ غَيْرُهُ ۖ قَدْ  
جَاءَتْكُمْ بَيِّنَةٌ مِّنْ رَبِّكُمْ فَاتَّقُوا  
الْكَیْلَ وَالْمِيزَانَ وَلَا تَبْخُسُوا النَّاسَ

سے واضح دلیل آچکی ہے پس تم ناپ اور تول پورا پورا کیا کرو اور لوگوں کو ان کی چیزیں کم کر کے مت دو اور روئے زمین میں اس کے بعد کہ اس کی درستی کر دی گئی، فساد مت پھیلاؤ۔ یہ تمہارے لیے نافع ہے اگر تم تصدیق کرو۔

أَشْيَاءَهُمْ وَلَا تُفْسِدُوا فِي الْأَرْضِ  
بَعْدَ إِصْلَاحِهَا ۚ ذَلِكُمْ خَيْرٌ لَّكُمْ إِنْ  
كُنْتُمْ مُؤْمِنِينَ ۝

(الاعراف: ۸۵)

کیا انہیں اپنے سے پہلے لوگوں کی خبریں نہیں پہنچیں قوم نوح اور عا دا و شمود اور قوم ابراہیم اور اہل مدین اور اہل موفکات کی، ان کے پاس ان کے پیغمبر و لیلین لے کر پہنچے، اللہ ایسا نہ تھا کہ وہ ان پر ظلم کرے بلکہ انہوں نے خود ہی اپنے اوپر ظلم کیا۔

أَلَمْ يَأْتِهِمْ نَبَأُ الَّذِينَ مِنْ قَبْلِهِمْ قَوْمِ  
نُوحٍ وَعَادٍ وَثَمُودَ ۚ وَقَوْمِ إِبْرَاهِيمَ  
وَأَصْحَابِ مَدْيَنَ وَالْمُؤْتَفِكَاتِ ۚ أَتَتْهُمْ  
رُسُلُهُمْ بِالْبَيِّنَاتِ ۖ فَمَا كَانَ اللَّهُ  
لِيَظْلِمَهُمْ وَلَكِنْ كَانُوا أَنْفُسَهُمْ  
يَظْلِمُونَ ۝

(التوبہ: ۷۰)

اور ہم نے مدین والوں کی طرف ان کے بھائی شعیب کو بھیجا، اس نے کہا اے میری قوم! اللہ کی عبادت کرو اس کے سوا تمہارا کوئی معبود نہیں، اور تم ناپ تول میں بھی کمی نہ کرو۔ میں تو تمہیں آسودہ حال دیکھ رہا ہوں اور مجھے تم پر گھیر لانے والے دن کے عذاب کا خوف بھی ہے۔

وَالِى مَدْيَنَ أَخَاهُمْ شُعَيْبًا ۚ قَالَ يَاقَوْمِ  
اعْبُدُوا اللَّهَ مَا لَكُمْ مِنْ إِلَهٍ غَيْرُهُ ۚ وَلَا  
تَنْقُصُوا الْمِكْيَالَ وَالْمِيزَانَ إِنِّي أَرَاكُمْ  
بِخَيْرٍ وَإِنِّي أَخَافُ عَلَيْكُمْ عَذَابَ يَوْمٍ  
مُحِيطٍ ۝

(حور: ۸۴)

گویا کہ وہ ان گھروں میں کبھی بسے ہی نہ تھے، آگاہ رہو مدین کے لیے بھی ویسی ہی دوری ہو جیسی دوری ثمود کو ہوئی۔

كَانَ لَمْ يَغْنَوْا فِيهَا ۚ أَلَا بُعْدًا لِمَدْيَنَ  
كَمَا بَعْدَتْ ثَمُودُ ۚ

(حور: ۹۵)

(یاد رکھو) جبکہ تیری بہن چل رہی تھی اور کہہ رہی تھی کہ اگر تم کہو تو میں اسے بتا دوں جو اس کی تکہائی کرے، اس تدبیر سے ہم نے تجھے پھر تیری ماں کے پاس پہنچایا کہ اس کی آنکھیں

إِذْ تَمْشِي أُخْتُكَ فَتَقُولُ هَلْ أَدُلُّكُمْ  
عَلَىٰ مَنْ يَكْفُلُهُ ۚ فَرَجَعْنَاكَ إِلَىٰ أُمِّكَ  
كَى تَقَرَّ عَيْنُهَا وَلَا تَحْزَنَ ۚ وَفَلَّاتٌ  
نَفْسًا فَجَعَلْنَاكَ مِنَ الْغَمِّ وَفَتَّكَ فُتْرَانًا ۚ

فَلَبِثْتُ سِنِينَ فِي أَهْلِ مَدْيَنَ ۖ ثُمَّ جِئْتُ  
عَلَى قَدَرٍ يُمُوْسَى ۝

(طہ: ۴۰)

ٹھنڈی رہیں اور وہ غمگین نہ ہو۔ اور تو نے ایک  
شخص کو مار ڈالا تھا اس پر بھی ہم نے تجھے غم سے  
بچا لیا، غرض ہم نے تجھے اچھی طرح آزمایا۔  
پھر تو کئی سال تک مدین کے لوگوں میں ٹھہرا رہا  
پھر تقدیر الہی کے مطابق اے موسیٰ! تو آیا۔

اور مدین والے بھی اپنے اپنے نبیوں کو جھٹلا چکے  
ہیں۔ موسیٰ بھی جھٹلائے جا چکے ہیں پس میں  
نے کافروں کو یوں ہی سی مہلت دی پھر دھر  
دبایا۔ پھر میرا عذاب کیسا ہوا؟

اور جب مدین کی طرف متوجہ ہوئے تو کہنے  
لگے مجھے امید ہے کہ میرا رب مجھے سیدھی راہ  
لے چلے گا۔

مدین کے پانی پر جب آپ پہنچے تو دیکھا کہ  
لوگوں کی ایک جماعت وہاں پانی پلا رہی ہے  
اور دو عورتیں الگ کھڑی اپنے جانوروں کو روکتی  
ہوئی دیکھیں، پوچھا کہ تمہارا کیا حال ہے۔ وہ  
بولیں کہ جب تک یہ چرواہے واپس نہ لوٹ  
جائیں ہم پانی نہیں پلاتیں اور ہمارے والد  
بہت بڑی عمر کے بوڑھے ہیں۔

لیکن ہم نے بہت سے زمانے والے پیدا کیے  
جن پر لمبی مدتیں گزر گئیں اور نہ تو مدین کے  
رہنے والوں میں سے تھا کہ ان کے سامنے  
ہماری آیتوں کی تلاوت کرتا بلکہ ہم ہی رسولوں  
کے بھیجنے والے رہے۔

وَأَصْحَابُ مَدْيَنَ ۖ وَكَذَّبَ مُوسَى  
فَأَمْلَيْتُ لِلْكَافِرِينَ ۖ ثُمَّ أَخَذْتُهُمْ ۖ فَكَيْفَ  
كَانَ نَكِيرِي ۝

(الحج: ۴۳)

وَلَمَّا تَوَجَّهَ تِلْقَاءَ مَدْيَنَ قَالَ عَمِّي  
رَبِّيَ أَنْ يَهْدِيَنِي سَوَاءَ السَّبِيلِ ۝

وَلَمَّا وَرَدَ مَاءَ مَدْيَنَ وَجَدَ عَلَيْهِ أُمَّةٌ مِّنَ  
النَّاسِ يَسْقُونَ ۖ وَوَجَدَ مِنْ دُونِهِمُ  
امْرَأَتَيْنِ تَذُودُنِ ۚ قَالَ مَا خَطْبُكُمَا ۚ  
قَالَتَا لَا نَسْقِي حَتَّىٰ يُصْدِرَ الرِّعَاءُ سَكَنَ  
وَأَبُونَا شَيْخٌ كَبِيرٌ ۝

(القصص: ۲۲، ۲۳)

وَلَكِنَّا أَنْشَأْنَا قُرُونًا فَتَطَاوَلَ عَلَيْهِمُ  
الْعُمُرُ ۖ وَمَا كُنْتَ ثَاوِيًا فِي أَهْلِ مَدْيَنَ  
تَتَلَوًا عَلَيْهِمْ آيَاتِنَا وَلَكِنَّا مُرْسِلِينَ ۝

(القصص: ۴۵)

وَالَّذِينَ آمَنُوا لَهُمْ شُعَبٌ ۖ فَقَالَ يَوْمَ ۙ  
اعْبُدُوا اللَّهَ وَارْجُوا الْيَوْمَ الْآخِرَ وَلَا  
تَعْتَوْا فِي الْأَرْضِ مُفْسِدِينَ ۝  
(الحکبوت: ۳۶)

اور مدین کی طرف ہم نے ان کے بھائی شعیبؑ کو بھیجا انہوں نے کہا اے میری قوم کے لوگو! اللہ کی عبادت کرو قیامت کے دن کی توقع رکھو اور زمین میں فساد نہ کرتے پھرو۔

فائدہ: ان آیات میں ”مدین“ کا دس بار ذکر ہے۔

## ۱۱۔ ”وہم لایشعرون“ کا دس بار ذکر

ثُمَّ بَدَّلْنَا مَكَانَ السَّيِّئَةِ الْحَسَنَةَ حَتَّىٰ  
عَفَوْا وَقَالُوا قَدْ مَسَّ آبَاءَنَا الضَّرَّاءُ  
وَالسَّرَّاءُ فَأَخَذْنَاهُمْ بَغْتَةً وَهُمْ لَا يَشْعُرُونَ ۝  
(الاعراف: ۹۵)

پھر ہم نے اس بد حالی کی جگہ خوش حالی بدل دی یہاں تک کہ ان کو خوب تر تھی ہوئی اور کہنے لگے کہ ہمارے آباؤ اجداد کو بھی تنگی اور راحت پیش آئی تھی تو ہم نے ان کو دفعہ پکڑ لیا اور ان کو خبر بھی نہ تھی۔

فَلَمَّا ذَهَبُوا بِهِ وَاجْمَعُوا أَن يَجْعَلُوهُ فِي  
غَيْبَتِ الْجَبِّ ۙ وَأَوْحَيْنَا إِلَيْهِ لَتُنَبِّئَنَّهُمْ  
بِأَمْرِهِمْ هَذَا وَهُمْ لَا يَشْعُرُونَ ۝  
(یوسف: ۱۵)

پھر جب اسے لے چلے اور سب نے مل کر ٹھکان لیا کہ اسے غیر آباد گہرے کنوئیں کی تہہ میں پھینک دیں، ہم نے یوسف کی طرف وحی کی کہ یقیناً وقت آ رہا ہے کہ تو انہیں اس ماجرا کی خبر اس حال میں دے گا کہ وہ جانتے ہی نہ ہوں۔

أَفَأَمِنُوا أَن تَأْتِيَهُمْ غَاشِيَةٌ مِّنْ عَذَابِ  
اللَّهِ أَوْ تَأْتِيَهُمُ السَّاعَةُ بَغْتَةً وَهُمْ لَا  
يَشْعُرُونَ ۝  
(یوسف: ۱۰۷)

کیا وہ اس بات سے بے خوف ہو گئے ہیں کہ ان کے پاس اللہ کے عذابوں میں سے کوئی عام عذاب آجائے یا ان پر اچانک قیامت ٹوٹ پڑے اور وہ محض بے خبر ہی ہوں۔

فَيَأْتِيَهُمْ بَغْتَةً وَهُمْ لَا يَشْعُرُونَ ۝  
(الشعراء: ۲۰۲)

پس وہ عذاب ان کو ناگہاں آجائے گا انہیں اس کا شعور بھی نہ ہوگا۔

حَتَّىٰ إِذَا اتَوَا عَلَىٰ وَادِ النَّمْلِ ۖ قَالَتْ  
نَمْلَةٌ يَا أَيُّهَا النَّمْلُ ادْخُلُوا مَسْكِنَكُمْ ۙ  
لَا يَحِطُّ بِكُمْ سُلَيْمَنُ وَجُنُودُهُ ۖ وَهُمْ

جب وہ چیونٹیوں کے میدان میں پہنچے تو ایک چیونٹی نے کہا اے چیونٹیا! اپنے اپنے گھروں میں گھس جاؤ، ایسا نہ ہو کہ بے خبری میں سلیمانؑ

اور اس کا لشکر تمہیں روند ڈالے۔

لَا يَشْعُرُونَ ۝

(النمل: ۱۸)

انہوں نے مکر کیا اور ہم نے بھی اور وہ اسے سمجھتے ہی نہ تھے۔

وَمَكْرُؤًا مَّكْرًا وَمَكْرُؤًا مَّكْرًا وَهُمْ لَا يَشْعُرُونَ ۝

(النمل: ۵۰)

اور فرعون کی بیوی نے کہا کہ یہ تو میری اور تیری آنکھوں کی ٹھنک ہے، اسے قتل نہ کرو بہت ممکن ہے کہ یہ ہمیں کوئی فائدہ پہنچائے یا ہم اسے اپنا ہی بیٹا بنالیں اور یہ لوگ شعور ہی نہ رکھتے تھے۔

وَقَالَتِ امْرَأَتُ فِرْعَوْنَ قُرْتُ عَيْنٍ لِّي وَلَكَ لَا تَقْتُلُوهُ لَعَلَّ عَسَىٰ أَنْ يَنْفَعَنَا أَوْ نَتَّخِذَهُ وَلَدًا وَهُمْ لَا يَشْعُرُونَ ۝

(القصص: ۹)

موسیٰ کی والدہ نے اس کی بہن سے کہا کہ تو اس کے پیچھے پیچھے جا تو وہ اسے دور ہی دور سے دیکھتی رہی اور فرعونوں کو اس کا علم بھی نہ ہوا۔ یہ لوگ آپ سے عذاب کی جلدی کر رہے ہیں۔ اگر میری طرف سے مقرر کیا ہوا وقت نہ ہوتا تو ابھی تک ان کے پاس عذاب آچکتے، یہ یقینی بات ہے کہ اچانک ان کی بے خبری میں ان کے پاس عذاب آ پہنچیں گے۔

وَقَالَتِ لَأُخْبِتَنَّ فُصَيْيَهُ فَصَبْرَتْ بِهِ عَنْ جُنُبٍ وَهُمْ لَا يَشْعُرُونَ ۝

(القصص: ۱۱)

یہ لوگ صرف قیامت کے منتظر ہیں کہ وہ اچانک ان پر آپڑے اور انہیں خبر بھی نہ ہو۔

وَيَسْتَعْجِلُونَكَ بِالْعَذَابِ وَلَوْلَا أَجَلٌ مُّسَمًّى لَّجَاءَهُمُ الْعَذَابُ وَلَيَأْتِيَنَّهُمْ بَغْةٌ وَهُمْ لَا يَشْعُرُونَ ۝

(العنکبوت: ۵۳)

هَلْ يَنْظُرُونَ إِلَّا السَّاعَةَ أَنْ تَأْتِيَهُمْ بَغْةٌ وَهُمْ لَا يَشْعُرُونَ ۝

(الزخرف: ۶۶)

فائدہ: ان آیات میں ”وہم لایشعرون“ کا دس بار ذکر ہے۔

۱۱۸۔ اللہ تعالیٰ نے حضرت موسیٰ علیہ السلام کے لیے کوہ طور پر تیس راتوں میں دس کا اضافہ کر کے چالیس کر دیا

اور ہم نے موسیٰ سے تیس شب کا وعدہ کیا اور دس شب مزید کو ان تیس شب کا تتمہ بنایا۔ سو ان

وَوَاعَدْنَا مُوسَىٰ ثَلَاثِينَ لَيْلَةً وَأَتَمَمْنَاهَا بِعَشْرِ قَتْمٍ مِّمَّاتٍ رَبَّةٍ أَرْبَعِينَ لَيْلَةً ۝

وَقَالَ مُوسَىٰ لِأَخِيهِ هَارُونَ أَخْلُقْنِي فَنِي قَوْمِي وَأَصْلِحْ وَلَا تَتَّبِعْ سَبِيلَ الْمُفْسِدِينَ ۝

کے پروردگار کا وقت پورے چالیس شب کا ہو گیا اور موسیٰ نے اپنے بھائی ہارون سے کہا کہ میرے بعد ان کا انتظام رکھنا اور اصلاح کرتے رہنا اور بد نظموں کو گلوں کی رائے پر عمل مت کرنا۔ (الاعراف: ۱۴۲)

فائدہ: اس آیت میں بیان ہے کہ اللہ تعالیٰ نے حضرت موسیٰ علیہ السلام کو تیس راتوں کے لیے کوہ طور پر بلایا، جس میں دس راتوں کا اضافہ کر کے چالیس راتیں کر دیا گیا۔ حضرت موسیٰ علیہ السلام نے جاتے وقت حضرت ہارون علیہ السلام کو جوان کے بھائی تھے اور نبی بھی، اپنا جانشین مقرر کر دیا تاکہ وہ نبی اسرائیل کی ہدایت و اصلاح کا کام کرتے رہیں اور انہیں فساد سے بچائیں۔

## ۱۱۹۔ ”جَنَّة“ کا دس بار ذکر

أَوَلَمْ يَتَفَكَّرُوا أَنَّ مَا بِصَاحِبِهِمْ مِنْ جَنَّةٍ ۖ إِنَّ هُوَ إِلَّا نَذِيرٌ مُّبِينٌ ۝

کیا ان لوگوں نے اس بات پر غور نہ کیا کہ ان کا جن سے سابقہ ہے ان کو ذرا بھی جنوں نہیں وہ تو صرف ایک صاف صاف ڈرانے والے ہیں۔ (الاعراف: ۱۸۳)

بجز ان کے جن پر آپ کا رب رحم فرمائے، انہیں تو اسی لیے پیدا کیا ہے اور آپ کے رب کی یہ بات پوری ہے کہ میں جہنم کو جنوں اور انسانوں سے بڑھ کر دوں گا۔ (صود: ۱۱۹)

إِنَّ هُوَ إِلَّا رَجُلٌ ۖ بِهِ جَنَّةٌ قَسْرَئَصُوا بِهِ حَتَّىٰ جِئِنَا ۝

یقیناً اس شخص کو جنوں ہے، پس تم اسے ایک وقت مقرر تک ڈھیل دو۔ (المومنون: ۲۵)

أَمْ يَقُولُونَ بِهِ جَنَّةٌ ۖ بَلْ جَاءَهُمْ بِالْحَقِّ ۖ وَكَثُرُوا لِحَقِّ كُرْهُوْنَ ۝

یا یہ کہتے ہیں کہ اسے جنوں ہے؟ بلکہ وہ تو ان کے پاس حق لایا ہے۔ ہاں ان میں اکثر حق سے چڑنے والے ہیں۔ (المومنون: ۷۰)

وَلَوْ شِئْنَا لَا تَيْنَا كُلَّ نَفْسٍ هَذَا وَلَكِنْ حَقُّ الْقَوْلِ مِنِّي لَأَمْلَأَنَّ جَهَنَّمَ مِنَ الْجِنَّةِ

اگر ہم چاہتے تو ہر شخص کو ہدایت نصیب فرما دیتے، لیکن میری یہ بات بالکل حق ہو چکی ہے

کہ میں ضرور ضرور جہنم کو انسانوں اور جنوں سے  
پُر کر دوں گا۔

(السجدة: ۱۳)

ہم نہیں کہہ سکتے کہ خود اس نے ہی اللہ پر جھوٹ  
باندھ لیا ہے یا اسے دیوانگی ہے حقیقت یہ ہے  
کہ آخرت پر یقین نہ رکھنے والے ہی عذاب  
میں اور دور کی گمراہی میں ہیں۔

(سبا: ۸)

کہہ دیجیے کہ میں تمہیں صرف ایک ہی بات کی  
صحیح کرتا ہوں کہ تم خلوص کے ساتھ ضد جھوٹ  
کر دو دول کریا تنہا تنہا کھڑے ہو کر سوچو تو  
سمی۔ تمہارے اس رفیق کو کوئی جنون نہیں، وہ تو  
تمہیں ایک بڑی سخت آفت کے آنے سے  
پہلے ہوشیار کرنے والا ہے۔

قُلْ إِنَّمَا أَعْطَاكُمْ بِوَاحِدَةٍ ۚ أَنْ تَقُومُوا  
لِلَّهِ مُنْطَلِقِينَ ۚ فَمَنْ تَصْغُرُوا ۚ مَا  
بِصَاحِبِكُمْ مِنْ جِنَّةٍ ۚ إِنَّ هُوَ إِلَّا نَذِيرٌ  
لَّكُمْ بَيْنَ يَدَيْ عَذَابٍ شَدِيدٍ ۝

(سبا: ۳۶)

اور ان لوگوں نے تو اللہ کے اور جنات کے  
درمیان بھی قربت داری ٹھہرائی ہے اور حالانکہ  
خود جنات یقین رکھتے ہیں کہ اس عقیدے کے  
لوگ عذابوں کے سامنے پیش کیے جائیں گے۔  
خواہ وہ جن ہو یا انسان۔

وَجَعَلُوا بَيْنَهُ وَبَيْنَ الْجَنَّةِ نَسَبًا ۚ وَلَقَدْ  
عَلِمَتِ الْجِنَّةُ أَنَّهُمْ لَمُحْضَرُونَ ۝

(القصص: ۱۵۸)

مِنَ الْجِنَّةِ وَالنَّاسِ ۝

(الناس: ۶)

فائدہ: ان آیات میں ”جنّہ“ کا دس بار ذکر ہے۔

۱۲۰۔ ”قوی“ کا دس بار ذکر

مثلاً فرعونوں کے حال کے اور ان سے اگلوں  
کے، کہ انہوں نے اللہ کی آیتوں سے کفر کیا پس  
اللہ نے ان کے گناہوں کے باعث انہیں پکڑ لیا۔  
اللہ تعالیٰ یقیناً قوت والا اور سخت عذاب والا ہے۔

كَذَّابٍ ۚ اِلٰ فِرْعَوْنَ ۚ وَالَّذِينَ مِنْ قَبْلِهِمْ ۚ  
كَفَرُوا بِآيَاتِ اللّٰهِ فَآخَذَهُمُ اللّٰهُ  
بِذُنُوبِهِمْ ۚ اِنَّ اللّٰهَ قَوِيٌّ شَدِيدُ الْعِقَابِ ۝

(الانفال: ۵۲)

پھر جب ہمارا فرمان آپؐ پہنچا، ہم نے صالح کو اور ان پر ایمان لانے والوں کو اپنے فضل سے اس سے بھی بچالیا اور اس دن کی رسوائی سے بھی۔

یقیناً تیرا پروردگار نہایت توانا اور غالب ہے۔

یہ وہ ہیں جنہیں بلا وجہ اپنے گھروں سے نکالا گیا، صرف ان کے اس قول پر کہ ہمارا پروردگار فقط اللہ ہے۔ اگر اللہ تعالیٰ لوگوں کو آپس میں ایک دوسرے سے نہ ہٹاتا رہتا تو عبادت خانے اور گرجے اور مسجدیں اور یہودیوں کے معبد اور وہ مسجدیں بھی ویران کر دی جاتیں جہاں اللہ کا نام یہ کثرت لیا جاتا ہے۔ جو اللہ کی مدد کرے گا اللہ بھی ضرور اس کی مدد کرے گا۔ بے شک اللہ تعالیٰ بڑی قوتوں والا بڑے غلبے والا ہے۔

انہوں نے اللہ کے مرتبہ کے مطابق اس کی قدر جانی ہی نہیں۔ اللہ تعالیٰ بڑا ہی زور و قوت والا اور غالب و زبردست ہے۔

ایک قوی ہیکل جن کہنے لگا آپ اپنی اس مجلس سے انھیں اس سے پہلے ہی پہلے میں اسے آپ کے پاس لا دیتا ہوں، یقین مانے کہ میں اس پر قادر ہوں اور ہوں بھی امانتدار۔

ان دونوں میں سے ایک نے کہا کہ ابا جان! آپ انہیں مزدوری پر رکھ لیجیے، کیوں کہ جنہیں آپ اجرت پر رکھیں ان میں سے سب سے بہتر وہ ہے جو مضبوط اور امانت دار ہو۔

فَلَمَّا جَاءَ أَمْرُنَا نَجَّيْنَا صَالِحًا وَالَّذِينَ آمَنُوا مَعَهُ بِرَحْمَةٍ مِنَّا وَمِنْ خِزْيِ يَوْمِئِذٍ إِنَّ رَبَّكَ هُوَ الْقَوِيُّ الْعَزِيزُ ۝

(حود: ۶۶)

الَّذِينَ أَخْرَجُوا مِنْ دِيَارِهِمْ بِغَيْرِ حَقٍّ إِلَّا أَنْ يَقُولُوا رَبُّنَا اللَّهُ ۖ وَلَوْلَا دَفْعُ اللَّهِ النَّاسَ بَعْضَهُمْ بِبَعْضٍ لَفُتِنَتْ صَوَامِعُ وَبَيْعٌ وَصُلُوكٌ وَمَسْجِدٌ يُذَكَّرُ فِيهَا اسْمُ اللَّهِ كَثِيرًا ۖ وَلَيَنْصُرَنَّ اللَّهُ مَنْ يَنْصُرُهُ ۖ إِنَّ اللَّهَ لَقَوِيٌّ عَزِيزٌ ۝

(الحج: ۴۰)

مَا قَدَرُوا اللَّهَ حَقَّ قَدْرِهِ ۖ إِنَّ اللَّهَ لَقَوِيٌّ عَزِيزٌ ۝

(الحج: ۷۴)

قَالَ عِفْرِيتٌ مِنَ الْجِنَّ أَنَا نَبِيكَ بِهِ قَبْلَ أَنْ تَقُومَ مِنْ مَقَامِكَ ۚ وَإِنِّي عَلَيْهِ لَقَوِيٌّ أَمِينٌ ۝

(النمل: ۳۹)

قَالَتْ إِحْدَاهُمَا يَا بَتِ امْتَاجِرُهُ ۖ إِنَّ خَيْرَ مَنِ امْتَا جَرْتَ الْقَوِيُّ الْأَمِينُ ۝

(القصص: ۲۶)



یہ اس وجہ سے کہ ان کے پاس ان کے پیغمبر  
مجزے لے لے کر آتے تھے تو وہ انکار کر دیتے  
تھے پس اللہ انہیں پکڑ لیتا تھا۔ یقیناً وہ زبردست  
طاقتور اور سخت عذابوں والا ہے۔

اللہ تعالیٰ اپنے بندوں پر بڑا ہی لطف کرنے والا  
ہے، جسے چاہتا ہے کشادہ روزی دیتا ہے اور وہ  
بڑی طاقت، بڑے غلبہ والا ہے۔

یقیناً ہم نے اپنے پیغمبروں کو کھلی دلیلیں دے کر  
بھیجا اور ان کے ساتھ کتاب اور انصاف نازل  
فرمایا تاکہ لوگ عدل پر قائم رہیں۔ اور ہم نے  
لوہے کو اتارا جس میں سخت ہیبت و قوت ہے  
اور لوگوں کے لیے اور بھی بہت سے فائدے  
ہیں اور اس لیے بھی کہ اللہ جان لے کہ اس کی  
اور اس کے رسولوں کی مدد بے دیکھے کون کرتا  
ہے۔ بے شک اللہ قوت والا اور زبردست  
ہے۔

اللہ تعالیٰ لکھ چکا ہے کہ بے شک میں اور میرے  
پیغمبر غالب رہیں گے۔ یقیناً اللہ تعالیٰ زور آور  
اور غالب ہے۔

ذَٰلِكَ بِأَنَّهُمْ كَانَتْ تَأْيِيهِمْ رُسُلَهُمْ  
بِالْبَيِّنَاتِ فَكَفَرُوا فَأَعَذَّ اللَّهُ لَهُ  
قُوًى شَدِيدَ الْعِقَابِ ۝

(المومن: ۲۲)

اللَّهُ لَطِيفٌ بِعِبَادِهِ يُرْزِقُ مَنْ يَشَاءُ ۝  
وَهُوَ الْقَوِيُّ الْعَزِيزُ ۝

(الشوری: ۱۹)

لَقَدْ أَرْسَلْنَا رُسُلَنَا بِالْبَيِّنَاتِ وَأَنْزَلْنَا مَعَهُمُ  
الْكِتَابَ وَالْمِيزَانَ لِيَقُومَ النَّاسُ بِالْقِسْطِ ۝  
وَأَنْزَلْنَا الْحَدِيدَ فِيهِ بَأْسٌ شَدِيدٌ وَمَنْفَعٌ  
لِّلنَّاسِ وَلِيَعْلَمَ اللَّهُ مَنْ يَنْصُرُهُ وَرُسُلَهُ  
بِالْغَيْبِ ۝ إِنَّ اللَّهَ قَوِيٌّ عَزِيزٌ ۝

(الحديد: ۲۵)

كَتَبَ اللَّهُ لَا غَلِبَ إِلَّا أَنَا وَرُسُلِي ۝ إِنَّ اللَّهَ  
قَوِيٌّ عَزِيزٌ ۝

(الجادو: ۲۱)

فائدہ: ان آیات میں ”قوی“ کا دس بار ذکر ہے۔

## ۱۲۱۔ ”الاعراب“ کا دس بار ذکر

بادیہ نشینوں میں سے عذر والے لوگ حاضر  
ہوئے کہ انہیں رخصت دے دی جائے اور وہ

وَجَاءَ الْمَعَذِّرُونَ مِنَ الْأَعْرَابِ لِيُؤْذَنَ  
لَهُمْ وَقَعْدَ الَّذِينَ كَذَبُوا اللَّهَ وَرُسُلَهُ ۝

سَيُصِيبُ الَّذِينَ كَفَرُوا مِنْهُمْ عَذَابٌ أَلِيمٌ

(التوبہ: ۹۰)

بیٹھ رہے جنہوں نے اللہ سے اور اس کے رسول سے جھوٹی باتیں بنائی تھیں۔ اب تو ان میں جتنے کفار ہیں انہیں دکھ دینے والی مار پہنچ کر رہے گی۔

الْأَعْرَابُ أَشَدُّ كُفْرًا وَنِفَاقًا وَأَجْدَرُ أَلَّا يَعْلَمُوا حُدُودَ مَا أَنْزَلَ اللَّهُ عَلَى رَسُولِهِ ۗ وَاللَّهُ عَلِيمٌ حَكِيمٌ ۝

(التوبہ: ۹۷)

دیہاتی لوگ کفر اور نفاق میں بہت ہی سخت ہیں اور ان کو ایسا ہونا ہی چاہیے کہ ان کو ان احکام کا علم نہ ہو جو اللہ تعالیٰ نے اپنے رسول پر نازل فرمائے ہیں اور اللہ بڑا علم والا بڑی حکمت والا ہے۔

وَمِنَ الْأَعْرَابِ مَنْ يَتَّخِذُ مَا يُنْفِقُ مَغْرَمًا وَيَتَرَبَّصُ بِكُمُ الدَّوَائِرَ ۗ عَلَيْهِمْ دَائِرَةُ السَّوْءِ ۗ وَاللَّهُ سَمِيعٌ عَلِيمٌ ۝

(التوبہ: ۹۸)

اور ان دیہاتیوں میں سے بعض ایسے ہیں کہ جو کچھ خرچ کرتے ہیں اس کو جرمانہ سمجھتے ہیں اور تم مسلمانوں کے واسطے گردش کے منتظر رہتے ہیں، بُرا وقت ان ہی پر پڑنے والا ہے اور اللہ سننے والا جاننے والا ہے۔

وَمِنَ الْأَعْرَابِ مَنْ يُؤْمِنُ بِاللَّهِ وَالْيَوْمِ الْآخِرِ وَيتَّخِذُ مَا يُنْفِقُ قُرْبًا عِنْدَ اللَّهِ وَصَلَوَاتِ الرَّسُولِ ۗ أَلَا إِنَّهَا قُرْبَةٌ لَهُمْ ۖ سَئِدُ خَلْلُهُمُ اللَّهُ فِي رَحْمَتِهِ ۖ إِنَّ اللَّهَ غَفُورٌ رَحِيمٌ ۝

(التوبہ: ۹۹)

اور بعض اہل دیہات میں ایسے بھی ہیں جو اللہ تعالیٰ پر اور قیامت کے دن پر ایمان رکھتے ہیں اور جو کچھ خرچ کرتے ہیں اس کو عند اللہ قرب حاصل ہونے کا ذریعہ اور رسول کی دعا کا ذریعہ بناتے ہیں، یاد رکھو کہ ان کا یہ خرچ کرنا بے شک ان کے لیے موجب قربت ہے، ان کو اللہ تعالیٰ ضرور اپنی رحمت میں داخل کرے گا۔ اللہ تعالیٰ بڑی مغفرت والا بڑی رحمت والا ہے۔

وَمِمَّنْ حَوْلَكُم مِّنَ الْأَعْرَابِ مُنْفِقُونَ ۖ وَمِنَ أَهْلِ الْمَدِينَةِ مَن مَّرَدُوا عَلَىٰ

اور کچھ تمہارے گرد و پیش والوں میں اور کچھ مدینے والوں میں ایسے منافق ہیں کہ نفاق کی

حد کمال کو پہنچے ہوئے ہیں آپ ان کو نہیں جانتے۔ ان کو ہم جانتے ہیں ہم ان کو ذہری سزا دیں گے۔ پھر وہ بڑے بھاری عذاب کی طرف بھیجے جائیں گے۔

الْبِقَاقِ لَا تَعْلَمُهُمْ ۖ نَحْنُ نَعْلَمُهُمْ ۖ  
مَنْعِدُّبُهُمْ مَّرَّتَيْنِ ثُمَّ يُرْدُّوْنَ اِلَىٰ عَذَابِ  
عَظِيْمٍ ۝

(التوبة: ۱۰۱)

مدینہ کے رہنے والوں کو اور جو دیہاتی ان کے گرد و پیش ہیں ان کو یہ زبانہ تھا کہ رسول اللہ کا ساتھ نہ دیں اور نہ یہ کہ اپنی جان کو ان کی جان سے عزیز سمجھیں، یہ اس سبب سے کہ ان کو اللہ کی راہ میں جو پیاس لگی اور جو ماندگی پہنچی اور جو بھوک لگی اور جو چلنا چلے جو کفار کے لیے موجب غیظ ہوا اور دشمنوں کی جو کچھ خبر لی، ان سب پر ان کے نام ایک ایک نیک کام لکھا گیا۔ یقیناً اللہ تعالیٰ مخلصین کا اجر ضائع نہیں کرتا۔

مَا كَانَ لِأَهْلِ الْمَدِيْنَةِ وَمَنْ حَوْلَهُمْ مِنَ الْأَعْرَابِ أَنْ يَتَخَلَّفُوا عَنْ رَسُولِ اللَّهِ وَلَا يَرْغَبُوا بِأَنفُسِهِمْ عَنْ نَفْسِهِ ۚ ذَٰلِكُمْ بِأَنَّهُمْ لَا يُصِيبُهُمْ ظَمَأٌ وَلَا نَصَبٌ وَلَا مَخْمَصَةٌ فِي سَبِيلِ اللَّهِ وَلَا يَطَئُونَ مَوْطِنًا يَعْغِطُ الْكُفَّارُ وَلَا يَنَالُونَ مِنْ عَدُوٍّ نِيْلًا إِلَّا كُتِبَ لَهُمْ بِهِ عَمَلٌ صَالِحٌ ۚ إِنَّ اللَّهَ لَا يُضِيعُ أَجْرَ الْمُحْسِنِينَ ۝

(التوبة: ۱۲۰)

سمجھتے ہیں کہ اب تک لشکر چلے نہیں گئے اور اگر فوجیں آجائیں تو تمنا میں کرتے ہیں کہ کاش! کہ وہ صحرا میں بادیہ نشینوں کے ساتھ ہوتے کہ تمہاری خبریں دریافت کیا کرتے، اگر وہ تم میں موجود ہوں (تو بھی کیا؟) وہ نہ لڑتے مگر برائے نام۔

يَحْسَبُونَ الْأَحْزَابَ لَمْ يَذْهَبُوا ۚ وَإِنَّ يَأْتِيَهُمُ الْأَحْزَابُ يُوْذُوا لَوْ أَنَّهُمْ بَادُوا فِي الْأَعْرَابِ يَسْأَلُونَ عَنْ أَنْبَاءِكُمْ ۖ وَلَوْ كَانُوا فِيكُمْ مَا قُتِلُوا إِلَّا قَلِيلًا ۝

(الاحزاب: ۲۰)

لوگ پیچھے جو چھوڑ دیے گئے تھے وہ اب تجھ سے کہیں گے کہ ہم اپنے مال اور بال بچوں میں لگے رہ گئے، پس آپ ہمارے لیے مغفرت طلب کیجیے۔ یہ لوگ اپنی زبانوں سے وہ کہتے ہیں جو ان کے دلوں میں نہیں ہے۔ آپ جواب

سَيَقُولُ لَكَ الْمُخَلَّفُونَ مِنَ الْأَعْرَابِ شَغَلَتْنَا أَمْوَالُنَا وَأَهْلُونَا فَاسْتَغْفِرْ لَنَا ۚ يَقُولُونَ بِالسَّيْتِهِمْ مَا لَيْسَ فِي قُلُوبِهِمْ ۚ قُلْ فَمَنْ يَمْلِكُ لَكُمْ مِنَ اللَّهِ شَيْئًا إِنْ أَرَادَ بِكُمْ ضَرًّا أَوْ أَرَادَ بِكُمْ نَفْعًا ۚ بَلْ

دے دیجیے کہ تمہارے لیے اللہ کی طرف سے  
کسی چیز کا بھی اختیار کون رکھتا ہے اگر وہ تمہیں  
نقصان پہنچانا چاہے تو یا تمہیں کوئی نفع دینا  
چاہے تو، بلکہ تم جو کچھ کر رہے ہو اس سے اللہ  
خوب باخبر ہے۔

كَانَ اللَّهُ بِمَا تَعْمَلُونَ خَبِيرًا  
(الفتح: ۱۱)

آپ پیچھے رہے ہوئے بدویوں سے کہہ دو کہ  
عنقریب تم ایک سخت جنگجو قوم کی طرف بلائے  
جاؤ گے کہ تم ان سے لڑو گے یا وہ مسلمان ہو  
جائیں گے۔ پس اگر تم اطاعت کرو گے تو اللہ  
تمہیں بہت بہتر بدلہ دے گا۔ اور اگر تم نے منہ  
پھیر لیا جیسا کہ اس سے پہلے تم پھیر چکے ہو تو  
وہ تمہیں دردناک عذاب دے گا۔

قُلْ لِلْمُخَلَّفِينَ مِنَ الْأَعْرَابِ سُدْعُونَ  
إِلَىٰ قَوْمِ أُولَىٰ بِأَسِ شَدِيدٍ تَقَاتِلُونَهُمْ  
أَوْ يُسَلِّمُونَ ؕ فَإِنْ تَطِيعُوا يُؤْتِكُمُ اللَّهُ  
أَجْرًا حَسَنًا ؕ وَإِنْ تَنَازَعْتُمْ كَمَا تَوْلَيْتُمْ مِنْ  
قَبْلُ يُعَذِّبْكُمْ عَذَابًا أَلِيمًا  
(الفتح: ۱۶)

و یہاں لوگ کہتے ہیں کہ ہم ایمان لائے۔ آپ  
کہہ دیجیے کہ وہ حقیقت تم ایمان نہیں لائے لیکن  
تم یوں کہو کہ ہم (مخالفت چھوڑ کر) مطیع ہو گئے  
کیوں کہ ابھی تک تمہارے دلوں میں ایمان  
داخل ہی نہیں ہوا۔ تم اگر اللہ کی اور اس کے  
رسول کی فرمانبرداری کرنے لگو گے تو اللہ  
تمہارے اعمال میں سے کچھ بھی کم نہ کرے گا۔  
بے شک اللہ بخشنے والا مہربان ہے۔

قَالَتِ الْأَعْرَابُ آمَنَّا ؕ قُلْ لَمْ تُؤْمِنُوا  
وَلَكِنْ قُولُوا أَسْلَمْنَا وَلَمَّا يَدْخُلِ الْإِيمَانُ  
فِي قُلُوبِكُمْ ؕ وَإِنْ تَطِيعُوا اللَّهَ وَرَسُولَهُ  
لَا يَلِتْكُمْ مِنْ أَعْمَالِكُمْ شَيْئًا ؕ إِنَّ اللَّهَ  
عَفُورٌ رَحِيمٌ  
(الحجرات: ۱۳)

فائدہ: ان آیات میں ”الاعراب“ کا دس بار ذکر ہے۔

## ۱۲۲۔ ”الصدق“ کا دس بار ذکر

کیا ان لوگوں کو اس بات سے تعجب ہوا کہ ہم  
نے ان میں سے ایک شخص کے پاس وحی بھیج دی

اَكَانَ لِلنَّاسِ عَجَبًا اَنْ اَوْحَيْنَا اِلٰى رَجُلٍ  
مِنْهُمْ اَنْ اُنْذِرِ النَّاسَ وَبَشِّرِ الدِّينِ اٰمَنُوْا

کہ سب آدمیوں کو ڈرایے اور جو ایمان لے آئے ان کو یہ خوشخبری سنائیے کہ ان کے رب کے پاس ان کو پورا مرتبہ ملے گا۔ کافروں نے کہا کہ یہ شخص تو بلاشبہ صریح جادوگر ہے۔

اور ہم نے بنی اسرائیل کو بہت اچھا ٹھکانا رہنے کو دیا اور ہم نے انہیں نفیس چیزیں کھانے کو دیں۔ سو انہوں نے اختلاف نہیں کیا یہاں تک کہ ان کے پاس علم پہنچ گیا۔ یقینی بات ہے کہ آپ کا رب ان کے درمیان قیامت کے دن ان امور میں فیصلہ کرے گا جن میں وہ اختلاف کرتے تھے۔

اور دعا کیا کریں کہ اے میرے پروردگار! مجھے جہاں لے جا اچھی طرح لے جا اور جہاں سے نکال اچھی طرح نکال اور میرے لیے اپنے پاس سے غلبہ اور امداد مقرر فرما دے۔

اور ان سب کو ہم نے اپنی بہت سی رحمتیں عطا فرمائیں اور ہم نے ان کے ذکرِ جمیل کو بلند ورجے کا کر دیا۔

اور میرا ذکرِ خیر پچھلے لوگوں میں بھی باقی رکھ۔

اس سے بڑھ کر ظالم کون ہے جو اللہ تعالیٰ پر جھوٹ بولے اور سچا دین جب اس کے پاس آئے تو اسے جھوٹا بتلائے کیا ایسے کفار کے لیے جہنم ٹھکانا نہیں ہے؟

اور جو لوگ سچے دین کو لائیں اور جو اسے سچا جانیں یہی لوگ پار سائیں۔

أَن لَّهُمْ قَدْ صَدَّقَ عَنْ رَبِّهِمْ مَا قَالَ الْكَافِرُونَ إِنَّ هَذَا لَسُحْرٌ مُّبِينٌ ۝

(یونس: ۲)

وَلَقَدْ بَوَّأْنَا بَنِي إِسْرَءِيلَ مَوْءَا صَدَقِ وَرَزَقْنَاهُمْ مِنَ الطَّيِّبَاتِ ۚ فَمَا اخْتَلَفُوا حَتَّى جَاءَتْهُمْ الْعِلْمُ ۚ إِنَّ رَبَّكَ يَقْضِي بَيْنَهُمْ يَوْمَ الْقِيَمَةِ فِيمَا كَانُوا فِيهِ يَخْتَلِفُونَ ۝

(یونس: ۹۳)

وَقُلْ رَبِّ اذْخُلْنِيْ مُدْخَلَ صَدَقٍ وَّاَخْرِجْنِيْ مُخْرَجَ صَدَقٍ وَّاَجْعَلْ لِّیْ مِنْ لَّدُنْكَ سُلْطٰنًا نَّصِيْرًا ۝

(بنی اسرائیل: ۸۰)

وَوَهَبْنَا لَهُمْ مِنْ رَّحْمَتِنَا وَجَعَلْنَا لَهُمْ لِسَانَ صَدَقٍ عَلِيًّا ۝

(مریم: ۵۰)

وَاَجْعَلْ لِّیْ لِسَانَ صَدَقٍ فِی الْاٰخِرِیْنَ ۝

(الشعراء: ۸۴)

فَمَنْ اَظْلَمُ مِمَّنْ كَذَبَ عَلَى اللّٰهِ وَكَذَبَ بِالصِّدْقِ اِذْ جَآءَهُ ؕ اَلَيْسَ فِیْ جَهَنَّمَ مَثْوٰی لِّلْكَافِرِیْنَ ۝

وَالَّذِیْ جَآءَ بِالصِّدْقِ وَصَدَّقَ بِهٖ ۚ اُولٰٓئِكَ هُمُ الْمُتَّقُوْنَ ۝

(الزمر: ۳۲، ۳۳)

یہی وہ لوگ ہیں جن کے نیک اعمال تو ہم قبول فرما لیتے ہیں اور جن کے بد اعمال سے درگزر کر لیتے ہیں (یہ) جنتی لوگوں میں ہیں۔ اس سچے وعدے کے مطابق جو ان سے کیا جاتا تھا۔

أُولَٰئِكَ الَّذِينَ نَتَقَبَّلُ عَنْهُمْ أَحْسَنَ مَا عَمِلُوا وَنَتَجَاوَزُ عَنْ سَيِّئَاتِهِمْ فِي أَصْحَابِ الْجَنَّةِ ۖ وَغَدَ الصِّدْقِ الَّذِي كَانُوا يُوعَدُونَ ۝

(الاحقاف: ۱۶)

راستی اور عزت کی بیشک میں قدرت والے بادشاہ کے پاس۔

فِي مَقْعَدِ صِدْقٍ عِنْدَ مَلِيكٍ مُّقْتَدِرٍ ۝

(القر: ۵۵)

فائدہ: ان آیات میں ”الصدق“ کا دس بار ذکر ہے۔

## ۱۲۳۔ ”القرون“ کا دس بار ذکر

اور ہم نے تم سے پہلے بہت سے گروہوں کو ہلاک کر دیا جب کہ انہوں نے ظلم کیا۔ حالانکہ ان کے پاس ان کے پیغمبر بھی دلائل لے کر آئے اور وہ ایسے کب تھے کہ ایمان لے آتے؟ ہم مجرم لوگوں کو ایسی ہی سزا دیا کرتے ہیں۔

وَلَقَدْ أَهْلَكْنَا الْقُرُونََ مِنْ قَبْلِكُمْ لَمَّا ظَلَمُوا ۖ وَجَاءَهُمْ رُسُلُهُمْ بِالْبَيِّنَاتِ ۖ وَمَا كَانُوا لِيُؤْمِنُوا ۚ كَذَٰلِكَ نَجْزِي الْقَوْمَ الْمُجْرِمِينَ ۝

(یونس: ۱۳)

پس کیوں نہ تم سے پہلے زمانے کے لوگوں میں سے ایسے باہوش ذی اثر لوگ ہوئے جو زمین میں فساد پھیلانے سے روکتے، سوائے ان چند کے جنہیں ہم نے ان میں سے نجات دی تھی، ظالم لوگ تو اس چیز کے پیچھے پڑ گئے جس میں انہیں آسودگی دی گئی تھی اور وہ گنہگار تھے۔

فَلَوْلَا كَانِ مِنَ الْقُرُونََ مِنْ قَبْلِكُمْ أُولُوا بَقِيَّةٍ يَنْهَوْنَ عَنِ الْفَسَادِ فِي الْأَرْضِ إِلَّا قَلِيلًا مِمَّنْ أَنْجَيْنَا مِنْهُمْ ۚ وَاتَّبَعَ الَّذِينَ ظَلَمُوا مَا أُتْرِفُوا فِيهِ وَكَانُوا مُجْرِمِينَ ۝

(هود: ۱۱۶)

ہم نے نوح کے بعد بھی بہت سی قومیں ہلاک کیں اور تیرا رب اپنے بندوں کے گناہوں سے کافی خبردار اور خوب دیکھنے بھالنے والا ہے۔

وَكَمْ أَهْلَكْنَا مِنَ الْقُرُونََ مِنْ بَعْدِ نُوحٍ ۖ وَكَفَىٰ بِرَبِّكَ بِذُنُوبِ عِبَادِهِ خَبِيرًا ۚ بَصِيرًا ۝

(نہی اسرائیل: ۱۷)

اس نے کہا اچھا یہ تو بتاؤ اگلے زمانے والوں کا حال کیا ہوتا ہے۔

کیا ان کی رہبری اس بات نے بھی نہیں کی کہ ہم نے ان سے پہلے بہت سی بستیاں ہلاک کر دی ہیں جن کے رہنے سہنے کی جگہ یہ چل پھر رہے ہیں۔ یقیناً اس میں عقلمندوں کے لیے بہت سی نشانیاں ہیں۔ اور ان اگلے زمانہ والوں کو ہلاک کرنے کے بعد ہم نے موسیٰ کو ایسی کتاب عنایت فرمائی جو لوگوں کے لیے دلیل اور ہدایت و رحمت ہو کر آئی تھی تاکہ وہ نصیحت حاصل کر لیں۔

قارون نے کہا یہ سب کچھ مجھے میری اپنی سمجھ کی بنا پر ہی دیا گیا ہے، کیا اسے اب تک یہ نہیں معلوم کہ اللہ تعالیٰ نے اس سے پہلے بہت سی بستی والوں کو غارت کر دیا جو اس سے بہت زیادہ قوت والے اور بہت بڑی جمع پونجی والے تھے۔ اور گنہگاروں سے ان کے گناہوں کی باز پرس ایسے وقت نہیں کی جاتی۔

کیا اس بات نے بھی انہیں ہدایت نہیں دی کہ ہم نے ان سے پہلے بہت سی امتوں کو ہلاک کر دیا جن کے مکانون میں یہ چل پھر رہے ہیں۔ اس میں تو بڑی بڑی عبرتیں ہیں۔ کیا پھر بھی یہ نہیں سنتے۔

کیا انہوں نے نہیں دیکھا کہ ان کے پہلے بہت سی بستیاں ہم نے غارت کر دیں جن کے رہنے والے نہیں لوٹیں گیں۔

قَالَ لَمَّا بَالَ الْقُرُونِ الْأُولَى ۝

(طہ: ۵۱)

أَفَلَمْ يَهْدِ لَهُمْ كَمْ أَهْلَكْنَا قَبْلَهُمْ مِنَ الْقُرُونِ يَمْشُونَ فِي مَسْجِدِهِمْ ۚ إِنَّ فِي ذَلِكَ لَآيَاتٍ لِّأُولِي النُّهَى ۝

(طہ: ۱۲۸)

وَلَقَدْ آتَيْنَا مُوسَى الْكِتَابَ مِنْ بَعْدِ مَا أَهْلَكْنَا الْقُرُونِ الْأُولَى بِصَآئِرٍ لِلنَّاسِ وَهَدَىٰ وَرَحْمَةً لِّعَلَّهُمْ يَتَذَكَّرُونَ ۝

(القصص: ۴۳)

قَالَ إِنَّمَا أُوتِيتُهُ عَلَىٰ عِلْمٍ عِنْدِي ۚ أَوَلَمْ يَعْلَم أَنَّ اللَّهَ قَدْ أَهْلَكَ مِنْ قَبْلِهِ مِنَ الْقُرُونِ مَنْ هُوَ أَشَدُّ مِنْهُ قُوَّةً وَأَكْثَرُ جَمْعًا ۚ وَلَا يُسْئَلُ عَنْ ذُنُوبِهِمُ الْمُجْرِمُونَ ۝

(القصص: ۷۸)

أَوَلَمْ يَهْدِ لَهُمْ كَمْ أَهْلَكْنَا مِنْ قَبْلِهِمْ مِنَ الْقُرُونِ يَمْشُونَ فِي مَسْجِدِهِمْ ۚ إِنَّ فِي ذَلِكَ لَآيَاتٍ لِّأَفَلَا يَسْمَعُونَ ۝

(الجمعة: ۲۶)

أَلَمْ يَرَوْا كَمْ أَهْلَكْنَا قَبْلَهُمْ مِنَ الْقُرُونِ أَنَّهُمْ إِلَيْهِمْ لَا يَرْجِعُونَ ۝

(طہ: ۳۱)

اور جس نے اپنے ماں باپ سے کہا کہ تم سے میں  
نکل آ گیا۔ تم مجھ سے بھی کہتے رہو گے میں مرنے  
کے بعد پھر زندہ کیا جاؤں گا مجھ سے پہلے بھی قرون  
گزر چکے ہیں۔ وہ دونوں جناب باری میں فریادیں  
کرتے ہیں اور کہتے ہیں تجھے خرابی ہو تو ایماندار  
بن جا۔ بے شک اللہ کا وعدہ حق ہے۔ وہ جواب  
دیتا ہے کہ یہ تو صرف اگلوں کے افسانے ہیں۔

وَالَّذِي قَالَ لَوْلَا ذِيهِ أَفِ لَكُمَا أَتَعِدْنِي  
أَنْ أُخْرَجَ وَقَدْ خَلَيْتِ الْقُرُونُ مِنْ قَبْلِي ۖ  
وَهُمَا يَسْتَفِئِفْنِ اللَّهَ وَذَلِكَ مِنْ مَلَأَ  
إِنَّ وَعَدَ اللَّهُ حَقًّا مَلَأَ ۖ فَيَقُولُ مَا هَذَا  
إِلَّا أَسَاطِيرُ الْأَوَّلِينَ ۝

(الاحقاف: ۱۷)

فائدہ: ان آیات میں ”القرون“ کا دس بار ذکر ہے۔

## ۱۲۳۔ ”یعنی“ کا دس بار ذکر

اور ان میں سے اکثر لوگ صرف بے اصل خیالات  
پر چل رہے ہیں۔ یقیناً بے اصل خیالات امر  
حق میں ذرا بھی مفید نہیں۔ یہ جو کچھ کر رہے  
ہیں یقیناً اللہ کو سب خبر ہے۔

جب وہ انہی راستوں سے جن کا حکم ان کے  
والد نے انہیں دیا تھا، گئے۔ کچھ نہ تھا کہ اللہ نے  
جو بات مقرر کر دی ہے وہ اس سے انہیں ذرا  
بھی بچالے۔ ہاں یعقوب نے اپنے ضمیر کے  
ایک خطرے کو سرانجام دے لیا، وہ ہمارے  
سکھلائے ہوئے علم کا عالم تھا لیکن اکثر لوگ  
نہیں جانتے۔

جب کہ اس نے اپنے باپ سے کہا کہ ابا جان! آپ  
ان کی پوجا پاٹ کیوں کر رہے ہیں جو نہ نش نہ  
دیکھیں؟ نہ آپ کو کچھ بھی فائدہ پہنچا سکیں۔

وَمَا يَتَّبِعُ أَكْثَرُهُمْ إِلَّا ظَنًّا ۚ إِنَّ الظَّنَّ لَا  
يُغْنِي مِنَ الْحَقِّ شَيْئًا ۚ إِنَّ اللَّهَ عَلِيمٌ بِمَا  
يَفْعَلُونَ ۝

(یونس: ۳۶)

وَلَمَّا دَخَلُوا مِنْ حَيْثُ أَمَرَهُمْ أَبُوهُمْ ۚ  
مَا كَانَ يُغْنِي عَنْهُمْ مِنَ اللَّهِ مِنْ شَيْءٍ  
إِلَّا حَاجَةً فِي نَفْسِ يَعْقُوبَ قَضَاهَا ۚ وَإِنَّهُ  
لَذُو عِلْمٍ لَمَّا عَلِمُنَا وَلَكِنَّ أَكْثَرَ  
النَّاسِ لَا يَعْلَمُونَ ۝

(یوسف: ۶۸)

إِذْ قَالَ لِأَبِيهِ يَا أَبَتِ لِمَ تَعْبُدُ مَا لَا يَسْمَعُ  
وَلَا يَبْصُرُ وَلَا يُغْنِي عَنْكَ شَيْئًا ۝

(مریم: ۴۲)



اس دن کوئی دوست کسی دوست کے کچھ بھی کام نہ آئے گا اور نہ ان کی امداد کی جائے گی۔

يَوْمَ لَا يُغْنِي مَوْلَى عَنْ مَوْلَى شَيْئًا وَلَا هُمْ يُنصَرُونَ ۝

(الدخان: ۴۱)

ان کے پیچھے دوزخ ہے جو کچھ انہوں نے حاصل کیا تھا وہ انہیں کچھ بھی نفع نہ دے گا اور نہ وہ کچھ کام آئیں گے جن کو انہوں نے اللہ کے سوارفتی دوست بنا رکھا تھا ان کے لیے تو بہت بڑا عذاب ہے۔

مِنْ وَّرَآئِهِمْ جَهَنَّمُ ۚ وَلَا يُغْنِي عَنْهُمْ مَا كَسَبُوا شَيْئًا وَلَا مَا اتَّخَذُوا مِنْ دُونِ اللَّهِ أَوْلِيَاءَ ۚ وَلَهُمْ عَذَابٌ عَظِيمٌ ۝

(الباقیہ: ۱۰)

جس دن انہیں ان کا کچھ کام نہ آئے گا اور نہ وہ مدد کیے جائیں گے۔

يَوْمَ لَا يُغْنِي عَنْهُمْ كَيْدُهُمْ شَيْئًا وَلَا هُمْ يُنصَرُونَ ۝

(الطور: ۴۶)

حالانکہ انہیں اس کا کوئی علم نہیں وہ صرف اپنے گمان کے پیچھے پڑے ہوئے ہیں اور بے شک وہم و گمان حق کے مقابلے میں کچھ کام نہیں دیتا۔ دراصل نہ سایہ دینے والا ہے اور نہ شعلے سے بچا سکتا ہے۔

وَمَا لَهُمْ بِهِ مِنْ عِلْمٍ ۖ إِنْ يَتَّبِعُونَ إِلَّا الظَّنَّ ۚ وَإِنَّ الظَّنَّ لَا يُغْنِي مِنَ الْحَقِّ شَيْئًا ۝

(النجم: ۲۸)

جو نہ بدن بڑھائے گا نہ بھوک مٹائے گا۔

لَا ظَلِيلٍ وَلَا يُغْنِي مِنَ اللَّهَبِ ۝

(المرسلات: ۳۱)

اس کا مال اسے اوندھا کرنے کے وقت کچھ کام نہ آئے گا۔

لَا يُسْمِنُ وَلَا يُغْنِي مِنْ جُوعٍ ۝

(الغاشیہ: ۷)

اس کا مال اسے اوندھا کرنے کے وقت کچھ کام نہ آئے گا۔

وَمَا يُغْنِي عَنْهُ مَالُهُ إِذَا تَرَدَّى ۝

(اللیل: ۱۱)

فائدہ: ان آیات میں ”یغنی“ کا دس بار ذکر ہے۔

## ۱۲۵۔ کفار کو قرآن مجید کی مثل دس سورتیں لانے کا چیلنج

کیا یہ کہتے ہیں کہ اس قرآن کو اسی نے گھڑا ہے۔ جواب دیجیے کہ پھر تم بھی اسی کے مثل دس

أَمْ يَقُولُونَ افْتَرَاهُ ۚ قُلْ فَأْتُوا بِعَشْرِ سُوْرٍ مِثْلِهِ مُفْتَرِيْنَ ۖ وَادْعُوا مَنِ اسْتَطَعْتُمْ

مِنْ دُونِ اللَّهِ إِنْ كُنْتُمْ صَادِقِينَ ۝

سورتیں گھڑی ہوئی لے آؤ اور اللہ کے سوا جسے

(ہود: ۱۳) چاہو اپنے ساتھ بلا بھی لو اگر تم سچے ہو۔

فائدہ: کفار کا یہ دعویٰ تھا کہ یہ قرآن حضرت محمد ﷺ کا بتایا ہوا ہے۔ اللہ تعالیٰ نے سورۃ بنی اسرائیل کی آیت ۸۸ میں آپ ﷺ کو یہ اعلان کرنے کے لیے کہا کہ اگر تمام انسان اور کل جنات مل کر اس قرآن کے مثل لانا چاہیں، تو ان سب سے قرآن کے مثل لانا مشکل ہے، گو وہ آپس میں ایک دوسرے کے مددگار بھی بن جائیں۔ اس کے بعد اللہ تعالیٰ نے سورۃ ہود کی اس آیت میں چیلنج دیا کہ دس سورتیں ہی بنا کر پیش کر دو۔

## ۱۲۶۔ ”بشراً“ کا دس بار ذکر

اس کی قوم کے کافروں کے سرداروں نے جواب دیا کہ ہم تو تجھے اپنے جیسا انسان ہی دیکھتے ہیں اور تیرے تابعداروں کو بھی ہم دیکھتے ہیں کہ سوائے بچ اور موٹی سمجھ والوں کے اور کوئی نہیں۔ ہم تو تمہاری کسی قسم کی برتری اپنے اوپر نہیں دیکھ رہے، بلکہ ہم تو تمہیں جھوٹا سمجھ رہے ہیں۔

اس نے جب ان کی اس مفریب غیبت کا حال سنا تو انہیں بلوا بھیجا اور ان کے لیے ایک مجلس مرتب کی اور ان میں سے ہر ایک کو ٹھہری دی۔ اور کہا اے یوسف! ان کے سامنے چلے آؤ، ان عورتوں نے جب اسے دیکھا تو بہت بڑا جانا اور اپنے ہاتھ کاٹ لیے، اور زبان سے نکل گیا کہ حاشا للہ یہ انسان تو ہرگز نہیں، یہ تو یقیناً کوئی بہت ہی بزرگ فرشتہ ہے۔

اور جب تیرے پروردگار نے فرشتوں سے فرمایا کہ میں ایک انسان کو تمہاری ہوئی کھٹکھٹاتی ہوئی مٹی سے پیدا کرنے والا ہوں۔

فَقَالَ الْمَلَأُ الَّذِينَ كَفَرُوا مِنْ قَوْمِهِ مَا تَرَاكَ إِلَّا بَشَرًا مِثْلَنَا وَمَا تَرَاكَ إِلَّا الَّذِينَ هُمْ أَرَادُوا بِادِّى الرَّأْيِ ۚ وَمَا نَرَىٰ لَكُمْ عَلَيْنَا مِنْ فَضْلِهِمْ بَلْ نَظُنُّكُمْ كَاذِبِينَ ۝

(ہود: ۲۷)

فَلَمَّا سَمِعَتْ بِمَكْرِهِنَّ أَرْسَلَتْ إِلَيْهِنَّ وَأَعْتَدَتْ لَهُنَّ مُتَّكَأً وَآتَتْ كُلَّ وَاحِدَةٍ مِّنْهُنَّ سِكِّينًا وَقَالَتِ اخْرُجْ عَلَيْهِنَّ ۚ فَلَمَّا رَأَيْنَهُ أَكْبَرْنَهُ وَقَطَّعْنَ أَيْدِيَهُنَّ وَقُلْنَ حَاشَ لِلَّهِ مَا هَذَا بَشَرًا إِنْ هَذَا إِلَّا مَلَكٌ كَرِيمٌ ۝

(یوسف: ۳۱)

وَإِذْ قَالَ رَبُّكَ لِلْمَلٰٓئِكَةِ إِنِّیْ خَالِقٌ مِّنْ بَشَرٍ مِّنْ صَلٰٓصَلٍ مِّنْ حَمَإٍ مَّسْنُونٍ ۝

(الحجر: ۲۸)

یا آپ کے اپنے لیے کوئی سونے کا گھر ہو جائے  
یا تو آپ آسمان پر چڑھ جائیں اور ہم تو آپ  
کے چڑھ جانے کا بھی اس وقت تک یقین نہیں  
کریں گے جب تک کہ آپ ہم پر کوئی کتاب نہ  
اتار لائیے جسے ہم خود پڑھ لیں، آپ جواب  
دیں کہ میرا پروردگار پاک ہے میں تو صرف  
ایک انسان ہی ہوں جو رسول بنایا گیا ہوں۔

لوگوں کے پاس ہدایت پہنچ چکنے کے بعد ایمان  
روکنے والی صرف یہی چیز رہی کہ انہوں نے کہا  
کیا اللہ نے ایک انسان کو ہی رسول بنا کر بھیجا۔

اور ان لوگوں کی طرف سے پردہ کر لیا پھر ہم نے  
اُس کے پاس اپنی روح کو بھیجا پس وہ اس کے  
سامنے پورا آدمی بن کر ظاہر ہوا۔

اگر تم نے اپنے جیسے ہی انسان کی تابعداری  
کر لی تو بے شک تم سخت خسارے والے ہو۔

وہ ہے جس نے پانی سے انسان کو پیدا کیا، پھر  
اسے نسب والا اور سرسالی رشتوں والا کر دیا۔  
بلاشبہ آپ کا پروردگار ہر چیز پر قادر ہے۔

جب کہ آپ کے رب نے فرشتوں سے ارشاد  
فرمایا کہ میں مٹی سے انسان کو پیدا کرنے والا  
ہوں۔

أَوْ يَكُونُ لَكَ نَيْتٌ مِّنْ زُخْرِفٍ أَوْ  
تَرْقَىٰ فِي السَّمَاءِ وَلَنْ نُؤْمِنَ لِرُوقِكَ  
حَتَّىٰ تَنْزِلَ عَلَيْنَا مَحِطًا تَقْرُوهُ مَقْلٌ  
مُّبَحَّانَ رَبِّي هَلْ تَكُنْ إِلَّا بَشَرًا  
رَّسُولًا ۝

وَمَا مَنَعَ النَّاسَ أَنْ يُؤْمِنُوا إِذْ جَاءَهُمْ  
الْهُدَىٰ إِلَّا أَنْ قَالُوا أَبَعَثَ اللَّهُ بَشَرًا  
رَّسُولًا ۝

(نہی اسرائیل: ۹۳، ۹۴)

فَلَا تَخْذَلْ مِنْ دُعَائِهِمْ جَهْدًا وَمَا  
فَازَ سَلْنَا إِلَيْهَا رُوحَنَا فَتَمَثَّلَ لَهَا بَشَرًا  
سَوِيًّا ۝

(مریم: ۷۷)

وَلَيْسَ أَطْعَمْتُمْ بَشَرًا مِّمَّا لَكُمْ إِذَا  
لُخِيسَرُونَ ۝

(المومنون: ۳۳)

وَهُوَ الَّذِي خَلَقَ مِنَ الْمَاءِ بَشَرًا فَجَعَلَهُ  
نَسَبًا وَصِهْرًا ۚ وَكَانَ رَبُّكَ قَدِيرًا ۝

(الفرقان: ۵۴)

إِذْ قَالَ رَبُّكَ لِلْمَلَائِكَةِ إِنِّي خَالِقٌ بَشَرًا  
مِّنْ طِينٍ ۝

(ص: ۷۱)

اور کہنے لگے کیا ہمیں میں سے ایک شخص کی ہم  
فرمانبرداری کرنے لگیں؟ تب تو ہم یقیناً غلطی  
اور دیوانگی میں پڑے ہوئے ہوں گے۔

فَقَالُوا أَبَشَرًا مِّنَّا وَاحِدًا نَّبِیُّهُ ۖ إِنَّا إِنَّا إِذَا  
لَفِی ضَلَالٍ وَسُعُرٍ ۝

(القمز: ۲۳)

فائدہ: ان آیات میں ”بشراً“ کا دس بار ذکر ہے۔

## ۱۲۷۔ ”قرآناً“ کا دس بار ذکر

یقیناً ہم نے آپ پر اس عربی قرآن کو نازل  
فرمایا ہے کہ تم سمجھ سکو۔

اگر بالفرض قرآن کے ساتھ پہاڑ لا دیئے  
جاتے یا زمین ٹکڑے ٹکڑے کر دی جاتی یا  
مردوں سے باتیں کرا دی جاتیں (پھر بھی وہ  
ایمان نہ لاتے) بات یہ ہے کہ سب کام اللہ  
کے ہاتھ میں ہے۔ تو کیا ایمان والوں کو اس  
بات پر دلجمعی نہیں کہ اگر اللہ تعالیٰ چاہے تو تمام  
لوگوں کو ہدایت دے دے۔ کفار کو تو ان کے کفر  
کے بدلے ہمیشہ ہی کوئی نہ کوئی سخت سزا پہنچتی  
رہے گی یا ان کے مکانوں کے ارد گرد گھومتی  
رہے گی تا وقتیکہ وعدہ الہی آپہنچے۔ یقیناً اللہ تعالیٰ  
وعدہ خلافی نہیں کرتا۔

قرآن کو ہم نے تھوڑا تھوڑا کر کے اس لیے اتارا  
ہے کہ آپ اسے بہ مہلت لوگوں کو سنائیں اور  
ہم نے خود بھی اسے بتدریج نازل فرمایا۔

اسی طرح ہم نے تجھ پر عربی قرآن نازل فرمایا  
ہے اور طرح طرح سے اس میں ڈر کا بیان سنایا

إِنَّا أَنْزَلْنَاهُ قُرْآنًا عَرَبِيًّا لَعَلَّكُمْ تَعْقِلُونَ ۝  
(یوسف: ۲)

وَلَوْ أَنَّ قُرْآنًا سُيِّرَتْ بِهِ الْجِبَالُ أَوْ  
قُطِعَتْ بِهِ الْأَرْضُ أَوْ كُلِّمَ بِهِ الْمَوْتَى ۚ  
بَلْ لِلَّهِ الْأَمْرُ جَمِيعًا ۚ أَفَلَمْ يَأْنَسِ الَّذِينَ  
آمَنُوا أَن لَّوِ شَاءَ اللَّهُ لَهَدَى النَّاسَ  
جَمِيعًا ۚ وَلَا يَزَالُ الَّذِينَ كَفَرُوا تُصِیْبُهُمْ  
بِمَا صَنَعُوا قَارِعَةٌ أَوْ تَحُلُّ قَرِيبًا مِّنْ  
دَارِهِمْ حَتَّى يَأْتِيَ وَعْدُ اللَّهِ ۚ إِنَّ اللَّهَ لَا  
يُخْلِفُ الْمِيعَادَ ۝

(العد: ۳۱)

وَقُرْآنًا فَرَقْنَاهُ لِتَقْرَأَهُ عَلَى النَّاسِ عَلَى  
مَكْحَبٍ ۚ وَنَزَّلْنَاهُ تَنزِيلًا ۝

(بنی اسرائیل: ۱۰۶)

وَكَذَٰلِكَ أَنْزَلْنَاهُ قُرْآنًا عَرَبِيًّا وَصَرَّفْنَا  
فِيهِ مِنَ الْوَعِيدِ لَعَلَّهُمْ يَتَّقُونَ أَوْ يُحْدِثُ

لَهُمْ ذِكْرًا ۝

ہے تاکہ لوگ پرہیزگار بن جائیں یا ان کے دل میں سوچ سمجھ تو پیدا کرے۔

(طہ: ۱۱۳)

قرآن عربی بے عیب ہے ہو سکتا ہے کہ وہ پرہیزگاری اختیار کر لیں۔

قُرْآنًا عَرَبِيًّا غَيْرَ ذِي عِوَجٍ لَّعَلَّهُمْ يَتَّقُونَ ۝

(الزمر: ۲۸)

کتاب ہے جس کی آیتوں کی واضح تفصیل کی گئی ہے قرآن عربی زبان میں ہے اس قوم کے لیے جو جانتی ہے۔

كِتَابٌ فَصَّلْتُ آيَتُهُ قُرْآنًا عَرَبِيًّا لِّقَوْمٍ يَعْلَمُونَ ۝

(الحج: ۳)

اور اگر ہم اسے عجی زبان کا قرآن بناتے تو کہتے کہ اس کی آیتیں صاف صاف بیان کیوں نہیں کی گئیں؟ یہ کیا کہ عجی کتاب اور آپ عربی ہوں؟ آپ کہہ دیجیے کہ یہ تو ایمان والوں کے لیے ہدایت و شفا ہے اور جو ایمان نہیں لاتے ان کے کانوں میں تو (بہرا پن اور) بوجھ ہے اور یہ ان پر اندھا پن ہے، یہ وہ لوگ ہیں جو کسی بہت دور دراز جگہ سے پکارے جارہے ہیں۔

وَلَوْ جَعَلْنَاهُ قُرْآنًا أَعْجَمِيًّا لَقَالُوا لَوْلَا فُصِّلَتْ آيَتُهُ أَغْجَمِيٍّ وَعَرَبِيٍّ ط قُلْ هُوَ لِلَّذِينَ آمَنُوا هُدًى وَشِفَاءٌ ط وَالَّذِينَ لَا يُؤْمِنُونَ فِيْ آذَانِهِمْ وَقْرٌ وَهُوَ عَلَيْهِمْ عَمًى ط أُولَٰئِكَ يُنَادَوْنَ مِنْ مَّكَانٍ يَّبْعِدُ ۝

(الحج: ۴۴)

اسی طرح ہم نے آپ کی طرف عربی قرآن کی وحی کی ہے اس لیے کہ آپ مکہ والوں کو اور اس کے آس پاس کے لوگوں کو آگاہ کر دیں اور جمع ہونے کے دن سے جس کے آنے میں کوئی شک نہیں، ڈرا دیں۔ ایک گردہ جنت میں ہوگا اور ایک گردہ جہنم میں ہوگا۔

وَكَذَٰلِكَ أَوْحَيْنَا إِلَيْكَ قُرْآنًا عَرَبِيًّا لِّتُبَيِّنَ لَهُمُ الْقُرْآنَ وَتُؤْمِنُوا بِهِ وَتُؤْمِنُوا بِمَا فِي الْكِتَابِ ط وَلَقَدْ يَمْنُنَ فِي الْمَجْنُونِ ۝

(الشوری: ۷)

ہم نے عربی زبان کا قرآن نازل فرمایا ہے کہ تم سمجھ لو۔

إِنَّا جَعَلْنَاهُ قُرْآنًا عَرَبِيًّا لَّعَلَّكُمْ تَعْقِلُونَ ۝

(الزخرف: ۳)

قُلْ أُوْحِيَ إِلَيَّ أَنَّهُ اسْتَمَعَ نَفَرٌ مِّنَ الْجِنِّ فَقَالُوا إِنَّا سَمِعْنَا قُرْآنًا عَجَبًا ۝  
(اٰلِیُّن: ۱)  
(اے محمدؐ) آپ کہہ دیں کہ مجھے وحی کی گئی ہے کہ جنوں کی ایک جماعت نے قرآن سنا اور کہا کہ ہم نے عجیب قرآن سنا ہے۔

فائدہ: ان آیات میں ”قرآن“ کا دس بار ذکر ہے۔

## ۱۲۸۔ ”یملکون“ کا دس بار ذکر

قُلْ مَن رَّبُّ السَّمَوَاتِ وَالْأَرْضِ ۖ قُلِ اللَّهُ ۖ قُلْ أَفَأَتَّخِذُكُمْ مِّنْ دُونِهِ أَوْلِيَاءَ لَا يَمْلِكُونَ لِأَنفُسِهِمْ نَفْعًا وَلَا ضَرًّا ۖ قُلْ هَلْ يَسْتَوِي الْأَعْمَىٰ وَالْبَصِيرُ ۚ أَمْ هَلْ تَسْتَوِي الظُّلُمَةُ وَالنُّورُ ۚ أَمْ جَعَلُوا لِلَّهِ شُرَكَاءَ خَلَقُوا كَخَلْقِهِ فَتَشَابَهُ الْخَلْقُ عَلَيْهِمْ ۖ قُلِ اللَّهُ خَالِقُ كُلِّ شَيْءٍ وَهُوَ الْوَاحِدُ الْقَهَّارُ ۝

(الرعد: ۱۶)

آپ پوچھیے کہ آسمان اور زمین کا پروردگار کون ہے؟ کہہ دیجیے اللہ! کہہ دیجیے کیا تم پھر بھی اس کے سوا اوروں کو حمایتی بنا رہے ہو جو خود اپنی جان کے بھی بھلے مرے کا اختیار نہیں رکھتے۔ کہہ دیجیے کہ کیا اندھا اور بینا برابر ہو سکتا ہے؟ یا کیا اندھیریاں اور روشنی برابر ہو سکتی ہے؟ کیا جنہیں یہ اللہ کے شریک ٹھہرا رہے ہیں انہوں نے بھی اللہ کی طرح مخلوق پیدا کی ہے کہ ان کی نظریں پیدائش مشتبہ ہو گئی ہو، کہہ دیجیے کہ صرف اللہ ہی تمام چیزوں کا خالق ہے وہ اکیلا ہے اور زبردست غالب ہے۔

کہہ دیجیے کہ اللہ کے سوا جنہیں تم معبود سمجھ رہے ہو انہیں پکارو لیکن نہ تو وہ تم سے کسی تکلیف کو دور کر سکتے ہیں نہ بدل سکتے ہیں۔

قُلْ اذْعُرُوا الدِّينَ زَعَمْتُمْ مِّنْ دُونِهِ فَلَا يَمْلِكُونَ كَشْفَ الضُّرِّ عَنْكُمْ وَلَا تَحْوِيلًا ۝

(بنی اسرائیل: ۵۶)

کسی کو شفاعت کا اختیار نہ ہوگا سوائے ان کے جنہوں نے اللہ تعالیٰ کی طرف سے کوئی قول قرار لے لیا ہے۔

لَا يَمْلِكُونَ الشَّفَاعَةَ إِلَّا مَنِ اتَّخَذَ عِنْدَ الرَّحْمَنِ عَهْدًا ۝

(مریم: ۸۷)

ان لوگوں نے اللہ کے سوا جنہیں اپنے معبود ٹھہرا رکھے ہیں وہ کسی چیز کو پیدا نہیں کر سکتے بلکہ وہ خود پیدا کردہ ہیں، یہ تو اپنی جان کے نقصان نفع کا بھی اختیار نہیں رکھتے اور نہ موت و حیات کے اور نہ دوبارہ جی اٹھنے کے وہ مالک ہیں۔

تم تو اللہ تعالیٰ کے سوا جن کی پوجا پاٹ کر رہے ہو اور جھوٹی باتیں دل سے گھڑ لیتے ہو۔ سنو! جن جن کی تم اللہ تعالیٰ کے سوا پوجا پاٹ کر رہے ہو وہ تو تمہاری روزی کے مالک نہیں، پس تمہیں چاہیے کہ تم اللہ تعالیٰ ہی سے روزیاں طلب کرو اور اسی کی عبادت کرو اور اسی کی شکر گزاری کرو اور اسی کی طرف تم لوٹائے جاؤ گے۔

کہہ دیجیے کہ اللہ کے سوا جن جن کا تمہیں گمان ہے سب کو پکار لو۔ نہ ان میں سے کسی کو آسمانوں اور زمینوں میں سے ایک ذرہ کا اختیار ہے نہ ان کا ان میں کوئی حصہ ہے نہ ان میں سے کوئی اللہ کا مددگار ہے۔

وہ رات کو دن میں اور دن کو رات میں داخل کرتا ہے اور آفتاب و ماہتاب کو اسی نے کام میں لگا دیا ہے۔ ہر ایک معیار و معین پر چل رہا ہے۔ یہی ہے اللہ تم سب کا پالنے والا اسی کی سلطنت ہے۔ جنہیں تم اس کے سوا پکار رہے ہو وہ تو کھجور کی سٹھلی کے چھلکے کے بھی مالک نہیں۔

کیا ان لوگوں نے اللہ تعالیٰ کے سوا اوروں کو سفارشی مقرر کر رکھا ہے؟ آپ کہہ دیجیے کہ گودہ کچھ بھی اختیار نہ رکھتے ہوں اور نہ عقل رکھتے ہوں۔

وَاتَّخَذُوا مِنْ دُونِهِ آلِهَةً لَا يَخْلُقُونَ شَيْئًا وَهُمْ يُخْلَقُونَ وَلَا يَمْلِكُونَ أَنْفُسَهُمْ ضَرًّا وَلَا نَفْعًا وَلَا يَمْلِكُونَ مَوْتًا وَلَا حَيَاةً وَلَا نُشُورًا

(الفرقان: ۳)

إِنَّمَا تَعْبُدُونَ مِنْ دُونِ اللَّهِ أَوْثَانًا وَتَخْلُقُونَ إِفْكًا ۚ إِنَّ الَّذِينَ تَعْبُدُونَ مِنْ دُونِ اللَّهِ لَا يَمْلِكُونَ لَكُمْ رِزْقًا فَابْتَغُوا عِنْدَ اللَّهِ الرِّزْقَ وَاعْبُدُوهُ وَاشْكُرُوا لَهُ ۚ إِلَيْهِ تُرْجَعُونَ ۝

(الکہف: ۱۷)

قُلْ ادْعُوا الَّذِينَ زَعَمْتُمْ مِنْ دُونِ اللَّهِ ۚ لَا يَمْلِكُونَ مِثْقَالَ ذَرَّةٍ فِي السَّمَاوَاتِ وَلَا فِي الْأَرْضِ وَمَا لَهُمَا مِنْ شِرْكٍ وَمَا لَهُ مِنْهُمْ مِنْ ظَهِيرٍ ۝

(سبا: ۲۲)

يُولِجُ اللَّيْلَ فِي النَّهَارِ وَيُؤَلِّجُ النَّهَارَ فِي اللَّيْلِ ۚ وَسَخَّرَ الشَّمْسَ وَالْقَمَرَ لِمَا يَمْلِكُ ۚ لَا يَجْعَلُ لَآجِلٍ مُسَمًّى ۚ ذَلِكَمُ اللَّهُ رَبُّكُمْ لَهُ الْمُلْكُ ۚ وَالَّذِينَ تَدْعُونَ مِنْ دُونِهِ مَا يَمْلِكُونَ مِنْ قِطْمِيرٍ ۝

(طہ: ۱۳)

أَمْ اتَّخَذُوا مِنْ دُونِ اللَّهِ شُفَعَاءَ ۚ قُلْ أُولَئِكَ كَانُوا لَا يَمْلِكُونَ شَيْئًا وَلَا يَقِيلُونَ ۝

(الزمر: ۲۳)

رَبِّ السَّمُوتِ وَالْأَرْضِ وَمَا بَيْنَهُمَا  
الرَّحْمَنِ لَا يَمْلِكُونَ مِنْهُ خِطَابًا ۝  
(النبا: ۳۷)

(اس رب کی طرف سے ملے گا جو کہ) آسمانوں  
کا اور زمین کا اور جو کچھ ان کے درمیان ہے ان  
کا پروردگار ہے اور بڑی بخشش کرنے والا ہے۔  
کسی کو اُس سے بات کرنے کا اختیار نہ ہوگا۔

فائدہ: ان آیات میں ”یملکون“ کا دس بار ذکر ہے۔

## ۱۲۹۔ دس اوصاف کے حامل اہل دانش کے لیے آخرت کا گھر ہے

أَفَمَنْ يَعْلَمُ أَنَّمَا أُنْزِلَ إِلَيْكَ مِنْ رَبِّكَ  
الْحَقُّ كَمَنْ هُوَ أَعْمَىٰ ط إِنَّمَا يَنْتَظِرُ  
أُولُوا الْأَلْبَابِ ۝

الَّذِينَ يُوفُونَ بِعَهْدِ اللَّهِ وَلَا يَنْقُضُونَ  
الْعَهْدَ ۝

وَالَّذِينَ يَصِلُونَ مَا أَمَرَ اللَّهُ بِهِ أَنْ  
يُوصَلَ وَيَخْشَوْنَ رَبَّهُمْ وَيَخَافُونَ سُوءَ  
الْحِسَابِ ۝

وَالَّذِينَ صَبَرُوا ابْتِغَاءَ وَجْهِ رَبِّهِمْ  
وَأَقَامُوا الصَّلَاةَ وَآتَوْا مِمَّا رَزَقْنَاهُمْ  
سِرًّا وَعَلَانِيَةً وَيَلِدْءُؤُنَّ بِالْحَسَنَةِ  
السَّيِّئَةِ أُولَٰئِكَ لَهُمْ عَقَبَى الدَّارِ ۝  
(العد: ۲۲ تا ۲۹)

کیا وہ ایک شخص جو یہ علم رکھتا ہو کہ آپ کی طرف  
آپ کے رب کی جانب سے جو اتارا گیا ہے وہ  
حق ہے اس شخص جیسا ہو سکتا ہے جو اندھا ہو۔  
لھیت تو وہی قبول کرتے ہیں جو عقلمند ہوں۔  
جو اللہ کے عہد و پیمان کو پورا کرتے ہیں اور قول و  
قرار کو توڑتے نہیں۔

اور اللہ نے جن چیزوں کے جوڑنے کا حکم دیا ہے  
وہ اسے جوڑتے ہیں اور وہ اپنے پروردگار سے  
ڈرتے ہیں اور حساب کی سختی کا کٹھنہ رکھتے ہیں۔  
اور وہ اپنے رب کی رضامندی کی طلب کے لیے  
صبر کرتے ہیں اور نمازوں کو برابر قائم رکھتے ہیں  
اور جو کچھ ہم نے انہیں دے رکھا ہے اسے چھپے  
کھلے خرچ کرتے ہیں اور برائی کو بھی بھلائی سے  
ٹالتے ہیں ان ہی کے لیے عاقبت کا گھر ہے۔

فائدہ: ان آیات میں آخرت کے گھر کے مستحق اہل دانش کے دس اوصاف مذکور ہیں۔

☆ اہل دانش ہی قرآن مجید کی حقانیت پر یقین رکھتے ہیں۔

☆ وہ اللہ تعالیٰ کے عہد کو پورا کرتے ہیں۔

☆ وہ قول و قرار کو توڑتے نہیں۔



☆ اللہ تعالیٰ نے جن چیزوں کو جوڑنے کا حکم دیا ہے وہ انہیں جوڑتے ہیں۔

☆ وہ اپنے رب سے ڈرتے ہیں۔

☆ وہ اس بات کا خوف رکھتے ہیں کہ کہیں ان سے بُری طرح حساب نہ لیا جائے۔

☆ وہ اپنے رب کی رضا کے لیے مبر کرتے ہیں۔

☆ وہ نماز قائم کرتے ہیں۔

☆ وہ اللہ تعالیٰ کے دیئے ہوئے رزق سے علانیہ اور پوشیدہ خرچ کرتے ہیں۔

☆ وہ برائی کو بھی بھلائی سے مالتے ہیں۔

### ۱۳۰۔ ”شکور“ کا دس بار ذکر

(یاد کرو جب کہ) ہم نے موسیٰ کو اپنی نشانیاں دے کر بھیجا کہ تو اپنی قوم کو اندھیروں سے روشنی میں نکال اور انہیں اللہ کے احسانات یاد دلا۔ اس میں نشانیاں ہیں ہر ایک مبر شکر کرنے والے کے لیے۔

اے ان لوگوں کی اولاد! جنہیں ہم نے نوح کے ساتھ چڑھا لیا تھا، وہ ہمارا بڑا ہی شکر گار بندہ تھا۔

کیا آپ اس پر غور نہیں کرتے کہ دریا میں کشتیاں اللہ کے فضل سے چل رہی ہیں اس لیے کہ وہ جمہیں اپنی نشانیاں دکھاوے، یقیناً اس میں ہر ایک مبر و شکر کرنے والے کے لیے بہت سی نشانیاں ہیں۔

جو کچھ سلیمان چاہتے وہ جنات تیار کر دیتے مثلاً قلعے اور مجسمے اور حوضوں کے برابر لگن اور چولہوں پر جمی ہوئی مضبوط دیکیں۔ اے آلِ داؤد اس

وَلَقَدْ أَرْسَلْنَا مُوسَىٰ بِآيَاتِنَا أَنْ أَخْرِجْ قَوْمَكَ مِنَ الظُّلُمَاتِ إِلَى النُّورِ ۚ وَذَكِّرْهُمْ بِآيَاتِ اللَّهِ ۚ إِنَّ فِي ذَٰلِكَ لَآيَاتٍ لِّكُلِّ صَبَّارٍ شَكُورٍ ۝

(ابراہیم: ۵)

ذُرِّيَّةَ مَنْ حَمَلْنَا مَعَ نُوحٍ ۚ إِنَّهُ كَانَ عَبْدًا شَكُورًا ۝

(نہی اسراء: ۳)

أَلَمْ تَرَ أَنَّ الْفُلْكَ تَجْرِي فِي الْبَحْرِ بِسَمْعِ اللَّهِ يُرِيكُمْ مِنْ آيِهِ ۚ إِنَّ فِي ذَٰلِكَ لَآيَاتٍ لِّكُلِّ صَبَّارٍ شَكُورٍ ۝

(النمل: ۳۱)

يَعْمَلُونَ لَهُ مَا يَشَاءُ مِنْ مَحَارِبَ ۖ وَتَمَاثِيلَ وَجِفَانٍ كَالْجَوَابِ وَقُدُورٍ رُسِيَّتٍ ۚ اِعْمَلُوا آلَ دَاوُدَ شُكْرًا ۚ وَ

کے شکر یہ میں نیک عمل کرو، میرے بندوں میں سے شکر گزار بندے کم ہی ہوتے ہیں۔

لیکن انہوں نے پھر درخواست کی کہ اے ہمارے پروردگار! ہمارے سفر دور دراز کر دے چونکہ خود انہوں نے اپنے ہاتھوں اپنا اُکھیا اس لیے ہم نے انہیں گزشتہ افسانوں کی صورت میں کر دیا اور اُن کے ٹکڑے ٹکڑے اڑا دیے۔ ہر ایک ممبر و شکر کرنے والے کے لیے اس ماجرے میں بہت سی عبرتیں ہیں۔

تاکہ ان کو ان کی اجرتیں پوری دے اور ان کو اپنے فضل سے اور زیادہ دے، بے شک وہ بڑا بخشنے والا قدر دان ہے۔

اور کہیں گے کہ اللہ کا (لاکھ لاکھ) شکر ہے جس نے ہم سے غم دور کیا۔ بے شک ہمارا پروردگار بڑا بخشنے والا بڑا قدر دان ہے۔

یہی وہ ہے جس کی بشارت اللہ تعالیٰ اپنے ان بندوں کو دے رہا ہے جو ایمان لائے اور سنت کے مطابق عمل کیے، تو کہہ دیجیے کہ میں اس پر تم سے کوئی بدلہ نہیں چاہتا مگر محبت رشتہ داری کی، جو شخص کوئی نیکی کرے ہم اس کے لیے اس کی نیکی میں اور حسن بڑھا دیں گے۔ بے شک اللہ تعالیٰ بہت بخشنے والا اور بہت قدر دان ہے۔

اگر وہ چاہے تو ہوا بند کر دے اور یہ کشتیاں سمندروں پر رُکی رہ جائیں۔ یقیناً اس میں ہر ممبر کرنے والے شکر گزار کے لیے نشانیاں ہیں۔

لَيْلٍ مِّنْ عِبَادِي الشُّكُّورِ

(سہ: ۱۳)

فَقَالُوا رَبَّنَا بَعْدَ بَيْنِ أَسْفَارِنَا وَظَلَمُوا أَنْفُسَهُمْ فَجَعَلْنَهُم أَحَادِيثَ وَهَزَقْنَهُمْ كُلَّ مُضْرَقٍ ۚ إِنَّ فِي ذَلِكَ لَآيَاتٍ لِّكُلِّ صَبَّارٍ شَكُورٍ

(سہ: ۱۹)

لِيُؤْفِقَهُمْ أُجُورَهُمْ وَيَزِيدَهُم مِّنْ فَضْلِهِ ۚ إِنَّهُ غَفُورٌ شَكُورٌ

(فاطر: ۳۰)

وَقَالُوا الْحَمْدُ لِلَّهِ الَّذِي أَذْهَبَ عَنَّا الْحَزْنَ ۚ إِنَّ رَبَّنَا لَغَفُورٌ شَكُورٌ ۝

(فاطر: ۳۳)

ذَلِكَ الَّذِي يُبَشِّرُ اللَّهَ عِبَادَهُ الَّذِينَ آمَنُوا وَعَمِلُوا الصَّالِحَاتِ ۚ قُلْ لَا أَسْأَلُكُمْ عَلَيْهِ أَجْرًا إِلَّا الْمَوَدَّةَ فِي الْقُرْبَىٰ ۚ وَمَن يَقْتَرِفْ حَسَنَةً نَّوْذِلْهُ فِيهَا حَسَنًا ۚ إِنَّ اللَّهَ غَفُورٌ شَكُورٌ

(الشوریٰ: ۲۳)

إِنْ يَشَأْ يُسْكِنِ الرِّيحَ فَيَظْلَنَ رَوَاكِدَ عَلَى ظَهْرِهِ ۚ إِنَّ فِي ذَلِكَ لَآيَاتٍ لِّكُلِّ صَبَّارٍ شَكُورٍ

(الشوریٰ: ۲۳)

اگر تم اللہ کو اچھا قرض دو گے (یعنی اس کی راہ میں خرچ کرو گے) تو وہ اسے تمہارے لیے بڑھاتا جائے گا وہ تمہارے گناہ بھی معاف فرما دے گا۔ اللہ بڑا قدر دان بڑا بردبار ہے۔

إِنْ تُقْرِضُوا اللَّهَ قَرْضًا حَسَنًا يُّضْعِفْهُ لَكُمْ وَيَغْفِرْ لَكُمْ ۖ وَاللَّهُ شَكُورٌ حَلِيمٌ ۝  
(التحاین: ۱۷)

فائدہ: ان آیات میں ”شکور“ کا دس بار ذکر ہے۔

### ۱۳۱۔ ”ضَرَبَ“ کا دس بار ذکر

کیا آپ نے نہیں دیکھا کہ اللہ تعالیٰ نے پاکیزہ بات کی مثال کس طرح بیان فرمائی، مثل ایک پاکیزہ درخت کے جس کی جڑ مضبوط ہے اور جس کی ٹہنیاں آسمان میں ہیں۔

أَلَمْ تَرَ كَيْفَ ضَرَبَ اللَّهُ مَثَلًا كَلِمَةً طَيِّبَةً كَشَجَرَةٍ طَيِّبَةٍ أَصْلُهَا ثَابِتٌ وَفَرْعُهَا فِي السَّمَاءِ ۝

(الہامیم: ۲۳)

اللہ تعالیٰ ایک مثال بیان فرماتا ہے کہ ایک غلام ہے دوسرے کی ملکیت کا، جو کسی بات کا اختیار نہیں رکھتا اور ایک اور شخص ہے جسے ہم نے اپنے پاس سے معقول روزی دے رکھی ہے جس میں سے وہ چھپے کھلے خرچ کرتا ہے۔ کیا یہ سب برابر ہو سکتے ہیں؟ اللہ تعالیٰ ہی کے لیے سب تعریف ہے، بلکہ ان میں سے اکثر نہیں جانتے۔

ضَرَبَ اللَّهُ مَثَلًا عَبْدًا مَمْلُوكًا لَا يَقْدِرُ عَلَى شَيْءٍ وَمَنْ رَزَقْنَاهُ مِنْ رِزْقًا حَسَنًا فَهُوَ يُنْفِقُ مِنْهُ سِرًّا وَجَهْرًا ۖ هَلْ يَسْتَوُونَ ۖ الْحَمْدُ لِلَّهِ ۖ بَلْ أَكْثَرُهُمْ لَا يَعْلَمُونَ ۝

اللہ تعالیٰ ایک اور مثال بیان فرماتا ہے دو شخصوں کی، جن میں سے ایک تو گونگا ہے اور کسی چیز پر اختیار نہیں رکھتا بلکہ وہ اپنے مالک پر بوجھ ہے کہیں بھی اسے بھیجے وہ کوئی بھلائی نہیں لاتا۔ کیا یہ اور وہ جو عدل کا حکم دیتا ہے اور ہے بھی سیدھی راہ پر، برابر ہو سکتے ہیں؟

وَضَرَبَ اللَّهُ مَثَلًا رَجُلَيْنِ أَحَدُهُمَا أَبْكَمُ لَا يَقْدِرُ عَلَى شَيْءٍ وَهُوَ كَلٌّ عَلَى مَوْلَاهُ ۖ أَيْنَمَا يُوَجِّهْهُ لَا يَأْتِ بِخَيْرٍ ۖ هَلْ يَسْتَوِي هُوَ وَمَنْ يَأْمُرُ بِالْعَدْلِ ۖ وَهُوَ عَلَى صِرَاطٍ مُسْتَقِيمٍ ۝

(النحل: ۷۵، ۷۶)

اللہ تعالیٰ اس بستی کی مثال بیان فرماتا ہے جو پورے امن و اطمینان سے تھی اس کی روزی اس کے پاس با فراغت ہر جگہ سے چلی آ رہی تھی۔ پھر اس نے اللہ تعالیٰ کی نعمتوں کا کفر کیا تو اللہ تعالیٰ نے اسے بھوک اور ڈر کا مزہ چکھایا جو بدلہ تھا ان کے کرتوتوں کا۔

وَضَرَبَ اللَّهُ مَثَلًا قَرْيَةً كَانَتْ آمِنَةً مُطْمَئِنَّةً يَأْتِيهَا رِزْقُهَا رَغَدًا مِنْ كُلِّ مَكَانٍ فَكَفَرَتْ بِأَنْعُمِ اللَّهِ فَأَذَاقَهَا اللَّهُ لِبَاسَ الْجُوعِ وَالْخَوْفِ بِمَا كَانُوا يَصْنَعُونَ ۝

(النمل: ۱۱۲)

ضَرَبَ لَكُمْ مَثَلًا مِنْ أَنْفُسِكُمْ ۖ هَلْ لَكُمْ مِنْ مَا مَلَكَتْ أَيْمَانُكُمْ مِنْ شُرَكَاءَ فِي مَا رَزَقْنَكُمْ فَأَنْتُمْ فِيهِ سَوَاءٌ تَخَافُونَهُمْ كَخِيفَتِكُمْ أَنْفُسَكُمْ ۚ كَذَلِكَ نَقُصُّ عَلَيْكَ الْآيَاتِ لِقَوْمٍ يَعْلَمُونَ ۝ (الروم: ۲۸)

وَضَرَبَ لَنَا مَثَلًا وَنَسِيَ خَلْقَهُ ۖ قَالَ مَنْ يُحْيِي الْعِظَامَ وَهِيَ رَمِيمٌ ۝

(الہین: ۷۸)

ضَرَبَ اللَّهُ مَثَلًا رَجُلًا فِيهِ شُرَكَاءُ مُتَشَابِهُونَ وَرَجُلًا سَلَمًا لِرَجُلٍ ۖ هَلْ يُسْتَوِينَ مَثَلًا ۖ الْحَمْدُ لِلَّهِ ۚ بَلْ أَكْثَرُهُمْ لَا يَعْلَمُونَ ۝

(الزمر: ۲۹)

وَإِذَا بُشِّرَ أَحَدُهُمْ بِمَا ضَرَبَ لِلرَّحْمَنِ مَثَلًا ظَلَّ وَجْهُهُ مُسْوَدًّا وَهُوَ كَظِيمٌ ۝

(الزخرف: ۱۷)

سنو! اللہ تعالیٰ مثال بیان فرما رہا ہے ایک وہ شخص جس میں بہت سے مختلف ساجھی ہیں اور دوسرا وہ شخص جو صرف ایک ہی کا غلام ہے، کیا یہ دونوں صفت میں یکساں ہیں، اللہ تعالیٰ ہی کے لیے سب تعریف ہے۔ بات یہ ہے کہ ان میں کے اکثر لوگ بے علم ہیں۔

حالانکہ ان میں سے کسی کو جب اس چیز کی خبر دی جائے جس کی مثال اس نے (اللہ) رحمن کے لیے بیان کی ہے تو اس کا چہرہ سیاہ پڑ جاتا ہے اور وہ

غفلتیں ہو جاتا ہے۔

اللہ تعالیٰ نے کافروں کے لیے نوح کی اور لوط کی بیوی کی مثال بیان فرمائی یہ دونوں ہمارے بندوں میں سے دو شاکستہ اور نیک بندوں کے گھر میں تھیں، پھر ان کی انہوں نے خیانت کی، پس وہ دونوں نیک بندے ان سے اللہ کے کسی عذاب کو نہ روک سکے اور حکم دے دیا گیا کہ اے عورتو! دوزخ میں جانے والوں کے ساتھ تم دونوں بھی چلی جاؤ۔

اور اللہ تعالیٰ نے ایمان والوں کے لیے فرعون کی بیوی کی مثال بیان فرمائی جب کہ اس نے دُعا کی کہ اے میرے رب! میرے لیے اپنے پاس جنت میں مکان بنا اور مجھے فرعون سے اور اس کے عمل سے بچا اور مجھے ظالم لوگوں سے خلاصی دے۔

ضَرَبَ اللَّهُ مَثَلًا لِّلَّذِينَ كَفَرُوا امْرَأَتَ نُوحٍ وَامْرَأَتَ لُوطٍ طَكَتَا تَحْتَ عَبْدَيْنِ مِنْ عِبَادِنَا صَالِحَيْنِ فَخَانَتَهُمَا فَلَمْ يُغْنِيَا عَنْهُمَا مِنَ اللَّهِ شَيْئًا وَقِيلَ ادْخُلَا النَّارَ مَعَ الدَّٰخِلِينَ ۝

وَضَرَبَ اللَّهُ مَثَلًا لِّلَّذِينَ آمَنُوا امْرَأَتَ فِرْعَوْنَ ۖ إِذْ قَالَتْ رَبِّ ابْنِ لِيْ عِنْدَكَ بَيْتًا فِى الْجَنَّةِ وَنَجِّنِيْ مِنْ فِرْعَوْنَ وَعَمَلِهِ وَنَجِّنِيْ مِنَ الْقَوْمِ الظَّٰلِمِينَ ۝

(التحریم: ۱۱، ۱۰)

فائدہ: ان آیات میں ”ضَرَبَ“ کا دس بار ذکر ہے۔

## ۱۳۲۔ ”عیون“ کا دس بار ذکر

پرہیزگار جنتی لوگ باغوں اور چشموں میں ہوں گے۔

بالآخر ہم نے انہیں باغات سے اور چشموں سے نکال باہر کیا۔

(اُس نے تمہاری مدد کی) باغات سے اور چشموں سے۔

اِنَّ الْمُتَّقِيْنَ فِىْ جَنَّتٍ وَعُيُوْنٌ ۝

(الحج: ۳۵)

فَاَخْرَجْنٰهُمْ مِنْ جَنَّتٍ وَعُيُوْنٌ ۝

(الشعراء: ۵۷)

وَجَنَّتٍ وَعُيُوْنٌ ۝

(الشعراء: ۱۳۳)

یعنی ان باغوں اور چشموں میں۔

فِي جَنَّتٍ وَعُيُونٍ ۝

(الشعراء: ۱۳۷)

اور ہم نے اس میں کھجوروں کے اور انگوروں کے باغات پیدا کر دیئے ہیں اور جن میں ہم نے چشمے بھی جاری کر دیئے ہیں۔ وہ بہت سے باغات اور چشمے چھوڑ گئے۔

وَجَعَلْنَا فِيهَا جَنَّتٍ مِّنْ نَّخِيلٍ وَأَعْنَابٍ  
وَفَجَّرْنَا فِيهَا مِنَ الْعُيُونِ ۝

(طین: ۳۳)

كَمْ تَرَكُوا مِّنْ جَنَّتٍ وَعُيُونٍ ۝

(الدخان: ۲۵)

(متقین) باغوں اور چشموں میں (ہوں گے)۔

فِي جَنَّتٍ وَعُيُونٍ ۝

(الدخان: ۵۲)

بے شک تقویٰ والے لوگ بیستوں اور چشموں میں ہوں گے۔

إِنَّ الْمُتَّقِينَ فِي جَنَّتٍ وَعُيُونٍ ۝

(الذاریات: ۱۵)

اور زمین کے چشموں کو جاری کر دیا پس اس کام پر جو مقدر کیا گیا تھا پانی خوب جمع ہو گیا۔

وَلَجَّزْنَا الْاَرْضَ عُيُونًا فَالْتَقَى الْمَاءُ  
عَلَىٰ اَمْرِ قُدْرٍ ۝

(القر: ۱۲)

بے شک پرہیزگار لوگ سایوں اور چشموں میں ہوں گے۔

إِنَّ الْمُتَّقِينَ فِي ظِلِّ وَعُيُونٍ ۝

(المرسلات: ۴۱)

فائدہ: ان آیات میں ”عیون“ کا دس بار ذکر ہے۔

### ۱۳۳۔ سورۃ النحل میں ”العذاب“ کا دس بار ذکر

ان سے پہلے کے لوگوں نے بھی کر کیا تھا آخر اللہ کے حکم سے ان کی عمارتوں کو جڑوں سے اکھیڑ دیا اور ان کے سروں پر ان کی چھتیاں اوپر سے گر پڑیں اور ان کے پاس عذاب وہاں سے آگیا جہاں کا انہیں خواب و خیال بھی نہ تھا۔

قَدْ مَكَرَ الَّذِينَ مِنْ قَبْلِهِمْ فَاتَى اللَّهَ  
بُنْيَانَهُمْ مِنَ الْقَوَاعِدِ فَخَرَّ عَلَيْهِمُ  
السَّقْفُ مِنْ فَوْقِهِمْ وَأَنْهَمُ الْعَذَابُ مِنْ  
حَيْثُ لَا يَشْعُرُونَ ۝

(النحل: ۲۶)

بدترین داؤ بیچ کرنے والے کیا اس بات سے بے خوف ہو گئے ہیں کہ اللہ تعالیٰ انہیں زمین میں دھنسا دے یا ان کے پاس ایسی جگہ کا عذاب آجائے جہاں کا انہیں وہم گمان بھی نہ ہو۔

واللہ! ہم نے تجھ سے پہلے کی امتوں کی طرف بھی اپنے رسول بھیجے لیکن شیطان نے ان کی بد اعمالیاں ان کی نگاہوں میں آراستہ کر دیں، وہ شیطان آج بھی ان کا رفیق بنا ہوا ہے اور ان کے لیے دردناک عذاب ہے۔

اور جب یہ ظالم عذاب دیکھ لیں گے پھر نہ تو ان سے ہلکا کیا جائے گا اور نہ وہ ڈھیل دیئے جائیں گے۔

جنہوں نے کفر کیا اور اللہ کی راہ سے روکا ہم انہیں عذاب پر عذاب بڑھاتے جائیں گے، یہ بدلہ ہوگا ان کی فتنہ پردازیوں کا۔

اور تم اپنی قسموں کو آپس کی وعابازی کا بہانہ نہ بناؤ۔ پھر تو تمہارے قدم اپنی مضبوطی کے بعد ڈمگا جائیں گے اور تمہیں سخت سزا برداشت کرنا پڑے گی کیوں کہ تم نے اللہ کی راہ سے روک دیا، اور تمہیں بڑا سخت عذاب ہوگا۔

جو لوگ اللہ تعالیٰ کی آیتوں پر ایمان نہیں رکھتے انہیں اللہ کی طرف سے بھی رہنمائی نہیں ہوتی اور ان کے لیے المناک عذاب ہیں۔

أَلَمْ يَنْزِلْ إِلَيْكُمُ الْكِتَابُ فَقُلُوا لَا يَخْشَى اللَّهَ مِنْكُمْ أَحَدٌ وَلَا يَسْتَعْرِضُكُمْ  
الْعَذَابُ مِنْ حَيْثُ لَا يَشْعُرُونَ ۝

(النحل: ۴۵)

تَاللَّهِ لَقَدْ أَرْسَلْنَا إِلَىٰ أُمَمٍ مِنْ قَبْلِكَ  
فَزَيْنُ لَّهُمُ الشَّيْطَانُ أَعْمَالَهُمْ فَهُمْ وَ لِيَهُمْ  
الْيَوْمَ وَلَهُمْ عَذَابٌ أَلِيمٌ ۝

(النحل: ۶۳)

وَإِذَا رَأَى الَّذِينَ ظَلَمُوا الْعَذَابَ فَلَا  
يُخَفِّفُ عَنْهُمْ وَلَا هُمْ يُنْظَرُونَ ۝

(النحل: ۸۵)

الَّذِينَ كَفَرُوا وَصَدُّوا عَنْ سَبِيلِ اللَّهِ  
زِدْنَهُمْ عَذَابًا فَوْقَ الْعَذَابِ بِمَا كَانُوا  
يُفْسِدُونَ ۝

(النحل: ۸۸)

وَلَا تَتَّخِذُوا أَيْمَانَكُمْ دَخَلًا بَيْنَكُمْ فَتَزِلُّ  
قَدَمٌ ۚ بَعْدَ ثُبُوتِهَا وَتَذُوقُوا السُّوءَ بِمَا  
صَدَدْتُمْ عَنْ سَبِيلِ اللَّهِ ۚ وَلَكُمْ عَذَابٌ  
عَظِيمٌ ۝

(النحل: ۹۴)

إِنَّ الَّذِينَ لَا يُؤْمِنُونَ بِآيَاتِ اللَّهِ لَا  
يَهْدِيهِمُ اللَّهُ وَلَهُمْ عَذَابٌ أَلِيمٌ ۝

(النحل: ۱۰۳)

جو شخص اپنے ایمان کے بعد اللہ سے کفر کرے  
بجز اس کے جس پر جبر کیا جائے اور اس کا دل  
ایمان پر برقرار ہو، مگر جو کوئی کھلے دل سے کفر  
کرے تو ان پر اللہ کا غضب ہے اور انہی کے  
لیے بہت بڑا عذاب ہے۔

ان کے پاس انہی میں سے رسول پہنچا پھر بھی  
انہوں نے اسے جھٹلایا، پس انہیں عذاب نے  
آدھوچا اور وہ تھے ہی گنہگار۔

انہیں بہت معمولی فائدہ ملتا ہے اور ان کے لیے  
ہی دردناک عذاب ہیں۔

مَنْ كَفَرَ بِاللَّهِ مِنْ بَعْدِ إِيمَانِهِ إِلَّا مِنْ أَكْرَهٍ وَقَلْبُهُ مُطْمَئِنٌّ بِالْإِيمَانِ وَلَكِنْ مَنْ شَرَحَ بِالْكُفْرِ صَدْرًا فَعَلَيْنَاهُمْ عَذَابَ مِنَ اللَّهِ ۖ وَلَهُمْ عَذَابٌ عَظِيمٌ

(النحل: ۱۰۶)

وَلَقَدْ جَاءَهُمْ رَسُولٌ مِنْهُمْ فَكَذَّبُوهُ فَأَخَذَهُمُ الْعَذَابُ وَهُمْ ظَالِمُونَ

(النحل: ۱۱۳)

مَتَاعٌ قَلِيلٌ ۖ وَلَهُمْ عَذَابٌ أَلِيمٌ

(النحل: ۱۱۷)

فائدہ: سورۃ النحل کی ان آیات میں ”العذاب“ کا دس بار ذکر ہے۔

### ۱۳۴۔ سورۃ بنی اسرائیل میں ”القرآن“ کا دس بار ذکر

یقیناً یہ قرآن وہ راستہ دکھاتا ہے جو بہت ہی سیدھا  
ہے اور ایمان والوں کو جو نیک اعمال کرتے ہیں  
اس بات کی خوشخبری دیتا ہے کہ ان کے لیے  
بہت بڑا اجر ہے۔

ہم نے تو اس قرآن میں ہر طرح بیان فرمادیا  
کہ لوگ سمجھ جائیں لیکن اس پر بھی انہیں تو  
نفرت ہی بڑھتی ہے۔

تو جب قرآن پڑھتا ہے ہم تیرے اور ان لوگوں  
کے درمیان جو آخرت پر یقین نہیں رکھتے ایک  
پوشیدہ حجاب ڈال دیتے ہیں۔

اور ان کے دلوں پر ہم نے پردے ڈال دیے

إِنَّ هَذَا الْقُرْآنَ يَهْدِي لِلَّتِي هِيَ أَقْوَمُ وَيُبَشِّرُ الْمُؤْمِنِينَ الَّذِينَ يَعْمَلُونَ الصَّالِحَاتِ أَنَّ لَهُمْ أَجْرًا كَبِيرًا

(بنی اسرائیل: ۹)

وَلَقَدْ صَرَّفْنَا فِي هَذَا الْقُرْآنِ لِيَذَّكَّرُوا وَمَا يَزِيدُهُمْ إِلَّا نُفُورًا

(بنی اسرائیل: ۴۱)

وَإِذَا قَرَأْتَ الْقُرْآنَ جَعَلْنَا بَيْنَكَ وَبَيْنَ الَّذِينَ لَا يُؤْمِنُونَ بِالْآخِرَةِ حِجَابًا مَسُورًا

وَجَعَلْنَا عَلَى قُلُوبِهِمْ أَكِنَّةً أَنْ يَفْقَهُوهُ



ہیں اس لیے کہ اسے نہ سمجھیں اور ان کے کانوں میں بوجھ، اور جب تو صرف اللہ ہی کا ذکر اس کی توحید کے ساتھ اس قرآن میں کرتا ہے تو وہ روگردانی کرتے پیٹھ پھیر کر بھاگ کھڑے ہوتے ہیں۔

اور یاد کرو جب کہ ہم نے آپ سے فرمادیا کہ آپ کے رب نے لوگوں کو گھیر لیا ہے۔ جو ناش ہم نے آپ کو دکھائی تھی وہ لوگوں کے لیے صاف آزمائش ہی تھی اور اسی طرح وہ درخت بھی جس سے قرآن میں اظہارِ نفرت کیا گیا ہے۔ ہم انہیں ڈرا رہے ہیں لیکن یہ انہیں اور بڑی سرکشی میں بڑھا رہا ہے۔ نماز کو قائم کریں آفتاب کے ڈھلنے سے لے کر رات کی تاریکی تک اور فجر کا قرآن پڑھنا بھی یقیناً فجر کے وقت کا قرآن پڑھنا حاضر کیا گیا ہے۔

یہ قرآن جو ہم نازل کر رہے ہیں مومنوں کے لیے تو سر اسر شفا اور رحمت ہے۔ ہاں ظالموں کو بجز نقصان کے اور کوئی زیادتی نہیں ہوتی۔

اعلان کرو بھیجے کہ اگر تمام انسان اور کل جنات مل کر اس قرآن کے مثل لانا چاہیں تو ان سب سے اس کے مثل لانا ناممکن ہے گو وہ آپس میں ایک دوسرے کے مددگار بھی بن جائیں۔

ہم نے تو اس قرآن میں لوگوں کے سمجھنے کے لیے ہر طرح ہیر پھیر سے تمام مثالیں بیان کر دی ہیں مگر اکثر لوگ ناشکری سے باز نہیں آتے۔

وَلَمَّا أَذَاهُمْ وَقُرْاٰ ۙ وَإِذَا ذُكِّرَتْ رَيْكٌ  
فِي الْقُرْآنِ وَحْدَهُ وَلَوْ أَعْلَىٰ أَذْبَارِهِمْ  
نُفُورًا ۝

(بنی اسرائیل: ۴۵، ۴۶)

وَإِذْ قُلْنَا لَكَ إِنَّ رَبَّكَ أَحَاطَ بِالنَّاسِ ۚ  
وَمَا جَعَلْنَا الرُّءْيَاَ الَّتِي آتَيْنَكَ إِلَّا هِنَّةً  
لِّلنَّاسِ وَالشَّجَرَةَ الْمَلْعُونَةَ فِي الْقُرْآنِ ۚ  
وَنُخَوِّفُهُمْ ۖ فَمَا يَزِيدُهُمْ إِلَّا طُغْيَانًا  
كَبِيرًا ۝

(بنی اسرائیل: ۶۰)

أَقِمِ الصَّلَاةَ لِذِكْرِ الشَّمْسِ إِلَى  
عَسَىٰ اللَّيْلِ وَقُرْآنِ الْفَجْرِ ۚ إِنَّ قُرْآنَ  
الْفَجْرِ كَانَ مَشْهُودًا ۝

(بنی اسرائیل: ۷۸)

وَنُنَزِّلُ مِنَ الْقُرْآنِ مَا هُوَ شِفَاءٌ وَرَحْمَةٌ  
لِّلْمُؤْمِنِينَ ۖ وَلَا يَزِيدُ الظَّالِمِينَ إِلَّا خَسَارًا ۝

(بنی اسرائیل: ۸۲)

قُلْ لِّمَنِ اجْتَمَعَتِ الْإِنْسُ وَالْجِنُّ عَلَىٰ  
أَنْ يَأْتُوا بِمِثْلِ هَٰذَا الْقُرْآنِ لَا يَأْتُونَ  
بِمِثْلِهِ وَلَوْ كَانَ بَعْضُهُمْ لِبَعْضٍ ظَهِيرًا ۝

وَلَقَدْ صَرَّفْنَا لِلنَّاسِ فِي هَٰذَا الْقُرْآنِ مِنْ  
كُلِّ مَثَلٍ ۚ فَاَتَىٰ أَكْثَرُ النَّاسِ إِلَّا كُفُورًا ۝

(بنی اسرائیل: ۸۸، ۸۹)

فائدہ: سورۃ بنی اسرائیل کی ان آیات میں ”القرآن“ کا دس بار ذکر ہے۔

## ۱۳۵۔ سورۃ بنی اسرائیل کے ایک رکوع میں دس احکام

اور تیرا پروردگار صاف صاف حکم دے چکا ہے کہ تم اس کے سوا کسی اور کی عبادت نہ کرنا اور ماں باپ کے ساتھ احسان کرنا۔ اگر تیری موجودگی میں ان میں سے ایک یا دونوں بڑھاپے کو پہنچ جائیں تو ان کے آگے آف تک نہ کہنا، نہ انہیں ڈانٹ ڈپٹ کرنا۔ بلکہ ان کے ساتھ احترام سے بات چیت کرنا۔ عاجزی اور محبت کے ساتھ ان کے سامنے تواضع کا بازو پست رکھے رکھنا اور دعا کرتے رہنا کہ اے میرے پروردگار! ان پر ویسا ہی رحم کر جیسا انہوں نے میرے بچپن میں میری پرورش کی ہے۔ جو کچھ تمہارے دلوں میں ہے اسے تمہارا رب بخوبی جانتا ہے، اگر تم نیک ہو تو وہ تو رجوع کرنے والوں کو بخشنے والا ہے۔

اور رشتے داروں کا اور مسکینوں اور مسافروں کا حق ادا کرتے رہو اور اسراف اور بے جا خرچ سے بچو۔ بے جا خرچ کرنے والے شیطانوں کے بھائی ہیں۔ اور شیطان اپنے پروردگار کا بڑا ہی ناشکر ہے۔ اور اگر تجھے ان سے منہ پھیر لینا پڑے اپنے رب کی اس رحمت کی جستجو میں، جس کی تو امید رکھتا ہے تو بھی تجھے چاہیے کہ عمدگی اور نرمی سے انہیں سمجھا دے۔ اپنا ہاتھ اچھی گردن سے بندھا ہوا نہ رکھ اور نہ اسے بالکل ہی کھول دے کہ پھر ملامت کیا ہوا اور پچھتا تا ہوا بیٹھ جائے۔

وَقَضَىٰ رَبُّكَ أَلَّا تَعْبُدُوا إِلَّا إِيَّاهُ  
وَالْوَالِدَيْنِ إِحْسَانًا ۖ إِنَّمَا يُتْلَىٰ عَنْكَ  
الْكِتَابُ أَخَذْتُمَا أَوْ كِلَاهُمَا فَلَا تَقُلْ لَّهُمَا  
أَفٍّ وَلَا تَنْهَرُهُمَا وَقُلْ لَهُمَا قَوْلًا  
كَرِيمًا ۝

وَاخْفِضْ لَهُمَا جَنَاحَ الذُّلِّ مِنَ الرَّحْمَةِ  
وَقُلْ رَبِّ ارْحَمْهُمَا كَمَا رَبَّيْنِي صَغِيرًا ۝

رَبُّكُمْ أَعْلَمُ بِمَا فِي نُفُوسِكُمْ ۖ إِن تَكُونُوا  
صَالِحِينَ فَإِنَّهُ كَانَ لِلْأَوَّابِينَ غَفُورًا ۝

وَإِذَا الْقُرْبَىٰ حَقَّهُ وَالْمِسْكِينَ وَابْنَ  
السَّبِيلِ وَلَا تَبْدُرْ تُبْدِيرًا ۝

إِنَّ الْمُبْدِرِينَ كَانُوا إِخْوَانَ الشَّيْطَانِ ۖ  
وَكَانَ الشَّيْطَانُ لِرَبِّهِ كَفُورًا ۝

وَأَمَّا تُعْرِضَنَّ عَنْهُمْ ابْتِغَاءَ رَحْمَةٍ مِّنْ  
رَّبِّكَ تَرْجُوهَا فَقُلْ لَهُمْ قَوْلًا مِّسُورًا ۝

وَلَا تَجْعَلْ يَدَكَ مَغْلُولَةً إِلَىٰ عُنُقِكَ  
وَلَا تَبْسُطْهَا كُلَّ الْبَسْطِ فَتَقْعُدَ مَلُومًا  
مَّحْسُورًا ۝

إِنَّ رَبَّكَ يَبْسُطُ الرِّزْقَ لِمَنْ يَشَاءُ ۖ وَيَقْدِرُ ۚ إِنَّهُ كَانَ بِعِبَادِهِ خَبِيرًا بَصِيرًا ۝  
یقیناً تیرا رب جس کے لیے چاہے روزی کشادہ  
کر دیتا ہے اور جس کے لیے چاہے تنگ۔ یقیناً وہ  
اپنے بندوں سے باخبر اور خوب دیکھنے والا ہے۔  
(بنی اسرائیل: ۳۰-۳۳)

فائدہ: سورۃ بنی اسرائیل کے ایک رکوع کی ان آیات میں دس احکام کا ذکر ہے۔

☆ اللہ تعالیٰ کے سوا کسی اور کی عبادت نہ کرو۔

☆ ماں باپ کے ساتھ نیکی کرو۔

☆ اگر دونوں میں ایک یا دونوں بڑھاپے کو پہنچ جائیں تو ان کو اُف تک نہ کہو اور نہ ان کو ڈانٹ ڈپٹ کرو۔

☆ ان دونوں سے ادب سے بات کرو۔

☆ ان دونوں کے آگے رحم کے ساتھ عاجزی کا بازو پست رکھو۔

☆ (ان کے لیے دعا کرتے رہو) کہ اے میرے رب! اُن پر رحم کر جس طرح انہوں نے میرے  
بچپن میں میری پرورش کی۔

☆ رشتے داروں کا اور مسکینوں اور مسافروں کا حق ادا کرتے رہو۔

☆ بے جا خرچ کر کے (مال کو) نہ اُڑاؤ۔

☆ (اگر ضرورت مندوں سے اظہارِ معذرت کرنی پڑے) تو نرمی سے انہیں سمجھا دو۔

☆ اپنے ہاتھ کو اپنی گردن سے بندھا ہوا نہ رکھو اور نہ اسے حد سے زیادہ کھول دو کہ پھر ملامت کیا ہوا  
درماندہ ہو کر بیٹھ جائے۔

۱۳۶۔ ”لا تطع“ سے متعلق مختلف گروہوں کے علاوہ دس صفات ذمیرہ

کے حامل اشخاص

وَاضْبِرْ نَفْسَكَ مَعَ الَّذِينَ يَدْعُونَ  
رَبَّهُمْ بِالْغَدَاةِ وَالْعَشِيِّ يُرِيدُونَ وَجْهَهُ  
وَلَا تَعْدُ عَيْنُكَ عَنْهُمْ تُرِيدُ زِينَةَ  
الْحَيَاةِ الدُّنْيَا ۖ وَلَا تَطِيعَ مَنْ أَغْفَلْنَا قَلْبَهُ  
عَنْ ذِكْرِنَا وَاتَّبَعَ هَوَاهُ وَكَانَ أَمْرُهُ  
اور اپنے آپ کو انہیں کے ساتھ رکھا کر جو اپنے  
پروردگار کو صبح شام پکارتے ہیں اور اسی کے چہرے  
کے ارادے رکھتے ہیں، خبردار تیری نگاہیں ان  
سے نہ ہٹنے پائیں کہ دنیوی زندگی کے ٹھاٹھ  
کے ارادے میں لگ جا۔ دیکھ اس کا کہنا نہ ماننا

قُرْطَا

جس کے دل کو ہم نے اپنے ذکر سے غافل کر دیا ہے اور جو اپنی خواہش کے پیچھے پڑا ہوا ہے اور جس کا کام حد سے گزر چکا ہے۔

(الکہف: ۲۸)

پس آپ کافروں کا کہنا نہ کریں اور بحکم اللہ ان سے پوری طاقت سے بوجہاد کریں۔

فَلَا تُطِيعُ الْكَافِرِينَ وَجَاهِدْهُمْ بِهِ جِهَادًا كَبِيرًا ۝

(الفرقان: ۵۲)

اے نبی! اللہ تعالیٰ سے ڈرتے رہنا اور کافروں اور منافقوں کی باتوں میں نہ آجانا، اللہ تعالیٰ بڑے علم والا اور بڑی حکمت والا ہے۔

(الاحزاب: ۱)

اور کافروں اور منافقوں کا کہنا نہ مانیے! اور جو ایذا ان کی طرف سے پہنچے اس کا خیال بھی نہ کیجیے، اللہ پر بھروسہ کیے رہیں اور کافی ہے اللہ تعالیٰ کام بنانے والا۔

(الاحزاب: ۳۸)

پس تو جھٹلانے والوں کی نہ مان۔ وہ تو چاہتے ہیں کہ تو ذرا ڈھیلا ہو تو یہ بھی ڈھیلے پڑ جائیں۔ اور تو کسی ایسے شخص کا بھی کہانہ مانتا جو زیادہ قسمیں کھانے والا بے وقار کمینہ۔

فَلَا تُطِيعُ الْمُكَذِّبِينَ ۝  
وَذُؤُوا لَهُمْ تَذْوِينَ ۝

وَلَا تُطِيعُ كُلَّ خَلَّافٍ مِّمَّيْنِ ۝

عیب گو چغل خور، بھلائی سے روکنے والا احد سے بڑھ جانے والا گنہگار، سخت جھگڑا لوجھڑا ساتھ ہی مشہور و بدنام ہو۔ اس کی سرکشی صرف اس لیے ہے کہ وہ مال والا اور بیٹوں والا ہے۔

(الہم: ۱۳۲۸)

پس تو اپنے رب کے حکم پر قائم رہ اور ان میں سے کسی گنہگار یا ناشکرے کا کہانہ نہ مان۔

(الہم: ۲۳)

هَٰذَا مَثَلٌ ۖ مِّثْلَ مَا بَنِي إِسْرَٰءِيلَ ۖ  
مَثَلٌ لِّلْخَيْرِ ۖ مُعْتَدٍ أَتَيْنَهُمْ ۖ  
عَتَلَهُمْ ۖ بَعْدَ ذَٰلِكَ رَزَيْنَهُمْ ۖ  
أَن كَانَ ذَا مَالٍ وَبَنِينَ ۖ

فَاصْبِرْ لِحُكْمِ رَبِّكَ وَلَا تُطِيعُ مِنْهُمْ  
إِنَّمَا أَوْفَرُوا ۖ

أَرَأَيْتَ الَّذِي يَنْهَى  
عَبْدًا إِذَا صَلَّى ۝  
جس کا کہنا ہے کہ وہ بندہ نماز ادا کرتا ہے۔  
بھلا اسے بھی تو نے دیکھا جو بندے کو روکتا ہے۔

(العلق: ۱۰، ۹)

أَرَأَيْتَ إِنْ كَذَّبَ وَتَوَلَّى ۝  
بھلا دیکھو تو اگر یہ جھٹلاتا ہو اور منہ پھیرتا ہو تو۔  
(العلق: ۱۳)

كَلَّا ۚ لَا تَطْمَعُ ۚ وَاسْجُدْ وَاقْتَرِبْ ۝  
خبردار! اس کا کہنا ہرگز نہ ماننا اور سجدے میں اور  
قرب الہی کی طلب میں لگے رہنا۔  
(العلق: ۱۹)

فائدہ: ان آیات میں ”لا تطع“ کے متعلق مختلف گروہوں یعنی کافرین، منافقین اور مکذبین کے علاوہ  
اشخاص کی دس صفات ذمیرہ کا ذکر ہے۔

☆ جس کا دل اللہ تعالیٰ نے اپنے ذکر سے غافل کر رکھا ہے اور وہ اپنی خواہشات کی پیروی کرتا ہے۔  
☆ اور جس کا طریق کار حد سے گزرا ہوا ہے۔

☆ بہت قسمیں کھانے والا ذلیل آدمی۔

☆ طعنے دینے والا۔

☆ چغلیاں لگانے والا۔

☆ بھلائی سے روکنے والا۔

☆ حد سے بڑھنے والا گنہگار۔

☆ سخت جھگڑالو بے نسب۔

☆ ناشکرا۔

☆ راہِ حق سے روکنے والا۔

☆ جھٹلانے والا۔

۱۳۷۔ نبی کریم ﷺ کو بطور خاص دس انبیاء علیہم السلام کا ذکر کرنے کا حکم

وَأَذْكُرْ فِي الْكِتَابِ إِبْرَاهِيمَ ۚ إِنَّهُ كَانَ  
صِدِّيقًا نَبِيًّا ۝  
اس کتاب میں ابراہیم کا قصہ بیان کر، بے شک  
وہ بڑی راستی والے پیغمبر تھے۔

(مریم: ۴۱)

اس قرآن میں موسیٰ کا ذکر بھی کر، جو چٹا ہوا اور رسول اور نبی تھا۔

اس کتاب میں اسماعیل کا واقعہ بھی بیان کر، وہ بڑا ہی وعدے کا سچا تھا اور تھا بھی رسول اور نبی۔

اور اس کتاب میں اور یس کا بھی ذکر کر، وہ بھی نیک کردار پیغمبر تھا۔

آپ ان کی باتوں پر صبر کریں اور ہمارے بندے داؤد کو یاد کریں جو بڑی قوت والا تھا، یقیناً وہ بہت رجوع کرنے والا تھا۔

اور ہمارے بندے ایوبؑ کا بھی ذکر کر، جب کہ اس نے اپنے رب کو پکارا کہ مجھے شیطان نے رنج اور دکھ پہنچایا ہے۔

ہمارے بندوں ابراہیمؑ اور اسحقؑ اور یعقوبؑ کا بھی لوگوں سے ذکر کرو جو ہاتھوں اور آنکھوں والے تھے۔

اسماعیلؑ اور یسعؑ اور ذوالکفلؑ کا بھی ذکر کر دیجیے۔ یہ سب بہترین لوگ تھے۔

وَ اذْكُرْ فِي الْكِتَابِ مُوسَىٰ ۚ اِذْنَاهُ كَانَ مُخْلَصًا وَ كَانَ رَسُولًا نَّبِيًّا ۝

(مریم: ۵۱)

وَ اذْكُرْ فِي الْكِتَابِ اِسْمٰعِيْلَ ۚ اِذْنَاهُ كَانَ صَادِقَ الْوَعْدِ وَ كَانَ رَسُولًا نَّبِيًّا ۝

(مریم: ۵۲)

وَ اذْكُرْ فِي الْكِتَابِ اِدْرِيسَ ۚ اِذْنَاهُ كَانَ صِدِّيقًا نَّبِيًّا ۝

(مریم: ۵۶)

اِصْبِرْ عَلٰی مَا يَقُوْلُوْنَ وَ اذْكُرْ عَبْدَنَا دَاوُدَ ۙ ذَا الْاَيْدِی ۚ اِنَّهٗ اَوَابٌ ۝

(ص: ۱۷)

وَ اذْكُرْ عَبْدَنَا اَيُّوبَ ۙ اِذْ نَادٰی رَبَّهٗ اَنِّیْ مَسْنٰی الشَّیْطٰنُ بِنُصْبٍ وَ عَذَابٍ ۝

(ص: ۴۱)

وَ اذْكُرْ عَبْدَنَا اِبْرٰهِيْمَ ۙ وَ اِسْحٰقَ وَ یَعْقُوْبَ ۙ اُولٰٓئِی الْاَيْدِی ۚ وَ الْاَبْصَارِ ۝

(ص: ۳۵)

وَ اذْكُرْ اِسْمٰعِيْلَ وَ الْیَسَعَ وَ ذَا الْكِفْلِ ۙ وَ کُلًّا مِّنَ الْاَخْيَارِ ۝

(ص: ۴۸)

فائدہ: ان آیات میں نبی کریم ﷺ کو بطور خاص دس انبیاء علیہم السلام کا ذکر کرنے کا حکم ہے۔

☆ حضرت اور یس علیہ السلام۔

☆ حضرت ابراہیم علیہ السلام۔

☆ حضرت اسماعیل علیہ السلام۔

☆ حضرت اسحاق علیہ السلام۔

- ☆ حضرت یعقوب علیہ السلام۔
- ☆ حضرت موسیٰ علیہ السلام۔
- ☆ حضرت الیاس علیہ السلام۔
- ☆ حضرت داؤد علیہ السلام۔
- ☆ حضرت ایوب علیہ السلام۔
- ☆ حضرت ذوالکفل علیہ السلام۔

### ۱۳۸۔ ”یوعدون“ کا دس بار ذکر

کہہ دیجیے! کہ جو گمراہی میں ہوتا ہے اللہ رحمن اس کو خوب لمبی مہلت دیتا ہے، یہاں تک کہ وہ ان چیزوں کو دیکھ لیں جن کا وعدہ کیے جاتے ہیں یعنی عذاب یا قیامت کو، اس وقت ان کو صحیح طور پر معلوم ہو جائے گا کہ کون بڑے مرتبے والا اور کس کا جتنا کمزور ہے۔

آپ دعا کریں کہ اے میرے پروردگار! اگر تو مجھے وہ دکھائے جس کا وعدہ انہیں دیا جا رہا ہے۔ پھر انہیں وہ عذاب آگاہ جن سے یہ دھمکائے جاتے تھے۔

اب آپ انہیں اسی بحث مباحثہ اور کھیل کود میں چھوڑ دیجیے یہاں تک کہ انہیں اس دن سے سابقہ پڑ جائے جس کا یہ وعدہ دیے جاتے ہیں۔ یہی وہ لوگ ہیں جن کے نیک اعمال تو ہم قبول فرما لیتے ہیں اور جن کے بد اعمال سے درگزر کر لیتے ہیں (یہ) جنتی لوگوں میں ہیں۔ اس سچے وعدے کے مطابق جو ان سے کیا جاتا تھا۔

قُلْ مَنْ كَانَ فِي الضَّلَالَةِ فَلْيَمْدُدْ لَهُ الرَّحْمَنُ مَدَدًا ۖ حَتَّىٰ إِذَا رَأَوْا مَا يُوعَدُونَ إِنَّمَا الْعَذَابُ وَآمَّا السَّاعَةِ ۖ فَسَيَعْلَمُونَ مَنْ هُوَ شَرٌّ مَّكَانًا وَأَضْعَفُ جُنْدًا ۝

(مریم: ۷۵)

قُلْ رَبِّ إِنَّمَا تُرِنِّي مَا يُوعَدُونَ ۝ (المؤمنون: ۹۳)

ثُمَّ جَاءَهُمْ مَا كَانُوا يُوعَدُونَ ۝ (الشرع: ۲۰۶)

فَذَرَهُمْ يَحْوِضُوا وَيَلْعَبُوا حَتَّىٰ يُلَاقُوا يَوْمَهُمُ الَّذِي كَانُوا يُوعَدُونَ ۝

(الزخرف: ۸۳)

أُولَٰئِكَ الَّذِينَ تَتَقَبَّلُ عَنْهُمْ أَحْسَنَ مَا عَمِلُوا وَتَتَجَاوَزُ عَنْ سَيِّئَاتِهِمْ فِي أَصْحَابِ الْجَنَّةِ ۖ وَعَذَ الصَّادِقِ الَّذِي كَانُوا يُوعَدُونَ ۝ ۲

(الاحقاف: ۱۶)

پس (اے پیغمبر!) تم ایسا صبر کرو جیسا صبرِ عالی  
ہمت رسولوں نے کیا اور ان کے لیے عذاب  
طلب کرنے میں جلدی نہ کرو، یہ جس دن اس  
عذاب کو دیکھ لیں گے جس کا وعدہ دیے جاتے  
ہیں تو (یہ معلوم ہونے لگے گا کہ) دن کی ایک  
گھڑی ہی (دنیا میں) گھبرے تھے، یہ ہے پیغام پہنچا  
دینا، بدکاروں کے سوا کوئی ہلاک نہ کیا جائے گا۔  
پس خرابی ہے منکروں کو ان کے اس دن کی جس  
کا وعدہ دیئے جاتے ہیں۔

فَاصْبِرْ كَمَا صَبَرَ أُولُو الْعَزْمِ مِنَ الرُّسُلِ  
وَلَا تَسْتَعْجِلْ لَهُمْ ؕ كَانَتْهُمْ يَوْمَ يُرَوُّنَ مَا  
يُوعَدُونَ لَمْ يَلْبُثُوا إِلَّا سَاعَةً مِّنْ نَّهَارٍ ؕ  
بَلِّغْ ؕ فَهَلْ يَهْلِكُ إِلَّا الْقَوْمُ الْفَاسِقُونَ ؕ  
(الاحقاف: ۳۵)

فَوَيْلٌ لِلَّذِينَ كَفَرُوا مِنْ يَوْمِهِمُ الَّذِي  
يُوعَدُونَ ؕ

(الذاریات: ۶۰)

فَلَذَرْهُمْ يَخُوضُوا وَيَلْعَبُوا حَتَّى يُلَاقُوا  
يَوْمَهُمُ الَّذِي يُوعَدُونَ ؕ

(المارج: ۳۲)

خَاشِعَةً أَبْصَارُهُمْ تَرْهَقُهُمْ ذِلَّةٌ ۚ ذَٰلِكَ  
الْيَوْمُ الَّذِي كَانُوا يُوعَدُونَ ؕ

(المارج: ۳۳)

حَتَّىٰ إِذَا رَأَوْا مَا يُوعَدُونَ فَسَيَعْلَمُونَ  
مَنْ أَضْعَفُ نَاصِرًا وَأَقَلُّ عَدَدًا ؕ

(الحج: ۲۲)

فائدہ: ان آیات میں ”یوعدون“ کا دس بار ذکر ہے۔

۱۳۹۔ قیامت کے دن کفار کہیں گے کہ وہ دنیا میں دس دن رہے

يَتَخَفَتُونَ بَيْنَهُمْ إِنْ لَبِثْتُمْ إِلَّا عَشْرًا ؕ  
وہ آپس میں چپکے چپکے کہہ رہے ہوں گے کہ ہم تو  
(طہ: ۱۰۳) (دنیا میں) صرف دس دن ہی رہے۔

فائدہ: اس آیت میں بیان ہے کہ قیامت کے دن کفار آپس میں کہیں گے کہ تم نے دنیا میں مشکل سے



دس دن گزارے۔ دوسرے معنی یہ بھی ہو سکتے ہیں کہ موت کے بعد سے اس وقت تک تم نے دس دن ہی گزارے، دنیا کی زندگی اور برزخ کی زندگی، دونوں ہی کو وہ بہت قلیل سمجھیں گے۔

## ۱۴۰۔ رحمان کے نیک بندوں کی دس صفات

وَعِبَادُ الرَّحْمَنِ الَّذِينَ يَمْشُونَ عَلَى الْأَرْضِ هَوْنًا وَإِذَا خَاطَبَهُمُ الْجَاهِلُونَ قَالُوا سَلَامًا  
وَالَّذِينَ يَبِيتُونَ لِرَبِّهِمْ سُجَّدًا وَقِيَامًا

رحمن کے سچے بندے وہ ہیں جو زمین پر فرتی کے ساتھ چلتے ہیں اور جب بے علم لوگ ان سے باتیں کرنے لگتے ہیں تو وہ کہہ دیتے ہیں کہ سلام ہے۔ اور جو اپنے رب کے سامنے سجدے اور قیام کرتے ہوئے راتیں گزار دیتے ہیں۔

وَالَّذِينَ يَقُولُونَ رَبَّنَا اصْرِفْ عَنَّا عَذَابَ جَهَنَّمَ إِنَّ عَذَابَهَا كَانَ غَرَامًا ۖ إِنَّهَا سَاءَتْ مُسْتَقَرًّا وَمُقَامًا

اور جو یہ دُعا کرتے ہیں کہ اے ہمارے پروردگار! ہم سے دوزخ کا عذاب پرے ہی پرے رکھ کیوں کہ اس کا عذاب چمٹ جانے والا ہے۔ وہ جائے قرار اور مقام دونوں کے لحاظ سے بدترین جگہ ہے۔

وَالَّذِينَ إِذَا أَنْفَقُوا لَمْ يُسْرِفُوا وَلَمْ يَقْتُرُوا وَكَانَ بَيْنَ ذَلِكَ قَوَامًا

اور جو خرچ کرتے وقت بھی نہ تو اسراف کرتے ہیں نہ بخلی، بلکہ ان دونوں کے درمیان معتدل طریقے پر خرچ کرتے ہیں۔

وَالَّذِينَ لَا يَدْعُونَ مَعَ اللَّهِ إِلَهًا آخَرَ وَلَا يَقْتُلُونَ النَّفْسَ الَّتِي حَرَّمَ اللَّهُ إِلَّا بِالْحَقِّ وَلَا يَزْنُونَ ۚ وَمَنْ يَفْعَلْ ذَلِكَ يَلْقَ أَثَامًا ۖ

اور جو اللہ کے ساتھ کسی دوسرے معبود کو نہیں پکارتے اور کسی ایسے شخص کو جسے قتل کرنا اللہ تعالیٰ نے منع کر دیا ہو وہ مجروح کے قتل نہیں کرتے، نہ وہ زنا کے مرتکب ہوتے ہیں، اور جو کوئی یہ کام کرے وہ اپنے اوپر سخت وبال لائے گا۔

يُضَاعَفْ لَهُ الْعَذَابُ يَوْمَ الْقِيَمَةِ وَيَخْلُدْ فِيهِ مُهَانًا ۖ

اسے قیامت کے دن دوہرا عذاب کیا جائے گا اور وہ ذلت و خواری کے ساتھ ہمیشہ اسی میں رہے گا۔

سوائے ان لوگوں کے جو توبہ کریں اور ایمان لائیں اور نیک کام کریں ایسے لوگوں کے گناہوں کو اللہ تعالیٰ نیکیوں سے بدل دیتا ہے۔ اللہ بخشنے والا مہربانی کرنے والا ہے۔

اور جو شخص توبہ کرے اور نیک عمل کرے وہ تو حقیقتاً اللہ تعالیٰ کی طرف سچا رجوع کرتا ہے۔ اور جو لوگ جھوٹی گواہی نہیں دیتے اور جب کسی لغو چیز پر ان کا گزر ہوتا ہے تو بزرگانہ طور پر گزر جاتے ہیں۔

اور جب انہیں ان کے رب کے کلام کی آیتیں سنائی جاتی ہیں تو وہ اندھے بہرے ہو کر ان پر نہیں گرتے۔

اور یہ دعا کرتے ہیں کہ اے ہمارے پروردگار! تو ہمیں ہماری بیویوں اور اولادوں سے آنکھوں کی ٹھنڈک عطا فرما اور ہمیں پرہیزگاروں کا پیشوا بنا۔ یہی وہ لوگ ہیں جنہیں ان کے صبر کے بدلے جنت کے بلند بالا خانے دیے جائیں گے جہاں انہیں وسعہ اسلام پہنچایا جائے گا۔

اس میں یہ ہمیشہ رہیں گے، وہ بہت ہی اچھی جگہ اور عمدہ مقام ہے۔

فائدہ: ان آیات میں رحمان کے نیک بندوں کی وہ صفات بیان ہوئی ہیں۔ وہ جنت کے بلند بالا خانوں میں ہمیشہ ہمیشہ رہیں گے۔

☆ وہ زمین پر عاجزی و انکساری سے چلتے ہیں اور جب جاہل لوگ ان سے بات کرنے لگتے ہیں تو وہ کہہ دیتے ہیں کہ سلام ہو۔

☆ وہ اپنے رب کے سامنے سجدے اور قیام کرتے ہوئے راتیں گزار دیتے ہیں۔

إِلَّا مَنْ تَابَ وَآمَنَ وَعَمِلَ عَمَلًا صَالِحًا فَأُولَٰئِكَ يُبَدِّلُ اللَّهُ سَيِّئَاتِهِمْ حَسَنَاتٍ ۖ وَكَانَ اللَّهُ غَفُورًا رَحِيمًا

وَمَنْ تَابَ وَعَمِلَ صَالِحًا فَإِنَّهُ يَتُوبُ إِلَى اللَّهِ مَتَابًا

وَالَّذِينَ لَا يَشْهَدُونَ الزُّورَ ۖ وَإِذَا مَرُّوا بِاللَّغْوِ مَرُّوا كِرَامًا ۝

وَالَّذِينَ إِذَا ذُكِّرُوا بِآيَاتِ رَبِّهِمْ لَمْ يَخِرُّوا عَلَيْهَا صُمًّا وَعُمْيَانًا

وَالَّذِينَ يَقُولُونَ رَبَّنَا هَبْ لَنَا مِنْ أَزْوَاجِنَا وَذُرِّيَّاتِنَا قُرَّةَ أَعْيُنٍ وَاجْعَلْنَا لِلْمُتَّقِينَ إِمَامًا ۝

أُولَٰئِكَ يُجْزَوْنَ الْغُرْفَةَ بِمَا صَبَرُوا وَيُلَقَّوْنَ فِيهَا تَحِيَّةً وَسَلَامًا ۝

خَالِدِينَ فِيهَا ۖ حَسَنَتْ مُسَقَّرًا وَمُقَامًا (الفرقان: ۷۳-۷۶)

☆ وہ جو یہ دعا کرتے ہیں۔ اے ہمارے رب! ہم سے دوزخ کا عذاب دور رکھ کیونکہ اس کا عذاب چٹ جانے والا ہے۔ بے شک وہ ٹھہرنے اور رہنے کے لحاظ سے بدترین جگہ ہے۔

☆ وہ جو خرچ کرتے ہیں تو نہ فضول خرچی کرتے ہیں نہ بخلی۔ بلکہ ان دونوں کے درمیان اعتدال پر قائم رہتے ہیں۔

☆ وہ اللہ تعالیٰ کے ساتھ دوسرے معبود کو نہیں بکارتے۔

☆ وہ اللہ تعالیٰ کی حرام کی ہوئی کسی جان کو ناحق قتل نہیں کرتے۔

☆ وہ زنا کے مرتکب نہیں ہوتے ہیں۔ اور جو کوئی یہ کام کرے وہ اپنے گناہ کی سزا پائے گا۔ اسے قیامت کے دن دہرا عذاب ہوگا اور وہ اس میں ذلت کے ساتھ رہے گا۔ مگر جس نے توبہ کی اور ایمان لایا اور نیک عمل کرتا رہا تو ایسے لوگوں کے گناہوں کو اللہ تعالیٰ نیکیوں میں بدل دیتا ہے۔ اور جو توبہ کرتا ہے اور نیک عمل کرتا ہے تو وہ اللہ تعالیٰ کی طرف اچھا رجوع کرتا ہے۔

☆ وہ جھوٹی گواہی نہیں دیتے اور جب کسی لغو چیز پر ان کا گزر رہوتا ہے تو شرافت سے گزر جاتے ہیں۔

☆ جب انہیں ان کے رب کی آیات سنا کر نصیحت کی جاتی ہے تو وہ اس پر اندھے اور بہرے بن کر نہیں رہ جاتے۔

☆ وہ جو یہ دعا کرتے ہیں۔ اے ہمارے رب! ہمیں اپنی بیویوں سے اور اپنی اولاد سے آنکھوں کی ٹھنڈک عطا فرما اور ہمیں متقیوں کا امام بنا۔

## ۱۴۱۔ ”الآخرین“ کا دس بار ذکر

وَأَجْعَلْ لِّي لِسَانَ صِدْقٍ فِي الْآخِرِينَ ۝

(الشعراء: ۸۳)

اور میرا ذکر خیر پچھلے لوگوں میں بھی باقی رکھ۔

اور ہم نے اس (نوح) کا ذکر خیر پچھلوں میں باقی رکھا۔

وَتَرَكْنَا عَلَيْهِ فِي الْآخِرِينَ ۝

(الشُّعْرَاءُ: ۷۸)

اور ہم نے ان (ابراہیم) کا ذکر خیر پچھلوں میں باقی رکھا۔

وَتَرَكْنَا عَلَيْهِ فِي الْآخِرِينَ ۝

(الشُّعْرَاءُ: ۱۰۸)

اور ہم نے ان دونوں (موسیٰ اور ہارون) کے لیے پیچھے آنے والوں میں یہ بات باقی رکھی۔

وَتَرَكْنَا عَلَيْهِمَا فِي الْآخِرِينَ ۝

(الشُّعْرَاءُ: ۱۱۹)

ہم نے (الیاس) کا ذکر خیر پچھلوں میں بھی  
باقی رکھا۔

(الطّٰلُت: ۱۲۹)

بس ہم نے انہیں گیا گزرا کر دیا اور پچھلوں کے  
لیے مثال بنادی۔

(الزّٰخرف: ۵۶)

اور تھوڑے سے پچھلے لوگوں میں سے۔

وَقَلِيلٌ مِّنَ الْآخِرِينَ ۝

(الواقعة: ۱۳)

اور بہت بڑی جماعت ہے پچھلوں میں سے۔

وَنَلَّةٌ مِّنَ الْآخِرِينَ ۝

(الواقعة: ۳۰)

آپ کہہ دیجیے کہ یقیناً سب اگلے اور پچھلے۔

قُلْ إِنَّ الْأَوَّلِينَ وَالْآخِرِينَ ۝

(الواقعة: ۳۹)

پھر ہم ان کے بعد پچھلوں کو لائے۔

ثُمَّ نَتَّبِعُهُمُ الْآخِرِينَ ۝

(المرسلات: ۱۷)

فائدہ: ان آیات میں ”الآخرین“ کا دس بار ذکر ہے۔

## ۱۴۲۔ ایک آیت میں دس اوصاف والے مرد و خواتین کے لیے بخشش اور بڑے اجر کا ذکر

بے شک مسلمان مرد اور مسلمان عورتیں، ایمان  
دار مرد اور ایمان دار عورتیں، فرماں برداری کرنے  
والے مرد اور فرمانبردار عورتیں، راست باز مرد اور  
راست باز عورتیں، صبر کرنے والے مرد اور صبر  
کرنے والی عورتیں، عاجزی کرنے والے مرد اور  
عاجزی کرنے والی عورتیں، خیرات کرنے والے  
مرد اور خیرات کرنے والی عورتیں، روزے  
رکھنے والے مرد اور روزے رکھنے والی عورتیں،

إِنَّ الْمُسْلِمِينَ وَالْمُسْلِمَاتِ وَالْمُؤْمِنِينَ  
وَالْمُؤْمِنَاتِ وَالْقَنِيطِينَ وَالْقَنِيطَاتِ  
وَالصَّادِقِينَ وَالصَّادِقَاتِ وَالصَّابِرِينَ  
وَالصَّابِرَاتِ وَالْخَشِيعِينَ وَالْخَشِيعَاتِ  
وَالْمُتَصَدِّقِينَ وَالْمُتَصَدِّقَاتِ وَالصَّائِمِينَ  
وَالصَّائِمَاتِ وَالْحَفِظِينَ قُرُوجَهُمْ  
وَالْحَفِظَاتِ وَالذَّكِرِينَ اللَّهَ كَثِيرًا  
وَالذَّكِرَاتِ لَا أَعَدَّ اللَّهُ لَهُمْ مَغْفِرَةً وَأَجْرًا

عَظِيمًا

اپنی شرمگاہ کی تمبھانی کرنے والے مرد اور  
 تمبھانی کرنے والی عورتیں، بہ کثرت اللہ کا ذکر  
 کرنے والے مرد اور ذکر کرنے والی عورتیں،  
 ان سب کے لیے اللہ تعالیٰ نے وسیع مغفرت  
 اور بڑا ثواب تیار کر رکھا ہے۔

فائدہ: اس آیت میں دس اوصاف والے مرد و خواتین کے لیے بخشش اور بڑے اجر کا بیان ہے۔

- ☆ مسلمان مرد اور مسلمان عورتیں۔
- ☆ مومن مرد اور مومن عورتیں۔
- ☆ فرماں برداری کرنے والے مرد اور فرمانبردار عورتیں۔
- ☆ راست باز مرد اور راست باز عورتیں۔
- ☆ صبر کرنے والے مرد اور صبر کرنے والی عورتیں۔
- ☆ عاجزی کرنے والے مرد اور عاجزی کرنے والی عورتیں۔
- ☆ خیرات کرنے والے مرد اور خیرات کرنے والی عورتیں۔
- ☆ روزے رکھنے والے مرد اور روزے رکھنے والی عورتیں۔
- ☆ اپنی شرمگاہ کی حفاظت کرنے والے مرد اور حفاظت کرنے والی عورتیں۔
- ☆ بکثرت اللہ کا ذکر کرنے والے مرد اور ذکر کرنے والی عورتیں۔

۱۴۳۔ دس اوصاف کے حامل لوگوں کے لیے آخرت میں بہتر اور ابدی اجر

فَمَا أُوتِيتُمْ مِنْ شَيْءٍ فَمَتَاعُ الْحَيَاةِ  
 الدُّنْيَا ۖ وَمَا عِنْدَ اللَّهِ خَيْرٌ وَأَبْقَى لِلَّذِينَ  
 آمَنُوا وَعَلَىٰ رَبِّهِمْ يَتَوَكَّلُونَ ۝  
 تمہیں جو کچھ دیا گیا ہے وہ زندگانی دنیا کا کچھ  
 یونہی سا اسباب ہے، اور اللہ کے پاس جو ہے وہ  
 اس سے بہتر اور پائیدار ہے، وہ ان کے لیے  
 ہے جو ایمان لائے اور صرف اپنے رب ہی پر  
 بھروسہ رکھتے ہیں۔

وَالَّذِينَ يَجْتَنِبُونَ كَبِيرَ الْإِثْمِ وَ  
 الْفَوَاحِشَ وَإِذَا مَا غَضِبُوا هُمْ يَغْفِرُونَ ۝  
 اور جو لوگ کبیرہ گناہوں سے اور بے حیائیوں سے  
 بچے ہیں اور غصے کے وقت بھی معاف کر دیتے ہیں۔

وَالَّذِينَ اسْتَجَابُوا لِرَبِّهِمْ وَأَقَامُوا الصَّلَاةَ وَأَمْرُهُمْ شُورَى بَيْنَهُمْ وَمِمَّا رَزَقْنَاهُمْ يُنفِقُونَ ۝

اور جو لوگ اپنے رب کے فرمان کو قبول کرتے ہیں اور نماز کی پابندی کرتے ہیں اور ان کا ہر کام آپس کے مشورے سے ہوتا ہے اور جو ہم نے انہیں دے رکھا ہے اس میں سے ہمارے نام پر دیتے ہیں۔

وَالَّذِينَ إِذَا أَصَابَهُمُ الْبَغْيُ هُمْ يَنْتَصِرُونَ ۝

اور وہ کہ جب ان پر ظلم و زیادتی ہو تو وہ صرف بدلہ لے لیتے ہیں۔

وَجَزَاءُ سَيِّئَةٍ سَيِّئَةٌ مِثْلُهَا ۚ فَمَنْ عَفَا وَأَصْلَحَ فَأَجْرُهُ عَلَى اللَّهِ ۚ إِنَّهُ لَا يُحِبُّ الظَّالِمِينَ ۝

اور برائی کا بدلہ اسی جیسی برائی ہے اور جو معاف کر دے اور اصلاح کر لے اس کا اجر اللہ کے ذمے ہے۔ فی الواقع اللہ تعالیٰ ظالموں کو دوست نہیں رکھتا۔ (الشوری: ۴۰ تا ۴۶)

فائدہ: ان آیات میں ان لوگوں کی دس صفات بیان ہوئی ہیں جن کی بدولت ان کو اس دنیا سے بہتر اور ہمیشہ قائم رہنے والا اجر آخرت میں مہیا ہوگا۔

☆ وہ ایمان لاتے ہیں۔

☆ وہ اپنے رب پر بھروسہ رکھتے ہیں۔

☆ وہ بڑے بڑے گناہوں اور بے حیائی کی باتوں سے بچتے ہیں۔

☆ اگر غصہ آجائے تو درگزر کرتے ہیں۔

☆ وہ اپنے رب کی فرمانبرداری کرتے ہیں۔

☆ وہ نماز کی پابندی کرتے ہیں۔

☆ وہ اپنے معاملات آپس کے مشورے سے چلاتے ہیں۔

☆ اللہ تعالیٰ نے جو کچھ بھی رزق نہیں دیا ہے اُس میں سے وہ خرچ کرتے ہیں۔

☆ جب اُن پر زیادتی کی جاتی ہے تو اُس کا وہ صرف بدلہ لے لیتے ہیں۔ برائی کا بدلہ اس کے مثل سزا ہے۔ لیکن

☆ اصلاح کی خاطر معاف کر دینے والے کیلئے اجر اللہ تعالیٰ پر ہے۔

## ۱۴۴۔ سورۃ الحجرات میں معاشرے کی اصلاح کے لیے دس احکام

يَا أَيُّهَا الَّذِينَ آمَنُوا إِن جَاءَكُمْ فَاسِقٌ بِنَبَأٍ فَتَبَيَّنُوا أَنْ تُصِيبُوا قَوْمًا بِجَهَالَةٍ فَتُصْحَبُوا عَلَىٰ مَا لَعَلْتُمْ نَدِمِينَ ۝ (الحجرات: ۶)

اے مسلمانو! اگر تمہیں کوئی فاسق خبر دے تو تم اس کی اچھی طرح تحقیق کر لیا کرو ایسا نہ ہو کہ نادانی میں کسی قوم کو ایذا پہنچا دو پھر اپنے کیے پر پشیمانی اٹھاؤ۔

وَأَن طَائِفَتَيْنِ مِنَ الْمُؤْمِنِينَ اقْتَتَلُوا فَأَصْلَحُوا بَيْنَهُمَا ۚ فَإِنْ بَغَتْ إِحْدَاهُمَا عَلَى الْأُخْرَىٰ فَلْيَلْوَاهُ الْتِي تَبْغِي حَتَّىٰ تَفِيءَ إِلَىٰ أَمْرِ اللَّهِ ۚ فَإِنْ فَاتَتْ فَأَصْلَحُوا بَيْنَهُمَا بِالْعَدْلِ وَأَقْسِطُوا ۚ إِنَّ اللَّهَ يُحِبُّ الْمُقْسِطِينَ ۝

اور اگر مسلمانوں کی دو جماعتیں آپس میں لڑ پڑیں تو ان میں میل ملاپ کرا دیا کرو۔ پھر اگر ان دونوں میں سے ایک دوسری جماعت پر زیادتی کرے تو تم سب اس گروہ سے جو زیادتی کرتا ہے لڑو۔ یہاں تک کہ وہ اللہ کے حکم کی طرف لوٹ آئے۔ اگر لوٹ آئے تو پھر انصاف کے ساتھ صلح کرا دو اور عدل کرو۔ اللہ تعالیٰ انصاف کرنے والوں کو دوست رکھتا ہے۔

إِنَّمَا الْمُؤْمِنُونَ إِخْوَةٌ فَأَصْلَحُوا بَيْنَ أَخَوَيْكُمْ وَاتَّقُوا اللَّهَ لَعَلَّكُمْ تُرْحَمُونَ ۝

یاد رکھو سارے مسلمان بھائی بھائی ہیں۔ پس اپنے دو بھائیوں میں ملاپ کرا دیا کرو اور اللہ سے ڈرتے رہو تاکہ تم پر رحم کیا جائے۔

يَا أَيُّهَا الَّذِينَ آمَنُوا لَا يَسْخَرُوا قَوْمًا مِنْ قَوْمٍ عَمَسَىٰ أَنْ يَكُونُوا خَيْرًا مِنْهُمْ وَلَا نِسَاءً مِنْ نِسَاءٍ عَمَسَىٰ أَنْ يَكُنَّ خَيْرًا مِنْهُنَّ ۚ وَلَا تَلْمِزُوا أَنْفُسَكُمْ وَلَا تَنَابَزُوا بِالْأَلْقَابِ ۚ بِئْسَ الْأَسْمُ الْفُسُوقُ بَعْدَ الْإِيمَانِ ۚ وَمَنْ لَمْ يَتُبْ فَأُولَٰئِكَ هُمُ الظَّالِمُونَ ۝

اے ایمان والو! کوئی جماعت دوسری جماعت سے مسخر اپن نہ کرے۔ ممکن ہے کہ یہ اس سے بہتر ہو اور نہ عورتیں عورتوں سے۔ ممکن ہے کہ یہ ان سے بہتر ہوں۔ اور آپس میں ایک دوسرے کو عیب نہ لگاؤ اور نہ کسی کو بُرے لقب دو۔ ایمان کے بعد گنہگاری بُرا نام ہے اور جو توبہ نہ کریں وہی ظالم لوگ ہیں۔

يَا أَيُّهَا الَّذِينَ آمَنُوا اجْتَنِبُوا كَثِيرًا مِّنَ الظَّنِّ إِنَّ بَعْضَ الظَّنِّ إِثْمٌ وَلَا تَجَسَّسُوا

اے ایمان والو! بہت بدگمانیوں سے بچو یقین مانو کہ بعض بدگمانیاں گناہ ہیں۔ اور بھید نہ ٹھو لا

وَلَا يَغْتَبِ بَعْضُكُم بَعْضًا ۚ اِيْحَبْ  
 اَحْذَرُكُمْ اَنْ يَأْكُلَ لَحْمَ اَخِيهِ مَيْتًا  
 فَكَرِهْتُمُوهُ ۚ وَاتَّقُوا اللَّهَ اِنَّ اللَّهَ  
 ثَوَابٌ رَّحِيمٌ ۝  
 کر اور نہ تم میں سے کوئی کسی کی غیبت کرے۔  
 کیا تم میں سے کوئی بھی اپنے مردہ بھائی کا  
 گوشت کھانا پسند کرتا ہے؟ تم کو اس سے گھن  
 آئے گی۔ اور اللہ سے ڈرتے رہو، بے شک  
 اللہ توبہ قبول کرنے والا مہربان ہے۔ (الحجرات: ۱۲-۱۳)

فائدہ: سورۃ الحجرات میں معاشرے کی اصلاح کے لیے دس احکام کا ذکر ہے۔

- ☆ اے ایمان والو! اگر کوئی فاسق تمہارے پاس کوئی خبر لائے تو تحقیق کر لیا کرو۔ ایسا نہ ہو کہ کسی قوم کو نقصان پہنچا بیٹھو۔
- ☆ اگر اہل ایمان میں دو گروہ آپس میں لڑ پڑیں تو ان کے درمیان صلح کرادو۔ اگر ان میں سے ایک گروہ دوسرے گروہ سے زیادتی کرتا ہے تو زیادتی کرنے والے سے لڑو یہاں تک کہ وہ اللہ تعالیٰ کے حکم کی طرف پلٹ آئے پھر اگر وہ پلٹ آئے تو ان کے درمیان عدل کے ساتھ صلح کرادو۔
- ☆ انصاف کرو کیونکہ اللہ تعالیٰ انصاف کرنے والوں سے محبت کرتا ہے۔
- ☆ مومن تو ایک دوسرے کے بھائی ہیں۔ سو اپنے بھائیوں کے درمیان صلح کرادیا کرو اور اللہ تعالیٰ سے ڈرتے رہو۔

- ☆ اے ایمان والو! مرد دوسرے مردوں کا مذاق نہ اڑائیں۔ ہو سکتا ہے کہ وہ ان سے بہتر ہوں اور نہ عورتیں دوسری عورتوں کا مذاق اڑائیں۔ ہو سکتا ہے کہ وہ ان سے بہتر ہوں۔
- ☆ آپس میں ایک دوسرے کو عیب نہ لگائیں۔
- ☆ ایک دوسرے کو بُرے القاب سے یاد نہ کرو۔
- ☆ اے ایمان والو! بہت گمان کرنے سے پرہیز کرو کیوں کہ بعض گمان گناہ ہوتے ہیں۔
- ☆ ایک دوسرے کا بھید نہ ٹٹولا کرو۔
- ☆ تم میں سے کوئی کسی کی غیبت نہ کرے۔

## ۱۳۵۔ سورۃ الحجرات میں آدابِ مجلس، سرگوشی اور فرائض پر دس احکام

يَا أَيُّهَا الَّذِينَ آمَنُوا إِذَا تَسَاجَعْتُمْ فَلَا تَسَاجَوْا بِالْأَنفِ وَالْعُلُوَانِ وَ مَغْصِيَتٍ  
 اے ایمان والو! تم جب سرگوشی کر دو تو یہ سرگوشیاں  
 گنہگاری اور ظلم و زیادتی اور نافرمانی پیغمبر کی نہ



ہوں، بلکہ نفع رسانی اور پرہیزگاری کی باتوں پر تبادلہ خیالات کرو اور اس اللہ سے ڈرتے رہو جس کے پاس تم سب جمع کیے جاؤ گے۔

(ہرمی) سرگوشیاں شیطانی کام ہے جس سے ایمان داروں کو رنج پہنچے۔ گو اللہ تعالیٰ کی چاہت کے بغیر وہ انہیں کوئی نقصان نہیں پہنچا سکتا۔ ایمان والوں کو چاہیے کہ اللہ ہی پر بھروسہ رکھیں۔

اے مسلمانو! جب تم سے کہا جائے کہ مجلسوں میں ذرا کھل کر بیٹھو تو تم جگہ کشادہ کرو۔ اللہ تمہیں کشادگی دے گا اور جب کہا جائے کہ اٹھ کھڑے ہو جاؤ تو تم اٹھ کھڑے ہو جاؤ۔ اللہ تعالیٰ تم میں سے ان لوگوں کے جو ایمان لائے ہیں اور جو علم دیے گئے ہیں درجے بلند کر دے گا، اور اللہ تعالیٰ ہر اس کام سے جو تم کر رہے ہو خوب خبردار ہے۔ اے مسلمانو! جب تم رسولؐ سے سرگوشی کرنا چاہو تو اپنی سرگوشی سے پہلے کچھ صدقہ دے دیا کرو، یہ تمہارے حق میں بہتر اور پاکیزہ تر ہے، ہاں اگر نہ پاؤ تو بے شک اللہ تعالیٰ بخشنے والا مہربان ہے۔ کیا تم اپنی راز کی باتوں سے پہلے صدقہ نکالنے سے ڈر گئے؟ پس جپ تم نے یہ نہ کیا اور اللہ تعالیٰ نے بھی تمہیں معاف فرما دیا تو اب بخوبی نمازوں کو قائم رکھو زکوٰۃ دیتے رہا کرو اور اللہ تعالیٰ کی اور اس کے رسولؐ کی تابعداری کرتے رہو۔ تم جو کچھ کرتے ہو اس سب سے اللہ خوب خبردار ہے۔

الرُّسُولُ وَتَسَاجِدُوا بِالْبَرِّ وَالتَّقْوَى ۝  
وَاتَّقُوا اللَّهَ الَّذِي إِلَيْهِ تُحْشَرُونَ ۝

إِنَّمَا النَّجْوَى مِنَ الشَّيْطَانِ لِيَحْزُونَ الَّذِينَ آمَنُوا وَلَيْسَ بِضَارِّهِمْ شَيْئًا إِلَّا بِإِذْنِ اللَّهِ ۝  
وَعَلَى اللَّهِ فَلْيَتَوَكَّلِ الْمُؤْمِنُونَ ۝

يَا أَيُّهَا الَّذِينَ آمَنُوا إِذَا قِيلَ لَكُمْ تَفَسَّحُوا فِي الْمَجَالِسِ فَافْسَحُوا يَفْسَحِ اللَّهُ لَكُمْ ۝  
وَإِذَا قِيلَ انشُرُوا فَانْشُرُوا يَرْفَعِ اللَّهُ الَّذِينَ آمَنُوا مِنْكُمْ ۝  
وَالَّذِينَ آمَنُوا أَوْتُوا الْعِلْمَ دَرَجَاتٍ ۝  
وَاللَّهُ بِمَا تَعْمَلُونَ خَبِيرٌ ۝

يَا أَيُّهَا الَّذِينَ آمَنُوا إِذَا تَجَاسَيْتُمْ الرَّسُولَ فَقَدِمُوا بَيْنَ يَدَيْ نَجْوَاهُمْ صَدَقَةٌ ۝  
ذَلِكَ خَيْرٌ لَّكُمْ وَأَظْهَرُ ۝  
فَإِنْ لَمْ تَجِدُوا فَإِنَّ اللَّهَ غَفُورٌ رَحِيمٌ ۝  
ءَ أَشْفَقْتُمْ أَنْ تُقَدِّمُوا بَيْنَ يَدَيْ نَجْوَاهُمْ صَدَقَةٌ ۝  
فَإِذَا لَمْ تَفْعَلُوا وَتَابَ اللَّهُ عَلَيْكُمْ فَاقِيمُوا الصَّلَاةَ وَآتُوا الزَّكَاةَ وَاطِيعُوا اللَّهَ وَرَسُولَهُ ۝  
وَاللَّهُ خَبِيرٌ بِمَا تَعْمَلُونَ ۝

(المجادلہ: ۱۳ تا ۱۹)

فائدہ: سورۃ المجادلہ کی ان آیات میں آدابِ مجلس اور الگ ہو کر آپس کی بات چیت اور فرائض پر دس

احکام کا ذکر ہے۔

☆ اے ایمان والو! تم جب آپس میں سرگوشی کرو تو گناہ اور زیادتی اور رسول کی نافرمانی کی بات چیت نہ کرو۔

☆ نیکی اور تقویٰ کی باتوں پر سرگوشی کرو۔

☆ اللہ تعالیٰ سے ڈرتے رہو۔

☆ اللہ تعالیٰ پر بھروسہ رکھو۔

☆ اے ایمان والو! جب تمہیں کہا جائے کہ مجلسوں میں کھل کر بیٹھو تو کھل جایا کرو۔

☆ جب تمہیں کہا جائے کہ اٹھ جاؤ تو اٹھ جایا کرو۔

☆ اے ایمان والو! جب تم نبی کریم ﷺ سے علیحدہ بات چیت کرو تو اپنے مشورے سے پہلے صدقہ دے لیا کرو۔ پھر اگر تم نہ پاؤ تو اللہ تعالیٰ مغفرت اور رحم کرنے والا ہے۔

☆ نماز کو قائم کرو۔

☆ زکوٰۃ ادا کرو۔

☆ اللہ تعالیٰ اور اس کے رسول کی اطاعت کرو۔

## ۱۴۶۔ جنت کے مستحق لوگوں کی دس صفات

بے شک انسان بڑے کچے دل والا بنایا گیا ہے۔

جب اسے مصیبت پہنچتی ہے تو ہڑبڑا اٹھتا ہے۔

اور جب راحت ملتی ہے تو بھل کرنے لگتا ہے۔

مگر وہ نمازی

جو اپنی نماز پر بیٹھکی کرنے والے ہیں۔

اور جن کے مالوں میں مقررہ حصہ ہے۔

مانگنے والوں کا بھی اور سوال سے بچنے والوں کا بھی۔

اور جو انصاف کے دن پر یقین رکھتے ہیں۔

اور جو اپنے رب کے عذاب سے ڈرتے رہتے ہیں۔

بے شک ان کے رب کا عذاب بے خوف

إِنَّ الْإِنْسَانَ خُلِقَ هَلُوعًا ۝

إِذَا مَسَّهُ الشَّرُّ جَزُوعًا ۝

وَإِذَا مَسَّهُ الْخَيْرُ مَنُوعًا ۝

إِلَّا الْمُصَلِّينَ ۝

الَّذِينَ هُمْ عَلَى صَلَاتِهِمْ دَائِمُونَ ۝

وَالَّذِينَ فِيْ أَمْوَالِهِمْ حَقٌّ مَّقْلُومٌ ۝

لِّلسَّائِلِ وَالْمَحْرُومِ ۝

وَالَّذِينَ يُصَلُّونَ بَيْنَ يَدَيْهِ ۝

وَالَّذِينَ هُمْ مِنْ عَذَابِ رَبِّهِمْ مُشْفِقُونَ ۝

إِنَّ عَذَابَ رَبِّهِمْ غَيْرُ مَأْمُونٍ ۝

ہونے کی چیز نہیں ہے۔

اور جو لوگ اپنی شرمگاہوں کی (حرام سے) حفاظت کرتے ہیں۔

ہاں ان کی بیویوں اور لونڈیوں کے بارے میں جن کے وہ مالک ہیں انہیں کوئی ملامت نہیں۔

اب جو کوئی اس کے علاوہ (راہ) ڈھونڈے گا تو ایسے لوگ حد سے گزر جانے والے ہوں گے۔

اور جو اپنی امانتوں کو اور اپنے قول و قرار کو ہر آن ملحوظ رکھتے ہیں۔

اور جو اپنی گواہیوں پر سیدھے اور قائم رہتے ہیں۔

اور جو اپنی نمازوں کی حفاظت کرتے ہیں۔

ان ہی لوگوں کی جنتوں میں عزت و تکریم کی جائے گی۔

وَالَّذِينَ هُمْ لِأَفْوَاجِهِمْ حَفِظُونَ ۝

إِلَّا عَلَىٰ أَزْوَاجِهِمْ أَوْ مَا مَلَكَتْ أَيْمَانُهُمْ  
لَأَنَّهُمْ غَيْرُ مُلْتَمِئِينَ ۝

فَمَنْ ابْتَغَىٰ وَرَاءَ ذَلِكَ فَأُولَٰئِكَ هُمُ  
الْمُذْنِبُونَ ۝

وَالَّذِينَ هُمْ لِأَمْنِيَّتِهِمْ وَعَهْدِهِمْ رَهُونَ ۝

وَالَّذِينَ هُمْ عَلَىٰ صَلَاتِهِمْ يُحَافِظُونَ ۝

أُولَٰئِكَ فِي جَنَّاتٍ مُّكْرَمُونَ ۝

(المارج: ۳۵ تا ۳۹)

فائدہ: ان آیات میں جنت کے مستحق لوگوں کی دس صفات بیان ہوئی۔

☆ وہ نماز پڑھنے والے ہیں۔

☆ وہ اپنی نماز کی ہمیشہ پابندی کرتے ہیں۔

☆ اُن کے مالوں میں سوال کرنے والے اور محروم کا ایک مقرر حق ہے۔

☆ وہ روز جزا کو برحق مانتے ہیں۔

☆ وہ اپنے رب کے عذاب سے ڈرنے والے ہیں۔

☆ وہ اپنی شرمگاہوں کی حفاظت کرتے ہیں۔

☆ وہ اپنی امانتوں کی حفاظت کرتے ہیں۔

☆ وہ اپنے قول و قرار کا پاس رکھتے ہیں۔

☆ وہ اپنی شہادتوں پر قائم رہتے ہیں۔

☆ وہ اپنی نماز کی حفاظت کرتے ہیں۔

## ۱۴۷۔ سورۃ المرسلات میں ”ویل یومئذ للمکذبین“ کا دس بار ذکر

وَمَا أَدْرَاكَ مَا يَوْمُ الْفَصْلِ ۝  
وَيَلْ يَوْمَئِذٍ لِلْمُكَذِّبِينَ ۝

اور تجھے کیا معلوم کہ فیصلے کا دن کیا ہے؟  
اس دن جھٹلانے والوں کی خرابی ہے۔

(المرسلات: ۱۵، ۱۴)

كَذَلِكَ نَفْعَلُ بِالْمُجْرِمِينَ ۝  
وَيَلْ يَوْمَئِذٍ لِلْمُكَذِّبِينَ ۝

ہم گنہگاروں کے ساتھ اسی طرح کرتے ہیں۔  
اس دن جھٹلانے والوں کے لیے ویل (افسوس) ہے۔

(المرسلات: ۱۹، ۱۸)

لَقَدْ رَوَّا مَلَأَ الْقُدْرُونَ ۝  
وَيَلْ يَوْمَئِذٍ لِلْمُكَذِّبِينَ ۝

پھر ہم نے اندازہ کیا اور ہم اچھا اندازہ کرنے والے ہیں۔  
اس دن تکذیب کرنے والوں کی خرابی ہے۔

(المرسلات: ۲۴، ۲۳)

وَجَعَلْنَا فِيهَا رِوَاسِيَّ شَمِخْتٍ وَأَسْقَيْنَكُم مَّاءً فَرَاتًا ۝  
وَيَلْ يَوْمَئِذٍ لِلْمُكَذِّبِينَ ۝

اور ہم نے اس میں بلند و بھاری پہاڑ بنا دیے اور تمہیں سیراب کرنے والا میٹھا پانی پلایا۔  
اس دن جھوٹ جاننے والوں کے لیے وائے اور افسوس ہے۔

(المرسلات: ۲۸، ۲۷)

كَانَتْ جَمَلَتْ صُفْرًا ۝  
وَيَلْ يَوْمَئِذٍ لِلْمُكَذِّبِينَ ۝

گویا کہ وہ زرد اونٹ ہیں۔  
آج ان جھوٹ جاننے والوں کی درگت ہے۔

(المرسلات: ۳۴، ۳۳)

وَلَا يُؤْذَنُ لَهُمْ فَيَعْتَدُونَ ۝  
وَيَلْ يَوْمَئِذٍ لِلْمُكَذِّبِينَ ۝

نہ انہیں معذرت کی اجازت دی جائے گی۔  
اس دن تکذیب کرنے والوں کی خرابی ہے۔

(المرسلات: ۳۷، ۳۶)

فَإِنْ كَانَ لَكُمْ كَيْدٌ فَكِيدُوا ۝  
وَيَلْ يَوْمَئِذٍ لِلْمُكَذِّبِينَ ۝

پس اگر تم مجھ سے کوئی چال چل سکتے ہو تو چل لو۔

وَيَلْ يَوْمَئِذٍ لِلْمُكَذِّبِينَ ۝

وائے ہے اس دن جھٹلانے والوں کے لیے۔

(المرسلات: ۴۰، ۳۹)

إِنَّا كَذَلِكْ نَجْزِي الْمُكَذِبِينَ ۝  
وَيَلْ يَوْمَئِذٍ لِلْمُكَذِبِينَ ۝  
یقیناً ہم نیکی کرنے والوں کو اسی طرح جزا دیتے ہیں۔  
اس دن سچا نہ جاننے والوں کے لیے (ویل  
افسوس) ہے۔

كُلُوا وَتَمَتُّوا قَلِيلًا إِنَّكُمْ مُعْجِرُونَ ۝  
وَيَلْ يَوْمَئِذٍ لِلْمُكَذِبِينَ ۝  
(اے جھٹلانے والو) تم دنیا میں تھوڑا سا کھا لو  
اور فائدہ اٹھا لو بے شک تم گنہگار ہو۔  
قیامت کے دن جھٹلانے والوں کے لیے سخت  
ہلاکت ہے۔

وَإِذَا قِيلَ لَهُمْ ارْكَعُوا لَا يُرْكَعُونَ ۝  
وَيَلْ يَوْمَئِذٍ لِلْمُكَذِبِينَ ۝  
ان سے جب کہا جائے کہ رکوع کر لو تو نہیں  
کرتے۔

اس دن جھٹلانے والوں کی تباہی ہے۔  
(الرسالات: ۳۹۵-۳۳)

فائدہ: سورۃ الرسالات کی ان آیات میں ”ویل یومئذ للمکذبین“ کا دس بار ذکر ہے۔

## ۱۳۸۔ سورۃ الفجر میں اللہ تعالیٰ کی دس راتوں کی قسم

وَالْفَجْرِ ۝  
وَلَيْلٍ عَشْرٍ ۝  
قسم ہے فجر کی۔  
اور دس راتوں کی۔

(الفجر: ۲۱)

فائدہ: سورۃ الفجر کی ان آیات میں اللہ تعالیٰ کی دس راتوں کی قسم کا ذکر ہے۔

اکثر مفسرین کے نزدیک اس سے مراد ماہ ذوالحجہ کی ابتدائی دس راتیں ہیں۔

## ۱۳۹۔ سورۃ الضحیٰ میں نبی کریم ﷺ کے لیے خوشخبری اور انعامات و

ہدایات پر دس باتیں

وَالضُّحَىٰ ۝  
وَالْبَلَدِ إِذَا سَجَىٰ ۝  
قسم ہے چاشت کے وقت کی۔  
اور قسم ہے رات کی جب چھا جائے۔

## غفار آیات قرآن وحدیث

۳۱۲

حصہ اول

مَا وَدَّعَكَ رَبُّكَ وَمَا قَلَىٰ ۝  
 نہ تو تیرے رب نے تجھے چھوڑا ہے اور نہ وہ بے زار ہو گیا ہے۔

وَلَا خِرَءَ خَيْرٍ لَّكَ مِنَ الْاُولٰٓئِ ۝  
 یقیناً تیرے لیے انجام، آغاز سے بہتر ہے۔  
 وَلَسَوْفَ يُعْطِيكَ رَبُّكَ فَتَرْضٰی ۝  
 تجھے تیرا رب بہت جلد انعام دے گا اور تو راضی و خوش ہو جائے گا۔

اَلَمْ يَجْعَلْكَ يَتِيْمًا فَاَوٰی ۝  
 کیا اس نے تجھے یتیم پا کر جگہ نہیں دی؟  
 وَجَعَلَ صَاحًا فَهْدٰی ۝  
 اور تجھے راہ بھولا پا کر ہدایت نہیں دی؟  
 وَجَعَلَ عَاقِلًا فَاَعْمٰی ۝  
 اور تجھے متکدست پا کر تو نگر نہیں بنادیا۔  
 فَاَمَّا الْيَتِيْمَ فَلَا تُفْهَرُ ۝  
 پس یتیم پر تو بھی سختی نہ کیا کر۔  
 وَاَمَّا السَّابِلَ فَلَا تَنْهَرُ ۝  
 اور نہ سوال کرنے والے کو ڈانٹ ڈپٹ۔  
 وَاَمَّا بِبِنْعَمٍ رَبِّكَ فَقَدْ نَدَّ ۝  
 اور اپنے رب کے احسانوں کو بیان کرتا رہ۔

(یعنی: ۱۱۴۱)

فائدہ: سورۃ العنقی کی ان آیات میں نبی کریم ﷺ کے لیے خوشخبری اور انعامات اور ہدایات پردس باتوں کا ذکر ہے۔

- ☆ اللہ تعالیٰ نے نبی کریم ﷺ کو ہرگز نہیں چھوڑا۔
- ☆ اللہ تعالیٰ نہ آپ ﷺ سے بیزار ہوا۔
- ☆ یقیناً آپ ﷺ کے لیے انجام آغاز سے بہتر ہوگا۔
- ☆ عنقریب اللہ تعالیٰ آپ ﷺ کو اتنا دے گا کہ آپ ﷺ خوش ہو جائیں گے۔
- ☆ اللہ تعالیٰ نے آپ ﷺ کو یتیم پایا اور پھر ٹھکانا فراہم کیا۔
- ☆ آپ ﷺ کو نادان قبہ راہ پایا اور پھر ہدایت بخشی۔
- ☆ آپ ﷺ کو نادار پایا اور پھر غنی کر دیا۔
- ☆ یتیم پر سختی نہ کریں۔
- ☆ سوال کرنے والے کو نہ جھڑکیں۔
- ☆ اپنے رب کی نعمت کا ذکر کرتے رہیں۔

— ☆ ☆ —

# عُشَارِیَات

تَرْکِ الْوَدَعِیَّتِ

مولف  
انجنیئر عبدالمحبیب انصاری

حصہ دوم

مکشیہ قزوینیہ

بسم اللہ الرحمن الرحیم

اَللّٰهُمَّ صَلِّ عَلٰی مُحَمَّدٍ وَعَلٰی اٰلِ مُحَمَّدٍ  
 کَمَا صَلَّیْتَ عَلٰی اِبْرٰهیمَ وَعَلٰی اٰلِ اِبْرٰهیمَ  
 اِنَّکَ حَمِیدٌ مُّجِیدٌ ط

اَللّٰهُمَّ بَارِکْ عَلٰی مُحَمَّدٍ وَعَلٰی اٰلِ مُحَمَّدٍ  
 کَمَا بَارَکْتَ عَلٰی اِبْرٰهیمَ وَعَلٰی اٰلِ اِبْرٰهیمَ  
 اِنَّکَ حَمِیدٌ مُّجِیدٌ ط



بسم اللہ الرحمن الرحیم

حصہ دوم

بحوالہ

## حدیث شریف

۱۔ جنت کی خوشخبری پانے والے دس صحابہ کرام رضی اللہ عنہم

حضرت عبدالرحمان بن عوف رضی اللہ عنہ سے روایت ہے۔ انہوں نے کہا کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا کہ حضرت ابوبکر رضی اللہ عنہ، جنت میں ہیں اور حضرت عمر رضی اللہ عنہ، جنت میں ہیں اور حضرت عثمان رضی اللہ عنہ، جنت میں ہیں اور حضرت علی رضی اللہ عنہ، جنت میں ہیں اور حضرت طلحہ رضی اللہ عنہ، جنت میں ہیں اور حضرت زبیر رضی اللہ عنہ، جنت میں ہیں اور حضرت عبدالرحمن رضی اللہ عنہ، بن عوف جنت میں ہیں اور حضرت سعد رضی اللہ عنہ، بن ابی وقاص جنت میں ہیں اور حضرت سعید رضی اللہ عنہ، بن زید جنت میں ہیں اور حضرت ابوعبیدہ رضی اللہ عنہ، بن الجراح جنت میں ہیں یعنی یہ دس صحابہ کرام رضی اللہ عنہم جنتی ہیں اور انہیں عشرہ مبشرہ کہتے ہیں۔

حضرت سعید رضی اللہ عنہ، بن زید کہتے تھے کہ رسول اللہ ﷺ اپنے نو صحابہ کرام میں تھے اور دسویں آپ ﷺ تھے۔ سفر فرمایا کہ حضرت ابوبکر رضی اللہ عنہ، جنت میں ہیں۔ اور حضرت عمر رضی اللہ عنہ، جنت میں ہیں۔

عَنْ عَبْدِ الرَّحْمَنِ بْنِ عَوْفٍ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ أَبُو بَكْرٍ فِي الْجَنَّةِ وَعُمَرُ فِي الْجَنَّةِ وَعُثْمَانُ فِي الْجَنَّةِ وَعَلِيٌّ فِي الْجَنَّةِ وَطَلْحَةُ فِي الْجَنَّةِ وَالزُّبَيْرُ فِي الْجَنَّةِ وَعَبْدُ الرَّحْمَنِ بْنُ عَوْفٍ فِي الْجَنَّةِ وَسَعْدُ بْنُ أَبِي وَقَاصٍ فِي الْجَنَّةِ وَسَعِيدُ بْنُ زَيْدٍ فِي الْجَنَّةِ وَأَبُو عُبَيْدَةَ بْنُ الْجَرَّاحِ فِي الْجَنَّةِ.

(ترمذی)

عَنْ سَعِيدِ بْنِ زَيْدٍ بْنِ عَمْرِو وَابْنِ نَفِيلٍ يَقُولُ كَانَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ عَاشِرَ عَشْرَةٍ فَقَالَ "أَبُو بَكْرٍ فِي الْجَنَّةِ، وَعُمَرُ فِي الْجَنَّةِ وَعُثْمَانُ فِي الْجَنَّةِ، وَعَلِيٌّ فِي

الْجَنَّةِ، وَطَلَحَهُ فِي الْجَنَّةِ وَالزَّيْتُ فِي  
الْجَنَّةِ، وَسَعِدَ فِي الْجَنَّةِ، وَعَبْدُ  
السَّوْحَمَنِ فِي الْجَنَّةِ“ فَقِيلَ لَهُ مِنَ  
التَّاسِعِ؟ قَالَ أَنَا.

(ابن ماجہ)

عَنْ أَبِي مُوسَى الْأَشْعَرِيِّ قَالَ كُنْتُ مَعَ  
النَّبِيِّ ﷺ فِي حَائِطٍ مِّنْ حِيطَانِ الْمَدِينَةِ  
فَجَاءَ رَجُلٌ فَاسْتَفْتَحَ فَقَالَ النَّبِيُّ ﷺ  
الْفَتْحَ لَهُ وَبَشِّرُهُ بِالْجَنَّةِ فَفَتَحَتْ لَهُ فَإِذَا  
أَبُو بَكْرٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ فَبَشَّرْتُهُ بِمَا قَالَ  
رَسُولُ اللَّهِ ﷺ فَحَمِدَ اللَّهُ ثُمَّ جَاءَ  
رَجُلٌ فَاسْتَفْتَحَ فَقَالَ النَّبِيُّ ﷺ الْفَتْحَ لَهُ  
وَبَشِّرُهُ بِالْجَنَّةِ فَفَتَحَتْ لَهُ فَإِذَا عُمَرُ  
رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ فَأَخْبَرْتُهُ بِمَا قَالَ النَّبِيُّ  
ﷺ فَحَمِدَ اللَّهُ ثُمَّ اسْتَفْتَحَ رَجُلٌ فَقَالَ  
لِيَ الْفَتْحَ لَهُ وَبَشِّرُهُ بِالْجَنَّةِ عَلَى بَلْوَى  
نُصِيصَةٍ فَإِذَا عُثْمَانُ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ  
فَأَخْبَرْتُهُ بِمَا قَالَ النَّبِيُّ ﷺ فَحَمِدَ اللَّهُ  
ثُمَّ قَالَ اللَّهُ الْمُسْتَعَانُ.

(متفق علیہ)

اور حضرت عثمان رضی اللہ عنہ جنت میں ہیں اور حضرت  
علی رضی اللہ عنہ جنت میں ہیں اور حضرت طلحہ رضی اللہ  
جنت میں ہیں۔ اور حضرت زبیر رضی اللہ عنہ جنت  
میں ہیں اور حضرت سعد رضی اللہ عنہ بن ابی وقاص  
جنت میں ہیں اور عبدالرحمن رضی اللہ عنہ بن عوف  
جنت میں ہیں۔ لوگوں نے حضرت سعید سے

پوچھا تو اس کوں تھا۔ انہوں نے کہا کہ میں۔  
حضرت ابو موسیٰ اشعری رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ  
میں نبی کریم ﷺ کے ساتھ مدینہ منورہ کے  
ایک باغ میں تھا۔ ایک شخص آیا اور اس نے  
دروازہ کھولنے کی استدعا کی۔ نبی کریم ﷺ  
نے فرمایا اس کے لیے دروازہ کھول دو اور اسے  
جنت کی بشارت دو۔ چنانچہ میں نے اس کے  
لیے دروازہ کھول دیا۔ یہ حضرت ابوبکر رضی اللہ  
تھے۔ رسول اللہ ﷺ کے فرمان کے مطابق  
میں نے ان کو خوشخبری دی۔ اس پر انہوں نے اللہ  
تعالیٰ کا شکر ادا کیا۔ پھر دوسرا شخص آیا اور دروازہ  
کھولنے کا مطالبہ کیا۔ نبی کریم ﷺ نے اس  
کے لیے بھی دروازہ کھولنے کی ہدایت کی اور فرمایا  
کہ اس کو بھی جنت کی خوشخبری دو۔ چنانچہ میں  
نے دروازہ کھول دیا اور یہ حضرت عمر رضی اللہ عنہ تھے  
میں نے انہیں نبی کریم ﷺ کے ارشاد سے  
مطلع کیا تو انہوں نے بھی اللہ تعالیٰ کی تعریف کی  
اور شکر ادا کیا۔ پھر ایک اور شخص نے دروازہ  
کھولنے کے لیے کہا۔ اس پر مجھے آپ ﷺ

نے دروازہ کھولنے کا حکم دیا اور فرمایا کہ اسے بھی جنت کی بشارت دو البتہ انہیں بہت بڑی آزمائش سے دو چار ہونا پڑے گا۔ دروازہ کھولنے پر حضرت عثمان رضی اللہ عنہ موجود تھے۔ میں نے نبی کریم ﷺ کے فرمان کے مطابق خوشخبری دی، تو انہوں نے اللہ تعالیٰ کی حمد ثنا اور شکرانے کے بعد فرمایا، اللہ ہی مدد کرنے والا ہے۔

فائدہ: ان احادیث میں جنت کی خوشخبری پانے والے دس صحابہ کرام رضی اللہ عنہم کا ذکر ہے۔

☆ حضرت ابو بکر صدیق رضی اللہ عنہ

پر جمال چہرہ، روشن اور کشادہ پیشانی، دراز قامت، دہلا جسم، مفکرانہ چال و حال، صداقت اور شرافت کا مجسمہ، فیاضی اور دریادلی کا پتلا، عزم و استقلال کے حامل، زندگی کی ابتدا، اور انتہا تک کبیرہ گناہوں سے بچنے والے۔ سب سے زیادہ آپ ﷺ کے فداکار اور جانثار حضرت صدیق اکبر رضی اللہ عنہ کا نام یقین اور کنیت ابو بکر قبل از اسلام اور اسلام لانے کے بعد صدیق لقب پایا۔ والد گرامی کا نام ابو قحافہ عثمان تھا۔

ان کا شرف عظیم یہ ہے کہ پورے کا پورا خاندان مشرف بہ اسلام ہوا۔ دو سال تین ماہ دس دن خلیفہ رسول ﷺ ہونے کا شرف پایا۔ ۱۳ ہجری ۲۱ جمادی الاول بمطابق ۲۲ اگست ۶۳۳ء ہجر کے دن مغرب کے قریب رسول اللہ ﷺ جتنی تریسٹھ (۶۳) سال عمر گزار کر آپ ﷺ کے پہلوئے قبر کی آغوش میں آسودہ حال ہوئے۔ اور انہوں نے خلافت کی بنیادیں اس قدر گہری اور مضبوط کیں کہ آگے چل کر حضرت عمر فاروق رضی اللہ عنہ اسلام کو دنیا میں چار سو پھیلانے میں کامیاب ہوئے۔

حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ نبی کریم ﷺ سے روایت کرتے ہیں۔ اگر میں کسی کو خلیل بناتا تو ابو بکر کو خلیل بناتا لیکن وہ میرے بھائی اور ساتھی ہیں۔ اللہ تعالیٰ نے تمہارے صاحب (یعنی رسول اللہ ﷺ) کو اپنا خلیل بنا لیا ہے۔ (مسلم)

☆ حضرت عمر بن خطاب رضی اللہ عنہ

سرو قامت، مجمع میں کھڑے ہوں تو ابھرتا ہوا سراپا، سرخ و سفید رنگت، چہرہ پر جلال اور جمال،

بھر پور خوشنما داڑھی، گفتگو میں دبدبہ، چال چلن میں اعتماد اور وقار، غیرت و خودداری کے پیکر، معاملہ فہمی میں کمال، مذہبی سیاسی اور فوجداری امور کے ماہر، بین الاقوامی سفارت کے حامل امیر المؤمنین حضرت عمر رضی اللہ عنہ بن خطاب خلیفہ دوم کی حیثیت سے تریسٹھ سال کی عمر میں ہجر کے دن فوت ہوئے اور رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے حجرہ مبارک میں آپ صلی اللہ علیہ وسلم کے پہلو میں آرام گاہ پائی۔ ان کے قبول اسلام کے لیے نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے دعائیں کی۔ جوں ہی حضرت عمر رضی اللہ عنہ ایمان لائے تو یکدم مسلمانوں میں اس قدر قوت پیدا ہوئی کہ مسلمان بیت اللہ میں سرعام نماز پڑھنے کے قابل ہو گئے۔ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے کم از کم دو مرتبہ اپنے خواب بیان کرتے ہوئے ان کی تعبیر کو حضرت عمر رضی اللہ عنہ کی ذات اور خدمات قرار دیا۔ خلیفہ بنتے ہی انہوں نے جس جاں سوزی اور جاں فشانی کے ساتھ اسلام اور مسلمانوں کی خدمت کی، تا قیامت کوئی حکمران ان کے ہم پلہ نہیں ہو سکتا۔ دنیا میں عدل قائم ہوا۔ اسلام کا پرچم بلند ہوا اور دنیا کو ایک ایسی فلاحی اور جمہوری مملکت کا عملی نمونہ پیش فرمایا جو پوری امت کے لیے قابل فخر نمونہ اور اغیار کے لیے قابل تقلید مانو ہے۔

☆ حضرت عثمان بن عفان رضی اللہ عنہ

درمیانی قامت، سرخ و سفید چہرہ، دلربا اور پرکشش ماتھا، نسبتاً گنجان اور پروقار داڑھی، چوڑا سینہ اور سڈول جسم، شرم و حیا کے مجسمے، فیاضی اور دریادلی کے سرخیل، حلم اور بردبادی کے سمندر، حوصلہ اور رواداری کے پہاڑ، مدبرانہ گفتگو کرنے والے قائد، مخالف کو قائل کر لینے کے ماہر، اللہ تعالیٰ کے حضور پیش ہونے کے تصور سے ترساں و لرزاں رہنے والے یہ ہیں حضرت عثمان بن عفان رضی اللہ عنہ۔ حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے اپنی شہادت سے پہلے خلافت کے لیے چھ آدمیوں کی کمیٹی بنائی اور اس کمیٹی میں صرف ان لوگوں کو شامل فرمایا جن کو نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے نام لے کر جنت کی بشارت دی تھی۔ جنہیں امت عشرہ مبشرہ علیہم السلام کے نام سے یاد کرتی ہے۔ ان میں سے حضرت ابو بکر رضی اللہ عنہ اور ابو عبیدہ بن الجراح رضی اللہ عنہ پہلے فوت ہو چکے تھے۔ ساتویں حضرت سعید بن زید رضی اللہ عنہ تھے جو حضرت عمر رضی اللہ عنہ کے ماموں زاد اور بہنوئی تھے قرابتداری کی وجہ سے آپ نے انہیں خلافت کمیٹی میں شامل نہیں فرمایا اور لوگوں کے اصرار کے باوجود اپنے بیٹے عبداللہ رضی اللہ عنہ کو بھی اس کمیٹی میں شامل نہیں کیا۔

خلیفہ دوم کی شہادت کے بعد ان چھ آدمیوں نے حضرت عبدالرحمان بن عوف رضی اللہ عنہ کو اختیار دیا کہ وہ حضرت عثمان رضی اللہ عنہ اور حضرت علی رضی اللہ عنہ میں سے کسی کو خلیفہ نامزد کر سکتے ہیں۔ حضرت

عبدالرحمن بن عوف نے مدینہ کے تمام طبقات بشمول امہات المؤمنین سے رائے لینے کے بعد، حضرت عثمان رضی اللہ عنہ کی خلافت کا اعلان فرمایا۔ جن کی حضرت علی المرتضیٰ رضی اللہ عنہ نے حضرت عبدالرحمن بن عوف رضی اللہ عنہ کے بعد سب سے پہلے بیعت کی۔

حضرت عثمان رضی اللہ عنہ نے بارہ سال خلافت کی۔ ان کے دور خلافت کے آخر میں ان کی نری اور بردباری سے غلط فائدہ اٹھاتے ہوئے معصراور کوفہ کے چند لوگوں نے خفیہ سازشوں کے ذریعے اپنا تانا بانا تیار کیا جس کی وجہ سے حضرت عثمان رضی اللہ عنہ کی شہادت واقع ہوئی۔ حضرت عثمان رضی اللہ عنہ نے اپنی ذات کی خاطر کشت و خون بہانا پسند نہیں کیا۔

حضرت عثمان رضی اللہ عنہ حیاداری اور فیاضی کے اعتبار سے اس قدر آگے تھے کہ غزوہ احزاب کے موقعہ پر رسول کریم ﷺ نے فرمایا تھا کہ عثمان آج کے بعد کوئی بھی (نقلی) عمل نہ کرے تو اس کے لیے جنت واجب ہو چکی۔ حضرت عثمان رضی اللہ عنہ کو دوشرف ایسے حاصل ہیں، جو صحابہ رضی اللہ عنہم میں سے کسی کے کردار کے دامن میں نہیں پائے جاتے۔ ایک صلح حدیبیہ کے موقعہ پر رسول اللہ ﷺ نے اپنے دست مبارک کو حضرت عثمان رضی اللہ عنہ کا ہاتھ قرار دیا۔ دوسرا شرف یہ کہ یکے بعد دیگرے رسول اللہ ﷺ نے دو بیٹیوں کا عقد ان کے ساتھ فرمایا، جس کی وجہ سے انہیں ذوالنورین کے محترم لقب سے یاد کیا جاتا ہے۔

☆ حضرت علی بن ابی طالب رضی اللہ عنہ

خوشنما اور رعب دار چہرہ، کھلا سینہ، گھنی داڑھی، فکر و تدبیر کے بادشاہ، میدان کارزار کے سربراہ، دشمن پر بہت خوف طاری کر دینے والے جرنیل، عام لوگوں کی نسبت کوتاہ قامت مرد میدان، ہر بیچ اور اچھے ہوئے مسائل کی گتھیاں سلجھانے والے قانون دان، شریعت کے رموز و اسرار جاننے والے دانشور۔

رسول اللہ ﷺ کی بیان کردہ درجہ بندی کے مطابق حضرت علی رضی اللہ عنہ کا امت میں چوتھا درجہ ہے۔ یاد رہے کہ یہ درجہ کس قرابتداری کی وجہ سے نہیں۔ اسی طرح غزوہ تبوک کے موقعہ پر انہیں مدینے میں چھوڑتے ہوئے، حضرت ہارون علیہ السلام کا ہم مرتبہ قرار دیتے ہوئے فرمایا کہ میں آخری نبی ہوں میرے بعد نبوت کا سلسلہ منقطع ہو چکا ہے۔

حضرت علی المرتضیٰ رضی اللہ عنہ بہادری اور دانشمندی کے حوالے سے صحابہ رضی اللہ عنہم میں جلیل الشان حیثیت کے حامل تھے۔ امت کا اس بات پر اتفاق ہے کہ حضرت عثمان رضی اللہ عنہ کی شہادت کے بعد

وہ سب سے زیادہ خلافت کے حقدار تھے۔

آپ کو رسول اللہ ﷺ کے چچا زاد بھائی ہونے کے ساتھ داماد ہونے کی عظیم نسبت بھی حاصل تھی۔ آپ ﷺ نے انتہائی محبت اور پیار سے ایک مرتبہ انہیں ابو تراب کے لقب سے ملقب فرمایا۔ اور غزوہ خیبر کے موقع پر ان کی جرأت و شجاعت پر خراج تحسین عطا کرتے ہوئے اپنا اور اللہ تعالیٰ کا محبوب قرار دیا تھا۔

حضرت علی رضی اللہ عنہ، بن ابی طالب، رسول اللہ ﷺ کے محسن چچا کے صاحبزادے، حیدر کرار کا لقب پانے والے ایک سازشی (عبدالرحمن بن ملجم نامی خارجی) کے ہاتھوں صبح کی نماز کے وقت ۲۰ رمضان المبارک ۴۰ ہجری کو فدہ کی جامع مسجد میں داخل ہونے سے، پہلے شہادت کا لباس پہن کر جنت الفردوس کے راہی بنے۔

حضرت سعد بن ابی وقاص رضی اللہ عنہ، کا بیان ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے حضرت علی رضی اللہ عنہ کو فرمایا، میرے نزدیک تیرا مقام وہی ہے، جو ہارون کا موسیٰ علیہ السلام کے ساتھ تھا لیکن میرے بعد کوئی نبی نہیں۔ (بخاری و مسلم)

☆ حضرت طلحہ بن عبید اللہ رضی اللہ عنہ

ابو محمد کنیت، والد کا نام عبید اللہ۔ اور والدہ کا اسم گرامی صبعہ تھا۔ قامت پستی مائل، سیدہ کشادہ، جسم نہایت، مضبوط، گتھا ہوا، سرخ و سفید چہرہ اٹھارہ سال کی عمر میں حلقہ اسلام میں داخل ہوئے۔ غزوہ احد سے لے کر تمام غزوات میں بھرپور شرکت فرمائی۔ احد میں اس قدر جانشاری کا مظاہرہ کیا کہ سرور کائنات ﷺ کی حفاظت کرتے ہوئے ہمیشہ کے لیے ان کا ہاتھ شل ہو گیا اور جسم مبارک پر ستر سے زیادہ زخم آئے۔ حضرت طلحہ بن عبید اللہ رضی اللہ عنہ بہت بڑے غنی تھے۔ نبی کریم ﷺ نے انہیں جنت کی بشارت دیتے ہوئے طلحہ الخیر اور طلحہ الجود کے لقب سے یاد کیا۔ اللہ تعالیٰ نے ان کو دنیا جہاں کی دولت سے سرفراز فرمایا۔ چونسٹھ سال کی عمر میں شہادت کے مرتبے پر فائز ہوئے۔

☆ حضرت زبیر بن عوام رضی اللہ عنہ

ابو عبد اللہ کنیت، پھر تیلہا، جسم، لمبا قد اور رنگ گندم گوں تھا۔ حواری رسول ﷺ کا لقب پایا۔ والد کا نام عوام۔ ان کی والدہ حضرت منیہ رضی اللہ عنہا نبی کریم ﷺ کی چھوٹی بھی تھیں۔ حضرت زبیر رضی اللہ عنہ ام المومنین حضرت خدیجہ رضی اللہ عنہا کے حقیقی بیٹے تھے۔ سولہ سال کی عمر میں نور ایمان سے آراستہ ہوئے۔ غزوہ بدر سے لے کر تمام غزوات میں بے مثال جرأت اور بہادری کے جوہر دکھائے۔

نبی کریم ﷺ نے حضرت زبیر بن عوام رضی اللہ عنہ کو اپنا حواری قرار دیا اور جنت کی بشارت دیتے ہوئے فرمایا کہ وہ جنت میں میرا پڑوسی ہوگا۔ حضرت زبیر بن عوام رضی اللہ عنہ کی شادی حضرت ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ کی بیٹی حضرت اسماء رضی اللہ عنہا سے ہوئی۔ چونسٹھ برس کی عمر پائی اور ۳۶ ہجری میں شہید ہوئے۔ آپ کو وادی سباع میں سپرد خاک کیا گیا۔ جرأت و بہادری اور سخاوت میں بڑے نمایاں تھے۔

☆ حضرت عبدالرحمان بن عوف رضی اللہ عنہ

ابو محمد کنیت، والد کا نام عوف اور والدہ کا نام شفاء تھا۔ نبی کریم ﷺ نے آپ رضی اللہ عنہ کا نام عبدالرحمن رضی اللہ عنہ رکھا۔ تیس سال کی عمر میں اسلام قبول کیا۔ بدر سے لے کر ہر غزوہ میں شمولیت فرمائی۔ اللہ تعالیٰ نے ایمان کی دولت کے ساتھ دنیا کی کشادگی اور سخاوت کا بے پناہ حوصلہ عنایت فرمایا تھا۔ ایک ہی نشست میں لاکھوں روپے جہاد فی سبیل اللہ اور مساکین پر خرچ کرتے۔ دنیا سے رخصت ہوئے تو کئی مکانات، زمینیں اور لاکھوں روپیہ ترکہ میں چھوڑے۔ حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے اپنی شہادت کے وقت جو خلافت کمیٹی بنائی تھی اس سے از خود اپنا نام واپس لیا۔ کمیٹی نے اخلاص اور سیاسی بصیرت کے پیش نظر ان کو حضرت عثمان رضی اللہ عنہ اور حضرت علی رضی اللہ عنہ کے درمیان خلافت کا فیصلہ کرنے کے لیے اختیار دیا۔ حضرت عبدالرحمن بن عوف رضی اللہ عنہ نے شب و روز کی محنت کے بعد کثرت رائے کا خیال رکھتے ہوئے حضرت عثمان رضی اللہ عنہ کو خلیفہ مقرر فرمایا۔ جس پر تمام صحابہ کرام رضی اللہ عنہم اور ازواج مطہرات اور اہل بیت نے اتفاق فرمایا۔ تقریباً تہتر سال کی عمر میں فوت ہوئے اور جنت البقیع میں اپنے رفقاء گرامی کے ساتھ آرام فرما رہے ہیں۔

☆ حضرت سعد بن ابی وقاص رضی اللہ عنہ

کنیت ابواسحاق۔ نام سعد۔ والد کی کنیت ابوقاص۔ نام مالک بن ایب۔ رسول اللہ ﷺ کے نہالی خاندان بنو زہرہ سے تھے اسی لیے آپ انہیں اپنا ماموں کہا کرتے تھے۔ آپ کی والدہ کا نام حنہ بنت سفیان۔ گویا بنو امیہ آپ کے نہال تھے۔

تیر اندازی و نیزہ بازی کے ماہر خوبصورت اور سرخ و سپیدیہ سترہ سالہ نوجوان اپنی ماں کی فرمانبرداری و احترام کے لحاظ سے مکہ میں ضرب الثل بن چکے تھے۔ طلوع آفتاب نبوت کے ساتھ ہی آپ نور ایمان سے منور ہو گئے تو دوسری طرف والدہ کی طرف سے سخت مخالفت ان کے لیے بڑی آزمائش بن گئی جس میں اللہ تعالیٰ کے فضل سے ثابت قدم رہے اور سورۃ لقمان کی آیت

نمبر ۱۵ کا سبب نزول بن گئے۔

کفر و اسلام کے مابین ہونے والے تمام معرکوں میں شامل رہے۔ اور خصوصاً جنگ احد کے بحران میں رسول اللہ ﷺ کے گرد دس صحابہ کے گروہ میں آپ بھی شامل تھے۔ اور رسول اللہ ﷺ کی طرف برے ارادے سے بڑھنے والے سواروں کو تاک تاک کر تیروں کا نشانہ بنا رہے تھے۔ اسی موقع پر آپ ﷺ نے والہانہ فرمایا تھا۔ سعد! تیر چلاتے رہو۔ تم پر میرے ماں باپ قربان جائیں!

پھر جنگ قادسیہ میں رستم کی قیادت میں مجوسیوں کے بے پناہ مغرور سپاہ کو فیصلہ کن شکست سے دو چار کرنے والے عساکر اسلامی کی آپ ہی قیادت فرما رہے تھے۔ پھر ایرانیوں کا دار الحکومت مدائن فتح کر کے قہر ابیض میں نماز پڑھائی اور مغرور کسریٰ کے خزانے اکٹھے کر کے نہایت دیانتداری سے مدینہ روانہ فرمائے۔ بعد ازیں کوفہ و عراق کے گورنر رہے لیکن میدان جنگ کا یہ شیر دل جرنیل کوفہ کی شریر سیاست کا مقابلہ نہ کر سکا اور تین بدعائیں دیتے ہوئے واپس مدینہ چلے آئے اور ان کی جگہ پر حضرت ابو موسیٰ اشعری رضی اللہ عنہ کو گورنر کوفہ مقرر کیا گیا۔ حضرت عمر رضی اللہ عنہ کی قائم کردہ چھ رکنی خلافت کمیٹی میں آپ کا نام بھی شامل تھا لیکن آپ حضرت عبدالرحمن بن عوف رضی اللہ عنہ کے حق میں دستبردار ہو گئے تھے (بخاری)

حضرت علی رضی اللہ عنہ کے دور میں مسلمانوں میں خانہ جنگی میں بالکل خاموشی اور گوشہ نشینی اختیار فرمائی ۵۸ھ کو چوراسی سال کی عمر میں وفات پائی۔ آپ عشرہ مبشرہ میں سب سے آخر میں فوت ہوئے اور سب سے لمبی عمر پائی۔

وفات کے وقت اپنے گھر سے ایک پرانا، بوسیدہ جبہ منگوا یا اور فرمایا مجھے اس میں کفن دینا۔ میں نے بدر کی جنگ اسے پہنے ہوئے لڑی تھی۔ اور میں نے اسے آج کے دن کے لیے سنبھال سنبھال کر رکھا ہوا تھا۔

☆ حضرت سعید بن زید رضی اللہ عنہ

کنیت ابوالاعور۔ نام سعید۔ والد زید بن عمرو بن نفیل۔ آپ کے دادا عمرو اور حضرت عمر رضی اللہ عنہ کے والد خطاب سگے بھائی تھے۔ والدہ کا نام فاطمہ ہے۔ آپ کی بیوی کا نام بھی فاطمہ جو حضرت عمر رضی اللہ عنہ کی سگی بہن تھیں۔ آپ کے والد زید ظہور اسلام سے پہلے ہی مشرک سے بیزار ہو کر متلاشی حق تھے۔ وہ غیر اللہ کے نام کا ذبیحہ نہیں کھاتے تھے۔ قریش سے قسم کھا کر کہا کرتے کہ میرے سوا تم میں



دین ابراہیم پر کوئی نہیں کبھی آسمان کی طرف التجا بھری نگاہ سے دیکھتے ہوئے کہتے: یا اللہ! اگر مجھے علم ہو کہ تجھے کس طرح سے عبادت پسند ہے تو میں تیری اس طرح عبادت کرنے کو تیار ہوں۔ آپ ﷺ نے فرمایا:

نَعَمْ! إِنَّهُ يَنْعَثُ أُمَّةً وَاحِدَةً

ہاں! وہ اکیلا ایک امت کی حیثیت سے اٹھایا جائے گا۔

بدر کے موقع پر رسول اللہ ﷺ کے حکم سے شام گئے ہوئے تھے اس لیے آپ نے غنیمت سے حصہ بھی دیا اور اجر کی نوید بھی۔ شام میں یرموک کے مقام پر عیسائیوں کے خلاف فیصلہ کن معرکہ میں آپ نے ناقابل فراموش جرات و بہادری کا مظاہرہ کیا۔ فتح دمشق کے بعد، دمشق کے گورنر مقرر ہوئے۔

آپ نے ستر سال سے زائد عمر پائی اور ۵۰ھ میں حضرت معاویہ رضی اللہ عنہ کے دور خلافت میں عقیق میں اپنی زمین میں فوت ہوئے اور مدینہ میں مدفون ہوئے۔

☆ حضرت ابو عبیدہ بن جراح رضی اللہ عنہ

کنیت ابو عبیدہ، لقب امین الامۃ، نام عامر، والد کا نام عبداللہ بن الجراح۔ خوب صورت دراز قامت، انتہائی حیا دار تھے۔ حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما فرماتے ہیں کہ تین اشخاص حضرت ابو بکر، حضرت عثمان اور حضرت ابو عبیدہ رضی اللہ عنہم قریش میں حسن و جمال، حیا داری اور حسن خلق میں ممتاز تھے۔

اسلام قبول کیا ہجرت حبشہ و ہجرت مدینہ کی دو ہری سعادت کے ساتھ ساتھ کفر و اسلام کے مابین پناہ ہونے والے تمام معرکوں میں شرکت فرمائی۔ اور ہر مشکل مرحلے پر ثابت قدمی کا مظاہرہ کیا جنگ بدر میں اپنے مشرک باپ کو جہنم واصل کیا۔ جنگ احد کے بحران کے دوران نبوت کے چاند کے گرد ہالہ بنے ہوئے دس جانثاروں میں آپ بھی شامل تھے اور رسول اللہ ﷺ کے سر مبارک میں دھنسی ہوئی خود کی کڑیاں آپ ہی نے نکالیں جس سے ان کے سامنے کے دو دانت ٹوٹ گئے۔ جس سے قدرتی طور پر حسن میں مزید اضافہ ہوا۔

طاعون عمار میں ۱۸ھ کو اردن شام میں ۵۸ سال کی عمر میں وفات پائی۔ اور آپ کے نائب حضرت معاذ بن جبل رضی اللہ عنہ نے آپ کی نماز جنازہ پڑھائی۔

## ۲۔ نبی کریم ﷺ کی دس باتوں کی وصیت

حضرت معاذ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے۔ انہوں نے کہا کہ رسول اللہ ﷺ نے مجھے دس باتوں کے ساتھ وصیت کی۔ کسی کو اللہ کے ساتھ شریک نہ ٹھہرا اگرچہ تو قتل کیا جائے اور جلا دیا جائے۔ اور اپنے ماں باپ کی نافرمانی نہ کر اگرچہ تجھے حکم کریں کہ تو اپنے اہل اور مال سے الگ ہو جائے۔ جان بوجھ کر فرض نماز نہ چھوڑ۔ جس نے فرض نماز جان بوجھ کر چھوڑ دی اللہ کا دمہ اُس سے بری ہو گیا۔ شراب نہ پی یہ تمام برائیوں کا سراپہ۔ اور تو گناہ سے بچ کیونکہ گناہ سے اللہ کا غضب اُترتا ہے۔ اور تو لڑائی میں بھاگنے سے بچ اگرچہ لوگ مرتے ہوں۔ اور جب لوگوں کو موت پہنچے اور تو ان میں ہے تو ٹھہرا ہ ان میں۔ اپنی طاقت کے مطابق اپنی اولاد پر خرچ کر۔ ان سے ادب کی لائحہ نہ اٹھا۔ اور ان کو اللہ کے بارے میں ڈراتے رہو۔

عَنْ مُعَاذٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ قَالَ أَوْصَانِي رَسُولُ اللَّهِ ﷺ بِعَشْرِ كَلِمَاتٍ قَالَ لَا تُشْرِكْ بِاللَّهِ شَيْئًا وَإِنْ قُتِلْتَ وَخُرِفَتْ وَلَا تُعَفَّنْ وَاللَّيْكَ وَإِنْ أَمَرَكَ أَنْ تَخْرُجَ مِنْ أَهْلِكَ وَمَالِكَ وَلَا تَتْرُكَنَّ صَلَاةَ مَكْتُوبَةٍ مُتَعَمِّدًا فَإِنْ مَنْ تَرَكَ صَلَاةَ مَكْتُوبَةٍ مُتَعَمِّدًا فَقَدْ بَرَأَتْ مِنْهُ ذِمَّةُ اللَّهِ وَلَا تُشْرِبَنَّ خَمْرًا فَإِنَّهُ رَأْسُ كُلِّ فَاحِشَةٍ وَإِيَّاكَ وَالْمَعْصِيَةَ فَإِنَّ بِالْمَعْصِيَةِ حُلٌّ سَخَطُ اللَّهِ وَإِيَّاكَ وَالْفِرَارَ مِنَ الزُّخْفِ وَإِنْ هَلَكَ النَّاسُ وَإِذَا أَصَابَ النَّاسَ مَوْتُ وَأَنْتَ فِيهِمْ فَابْتُئْ وَأَنْفِقْ عَلَى عِيَالِكَ مِنْ طَوْلِكَ وَلَا تَرْفَعْ عَنْهُمْ عَصَاكَ أَذْبًا وَخَفْهُمْ لِي اللَّهِ.

(احمد، مشکوٰۃ)

فائدہ: اس حدیث میں نبی کریم ﷺ کی دس باتوں کی وصیت کا ذکر ہے۔

- ☆ اللہ تعالیٰ کے ساتھ کسی کو شریک نہ ٹھہرانا اگرچہ تم قتل کیے جاؤ اور جلا دیئے جاؤ۔
- ☆ اپنے ماں باپ کی نافرمانی نہ کرنا۔
- ☆ جان بوجھ کر فرض نماز نہ چھوڑنا۔
- ☆ شراب نہ پینا۔ یہ تمام برائیوں کا سراپہ۔
- ☆ گناہ سے بچنا کیونکہ گناہ سے اللہ تعالیٰ کا غضب اُترتا ہے۔
- ☆ لڑائی میں بھاگنے سے بچنا اگرچہ لوگ مرتے ہوں۔

- ☆ جب لوگوں کو موت پہنچے اور تم اُن میں ہو تو وہاں ٹھہرے رہنا۔
- ☆ اپنی طاقت کے مطابق اپنی اولاد پر خرچ کرنا۔
- ☆ اپنی اولاد سے ادب کی لاشی نہ اٹھانا۔
- ☆ اللہ تعالیٰ کے بارے میں اپنی اولاد کو ڈراتے رہنا۔

### ۳۔ نبی کریم ﷺ کے دس ارشادات

عن عَبْدِ اللَّهِ بْنِ مَسْعُودٍ ، أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ قَالَ ، إِنَّمَا هُمَا التَّانِ الْكَلَامُ وَالْهَدْيُ فَأَحْسَنُ الْكَلَامِ كَلَامُ اللَّهِ وَأَحْسَنُ الْهَدْيِ هَدْيُ مُحَمَّدٍ ﷺ وَلَا وَابَاكُمْ وَمُحَدَّثَاتِ الْأُمُورِ فَإِنَّ هَرَّ الْأُمُورِ مُحَدَّثَاتُهَا وَكُلُّ مُحَدَّثَةٍ بِذَعَةٍ وَكُلُّ بِذَعَةٍ ضَلَالَةٌ أَلَا لَا يَطُورُ لَنْ عَلَيْكُمْ الْأَمَدُ فَتَقْسُو قُلُوبُكُمْ أَلَا إِنْ مَا هُوَ آتٍ قَرِيبٌ وَإِنَّمَا الْبَعِيدُ مَا لَيْسَ بِآتٍ أَلَا إِنَّمَا الشَّقِيُّ مَنْ شَقِيَ فِي بَطْنِ أَيْمِهِ وَالسَّعِيدُ مَنْ وَعِظَ بغيرِهِ أَلَا إِنْ قُتِلَ الْمُؤْمِنُ كُفَّرَ وَسِبَابُهُ فُسُوقٌ وَلَا يَجِلُّ لِمُسْلِمٍ أَنْ يَهْجُرَ أَخَاهُ فَوْقَ ثَلَاثٍ أَلَا وَابَاكُمْ وَالْكَذِبُ فَإِنَّ الْكَذِبَ لَا يَصْلُحُ بِالْجِدِّ وَلَا بِالْهَزْلِ وَلَا يَبْعِدُ الرَّجُلَ صَبِيَّةً ثُمَّ لَا يَفِي لَهُ فَإِنَّ الْكَذِبَ يَهْدِي إِلَى الْفُجُورِ وَإِنَّ الْفُجُورَ يَهْدِي إِلَى النَّارِ وَإِنَّ الصِّدْقَ يَهْدِي إِلَى الْبِرِّ وَإِنَّ الْبِرَّ يَهْدِي إِلَى الْجَنَّةِ وَأَنَّهُ يُقَالُ لِلصَّادِقِ صَدَقَ

حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا کہ اسلام کے لیے دو چیزیں ضروری ہیں ایک کلام دوسری خصلت۔ سو بہترین کلام اللہ کا کلام ہے اور بہترین خصلت حضرت محمد ﷺ کی خصلت ہے۔ آگاہ رہو اور بچو تم نئے کاموں سے اس لیے کہ نئے کام سب سے بدتر ہیں اور ہر نیا کام بدعت ہے اور ہر بدعت گمراہی ہے۔ آگاہ رہو اور نہ دراز ہو تم کو امید زندگی کی کہ سخت ہو جائیں تمہارے دل۔ آگاہ رہو کہ جو آنے والی چیز ہے وہ نہایت قریب ہے اور دور وہی چیز ہے جو آنے والی نہیں۔ آگاہ رہو کہ شقی وہ ہے جو ماں کے پیٹ میں شقی لکھا گیا ہے اور سعید وہ ہے جو دوسروں کو دیکھ کر فصیحت پکڑے۔ آگاہ رہو کہ مار ڈالنا مؤمن کا کفر ہے اور برا کہنا اس کا فسق ہے۔ اور حلال نہیں کسی مسلمان کو کہ اپنے بھائی سے ترک ملاقات/ کلام کرے تین دن سے زیادہ۔ آگاہ رہو کہ ضرور ہے تم کو بچو تم جھوٹ سے کہ بے شک

وَبَرُّوْا یَقَالُ لِلْكَاذِبِ كَذْبٌ وَفَجْرًا لَا وَ  
إِنَّ الْعَبْدَ یَكْذِبُ حَتَّى یُكْتَبَ عِنْدَ اللَّهِ  
كَذَابًا۔

(ابن ماجہ)  
جھوٹ حلال نہیں نہ معمولی باتوں میں نہ دل لگی  
میں۔ اور نہ وعدہ کرے آدمی اپنے لڑکے سے  
کہ پھر وفانہ کرے اس کو اس لیے کہ جھوٹ  
راہ بتاتا ہے گناہ کی اور گناہ لے جاتا ہے دوزخ  
کو اور صدق راہ بتاتا ہے نیکی کی اور نیکی لے  
جاتی ہے جنت کو۔ اور کہا جاتا ہے سچے سے سچ  
کہا تو نے اور نیک ہو گیا اور کہا جاتا ہے جھوٹے  
کو جھوٹ کہا اور بد ہو گیا۔ آگاہ رہو کہ بندہ  
جھوٹ باندھتا ہے یہاں تک کہ لکھا جاتا ہے  
اللہ کے پاس جھوٹا۔

فائدہ: اس حدیث میں نبی کریم ﷺ کے دس ارشادات کا ذکر ہے۔

☆ اسلام کے لیے دو چیزیں ضروری ہیں۔ ایک کلام دوسری خصلت سو بہتر کلام اللہ تعالیٰ کا کلام ہے  
اور بہتر خصلت حضرت محمد ﷺ کی خصلت ہے۔

☆ نئے کاموں سے بچو کیونکہ نئے کام سب سے بدتر ہیں۔ ہر نیا کام بدعت ہے اور ہر بدعت گمراہی ہے۔

☆ آگاہ رہو اور زندگی کے لیے تمہاری امید دراز نہ ہو کہ تمہارے دل سخت ہو جائیں گے۔

☆ آگاہ رہو کہ شقی وہ ہے جو ماں کے پیٹ میں شقی لکھا گیا اور سعید وہ ہے جو دوسروں کو دیکھ کر نصیحت  
پکڑے۔

☆ آگاہ رہو کہ مومن کو مار ڈالنا کفر ہے اور اُس کو بُرا کہنا فسق ہے۔

☆ کسی مسلمان کے لیے حلال نہیں کہ اپنے بھائی سے تین دن سے زیادہ ملاقات ترک کرے۔

☆ آگاہ رہو اور تم جھوٹ سے ضرور بچو۔ بے شک جھوٹ حلال نہیں نہ معمولی باتوں میں اور نہ دل لگی میں۔

☆ کوئی آدمی اپنے لڑکے سے وعدہ نہ کرے کہ پھر وفانہ کرے۔ اس لیے کہ جھوٹ راہ بتاتا ہے گناہ کی  
اور گناہ دوزخ کو لے جاتا ہے۔ اور صدق راہ بتاتا ہے نیکی کی اور نیکی جنت کو لے جاتی ہے۔

☆ اور سچے سے کہا جاتا ہے کہ سچ کہا اور نیک ہو گیا اور جھوٹے سے کہا جاتا ہے کہ جھوٹ کہا اور بد  
ہو گیا۔

☆ آگاہ رہو کہ بندہ جھوٹ باندھتا ہے یہاں تک کہ وہ اللہ تعالیٰ کے ہاں جھوٹا لکھا جاتا ہے۔

## ۴۔ دس چیزیں فطری ہیں

عَنْ عَائِشَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهَا قَالَتْ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ عَشْرٌ مِنَ الْفِطْرَةِ: قَصُّ الشَّارِبِ، وَاعْتِقَاءُ الْحَبِيَّةِ، وَالسَّوَاكِ، وَاسْتِشْقَاءُ الْمَاءِ، وَقَصُّ الْأَظْفَارِ، وَغَسْلُ الْبَرَاكِيمِ، وَتَنْفُؤُ الْإِبْطِ، وَحَلْقُ الْعَانَةِ، وَانْتِقَاصُ الْمَاءِ يَعْنِي الْإِسْتِجْمَاءَ. قَالَ الرَّوَاؤِيُّ وَنَسِيتُ الْعَاشِرَةَ إِلَّا أَنْ تَكُونَ الْمَضْمَضَةُ.

(مسلم، ابوداؤد، مہکلوۃ)

حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا بیان کرتی ہیں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم فرمایا کرتے تھے کہ دس کام فطرت کا تقاضا ہیں۔ (۱) مونچھوں کو تراشنا (۲) داڑھی بڑھانا (۳) مسواک کرنا (۴) ناک کو پانی کے ساتھ صاف کرنا (۵) ناخن تراشنا (۶) جسم کو میل پکیل سے پاک کرنا (۷) بغلوں کے بال اکھیڑنا (۸) زیر ناف بالوں کو مونڈنا (۹) استنجا کرنا۔ حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا سے روایت کرنے والے راوی کہتے ہیں کہ میں بھول رہا ہوں کہ شاید دسواں کام کلی کرنا ہے۔

فائدہ: اس حدیث میں ذکر ہے کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ دس چیزیں فطری ہیں۔ نسائی میں حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ کی روایت میں ختنہ کروانا بھی ایک فطری کام ہے۔

☆ مونچھیں تراشنا۔

☆ داڑھی بڑھانا۔

☆ مسواک کرنا۔

☆ ناک کو پانی کے ساتھ صاف کرنا۔

☆ ناخن تراشنا۔

☆ جسم کو صاف رکھنا۔

☆ بغلوں کے بال اکھیڑنا۔

☆ زیر ناف بالوں کو مونڈنا۔

☆ استنجا کرنا۔

☆ ختنہ کروانا۔

## ۵۔ دس باتوں کی ممانعت

عَنْ أَبِي الْحُصَيْنِ الْهَيْثَمِ بْنِ شُفَيْيٍّ وَقَالَ  
أَبُو الْأَسْوَدِ شُفَيْيٌّ إِنَّهُ سَمِعَهُ يَقُولُ خَرَجْتُ  
أَنَا وَصَاحِبٌ لِي يُسَمَّى أَبَا عَامِرٍ رَجُلٌ مِنَ  
الْمُعَافِرِ لِنُصَلَّى بِإِيلَاءٍ وَكَانَ قَاصُهُمْ  
رَجُلًا مِنَ الْأَزْدِ يُقَالُ لَهُ أَبُو رَيْحَانَةَ مِنَ  
الصُّحَابَةِ قَالَ أَبُو الْحُصَيْنِ فَسَبَقَنِي  
صَاحِبِي إِلَى الْمَسْجِدِ ثُمَّ أَدْرَكْتُهُ  
فَجَلَسْتُ إِلَى جَنْبِهِ فَقَالَ هَلْ أَدْرَكْتُ  
قِصَصَ أَبِي رَيْحَانَةَ فَقُلْتُ لَا فَقَالَ  
سَمِعْتُهُ يَقُولُ نَهَى رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ  
عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَنْ عَشْرِ عَنِ الْوَشْرِ وَالْوَشْمِ  
وَالْتَفِيفِ وَعَنْ مُكَامَلَةِ الرَّجُلِ الرَّجُلَ  
بِغَيْرِ شِعَارٍ وَعَنْ مُكَامَلَةِ الْمَرْأَةِ الْمَرْأَةَ  
بِغَيْرِ شِعَارٍ وَأَنْ يَجْعَلَ الرَّجُلُ أَسْفَلَ  
ثِيَابِهِ حَرِيرًا مِثْلَ الْأَعَاجِمِ أَوْ يَجْعَلَ عَلَى  
مَنْكَبَيْهِ حَرِيرًا مِثْلَ الْأَعَاجِمِ وَعَنْ  
النُّهْبِيِّ وَعَنْ زُكُوبِ النُّمُودِ وَلُبُوسِ  
الْحَوَاتِمِ إِلَّا لِذِي سُلْطَانٍ.

(نسائی)

فائدہ: اس حدیث میں نبی کریم ﷺ نے دس باتوں سے منع فرمایا ہے۔

☆ دانتوں کا برابر کرنا۔

☆ گودنا۔

حضرت ابو الحسین ہشتم بن شفی سے روایت ہے  
کہ میں اور میرا ایک ساتھی جس کا نام ابو عامر تھا  
قبیلہ معافر سے بیت المقدس میں نماز پڑھنے  
کے لیے نکلے اور ہمارے داعظ ایک شخص تھے  
ازد کے (ازد ایک قبیلہ ہے) جن کا نام  
ابو ریحانہ تھا اور وہ صحابی تھے۔ تو مجھ سے پہلے  
میرا ساتھی مسجد میں گیا پھر میں پہنچا اور اس کے  
پاس بیٹھا۔ وہ بولا تم نے ابو ریحانہ کا وعظ نہیں  
سنا۔ میں نے کہا نہیں۔ وہ بولا میں نے سنا۔ وہ  
کہتے تھے کہ منع کیا رسول اللہ ﷺ نے دس  
باتوں سے۔ ایک دانتوں کا برابر کرنا۔ دوسری  
گودنا۔ تیسری بال اکھیرنا (یعنی سفید بال)۔  
چوتھی ایک مرد کا دوسرے مرد کے ساتھ سونا شنگے  
ہو کر (یا ایک کپڑے میں)۔ پانچویں عورت کا  
عورت کے ساتھ اسی طرح سونا۔ چھٹی کپڑے  
کے نیچے کی طرف ریشم لگانا عجیبوں کی طرح۔  
ساتویں مونڈھوں پر ریشم لگانا عجیبوں کی طرح۔  
آٹھویں لوٹنا۔ نویں چیتوں کی کھال پر سواری  
کرنا (یعنی اس کا زین بنا کر)۔ دسویں اٹونٹھی  
پہننا مگر جو حکومت رکھتا ہو۔

☆ بال اکھیرنا (سفید بال)۔

☆ ایک مرد کا دوسرے مرد کے ساتھ ایک کپڑے میں یا ننگے ہو کر سونا۔

☆ ایک عورت کا دوسری عورت کے ساتھ اسی طرح سونا۔

☆ کپڑے کے نیچے کی طرف ریشم لگانا۔

☆ مونڈھوں پر ریشم لگانا۔

☆ لوٹنا۔

☆ چیتوں کی کھال پر سواری کرنا (زین بٹا کر)۔

☆ انگوٹھی پہننا مگر حاکم کے لیے۔

## ۶۔ بارش کے پانی سے کاشت پر زمین کی پیداوار کے دس حصوں میں ایک حصہ زکوٰۃ

حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ جو غلہ بارش اور نہر اور چشموں کے پانی سے پیدا ہو یا زمین کی تری سے پیداوار ہو اس میں دسواں حصہ لیا جائے گا اور جو اونٹوں سے سینچا جائے یا ڈولوں سے اس میں بیسواں حصہ لیا جائے گا۔

عَنْ ابْنِ عَمْرٍو رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمَا أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ قَالَ فِيمَا سَقَتِ السَّمَاءُ وَالْأَنْهَارُ وَالْعُيُونُ أَوْ كَانَ بَغْلًا الْعُشْرُ وَمَا سَقَى بِالسَّوَانِي وَالنَّضِجِ نِصْفُ الْعُشْرِ.

(نسائی)

حضرت جابر بن عبداللہ رضی اللہ عنہما سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ جو پیداوار آسمان یا نہر یا چشموں کے پانی سے ہو اس میں سے دسواں حصہ لیا جائے اور جو پیداوار جانوروں پر پانی لانے سے ہو اس میں بیسواں حصہ ہے۔

عَنْ جَابِرِ بْنِ عَبْدِ اللَّهِ يَقُولُ إِنَّ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ قَالَ فِيمَا سَقَتِ السَّمَاءُ وَالْأَنْهَارُ وَالْعُيُونُ الْعُشْرُ وَفِيمَا سَقَى بِالسَّانِيَةِ نِصْفُ الْعُشْرِ.

(نسائی)

فائدہ: ان احادیث میں ذکر ہے کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ بارش یا نہر یا چشموں کے پانی سے کاشت سے زمین کی پیداوار کا دسواں حصہ زکوٰۃ کے لیے ہے۔

## ۷۔ دس وسق کھجور کی پیداوار سے ایک خوشہ مساکین کے لیے

عَنْ جَابِرِ بْنِ عَبْدِ اللَّهِ أَنَّ النَّبِيَّ ﷺ أَمَرَ مِنْ كُلِّ جَاذٍ عَشْرَةَ أَوْ سَقِيٍّ مِنَ التَّمْرِ بِقَنْتَرٍ يُعْلَقُ فِي الْمَسْجِدِ لِلْمَسَاكِينِ.

(ابوداؤد)

حضرت جابر بن عبد اللہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے حکم کیا کہ جو شخص دس وسق (ایک ساٹھ صاع کا ہوتا ہے) کھجور کے کاٹے تو وہ ایک خوشہ مسجد میں لٹکا جائے، مسکینوں کے واسطے۔

فائدہ: اس حدیث میں نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے حکم فرمایا کہ دس وسق کھجور کی پیداوار سے ایک خوشہ مسجد میں لٹکایا جائے مساکین کے لیے۔

## ۸۔ شہد کی دس مشکوں پر ایک مشک زکوٰۃ

عَنِ ابْنِ عُمَرَ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ فِي الْمَسْكِ فِي كُلِّ عَشْرَةِ أَدْقِ زِقٌّ.

(ترمذی)

حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ شہد میں ہر دس مشکوں میں ایک مشک زکوٰۃ ہے۔

فائدہ: اس حدیث میں نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ شہد کی دس مشکوں پر ایک مشک زکوٰۃ لی جائے۔

## ۹۔ اونٹ کی قربانی میں ایک سفر میں دس آدمی شریک ہوئے

عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ كُنَّا مَعَ رَسُولِ اللَّهِ ﷺ فِي سَفَرٍ فَحَضَرَ النَّحْرَ فَاشْتَرَكْنَا فِي الْبُعِيرِ عَنْ عَشْرَةِ وَالْبَقَرَةِ عَنْ سَبْعَةٍ.

(نسائی)

حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما سے روایت ہے۔ انہوں نے کہا کہ ہم رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ سفر میں تھے اتنے میں بقر عید کا دن آیا تو اونٹ میں دس آدمی شریک ہو گئے اور گائے میں سات آدمی۔

فائدہ: اس حدیث میں ذکر ہے کہ ایک سفر کے دوران جس میں نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم بھی شامل تھے تو عید الضحیٰ کے دن اونٹ کی قربانی میں دس آدمی شریک ہوئے۔



## ۱۰۔ حج پر قربانی کا جانور نہ میسر ہونے پر دس روزے رکھے جائیں

حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے تمتع کیا حجۃ الوداع میں یعنی پہلے عمرہ کیا پھر حج کیا لیکن ہدی (قربانی) بھیجی بلکہ اپنے ساتھ لے گئے ذوالحلیفہ کو اور پہلے رسول اللہ ﷺ نے عمرے کا احرام باندھا پھر حج کا احرام باندھا اور آپ کے ساتھ لوگوں نے تمتع کیا یعنی عمرے کا احرام باندھا پھر حج کا لیکن بعض لوگ اپنے ساتھ ہدی لے گئے اور بعض نہیں لے گئے۔ جب رسول اللہ ﷺ مکہ میں تشریف لائے تو لوگوں سے فرمایا جو تم میں سے ہدی لایا ہے وہ احرام نہ کھولے جب تک حج نہ کر لے اور جو ہدی نہیں لایا، وہ طواف کرے خانہ کعبہ کا اور صفا مروہ کے درمیان دوڑے اور بال کتروائے اور احرام کھول ڈالے پھر حج کا احرام باندھے اور ہدی دے (یعنی قربانی کرے) اور جس کو ہدی نہ ملے وہ تین روزے حج کے دنوں میں رکھے اور سات اپنے گھر میں پہنچ کر رکھے جب رسول اللہ ﷺ مکہ میں تشریف لائے تو طواف کیا اور حجر اسود کو بوسہ دیا سب سے پہلے پھر دوڑ کر چلے پہلے تین پھیروں میں (یعنی مونڈھے ہلاتے ہوئے تیز چال سے اس کو رول کہتے ہیں) جب طواف سے فارغ ہوئے تو مقام ابراہیم کے پاس دو رکعتیں پڑھیں پھر سلام پھیرا اور نماز سے فارغ ہو کر

عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ عُمَرَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمَا قَالَ تَمَتَّعَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ فِي حَجَّةِ الْوَدَاعِ بِالْعُمْرَةِ إِلَى الْحَجِّ وَأَهْدَى سَاقَ مَعَهُ الْهَدْيَ بِذِي الْحُلَيْفَةِ وَبَدَأَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ فَأَهْلًا بِالْعُمْرَةِ ثُمَّ أَهْلًا بِالْحَجِّ وَتَمَتَّعَ النَّاسُ مَعَ رَسُولِ اللَّهِ ﷺ بِالْعُمْرَةِ إِلَى الْحَجِّ فَكَانَ مِنَ النَّاسِ مَنْ أَهْدَى سَاقَ الْهَدْيِ وَمِنْهُمْ مَنْ لَمْ يَهْدِ فَلَمَّا قَدِمَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ مَكَّةَ قَالَ لِلنَّاسِ مَنْ كَانَ مِنْكُمْ أَهْدَى فَإِنَّهُ لَا يَجِلُّ مِنْ شَيْءٍ حَرُمَ مِنْهُ حَتَّى يَقْضِيَ حَجَّهُ وَمَنْ لَمْ يَكُنْ أَهْدَى فَلْيُطِفْ بِالْبَيْتِ وَبِالصَّفَا وَالْمَرْوَةِ وَلْيَقْصِرْ وَلْيَحْلِلْ ثُمَّ يَهْلِ بِالْحَجِّ ثُمَّ لِيَهْدِ وَمَنْ لَمْ يَجِدْ هَذِيًّا فَلْيَصُمْ ثَلَاثَةَ أَيَّامٍ فِي الْحَجِّ وَسَبْعَةَ إِذَا رَجَعَ إِلَى أَهْلِهِ لَطَافَ رَسُولِ اللَّهِ ﷺ حِينَ قَدِمَ مَكَّةَ وَاسْتَلَمَ الرُّكْنَ أَوَّلَ شَيْءٍ ثُمَّ حَبَّ ثَلَاثَةَ أَطْوَافٍ مِنَ السَّبْعِ وَمَشَى أَرْبَعَةَ أَطْوَافٍ ثُمَّ رَكَعَ حِينَ قَضَى طَوَافَهُ بِالْبَيْتِ فَصَلَّى عِنْدَ الْمَقَامِ رَكَعَتَيْنِ ثُمَّ سَلَّمَ فَأَنْصَرَفَ فَأَتَى الصَّفَا لَطَافَ بِالصَّفَا وَالْمَرْوَةِ سَبْعَةَ أَطْوَافٍ ثُمَّ لَمْ يَجِلْ

مِنْ شَيْءٍ حَرَّمَ مِنْهُ حَتَّى قَضَى حَبْطَهُ  
وَنَحَرَ هَذِيهَ يَوْمَ النَّحْرِ وَأَقَاضَ فَلَاقَ  
بِالْيَتِّ ثُمَّ حَلَّ مِنْ كُلِّ شَيْءٍ حَرَّمَ مِنْهُ  
وَفَعَلَ مِثْلَ مَا فَعَلَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ مِنْ  
أَهْدَى وَمَسَقِ الْهَدْيِ مِنَ النَّاسِ.

(نسائی)

صفا مروہ کے بیچ سات پھیرے کیے اور کسی چیز کو استعمال نہیں کیا جن کا استعمال احرام میں درست نہیں (یعنی احرام نہیں کھولا) یہاں تک کہ حج ادا کیا اور یوم النحر کو (یعنی دسویں تاریخ ذوالحجہ کی) ہدی کو غر کیا اور منی سے لوٹ کر مکہ میں آئے اور طواف کیا بیت اللہ کا پھر سب چیزیں درست کر لیں جن سے احرام میں پرہیز کرتے تھے اور جو لوگ اپنے ساتھ ہدی لے گئے تھے انہوں نے بھی رسول اللہ ﷺ کی طرح کیا۔

فائدہ: اس حدیث میں نبی کریم ﷺ نے فرمایا کہ حج پر قربانی کا جانور نہ ملے تو تین روزے حج کے دنوں میں رکھے جائیں اور سات روزے اپنے گھر پہنچ کر رکھے جائیں۔ اس طرح دس روزے پورے کریں۔ یعنی جو لوگ حرم میں نہیں رہتے۔

## ۱۱۔ نبی کریم ﷺ نے دس سال قربانی کی

عَنِ ابْنِ عُمَرَ قَالَ أَقَامَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ بِالْمَدِينَةِ عَشَرَ مَبِينٍ يُضْحِي.  
حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما سے روایت ہے۔ انہوں نے کہا کہ رسول اللہ ﷺ مدینہ میں دس برس رہے اور قربانی کرتے تھے یعنی ہر سال۔ (ترمذی)

فائدہ: اس حدیث میں ذکر ہے کہ نبی کریم ﷺ مدینہ میں دس برس رہے اور ہر سال قربانی کرتے رہے۔

## ۱۲۔ تعزیر میں دس کوڑوں سے زیادہ نہ مارنے کا حکم

عَنْ أَبِي بُرْدَةَ بْنِ نُبَايَ، أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ كَانَ يَقُولُ (لَا يُجْلَدُ أَحَدٌ فَوْقَ عَشْرِ جَلَدَاتٍ، إِلَّا فِي حَدٍّ مِنْ حُدُودِ اللَّهِ).  
حضرت ابو بردہ بن نبیاء رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ فرماتے تھے کہ کسی کو دس کوڑوں سے زیادہ نہ پڑیں گے مگر اللہ تعالیٰ کی کسی حد میں۔ (ابن ماجہ)

عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ (لَا تَعْزَرُوا فَوْقَ عَشْرَةِ أَسْوَطٍ). حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے۔ انہوں نے کہا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ مت مارو دس کوڑوں سے زیادہ۔ (ابن ماجہ)

فائدہ: ان احادیث میں نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے تعزیر میں دس کوڑوں سے زیادہ نہ مارنے کا حکم فرمایا ہے۔ مگر جہاں اللہ تعالیٰ نے حد مقرر کر دی ہے۔

### ۱۳۔ شراب سے متعلق دس آدمیوں پر لعنت

عَنْ ابْنِ عُمَرَ يَقُولُ: قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ لَعْنَتِ الْخَمْرُ عَلَى عَشْرَةِ أَجْزَائِهَا بَعْثُهَا وَعَاصِرُهَا وَمُعْتَصِرُهَا وَبَائِعُهَا وَمُبْتَاعُهَا وَحَامِلُهَا وَالْمَحْمُولَةُ إِلَيْهِ وَآكِلُ ثَمَرِهَا وَشَارِبُهَا وَسَالِقُهَا. حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ خمر میں دس طرح پر لعنت ہوئی ہے۔ ایک تو خود خمر یعنی شراب پر وہ ملعون ہے۔ دوسرے اس کے نچڑنے والے پر۔ تیسرے نچڑوانے والے پر۔ چوتھے بیچنے والے پر۔ پانچویں خریدنے والے پر۔ چھٹے اس کے اٹھانے والے پر۔ ساتویں جس کے لیے اٹھایا جائے۔ آٹھویں اس کی قیمت کھانے والے پر۔ نویں اس کے پینے والے پر۔ دسویں اس کے پلانے والے پر۔ (ابن ماجہ)

عَنْ أَنَسِ بْنِ مَالِكٍ قَالَ لَعَنَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ فِي الْخَمْرِ عَشْرَةَ عَاصِرَهَا وَمُعْتَصِرَهَا وَشَارِبَهَا وَحَامِلَهَا وَالْمَحْمُولَةَ إِلَيْهِ وَسَالِقَهَا وَآكِلَ ثَمَرِهَا وَالْمُشْتَرِيَ لَهَا وَالْمُشْتَرَاةَ لَهُ. حضرت انس بن مالک سے روایت ہے۔ انہوں نے کہا کہ لعنت کی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے شراب میں دس شخصوں پر اس کے نکالنے والے پر اور جو نکلائے اور پینے والے پر اور لے جانے والے پر اور جس کے پاس لے جائیں اس پر اور پلانے والے پر اور بیچنے والے پر اور اس کی قیمت کھانے والے پر اور اس کے خریدنے والے پر اور جس کے لیے وہ خریدی جائے اس پر۔ (ترمذی)

فائدہ: ان احادیث میں ذکر ہے کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے شراب سے متعلق دس آدمیوں پر لعنت فرمائی ہے۔

- ☆ شراب نکالنے والے پر۔
- ☆ نکلوانے والے پر۔
- ☆ اٹھانے والے پر۔
- ☆ جس کے لیے اٹھائی جائے۔
- ☆ پینے والے پر۔
- ☆ پلانے والے پر۔
- ☆ بیچنے والے پر۔
- ☆ خریدنے والے پر۔
- ☆ جس کے لیے خریدی جائے۔
- ☆ اس کی قیمت کھانے والے پر۔

### ۱۴۔ انگلی کی دیت دس اونٹ

حضرت ابو موسیٰ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ نبی کریم ﷺ نے فرمایا کہ انگلیوں کی دیت دس اونٹ ہیں۔

عَنْ أَبِي مُوسَى عَنِ النَّبِيِّ ﷺ قَالَ فِي الْأَصَابِعِ عَشْرٌ عَشْرٌ.

(نسائی)

حضرت عمرو بن شعیب اپنے والد اور وہ اس کے دادا سے روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا کہ انگلیاں سب برابر ہیں۔ ہر انگلی کی دیت دس اونٹ ہیں۔

عَنْ عَمْرِو بْنِ شُعَيْبٍ عَنْ أَبِيهِ عَنْ جَدِّهِ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ قَالَ الْأَصَابِعُ سَوَاءٌ كُلُّهُنَّ فَيَنْهَنُ عَشْرٌ عَشْرٌ مِنَ الْإِبِلِ.

(ابن ماجہ)

فائدہ: ان احادیث میں ذکر ہے کہ نبی کریم ﷺ نے فرمایا کہ انگلی کی دیت دس اونٹ ہے۔

### ۱۵۔ غنیمت کے مال میں ایک اونٹ دس بکریوں کے برابر رکھا گیا

حضرت رافع رضی اللہ عنہ سے روایت ہے۔ انہوں نے کہا کہ ہم رسول اللہ ﷺ کے ساتھ سفر میں

عَنْ رَافِعٍ قَالَ كُنَّا مَعَ رَسُولِ اللَّهِ ﷺ فِي سَفَرٍ فَتَقَدَّمَ مَرَعَانِ النَّاسِ فَتَعَجَّلُوا

مِنَ الْغَنَائِمِ فَاطْبَحُوا وَرَسُولُ اللَّهِ ﷺ فِي أُخْرَى النَّاسِ قَمَرًا بِالْقُدُورِ فَامْرَأَتُهَا فَأَكْفَيْتُ ثُمَّ قَسَمَ بَيْنَهُمْ فَعَدَلَ بَعِيرًا بَعْشَرَ شِيَاةً.

تھے۔ کہ کچھ آدمی آگے بڑھ گئے اور غنیمت کا مال جلدی لے کر پکانے لگے۔ رسول اللہ ﷺ لوگوں کے پیچھے تھے اور جب ہانڈیوں کے پاس سے گزرے تو ہانڈیوں کو الٹانے کا حکم فرمایا۔ پھر آپ نے غنیمت کا مال ان میں تقسیم کیا اور ایک اونٹ کو دس بکریوں کے برابر رکھا۔

(ترمذی)

فائدہ: اس حدیث میں بیان ہے کہ غنیمت کے مال کی تقسیم میں رسول اللہ ﷺ نے ایک اونٹ کو دس بکریوں کے برابر رکھا۔

## ۱۶۔ شہید خواہش کرے گا کہ وہ دس مرتبہ اللہ کی راہ میں قتل کیا جائے

عَنْ أَنَسِ بْنِ مَالِكٍ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ مَا مِنْ أَحَدٍ مِنْ أَهْلِ الْجَنَّةِ يَسْرُهُ أَنْ يَرْجَعَ إِلَى الدُّنْيَا غَيْرَ الشَّهِيدِ فَإِنَّهُ يُحِبُّ أَنْ يَرْجَعَ إِلَى الدُّنْيَا يَقُولُ حَتَّى أَقْتَلَ عَشْرَ مَرَّاتٍ فِي سَبِيلِ اللَّهِ مِمَّا يَرَى مَا أَعْطَاهُ اللَّهُ مِنَ الْكَرَامَةِ.

حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ سے روایت ہے۔ انہوں نے کہا کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا کہ اہل جنت میں کوئی نہیں جو دنیا کو لوٹنا پسند کرتا ہو سوائے شہید کے جو دنیا کی طرف لوٹنے کو پسند کرتا ہے یہاں تک کہتا ہے کہ میں اللہ تعالیٰ کی راہ میں دس بار قتل کیا جاؤں یہ اس وجہ سے کہ وہ دیکھتا ہے اس بزرگی کو جو اللہ تعالیٰ نے عطا کی۔

(ترمذی)

فائدہ: اس حدیث میں نبی کریم ﷺ نے فرمایا کہ شہید دنیا کی طرف لوٹنے کو پسند کرتا ہے اور کہتا ہے کہ وہ اللہ تعالیٰ کی راہ میں دس مرتبہ قتل کیا جائے۔ یہ اس وجہ سے کہ وہ دیکھتا ہے بزرگی جو اللہ تعالیٰ نے اُسے عطا کی۔

## ۱۷۔ قرآن مجید کا ایک حرف پڑھنے کے عوض دس نیکیاں

عَنْ ابْنِ مَسْعُودٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ مَنْ قَرَأَ حَرْفًا مِنْ كِتَابِ

حضرت ابن مسعود رضی اللہ عنہ سے روایت ہے۔ انہوں نے کہا کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا کہ

اللّٰهُ فَلَهُ حَسَنَةٌ وَالْحَسَنَةُ بِعَشْرِ أَمْثَالِهَا لَا أَقُولُ الْمَ حَرْفُ أَلِفٍ حَرْفٌ وَلَا مَ حَرْفٌ وَمِنْهُمْ حَرْفٌ

جو شخص کتاب اللہ سے ایک حرف پڑھے اس کے عوض نیکی ہے اور نیکی دس نیکیوں کے برابر ہے۔ میں نہیں کہتا کہ اَلَمْ ایک حرف ہے بلکہ الف ایک حرف ہے لام ایک حرف ہے میم ایک حرف ہے۔

(ترمذی، داری، مشکوٰۃ)

فائدہ: اس حدیث میں نبی کریم ﷺ نے فرمایا کہ قرآن مجید کے ایک حرف پڑھنے کے عوض دس نیکیوں کا ثواب ہوگا۔

## ۱۸۔ سورۃ الکہف کی پہلی دس آیات دجال کے فتنے سے بچاؤ کے لیے

عَنْ أَبِي الثَّوْدَاءِ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ قَالَ: "مَنْ حَفِظَ عَشْرَ آيَاتٍ مِنْ أَوَّلِ سُورَةِ الْكَهْفِ، عُصِمَ مِنَ الدَّجَالِ". وَفِي رِوَايَةٍ: "مَنْ آخِرَ سُورَةِ الْكَهْفِ". (مسلم)

حضرت ابو ثوداء رضی اللہ عنہ سے روایت ہے، بے شک رسول اللہ ﷺ نے فرمایا، جو شخص سورہ کہف کی پہلی دس آیتیں یاد کر لے گا، وہ دجال (کے فتنے) سے محفوظ رہے گا، اور ایک روایت میں ہے کہ سورہ کہف کی آخری دس آیتیں (یاد کر لے گا)۔

فائدہ: اس حدیث میں نبی کریم ﷺ نے فرمایا کہ جو شخص سورۃ الکہف کی پہلی دس آیات یاد کرے گا وہ دجال کے فتنے سے محفوظ رہے گا۔

## ۱۹۔ سورۃ المؤمنون کی دس آیات پر عمل کرنے والا جنت میں داخل ہوگا

عَنْ عُمَرَ بْنِ الْخَطَّابِ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ قَالَ كَانَ النَّبِيُّ ﷺ إِذَا أُنْزِلَ عَلَيْهِ الْوَحْيُ سَمِعَ عِنْدَ وَجْهِهِ دَوًى كَدَوِي النُّحْلِ فَإِنْزَلَ عَلَيْهِ، يَوْمًا فَمَكَّنَا سَاعَةً فُسِّرِيَ عَنْهُ فَاسْتَقْبَلَ الْقَبِيلَةَ وَرَفَعَ يَدَيْهِ وَقَالَ اللَّهُمَّ زِدْنَا وَلَا تَنْقُصْنَا وَاتَّكِرْنَا

حضرت عمر رضی اللہ عنہ بن خطاب سے روایت ہے۔ انہوں نے کہا کہ جس وقت نبی کریم ﷺ پر وحی نازل ہوتی آپ کے چہرہ کے پاس سے شہد کی مکھی جیسی آواز سنائی دیتی تھی۔ ایک دن آپ پر وحی نازل ہوئی کچھ عرصہ ہم ٹھہرے رہے۔ آپ سے وہ حالت دور کی گئی۔ آپ نے اپنا منہ

قبلہ کی طرف کیا اور اپنے دونوں ہاتھ اٹھائے اور فرمایا اے اللہ ہمیں زیادہ کر اور کم نہ کر۔ ہم کو بزرگ رکھ اور ذلیل نہ کر۔ ہم کو عطا فرما اور محروم نہ رکھ۔ ہم کو برگزیدہ کر اور ہم پر کسی کو برگزیدہ نہ کر۔ ہم کو راضی کر اور ہم سے راضی رہ۔ پھر فرمایا مجھ پر دس آیات نازل کی گئی ہیں جو شخص ان پر عمل کرے گا جنت میں داخل ہوگا۔ پھر پڑھا قد افلح المومنون دس آیات ختم کیں۔

وَلَا تُهِنَّا وَاعْظِنَا وَلَا تَحْمِلْنَا وَإِنَّا نُرْثِيهِمْ عَلَيْنَا وَارْضْنَا وَارْضْنَا عَنْهُمْ قَالَ أَنْزِلْ عَلَيَّ عَشْرَ آيَاتٍ مِّنْ أَقَامَهُنَّ دَخَلَ الْجَنَّةَ ثُمَّ قَرَأَ قَدْ أَفْلَحَ الْمُؤْمِنُونَ حَتَّى خَتَمَ عَشْرَ آيَاتٍ.

(احمد، ترمذی، مشکوٰۃ)

فائدہ: اس حدیث میں نبی کریم ﷺ نے فرمایا جو شخص قد افلح المومنون سے شروع کر کے دس آیات پر عمل کرے گا وہ جنت میں داخل ہوگا۔

## ۲۰۔ سورۃ الروم میں روم کا فارس پر غالب ہونے کی پیشگوئی پر دس سال کی شرط

حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما نے اس آیت الم غلبت الروم کی تفسیر میں کہا کہ غلبت غلبت دونوں پڑھا گیا ہے اور کہا کہ مشرکین مکہ چاہتے تھے کہ فارس کے لوگ روم پر غالب ہوں کیونکہ دونوں بت پرست تھے۔ مسلمان چاہتے تھے کہ روم والے فارس پر غالب ہوں کیونکہ روم اہل کتاب تھے۔ مشرکین نے اس کا ذکر حضرت ابوبکر رضی اللہ عنہ سے کیا اور حضرت ابوبکر رضی اللہ عنہ نے رسول اللہ ﷺ سے ذکر کیا، آپ ﷺ نے فرمایا کہ روم والے پھر غالب ہو جائیں گے۔ حضرت ابوبکر رضی اللہ عنہ نے مشرکین

عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ فِي قَوْلِهِ تَعَالَى الْمَ غَلِبَتِ الرُّومُ فِي أَدْنَى الْأَرْضِ قَالَ غَلِبَتْ وَغَلِبَتْ قَالَ كَانَ الْمُشْرِكُونَ يُحِبُّونَ أَنْ يَظْهَرَ أَهْلُ فَارِسَ عَلَى الرُّومِ لِأَنَّهُمْ وَإِنَّمَا أَهْلُ الْأَوْتَانِ وَكَانَ الْمُسْلِمُونَ يُحِبُّونَ أَنْ يَظْهَرَ الرُّومُ عَلَى فَارِسَ لِأَنَّهُمْ أَهْلُ كِتَابٍ فَذَكَرُوا لِأَبِي بَكْرٍ فَذَكَرَهُ أَبُو بَكْرٍ لِرَسُولِ اللَّهِ ﷺ فَقَالَ أَمَّا إِنَّهُمْ سَيَغْلِبُونَ فَذَكَرَهُ أَبُو بَكْرٍ لَهُمْ فَقَالُوا اجْعَلْ بَيْنَنَا وَبَيْنَكَ أَجَلًا فَإِنْ ظَهَرَ نَا كَانَ لَنَا كَذًا وَكَذَا وَإِنْ ظَهَرَ تُمْ

كَانَ لَكُمْ كَذًا وَكَذًا فَبَجَلْ أَجَلْ خَمْسَ  
سِنِينَ فَلَمْ يَظْهَرُوا قَدْ كَرُوا ذَلِكَ لِنَبِيِّ  
ﷺ فَقَالَ أَلَا جَعَلْتَهُ إِلَى دُونَ قَالَ أَرَاهُ  
الْعَشْرَ قَالَ قَالَ سَعِيدٌ وَالْبَضْعُ مَا دُونَ  
الْعَشْرِ قَالَ ثُمَّ ظَهَرَ الرُّومُ بَعْدُ قَالَ  
فَذَلِكَ قَوْلُهُ تَعَالَى أَلَمْ غَلِبَتِ الرُّومُ  
إِلَى قَوْلِهِ وَيَوْمَئِذٍ يَفْرَحُ الْمُؤْمِنُونَ بِنَصْرِ  
اللَّهِ قَالَ سَفِينٌ سَمِعْتُ أَنَّهُمْ ظَهَرُوا  
عَلَيْهِمْ يَوْمَ بَدْرٍ.

(ترمذی)

سے ذکر کیا تو انہوں نے کہا کہ ہمارے اور اپنے  
درمیان کوئی مدت مقرر کر دو۔ اگر اس مدت میں  
ہم یعنی فارس غالب ہو گئے تو ہم اتنا اتنا دیں  
گے اور اگر تم یعنی روم والے غالب ہو گئے تو تم  
اتنا اتنا دو گے۔ سو پانچ برس کی مدت مقرر ہوئی۔  
اس مدت میں روم غالب نہ ہوئے۔ تو اس کا ذکر  
آپ ﷺ سے کیا گیا۔ آپ ﷺ نے فرمایا  
کہ تم نے مدت قریب کیوں نہ مقرر کی۔ راوی  
گمان کرتا ہے کہ آپ ﷺ نے دس کے  
قریب فرمایا۔ راوی نے کہا کہ حضرت سعید  
رضی اللہ عنہ نے کہا کہ ”بضع“ دس سے کم کو کہتے  
ہیں۔ راوی نے کہا کہ روم اس کے بعد غالب  
ہو گئے۔ حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما نے کہا کہ  
اللہ تعالیٰ کا یہی مطلب ہے اس قوم کا الم  
غلبت الروم سے یفرح المؤمنون  
بنصر اللہ تک۔ حضرت سفیان نے کہا کہ میں  
نے سنا کہ روم بدر کے دن غالب ہو گئے۔

فائدہ: اس حدیث میں بیان ہے کہ جب سورۃ الروم کی ابتدائی آیات نازل ہوئیں جن میں روم کا  
فارس پر چند سال میں غالب ہونے کی پیشگوئی ہے تو کفار مکہ نے حضرت ابو بکر صدیق رضی اللہ عنہ  
سے پانچ برس کی مدت پر دس اونٹوں کی شرط لگائی۔ جب اس کا ذکر نبی کریم ﷺ سے ہوا تو  
انہوں نے ”بضع سنین“ کے مطابق مدت بڑھانے کے لیے فرمایا۔ اس شرط کی مدت دس  
سال تک بڑھائی گئی اور دس کی بجائے سواٹھ مقرر ہوئے۔ ساتویں سال میں روم فارس پر  
غالب ہوئے تو حضرت ابو بکر صدیق رضی اللہ عنہ نے ابی بن خلف کے وارثوں سے سواٹھ حاصل  
کیے۔ جن کو صدقہ کر دیا گیا کیونکہ اس وقت تک شرط لگانا اور سو حرام ہو چکا تھا۔



۲۱۔ ایک بار درود پڑھنے والے پر اللہ تعالیٰ دس رحمتیں نازل فرماتا ہے

عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ مَنْ صَلَّى عَلَى صَلَوةٍ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ عَشْرًا.

حضرت ابی ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے۔ انہوں نے کہا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جو درود بھیجتا ہے مجھ پر ایک بار اللہ اس پر دس بار رحمت بھیجتا ہے۔ (مسلم)

عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ عَمْرٍو بْنِ الْعَاصِ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمَا أَنَّهُ سَمِعَ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ يَقُولُ: "إِذَا سَمِعْتُمُ الْمُؤَذِّنَ فَقُولُوا مِثْلَ مَا يَقُولُ، ثُمَّ صَلُّوا عَلَيَّ، فَإِنَّهُ مَنْ صَلَّى عَلَيَّ صَلَاةً صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ بِهَا عَشْرًا، ثُمَّ سَلُوا اللَّهَ لِي الْوَسِيلَةَ، فَإِنَّهَا مَنْزِلَةٌ فِي الْجَنَّةِ لَا تَنْبَغِي إِلَّا لِعَبْدٍ مِنْ عِبَادِ اللَّهِ وَأَرْجُوا أَنْ أَكُونَ أَنَا هُوَ، فَمَنْ سَأَلَ لِي الْوَسِيلَةَ حَلَّتْ لَهُ الشَّفَاعَةُ.

حضرت عبداللہ بن عمرو بن عاص رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں کہ انہوں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو فرماتے ہوئے سنا کہ جب تم اذان سنو، تو اسی طرح کہو جس طرح مؤذن کہتا ہے، پھر مجھ پر درود پڑھو، اس لیے کہ جو شخص مجھ پر ایک مرتبہ درود پڑھتا ہے، اللہ تعالیٰ اس پر دس رحمتیں نازل فرماتا ہے۔ پھر تم اللہ سے میرے لیے وسیلے کا سوال کرو۔ بے شک یہ جنت میں ایک بلند درجہ ہے۔ یہ اللہ کے بندوں میں سے صرف ایک بندے کے لائق ہے اور مجھے امید ہے کہ وہ بندہ میں ہی ہوں۔ پس جو شخص میرے لیے وسیلے کا سوال کرے گا، اس کے لیے (میری) شفاعت حلال ہو جائے گی۔ (ترمذی)

فائدہ: ان احادیث میں نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جو شخص آپ صلی اللہ علیہ وسلم پر ایک بار درود پڑھے گا اللہ تعالیٰ اس پر دس رحمتیں نازل فرمائے گا۔

۲۲۔ دس باتوں پر عمل کرنے والے کے سارے گناہ اللہ تعالیٰ بخش دے گا

عَنْ ابْنِ عَبَّاسٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمَا أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ قَالَ لِعَبَّاسِ بْنِ عَبْدِ الْمُطَّلِبِ يَا

حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما سے روایت ہے، کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے حضرت عباس بن

عَمَّا لَا أَغْطِيكَ إِلَّا أَمْنُحَكَ إِلَّا  
 أَجْبُوكَ إِلَّا أَفْعَلُ بِكَ عَشْرَ خِصَالٍ  
 إِذَا أَنْتَ فَعَلْتَ ذَلِكَ غَفَرَ اللَّهُ لَكَ  
 ذُنُوبَكَ أَوَّلَهُ وَآخِرَهُ قَدِيمَهُ وَحَدِيثَهُ  
 خَطَايَاهُ وَعَمَدَهُ صَغِيرَةً وَكَبِيرَةً سِتْرَهُ  
 وَعَلَانِيَتَهُ عَشْرُ خِصَالٍ أَنْ تَصَلِّيَ أَرْبَعَ  
 رَكَعَاتٍ تَقْرَأَ فِي كُلِّ رَكَعَةٍ لَاتِيحَةَ  
 الْكِتَابِ وَسُورَةً فَإِذَا فَرَغْتَ مِنَ الْقِرَاءَةِ  
 فِي أَوَّلِ رَكَعَةٍ وَأَنْتَ قَائِمٌ قُلْتَ سُبْحَانَ  
 اللَّهِ وَالْحَمْدُ لِلَّهِ وَلَا إِلَهَ إِلَّا اللَّهُ وَاللَّهُ  
 أَكْبَرُ خَمْسَ عَشْرَةَ مَرَّةً ثُمَّ تَرْتَعَّعَ فَقَوْلُهَا  
 وَأَنْتَ رَاجِعٌ عَشْرًا ثُمَّ تَرْفَعُ رَأْسَكَ مِنَ  
 الرُّكُوعِ فَقَوْلُهَا عَشْرًا ثُمَّ تَسْجُدُ  
 فَقَوْلُهَا عَشْرًا ثُمَّ تَرْفَعُ رَأْسَكَ مِنَ  
 السُّجُودِ فَقَوْلُهَا عَشْرًا ثُمَّ تَسْجُدُ  
 فَقَوْلُهَا عَشْرًا ثُمَّ تَرْفَعُ رَأْسَكَ فَقَوْلُهَا  
 عَشْرًا قَدْ لَكَ خَمْسٌ وَسَبْعُونَ فِي كُلِّ  
 رَكَعَةٍ تَفْعَلُ ذَلِكَ فِي أَرْبَعَ رَكَعَاتٍ  
 إِنْ اسْتَطَعْتَ أَنْ تَصَلِّيَهَا فِي كُلِّ يَوْمٍ مَرَّةً  
 فَافْعَلْ فَإِنْ لَمْ تَفْعَلْ فِي كُلِّ جُمُعَةٍ مَرَّةً  
 فَإِنْ لَمْ تَفْعَلْ فِي كُلِّ شَهْرٍ مَرَّةً فَإِنْ لَمْ  
 تَفْعَلْ فِي كُلِّ سَنَةٍ مَرَّةً فَإِنْ لَمْ تَفْعَلْ  
 فِي عُمْرِكَ مَرَّةً

(ابوداؤد، ابن ماجہ)

عبدالطلب سے کہا۔ اے عباس چچا میرے! کیا میں نہ دوں تم کو۔ نہ بھلائی پہنچاؤں تم کو۔ نہ سکھاؤں تم کو دس باتیں۔ جب تم ان کو کرو تو بخش دے اللہ گناہ تمہارے اگلے اور پچھلے۔ پرانے اور نئے، بھولے ہوئے اور جانے بوجھے، چھوٹے اور بڑے۔ چھپے اور کھلے۔ دس باتیں یہ ہیں تو چار رکعتیں پڑھے ہر رکعت سورہ فاتحہ اور ایک سورت پڑھے جب قرأت سے فارغ ہو کہ پہلی رکعت میں (یعنی فاتحہ اور سورہ پڑھ چکے) تو کھڑے کہہ سبحان اللہ والحمد للہ ولا الہ الا اللہ واللہ اکبر پندرہ بار، پھر رکوع میں دس بار کہہ، پھر سر اٹھا کر رکوع سے دس بار کہہ، پھر سجدے میں جا کر دس بار کہہ، پھر سجدے سے سر اٹھا کر دس بار کہہ، تو ہر رکعت میں پچہتر بار ہوا۔ ایسا ہی کر چار رکعتوں میں۔ اگر تجھ سے ہو سکے تو ہر روز ایک بار یہ نماز پڑھا کر۔ اگر یہ نہ ہو سکے تو ہر جمعے میں ایک بار پڑھا کر۔ اگر یہ نہ ہو سکے تو ہر مہینے میں ایک بار پڑھا کر۔ اگر یہ نہ ہو سکے تو ہر سال میں ایک بار پڑھا کر۔ اگر یہ نہ ہو سکے تو عمر بھر میں ایک بار پڑھا۔

فائدہ: اس حدیث میں صلوٰۃ التبیح کا بیان ہے۔ نبی کریم ﷺ نے فرمایا کہ دس باتوں پر عمل کرنے

والے کے اگلے اور پچھلے، پرانے اور نئے، بھولے ہوئے اور جانے بوجھے، چھوٹے اور بڑے، چھپے اور کھلے گناہ اللہ تعالیٰ بخش دے گا۔

- ☆ چار رکعت نماز پڑھنا۔
- ☆ ہر ایک رکعت میں سورۃ فاتحہ پڑھنا۔
- ☆ قرآن مجید سے ایک دوسری سورت پڑھنا۔
- ☆ قرأت کے بعد پندرہ بار سبحان اللہ والحمد للہ والہ الا اللہ واللہ اکبر پڑھنا۔
- ☆ رکوع میں دس بار یہی تسبیح پڑھنا۔
- ☆ رکوع سے سر اٹھا کر دس بار یہ تسبیح پڑھنا۔
- ☆ سجدے میں جھک کر دس بار یہ تسبیح پڑھنا۔
- ☆ سجدے سے سر اٹھا کر دس بار یہ تسبیح پڑھنا۔
- ☆ سجدے میں جا کر دس بار یہ تسبیح پڑھنا۔
- ☆ سجدے سے سر اٹھا کر دس بار یہ تسبیح پڑھنا۔

۲۳۔ ”لا الہ الا اللہ..... شئی قدیر“ دس بار پڑھنے پر چار غلام آزاد کرنے

### کا ثواب

عَنْ أَبِي أَيُّوبَ الْأَنْصَارِيِّ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ  
عَنِ النَّبِيِّ ﷺ قَالَ: "مَنْ قَالَ لَا إِلَهَ إِلَّا  
اللَّهُ وَحْدَهُ لَا شَرِيكَ لَهُ، لَهُ الْمُلْكُ،  
وَلَهُ الْحَمْدُ، وَهُوَ عَلَى كُلِّ شَيْءٍ قَدِيرٌ،  
عَشْرَ مَرَّاتٍ، كَانَ كَمَنْ أَغْتَقَ أَرْبَعَةَ  
أَنْفُسٍ مِنْ وَلَدِ إِسْمَاعِيلَ."  
(متفق علیہ)

حضرت ابو ایوب انصاری رضی اللہ عنہ سے روایت ہے، نبی کریم ﷺ نے فرمایا، جس شخص نے دس مرتبہ یہ کلمات کہے، لَا إِلَهَ إِلَّا اللَّهُ وَحْدَهُ لَا شَرِيكَ لَهُ، لَهُ الْمُلْكُ وَلَهُ الْحَمْدُ وَهُوَ عَلَى كُلِّ شَيْءٍ قَدِيرٌ، تو اس کا یہ عمل اس شخص کی طرح ہے جس نے حضرت اسماعیل (علیہ السلام) کی اولاد میں سے چار غلام آزاد کیے۔

فائدہ: اس حدیث میں ذکر ہے کہ نبی کریم ﷺ نے فرمایا کہ ”لا الہ الا اللہ..... شئی قدیر“ دس بار پڑھنے پر چار غلام آزاد کرنے کا ثواب ہوتا ہے۔

۲۴۔ یوم عرفات کی دعا پڑھنے والے کی دس برائیاں دور اور دس درجے بلند ہو جاتے ہیں

عَنْ أَبِي عِيَّاشٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ قَالَ مَنْ قَالَ إِذَا أَصْبَحَ لَا إِلَهَ إِلَّا اللَّهُ وَحْدَهُ لَا شَرِيكَ لَهُ لَهُ الْمُلْكُ وَلَهُ الْحَمْدُ وَهُوَ عَلَى كُلِّ شَيْءٍ قَدِيرٌ كَانَ لَهُ عِدَلُ رَقَبَةٍ مِنْ وَلَدِ إِسْمَاعِيلَ وَكُتِبَ لَهُ عَشْرُ حَسَنَاتٍ وَخُطَّ عَنْهُ عَشْرُ سَيِّئَاتٍ وَرُفِعَ لَهُ عَشْرُ ذُرَخَاتٍ وَكَانَ فِي جِدَارٍ مِنَ الشَّيْطَانِ حَتَّى يُسْمِيَ وَإِنْ قَالَهَا إِذَا أَمْسَى كَانَ لَهُ مِثْلُ ذَلِكَ حَتَّى يُصْبِحَ فَرَأَى رَجُلٌ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ فِيمَا يَرَى النَّاسِمَ فَقَالَ يَا رَسُولَ اللَّهِ إِنَّ أَبَا عِيَّاشٍ يُحَدِّثُ عَنْكَ بِكَذِّا وَكَذَّا قَالَ صَدَقَ أَبُو عِيَّاشٍ.

(ابوداؤد، ابن ماجہ، مشکوٰۃ)

حضرت ابو عیاش رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا کہ جو شخص صبح کے وقت یہ کہے، اللہ کے سوا کوئی معبود نہیں وہ اکیلا ہے اس کا کوئی شریک نہیں اسی کی بادشاہی ہے اور ہر قسم کی تعریف اسی کے لائق ہے اور وہی ہر چیز پر قادر ہے۔ اس کے لیے حضرت اسماعیل کی اولاد سے غلام آزاد کرنے کے برابر ثواب ہوتا ہے۔ اس کے لیے دس نیکیاں لکھ دی جاتی ہیں اور دس برائیاں دور کی جاتی ہیں اور دس درجے بلند کیے جاتے ہیں اور شام تک اللہ کی پناہ میں ہوتا ہے شیطان سے اور جس نے ان کلموں کو شام کے وقت کہا اس کے لیے وہی ہوتا ہے صبح تک۔ ایک شخص نے رسول اللہ ﷺ کو دیکھا خواب میں اور کہا کہ اے اللہ کے رسول! ابو عیاش آپ ﷺ سے ایسے ایسے حدیث نقل کرتا ہے۔ آپ ﷺ نے فرمایا کہ ابو عیاش نے سچ کہا۔

فائدہ: اس حدیث میں نبی کریم ﷺ نے فرمایا ”لا الہ الا اللہ وحدہ لا شریک لہ“ الملک ولہ الحمد وھو علی کل شیء قَدِیر“ پڑھنے والے کے لیے دس نیکیاں لکھ دی جاتی ہیں اور دس برائیاں دور کی جاتی ہیں اور دس درجے بلند کیے جاتے ہیں۔

## ۲۵۔ السلام علیکم کہنے والے کے لیے دس نیکیاں

حضرت عمران بن حصین رضی اللہ عنہما سے روایت ہے کہ ایک آدمی نبی کریم ﷺ کی خدمت میں حاضر ہوا اور اس نے کہا السلام علیکم۔ آپ نے اس کے سلام کا جواب دیا، پھر وہ شخص بیٹھ گیا۔ پس نبی کریم ﷺ نے فرمایا، (اس کے لیے) دس نیکیاں ہیں۔ پھر ایک دوسرا آدمی آیا اور اس نے کہا السلام علیکم ورحمۃ اللہ۔ آپ نے اس کے سلام کا جواب دیا، پھر وہ بیٹھ گیا۔ پس آپ نے فرمایا، (اس کے لیے) بیس نیکیاں ہیں۔ پھر ایک اور آدمی آیا اور اس نے کہا، السلام علیکم ورحمۃ اللہ وبرکاتہ۔ آپ نے اس کے سلام کا جواب دیا، پس وہ بیٹھ گیا تو آپ نے فرمایا، (اس کے لیے) تیس نیکیاں ہیں۔

عَنْ عِمْرَانَ بْنِ الْحُصَيْنِ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمَا قَالَ: جَاءَ رَجُلٌ إِلَى النَّبِيِّ ﷺ فَقَالَ: السَّلَامُ عَلَيْكُمْ، فَرَدَّ عَلَيْهِ ثُمَّ جَلَسَ، فَقَالَ النَّبِيُّ ﷺ: "عَشْرٌ" ثُمَّ جَاءَ آخَرُ، فَقَالَ: السَّلَامُ عَلَيْكُمْ وَرَحْمَةُ اللَّهِ، فَرَدَّ عَلَيْهِ فَجَلَسَ، فَقَالَ: "عَشْرُونَ" ثُمَّ جَاءَ آخَرُ، فَقَالَ: السَّلَامُ عَلَيْكُمْ وَرَحْمَةُ اللَّهِ وَبَرَكَاتُهُ، فَرَدَّ عَلَيْهِ فَجَلَسَ، فَقَالَ: "ثَلَاثُونَ"

(ترمذی، ابوداؤد)

فائدہ: اس حدیث میں نبی کریم ﷺ نے فرمایا کہ السلام علیکم کہنے والے شخص کے لیے دس نیکیاں ہیں۔

## ۲۶۔ ایک نیکی کا اجر دس گنا

حضرت ابوذر رضی اللہ عنہ سے روایت ہے، انہوں نے کہا کہ نبی کریم ﷺ نے فرمایا، اللہ عزوجل فرماتا ہے، جس نے ایک نیکی کی، اس کے لیے دس گنا اجر ہے یا اس سے بھی زیادہ میں دوں گا۔ اور جس نے برائی کی، تو برائی کا بدلہ اس کی

عَنْ أَبِي ذَرٍّ، رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ، قَالَ: قَالَ: النَّبِيُّ ﷺ: "يَقُولُ اللَّهُ عَزَّ وَجَلَّ: مَنْ جَاءَ بِالْحَسَنَةِ، فَلَهُ عَشْرُ أَفْعَالِهَا أَوْ أَزِيدُ، وَمَنْ جَاءَ بِالسَّيِّئَةِ، فَجَزَاءُ سَيِّئَةٍ سَيِّئَةٌ مِثْلُهَا أَوْ أَغْفِرُ. وَمَنْ تَقَرَّبَ مِنِّي شَبْرًا،

مثل ہوگا، (زیادہ نہیں) یا میں بخش (ہی) دوں گا۔ جو مجھ سے ایک بالشت کے برابر (نیکیوں کے ذریعے سے) قریب ہوگا۔ میں اس سے ایک ہاتھ قریب ہوں گا۔ اور جو مجھ سے ایک ہاتھ قریب ہوگا، میں اس سے دو ہاتھ قریب ہوں گا، جو میرے پاس چل کر آئے گا، میں اس کی طرف دوڑتا ہوا آؤں گا، اور جو مجھ سے زمین (بھر) برائی لے کر ملے گا (لیکن) وہ میرے ساتھ کسی کو شریک نہ ٹھہراتا ہو، تو میں اس سے اسی قدر بخشش لے کر ملوں گا۔

حضرت ابوسعید رضی اللہ عنہ سے روایت ہے۔ انہوں نے کہا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جب بندہ اسلام لائے اگر اس کا اہل ملام اچھا ہے تو اللہ تعالیٰ اس سے اس کے پہلے گناہ معاف کر دیتا ہے اور جو اس کے بعد ہے ایک نیکی کے بدلے دس نیکیاں لکھی جاتی ہیں۔ سات سو تک بلکہ اس سے بھی زیادہ تک اور برائی اس کی مانند ایک لکھی جاتی ہے۔ مگر اللہ اس سے تجاوز کرے۔

حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما سے روایت ہے۔ انہوں نے کہا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا اللہ نے نیکیاں اور برائیاں لکھیں۔ جو شخص نیکی کا قصد کرے اور نیکی نہ کرے اللہ اپنے نزدیک ایک پوری نیکی لکھتا ہے۔ اگر نیکی کا قصد کرے اور اس کو کرے اس کے بدلے اپنے پاس دس نیکیوں سے لے کر سات سو تک بلکہ اس سے

تَقَرَّبْتُ مِنْهُ ذِرَاعًا، وَمَنْ تَقَرَّبَ مِنِّي ذِرَاعًا، تَقَرَّبْتُ مِنْهُ بَاعًا، وَمَنْ آتَانِي بِمِثْقَلِ حَبِّ خَلْتِي، آتَيْتُهُ هَرُونَ، وَمَنْ لَقِيَنِي بِقُرَابِ الْأَرْضِ خَطِيئَةً لَا يُشْرِكُ بِي شَيْئًا، لَقِيَنِي بِمِثْلِهَا مَغْفِرَةً.

(مسلم)

عَنْ أَبِي سَعِيدٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ إِذَا أَسْلَمَ الْعَبْدُ فَحَسَنَ إِسْلَامُهُ يَكْفِرُ اللَّهُ عَنْهُ كُلَّ سَيِّئَةٍ كَانَ زَلَفَهَا وَكَانَ بَعْدَ الْقِصَاصِ الْحَسَنَةِ بِعَشْرِ امْثَالِهَا إِلَى سَبْعِ مِائَةِ ضِعْفٍ إِلَى أَضْعَافٍ كَثِيرَةٍ وَالسَّيِّئَةُ بِمِثْلِهَا إِلَّا أَنْ يَتَجَاوَزَ اللَّهُ عَنْهَا.

(بخاری)

عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمَا قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ إِنَّ اللَّهَ كَتَبَ الْحَسَنَاتِ وَالسَّيِّئَاتِ فَمَنْ هَمَّ بِحَسَنَةٍ فَلَمْ يَعْمَلْهَا كَتَبَهَا اللَّهُ لَهُ عِنْدَهُ حَسَنَةً كَامِلَةً فَإِنْ هَمَّ بِهَا فَعَمِلَهَا كَتَبَهَا اللَّهُ لَهُ عِنْدَهُ عَشْرَ حَسَنَاتٍ إِلَى سَبْعِ مِائَةِ ضِعْفٍ إِلَى أَضْعَافٍ كَثِيرَةٍ وَمَنْ هَمَّ بِسَيِّئَةٍ فَلَمْ يَعْمَلْهَا كَتَبَهَا

اللّٰهُ لَهُ عِنْدَهُ حَسَنَةٌ كَامِلَةٌ فَإِنْ هُوَ هَمٌّ  
بِهَا فَعَمِلَهَا كَتَبَهَا اللّٰهُ لَهُ مِائَةٌ وَاحِدَةٌ.  
(تشفیع علیہ)

بھی زیادہ تک لکھ دیتا ہے۔ جس نے بُرائی کا  
قصد کیا اور بُرائی نہ کی اللہ اپنے پاس ایک نیکی  
لکھ دیتا ہے۔ اگر قصد کیا ایک بُرائی کا پھر اس کو  
کیا اللہ اس کے بدلے ایک بُرائی لکھتا ہے۔

فائدہ: ان احادیث میں نبی کریم ﷺ نے فرمایا کہ جس شخص نے ایک نیکی کی اس کے لیے دس گنا  
اجر ہے۔

## ۲۷۔ نبی کریم ﷺ رات کے قیام سے پہلے دس مرتبہ تسبیحات پڑھتے

عَنْ عَاصِمِ بْنِ حُمَيْدٍ قَالَ سَأَلْتُ عَائِشَةَ  
بِمَا كَانَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ يَفْتَتِحُ قِيَامَ  
الَّيْلِ قَالَتْ سَأَلْتَنِي عَنْ شَيْءٍ مَا سَأَلَنِي  
عَنْهُ أَحَدٌ كَانَ يُكَبِّرُ عَشْرًا وَيُسَبِّحُ  
عَشْرًا وَيَسْتَغْفِرُ عَشْرًا وَيَقُولُ اللَّهُمَّ  
اغْفِرْ لِيْ وَأَهْلِيْ بَيْتِيْ وَارْزُقْنِيْ وَعَا فَبَيْنِيْ  
وَيَتَعَوَّذُ مِنْ ضَيْقِ الْمَقَامِ يَوْمَ الْقِيَامَةِ.  
(نسائی، ابن ماجہ)

حضرت عاصم بن حمید سے روایت ہے کہ میں نے  
حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا سے پوچھا کہ رسول اللہ  
ﷺ رات کی نماز کس دعا سے شروع کرتے  
تھے۔ انہوں نے کہا تم نے مجھ سے ایسی بات  
پوچھی جو کسی نے نہیں پوچھی تھی۔ آپ تکبیر کہتے  
تھے دس بار اور سبحان اللہ کہتے تھے دس بار اور  
استغفار کہتے تھے دس بار اور فرماتے تھے یا اللہ  
بخش دے مجھ کو اور ہدایت کر مجھ کو اور روزی  
دے مجھ کو اور تندرست رکھ مجھ کو اور پناہ مانگتے  
تھے جگہ کی تنگی سے قیامت کے روز۔

فائدہ: اس حدیث میں ذکر ہے کہ نبی کریم ﷺ رات کے قیام سے پہلے دس مرتبہ تسبیحات پڑھتے تھے۔

## ۲۸۔ حضرت نعیمان رضی اللہ عنہ دس اونٹوں کے عوض فروخت کر دیئے گئے

عَنْ أُمِّ سَلَمَةَ : قَالَتْ خَرَجَ أَبُو بَكْرٍ فِي  
تِجَارَةٍ إِلَى بَصْرَى قَبْلَ مَوْتِ النَّبِيِّ ﷺ  
بِعَامٍ . وَمَعَهُ نَعِيمَانُ وَسُوَيْبُ بْنُ خُوَيْلَةَ

ام المومنین حضرت ام سلمہ رضی اللہ عنہا سے روایت  
ہے کہ حضرت ابو بکر صدیق رضی اللہ عنہ تجارت کے  
لیے نکلے بصرے کی طرف (وہ ایک شہر ہے)

وَكُنَّا شَهِدًا بَدْرًا: وَكَانَ نُعَيْمَانُ عَلَى الزَّادِ: وَكَانَ سُويَّبُ رَجُلًا مَزَاحًا: فَقَالَ لِنُعَيْمَانَ أَطْعَمَنِي: قَالَ حَتَّى يَجِيءَ أَبُو بَكْرٍ: قَالَ: فَلَا غُيْظَنُكَ: قَالَ: فَمَرُّوا بِقَوْمٍ: قَالَ لَهُمْ سُويَّبُ: تَشْتَرُونَ مِنِّي عَبْدًا لِي؟

قَالُوا: نَعَمْ: قَالَ إِنَّهُ عَبْدٌ لَهُ كَلَامٌ وَهُوَ قَائِلٌ لَكُمْ إِنِّي خُرٌّ: فَإِنْ كُنْتُمْ إِذَا قَالَ لَكُمْ هَذِهِ الْمَقَالَةُ: تَرَكُمُوهُ: فَلَا تُفْسِدُوا عَلَى عَبْدِي: قَالُوا: لَا: بَلْ نَشْتَرِيهِ مِنْكَ فَأَشْتَرُوهُ مِنْهُ بِعَشْرِ قَلَانِصٍ: ثُمَّ اتَّوْهُ فَوَضَعُوا فِي عُنُقِهِ عِمَامَةً أَوْحَبَلَا: فَقَالَ نُعَيْمَانُ: إِنَّ هَذَا يَسْتَهْزِئُ بِكُمْ وَإِنِّي خُرٌّ: لَسْتُ بِعَبْدٍ: فَقَالُوا قَدْ أَخْبَرْنَا خَبَرَكَ: فَأَنْطَلَقُوا بِهِ: فَجَاءَ أَبُو بَكْرٍ فَأَخْبَرُوهُ بِذَلِكَ قَالَ: فَاتَّبَعَ الْقَوْمَ: وَرَدَّ عَلَيْهِمُ الْقَلَانِصَ: وَأَخَذَ نُعَيْمَانُ: قَالَ فَلَمَّا قَدِمُوا عَلَى النَّبِيِّ ﷺ وَأَخْبَرُوهُ: قَالَ فَضَحِكَ النَّبِيُّ ﷺ: وَأَصْحَابُهُ مِنْهُ: حَوْلًا.

(مسلم)

نبی کریم ﷺ کی وفات سے ایک سال پہلے اور ان کے ساتھ حضرت نعیمان رضی اللہ عنہ اور حضرت سویب رضی اللہ عنہ بن حرمہ تھے اور یہ دونوں شخص جنگ بدر میں شریک ہو چکے تھے اور حضرت نعیمان کے سپرد توشہ تھا اور حضرت سویب ایک مذاقیہ شخص تھے۔ انہوں نے حضرت نعیمان سے کہا کہ مجھے کھانا کھلا۔ حضرت نعیمان نے کہا۔ حضرت ابوبکر کو آنے دو حضرت سویب نے کہا اچھا میں تجھ کو غصہ دلاؤں گا (یعنی کھانا نہ دینے کے بدل تم کو کسی وقت حیران کروں گا)۔ خیر یہ لوگ ایک قوم پر سے گزرے حضرت سویب نے اس قوم کے لوگوں سے کہا تم مجھ سے ایک غلام خریدتے ہو۔ انہوں نے کہا ہاں حضرت سویب نے کہا اچھا لیکن وہ غلام ذرا باتونی ہے۔ جب تم اس کو خرید لو گے تو کہے گا میں آزاد ہوں اگر تم اس کے اس کہنے پر اس کو چھوڑ دو گے تو میرا غلام خراب ہو جائے گا وہ لوگ بولے نہیں (ہم اس کو نہیں چھوڑیں گے اور اس کی بات نہ سنیں گے) اور وہ غلام تم سے خرید لیں گے۔ آخر ان لوگوں نے حضرت نعیمان کو حضرت سویب سے دس اونٹوں کے بدل خرید لیا۔ پھر حضرت نعیمان کے پاس آئے اور اس کی گردن میں عمامہ باندھایا رسی ڈالی۔ حضرت نعیمان نے کہا یہ شخص تم سے ٹھٹھا کرتا ہے اور میں آزاد ہوں غلام نہیں ہوں۔ لوگوں نے کہا کہ تیرا مالک ہم سے پہلے



ہی تیرا حال بیان کر چکا ہے۔ خیر وہ لوگ اس کو لے گئے پھر حضرت ابو بکر رضی اللہ عنہ آئے۔ لوگوں نے اُن سے یہ حال بیان کیا کہ حضرت سوبط نے اس طرح سے حضرت نعیمان کو بیچ ڈالا۔ وہ اس قوم کے لوگوں کے پیچھے گئے اور اُن کے اونٹ ان کو واپس کیے اور حضرت نعیمان کو واپس لائے۔ جب یہ لوگ نبی کریم ﷺ کے پاس آئے تو آپ ﷺ سے یہ قصہ بیان کیا۔ راوی نے کہا آپ اپنے اور آپ کے اصحاب سال بھر اس واقعہ پر ہستے رہے۔

فائدہ: اس حدیث میں بیان ہے کہ حضرت نعیمان رضی اللہ عنہ کو حضرت سوبط رضی اللہ عنہ نے مذاقاً دس اونٹوں کے عوض فروخت کر دیا تھا۔

## ۲۹۔ نبی کریم ﷺ کی حضرت انس رضی اللہ عنہ نے دس سال خدمت کی

حضرت انس رضی اللہ عنہ سے روایت ہے۔ انہوں نے کہا کہ میں نے رسول اللہ ﷺ کی دس برس خدمت کی۔ آپ نے مجھے کبھی اُف نہ کیا۔ اور نہ کسی کام کے متعلق جو میں نے کیا نہ کہا کہ تم نے یہ کیوں کیا اور نہ کسی چیز کے متعلق جس کو میں نے چھوڑ دیا یہ کہا کہ تم نے کیوں چھوڑا۔ اور رسول اللہ ﷺ خلق میں سب آدمیوں سے بہتر تھے۔ میں نے کوئی ریشم نہ حریر اور نہ کوئی چیز کو نہیں چھوا جو رسول اللہ ﷺ کی ہتھیلی سے نرم ہو۔ میں نے کبھی مسک اور نہ کوئی

عَنْ أَنَسٍ قَالَ عَدِمْتُ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ عَشْرَ سِنِينَ فَمَا قَالَ لِي أَبَ قَطُّ وَمَا قَالَ لِي شَيْءٍ صَنَعْتُهُ لَمْ صَنَعْتُهُ وَلَا لِي شَيْءٍ تَرَكْتُهُ لَمْ تَرَكْتُهُ وَكَانَ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ مِنْ أَحْسَنِ النَّاسِ خُلُقًا وَمَا مَسَسْتُ خَرًّا قَطُّ وَلَا حَرِيرًا وَلَا شَيْءًا كَانَ الْإِنْسَانُ مِنْ كَفَرٍ إِلَّا زَكَّاهُ اللَّهُ ﷻ وَلَا شَمَمْتُ مِنْكَ قَطُّ وَلَا عَطَرًا كَانَ أَطْيَبَ مِنْ عَرَقِ رَسُولِ اللَّهِ ﷺ.

(ترمذی)

عطر سونگھا جس کی خوشبو رسول اللہ ﷺ کے پسینہ سے زیادہ ہو۔

فائدہ: اس حدیث میں ذکر ہے کہ نبی کریم ﷺ کی حضرت انس رضی اللہ عنہ نے دس سال خدمت کی۔

۳۰۔ ستر سے زیادہ آدمیوں نے دس دس کے گروہ میں سیر ہو کر کھانا کھایا

حضرت انس رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ حضرت ابو طلحہ رضی اللہ عنہ نے (اپنی اہلیہ) حضرت ام سلیم رضی اللہ عنہا سے کہا کہ میں نے رسول اللہ ﷺ کی آواز میں کمزوری محسوس کی ہے۔ میرا خیال ہے وہ بھوک کی وجہ سے ہے، کیا تیرے پاس (کھانے پینے کی) کوئی چیز ہے؟ انہوں نے کہا، ہاں۔ پھر انہوں نے جو کی چند روٹیاں نکالیں، پھر اپنا دوپٹہ پکڑا اور اس کے ایک کنارے میں روٹیاں پٹیشیں اور میرے (یعنی حضرت انس کے) کپڑے کے نیچے چھپادیں اور اس دوپٹے کا کچھ حصہ میرے جسم پر لپیٹ دیا، پھر مجھے رسول اللہ ﷺ کی خدمت میں بھیجا، چنانچہ میں وہ لے گیا تو میں نے رسول اللہ ﷺ کو مسجد میں تشریف فرما پایا۔ آپ کے ساتھ لوگ بھی بیٹھے ہوئے تھے، میں ان کے پاس جا کر کھڑا ہو گیا تو مجھ سے رسول اللہ ﷺ نے پوچھا کیا تمہیں ابو طلحہ نے بھیجا ہے؟ میں نے کہا جی ہاں۔ آپ نے پھر پوچھا، کیا کھانے کے لیے؟ میں نے کہا، جی ہاں: تو رسول اللہ ﷺ

عَنْ أَنَسٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ قَالَ: قَالَ أَبُو طَلْحَةَ لَأُمِّ سَلِيمٍ قَدْ سَمِعْتُ صَوْتَ رَسُولِ اللَّهِ ﷺ ضَعِيفًا اعْرِفْ فِيهِ الْجُوعَ، فَهَلْ عِنْدَكَ مِنْ شَيْءٍ؟ فَقَالَتْ: نَعَمْ، فَأَخْرَجَتْ أَقْرَاصًا مِنْ شَعِيرٍ، ثُمَّ أَخَذَتْ خِمَارًا لَهَا، فَلَقَّتِ الْخُبْزَ بِبَعْضِهِ، ثُمَّ دَسَتْهُ تَحْتَ ثَوْبِي وَرَدْتَنِي بِبَعْضِهِ، ثُمَّ أَرْسَلَتْنِي إِلَى رَسُولِ اللَّهِ ﷺ، فَذَهَبْتُ بِهِ، فَوَجَدْتُ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ جَالِسًا فِي الْمَسْجِدِ، وَمَعَهُ النَّاسُ، فَسَمْتُ عَلَيْهِمْ، فَقَالَ لِي رَسُولُ اللَّهِ ﷺ: "أَرْسَلَكَ أَبُو طَلْحَةَ؟" فَقُلْتُ: نَعَمْ، فَقَالَ: "الطَّعَامُ" قُلْتُ: "نَعَمْ"، فَقَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ: "قُومُوا" فَنَاقَلُوا وَأَنْطَلَقْتُ بَيْنَ أَيْدِيهِمْ حَتَّى جَنُونا، فَأَخْبَرْتُهُ فَقَالَ أَبُو طَلْحَةَ: يَا أُمَّ سَلِيمَ، قَدْ جَاءَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ بِالنَّاسِ وَلَيْسَ عِنْدَنَا مَا نَطْعِمُهُمْ؟ فَقَالَتْ: اللَّهُ وَرَسُولُهُ أَعْلَمُ. فَاِنْطَلَقَ أَبُو طَلْحَةَ حَتَّى لَقِيَ

رَسُولَ اللَّهِ ﷺ، فَأَقْبَلَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ مَعَهُ حَتَّى دَخَلَ، فَقَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ: "هَلِمْنِي مَا عِنْدَكَ يَا أُمِّ سَلِيمٍ" فَاتَتْ بِذَلِكَ الْخُبْزِ، فَأَمَرَ بِهِ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ فَفُتَّ، وَغَصَرَتْ عَلَيْهِ أُمُّ سَلِيمٍ عُمَةً فَأَدَمَتْهُ، ثُمَّ قَالَ لِإِبْنِهِ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ مَا شَاءَ اللَّهُ أَنْ يَقُولَ، ثُمَّ قَالَ: "إِنِّذَنْ لِعَشْرَةٍ" فَأَذِنَ لَهُمْ، فَأَكَلُوا حَتَّى شَبِعُوا ثُمَّ خَرَجُوا، ثُمَّ قَالَ: "إِنِّذَنْ لِعَشْرَةٍ" فَأَذِنَ لَهُمْ فَأَكَلُوا حَتَّى شَبِعُوا، ثُمَّ خَرَجُوا، ثُمَّ قَالَ: "إِنِّذَنْ لِعَشْرَةٍ" فَأَذِنَ لَهُمْ حَتَّى أَكَلَ الْقَوْمُ كُلُّهُمْ وَشَبِعُوا، وَالْقَوْمُ سَبْعُونَ رَجُلًا أَوْ ثَمَانُونَ.

(متفق علیہ)

نے (ساتھیوں سے) کہا۔ اٹھو، پس وہ سب چلے اور میں ان کے آگے آگے چلتا رہا، یہاں تک کہ میں حضرت ابوطلمحہ کے پاس پہنچ گیا اور آپ کو اس بات کی خبر دی۔ پس ابوطلمحہ نے فرمایا، اے ام سلیم! رسول اللہ ﷺ اپنے ساتھیوں سمیت تشریف لے آئے ہیں اور ہمارے پاس تو اتنا کھانا نہیں ہے جو ان سب کو کھلا سکیں۔ انہوں نے کہا اللہ اور اس کا رسول ہی بہتر جانتا ہے۔ پس ابوطلمحہ (باہر نکل کر) چلے یہاں تک کہ رسول اللہ ﷺ کو جا ملے۔ پس رسول اللہ ﷺ ان کے ساتھ آگے بڑھے حتیٰ کہ یہ دونوں گھر میں داخل ہو گئے۔ رسول اللہ ﷺ نے حضرت ام سلیم رضی اللہ عنہا سے فرمایا، تمہارے پاس جو کچھ ہے لے آؤ، پس انہوں نے وہ روٹیاں پیش کر دیں۔ رسول اللہ ﷺ کے حکم سے ان روٹیوں کو توڑا گیا اور ام سلیم نے ان پر گھی کی کچی نچوڑ دی جس نے ان کو سلان والا بنا دیا (یعنی چپڑی روٹی سالن کا کام بھی دے گئی)، پھر رسول اللہ ﷺ نے اس میں، جو اللہ نے چاہا، کہا (یعنی خیر و برکت کی دعا فرمائی) اور فرمایا، دس آدمیوں کو (کھانے کی) اجازت دو۔ پس ابوطلمحہ نے انہیں اجازت دی، انہوں نے کھانا کھایا یہاں تک کہ سیر ہو گئے۔ پھر چلے گئے۔ آپ نے پھر فرمایا، دس آدمیوں کو اجازت دو، پس انہیں اجازت دی، انہوں نے

بھی کھانا کھایا حتیٰ کہ سیر ہو گئے اور نکل گئے۔  
آپ نے پھر فرمایا، دس آدمیوں کو اجازت دو۔  
ابو طلحہ نے اجازت دی، یہاں تک کہ سب لوگوں  
نے (دس دس کر کے) سیر ہو کر کھانا کھالیا اور یہ  
ستر یا اسی آدی تھے۔

فائدہ: اس حدیث میں ذکر ہے کہ حضرت طلحہ رضی اللہ عنہ کی طرف سے دعوت میں ستر سے زیادہ آدمیوں  
نے دس دس کر کے سیر ہو کر کھانا کھایا۔

### ۳۱۔ تین سو کے قریب آدمیوں نے دس دس کے گروہ میں سیر ہو کر کھانا کھایا

عَنْ أَنَسِ بْنِ مَالِكٍ قَالَ تَزَوَّجَ رَسُولُ  
اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَدَخَلَ بِأَهْلِهِ فَصَلَّتْ  
أُمِّي حَمِيسًا فَجَعَلَتْهُ فِي تَوْرٍ فَقَالَتْ يَا  
أَنَسُ اذْهَبْ بِهَذَا إِلَى النَّبِيِّ ﷺ فَقُلْ لَهُ  
بَعَثْتَ بِهَذَا إِلَيْكَ أُمِّي وَهِيَ تُقَرِّئُكَ  
السَّلَامَ وَتَقُولُ إِنَّ هَذَا لَكَ مِنْ قَلِيلٍ يَا  
رَسُولَ اللَّهِ قَالَ فَذَهَبْتُ بِهِ إِلَى رَسُولِ  
اللَّهِ ﷺ فَقُلْتُ إِنَّ أُمِّي تُقَرِّئُكَ السَّلَامَ  
وَتَقُولُ إِنَّ هَذَا مِنْ لَكَ قَلِيلٌ قَالَ ضَعْفُ  
ثُمَّ قَالَ اذْهَبْ فَادْعُ لِي فُلَانًا وَ فُلَانًا وَ  
فُلَانًا وَ مَنْ لَقِيتُ فَسَمِّي رَجُلًا قَالَ  
فَدَعَوْتُ مَنْ سَمِّي وَمَنْ لَقِيتُ قَالَ قُلْتُ  
لَأَنْسَ عَدَدَكُمْ كَأَنَّا قَالَ زُهَاءُ فَلَا تَمَاتِ  
قَالَ فَقَالَ لِي رَسُولُ اللَّهِ ﷺ يَا أَنَسُ

حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ نے کہا کہ رسول اللہ  
ﷺ نے ایک بی بی سے (یعنی حضرت زینب  
سے) نکاح کیا پھر اپنے گھر میں تشریف لے گئے  
(یعنی بی بی کے پاس) سو میری ماں ام سلیم نے  
کچھ حبس پکایا اور ایک پیتل کے یا پتھر کے برتن  
میں رکھ کے مجھے کہا اے انس! لے جا اس کو نبی  
کریم ﷺ کے پاس اور کہہ کہ اس کو میری  
ماں نے بھیجا ہے اور وہ آپ کو سلام کہتی ہے اور  
عرض کرتی ہے کہ یہ ہماری طرف سے آپ کو  
نہایت قلیل ہے اسے اللہ کے رسول! انس نے کہا  
پھر میں اسے لے کر رسول اللہ ﷺ کی خدمت  
میں حاضر ہوا اور میں نے عرض کی کہ میری ماں  
آپ کو سلام کہتی ہے یہ آپ کو ہماری طرف سے  
بہت قلیل ہے۔ آپ نے فرمایا۔ رکھ دو پھر فرمایا۔

هَاتِ بِالنُّورِ قَالَ فَذْخُلُوا حَتَّى امْتَلَأَتِ  
 الصُّفَّةُ وَالْحُجْرَةُ فَقَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ  
 لِيَتَخَلَّقَ عَشْرَةُ عَشْرَةَ وَلْيَأْكُلْ كُلُّ إِنْسَانٍ  
 مِمَّا يَلِيهِ قَالَ فَاكَلُوا حَتَّى شَبِعُوا قَالَ  
 فَخَرَجَتْ طَائِفَةٌ وَدَخَلَتْ طَائِفَةٌ حَتَّى  
 أَكَلُوا كُلُّهُمْ قَالَ فَقَالَ لِي يَا أَنَسُ ازْفَعْ  
 قَالَ فَرَفَعْتُ فَمَا أَدْرِي حِينَ وَضَعْتُ  
 كَانَ أَكْثَرُ أَمْ حِينَ رَفَعْتُ قَالَ وَجَلَسَ  
 طَوَائِفٌ مِنْهُمْ يَتَحَدَّثُونَ فِي بَيْتِ رَسُولِ  
 اللَّهِ ﷺ جَالِسٌ وَزَوْجَتُهُ مُوَلِّيَةٌ وَجْهَهَا  
 إِلَى الْحَائِطِ فَتَقَلُّوا عَلَى رَسُولِ اللَّهِ  
 ﷺ فَخَرَجَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ فَسَلَّمَ  
 عَلَى نِسَائِهِ ثُمَّ رَجَعَ فَلَمَّا رَأَوْا رَسُولَ  
 اللَّهِ ﷺ قَدْ رَجَعَ ظَنُّوا أَنَّهُمْ قَدْ قَلُّوا  
 عَلَيْهِ فَايْتَدَرُوا الْبَابَ فَخَرَجُوا كُلُّهُمْ  
 وَجَاءَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ وَسَلَّمَ حَتَّى  
 أَرَاخِيَ السَّيْرَ وَدَخَلَ وَأَنَا جَالِسٌ فِي  
 الْحُجْرَةِ فَلَمْ يَلَيْتُ إِلَّا يَمِينًا حَتَّى خَرَجَ  
 عَلَيَّ وَأَنْزَلْتُ هَذِهِ الْآيَاتِ فَخَرَجَ  
 رَسُولُ اللَّهِ ﷺ فَقَرَأَ هُنَّ عَلَى النَّاسِ  
 يَسْأَلُهَا الَّذِينَ آمَنُوا لَا تَدْخُلُوا بُيُوتَ  
 النَّبِيِّ إِلَّا أَنْ يُؤْذَنَ لَكُمْ إِلَى طَعَامٍ غَيْرٍ  
 نَاطِرِينَ إِنَّهُ وَلَكِنْ إِذَا دُعِيتُمْ فَادْخُلُوا  
 فَإِذَا طَعِمْتُمْ فَانْتَشِرُوا وَلَا مُسْتَأْنِسِينَ  
 لِحَدِيثٍ إِنَّ ذَلِكَ كَانَ يُؤْذِي النَّبِيَّ

جاؤا بعد ظلمت نے فلا نے مخصوص کو اور جو تم کو ملے ان کو  
 بلاؤ اور کئی آدمیوں کے نام فرمائے۔ حضرت انس  
 رضی اللہ عنہ نے کہا پھر ان سب کو میں نے بلایا جن کے  
 نام آپ نے لیے تھے اور جو مجھ مل گیا۔ راوی کہتا  
 ہے کہ میں نے انس رضی اللہ عنہ سے پوچھا کہ کتنے  
 لوگ ہوں گے انہوں نے کہا کہ میں سو کے  
 قریب۔ حضرت انس رضی اللہ عنہ نے کہا پھر مجھ سے  
 رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا اے انس وہ برتن لاؤ۔  
 حضرت انس رضی اللہ عنہ نے کہا پھر سب گھر میں داخل  
 ہوئے یہاں تک کہ دالان اور کوٹھری سب بھر گئے  
 اور رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا دس آدمی کا حلقہ  
 باندھ لو اور ہر شخص اپنے پاس سے کھائے۔ انس  
 نے کہا پھر سب نے کھایا یہاں تک کہ سیر ہو گئے  
 اور ایک گروہ نکلتا تھا اور دوسرا داخل ہوتا تھا یہاں  
 تک کہ سب کھا چکے۔ پھر آپ نے مجھ سے فرمایا  
 کہ اے انس اٹھاؤ (یعنی یہ برتن) انس نے کہا  
 پھر میں نے اٹھایا۔ سو میں نہیں جانتا تھا کہ جب  
 میں نے رکھا تھا اس وقت زیادہ تھا یا جب میں  
 نے اٹھایا۔ کہا راوی نے اور بیٹھے رہے کئی  
 آنے والے ان میں سے باتیں کرتے ہوئے  
 رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے گھر میں اور رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم  
 بھی بیٹھے تھے اور آپ کی بی بی دیوار کی طرف  
 منہ پھیرے بیٹھی تھیں اور رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم پر  
 لوگوں کا بیٹھنا گراں گزرا اور آپ صلی اللہ علیہ وسلم نکلے  
 اور سلام کیا آپ نے عورتوں پر یعنی ہر بی بی کے

إِلَىٰ أَحْمَرَ الْأَيَّةِ قَالَ الْجَعْدُ قَالَ أَنَسُ أَنَا  
أَخَذْتُ النَّاسَ عَهْدًا بِهَذِهِ الْأَيَّةِ وَحُجَّيْنِ  
بِسَاءِ النَّبِيِّ ﷺ.

(ترمذی)

حجرے پر تشریف لے گئے۔ پھر لوٹے پھر جب انہوں نے دیکھا کہ رسول اللہ ﷺ لوٹے انہوں نے گمان کیا کہ رسول اللہ ﷺ کو ہمارا بیٹھنا گراں گزرا سو جلدی سے وہ سب دروازہ کے باہر گئے اور رسول اللہ ﷺ نے آکر پردہ ڈال دیا اور حجرہ کے اندر آئے اور میں بیٹھا ہوا تھا۔ سو کچھ دیر نہ ہوئی کہ آپ میری طرف نکلے اور یہ آیتیں اتریں سو آپ نے نکل کر لوگوں پر پڑھیں یا ایہا الذین سے آخر تک یعنی اے ایمان والو نہ داخل ہو نبی ﷺ کے گھروں میں مگر یہ کہ بلائے جاؤ تم کھانے کو نہ یہ کہ انتظار کرتے رہو اس کے پکنے کا۔ لیکن جب تم بلائے جاؤ تو داخل ہو پھر جب کھا چکو تو پھیل جاؤ اور نہ بیٹھے رہو باتیں بنانے کو اس سے نبی ﷺ کو ایذا ہوتی ہے اور وہ تم سے شر مانتا ہے اور اللہ کی بات سے نہیں شر مانتا اور جب مانگو کوئی چیز تو مانگ لو پردہ کے باہر سے۔ یہ بہت پاک کرنے والا ہے تمہارے دلوں کو اور بیبیوں کے دلوں کو اور تم کو لائق نہیں کہ اذیت دو رسول اللہ ﷺ کو اور نہ یہ کہ نکاح کرو اس کے بعد اس کی بیبیوں سے۔ یہ اللہ کے نزدیک بڑا گناہ ہے اتھنا، جعد نے کہا حضرت انس رضی اللہ عنہ کہتے تھے کہ پہلے سب لوگوں سے مجھ کو پہنچی ہیں یہ آیتیں اور اسی دن سے پردہ کر۔ نہ لگیں بیبیاں نبی کریم ﷺ کی۔

فائدہ: اس حدیث میں ذکر ہے کہ تین سو کے قریب آدمیوں نے دس دس کی ٹولیوں میں سیر ہو کر کھانا کھایا۔

### ۳۲۔ حضرت موسیٰ علیہ السلام نے دس برس مزدوری کی

عَنْ عُتْبَةَ بْنِ النَّدْرِ يَقُولُ: كُنَّا عِنْدَ رَسُولِ اللَّهِ ﷺ فَقَرَأَ طَسَمَ. حَتَّى إِذَا بَلَغَ قِصَّةَ مُوسَى قَالَ (إِنَّ مُوسَى عَلَيْهِ السَّلَامُ أَجَرَ نَفْسَهُ ثَمَانِي سِنِينَ، أَوْ عَشْرًا، عَلَى عِفَّةٍ فَرَجِهِ وَطَعَامِ بَعْلَتِهِ).

حضرت عتبہ بن الندر رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ ہم رسول اللہ ﷺ کے پاس تھے۔ اتنے میں آپ ﷺ نے سورہ طسم پڑھی یہاں تک کہ حضرت موسیٰ علیہ السلام کے قصے پر پہنچے تو فرمایا کہ حضرت موسیٰ علیہ السلام نے اپنے تئیں مزدوری پر دیا آٹھ یا دس برس تک اس شرط پر کہ وہ اپنی شرمگاہ کو روکے رہیں گے اور پیٹ کے لیے روٹی لیں گے۔

فائدہ: اس حدیث میں نبی کریم ﷺ نے فرمایا کہ حضرت موسیٰ علیہ السلام نے آٹھ یا دس سال مزدوری کی اس شرط پر کہ انہیں پیٹ بھر کر کھانا ملے گا اور اپنے مالک کی جوان بیٹیوں کے درمیان عفت سے رہیں گے۔ اس مدت کے بعد ایک بیٹی کا نکاح ان سے کر دیا جائے گا۔

### ۳۳۔ ایک دُعائیں دس باتیں

عَنِ ابْنِ عُمَرَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمَا قَالَ فَلَمَّا كَانَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ يَقُومُ مِنْ مَجْلِسٍ حَتَّى يَذْغُو بِهِؤُلَاءِ الدَّعَوَاتِ لِأَصْحَابِهِ اللَّهُمَّ أَقْسِمُ لَنَا مِنْ خَشْيَتِكَ مَا تَحُولُ بِهِ بَيْنَنَا وَبَيْنَا مَعَاصِيكَ وَمِنْ طَاعَتِكَ مَا تَبْلُغُنَا بِهِ جَنَّاتِكَ وَمِنْ الْيَقِينِ مَا تَهْوُونَ بِهِ عَلَيْنَا مَصِيبَاتِ الدُّنْيَا وَمَتَّعْنَا بِأَسْمَاعِنَا وَأَبْصَارِنَا وَقُلُوبِنَا مَا أَحْيَيْنَا وَاجْعَلْهُ

حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما سے روایت ہے۔ انہوں نے کہا کہ رسول اللہ ﷺ کم ہی کسی مجلس سے اٹھتے تھے یہاں تک کہ ان کلمات کے ساتھ اپنے صحابہ کے لیے دعا فرماتے۔ اے اللہ! ہمیں اپنی خشیت اس قدر نصیب فرما جس کے ساتھ تو ہمارے اور اپنی نافرمانی کے درمیان حائل ہو جائے اور اپنی اطاعت اس قدر نصیب فرما کہ اس کے سبب تو ہم کو جنت میں پہنچا دے

اور اس قدر یقین نصیب فرما جس کے ساتھ تو ہم پر دنیا کی مصیبتیں آسان کر دے۔ اور ہم کو ہماری شنوائیوں اور پینائیوں اور ہماری قوت کے ساتھ بہرہ مند فرما جب تک تو ہم کو زندہ رکھے اور اس بہرہ مندی کو ہمارا وارث بنا۔ ہماری کینہ کشی اس پر گردان جس نے ہم پر ظلم کیا۔ ہم کو اس شخص پر فتح دے جو ہم سے دشمنی رکھے۔ ہمارے دین میں ہماری مصیبت نہ گردان۔ دنیا کو ہمارا برا اندیشہ نہ بنا۔ اور نہ ہمارے علم کی نہایت بنا۔ ہم پر اس شخص کو مسلط نہ کر جو ہم پر رحم نہ کرے۔

الْوَارِثُ مِنَّا وَاجْعَلْ ثَأْرَنَا عَلٰی مَنْ ظَلَمْنَا  
وَانصُرْنَا عَلٰی مَنْ عَادَانَا وَلَا تَجْعَلْ  
مُصِيبَتَنَا فِیْ دِیْنِنَا وَلَا تَجْعَلِ الدُّنْيَا  
اَكْبَرَ هَمِّمِنَا وَلَا مَبْلَغَ عِلْمِنَا وَلَا تُسَلِّطْ  
عَلَيْنَا مَنْ لَا یَرْحَمُنَا۔

(ترمذی، مشکوٰۃ)

فائدہ: اس حدیث میں ایک دعا کا ذکر ہے جس میں دس باتیں ہیں۔

☆ اے اللہ! ہمیں اپنی خشیت اس قدر نصیب فرما جس کے ساتھ تو ہمارے اور اپنی نافرمانی کے درمیان حائل ہو جائے۔

☆ اپنی اطاعت اس قدر نصیب فرما کہ اس کے سبب تو ہم کو جنت میں پہنچا دے۔

☆ اس قدر یقین نصیب فرما جس کے ساتھ تو ہم پر دنیا کی مصیبتیں آسان کر دے۔

☆ ہم کو ہماری شنوائیوں اور پینائیوں اور ہماری قوت کے ساتھ بہرہ مند فرما اور جب تک تو ہم کو زندہ رکھے اس بہرہ مندی کو ہمارا وارث بنا۔

☆ ہماری کینہ کشی اس پر ڈال جس نے ہم پر ظلم کیا۔

☆ ہم کو اس شخص پر فتح دے جو ہم سے دشمنی رکھے۔

☆ ہمارے دین میں ہماری مصیبت نہ ڈال۔

☆ دنیا کو ہمارا برا اندیشہ نہ بنا۔

☆ ہمارے علم کی نہایت نہ بنا۔

☆ ہم پر اس شخص کو مسلط نہ کر جو ہم پر رحم نہ کرے۔



### ۳۴۔ قیامت کی دس نشانیاں

حضرت حذیفہ بن اسید رضی اللہ عنہ سے روایت ہے۔ انہوں نے کہا کہ رسول اللہ ﷺ بالا خانہ پر برآمد ہوئے اور ہم قیامت کا ذکر کر رہے تھے۔ آپ ﷺ نے فرمایا کہ قیامت نہ آئے گی جہاں تک دس نشانیاں ظاہر نہ ہوں گی۔ ایک تو سورج کا مغرب سے طلوع ہونا۔ دوسرے دجال کا نکلنا۔ تیسرے دھوکے کا نکلنا۔ چوتھے دابۃ الارض کا نکلنا۔ پانچویں یاجوج اور ماجوج کا نکلنا۔ چھٹے حضرت عیسیٰ علیہ السلام ابن مریم کا اترنا۔ ساتویں زمین کا دھنسا مشرق میں۔ آٹھویں زمین کا دھنسا مغرب میں۔ نویں زمین کا دھنسا جزیرہ عرب میں۔ دسویں ایک آگ جو عدن کے نشیب سے نکلے گی جس کو امین کہتے ہیں۔ وہ لوگوں کو محشر کی طرف یعنی شام کے ملک کی طرف لے جائے گی۔ جب لوگ رات گزاریں گے وہ بھی ان کے ساتھ رات گزارے گی۔ اور جب لوگ آرام کریں گے تو وہ آگ بھی آرام کرے گی ان کے ساتھ۔

عَنْ حَذِيفَةَ بْنِ اسِيدٍ، أَبِي مَرْيَحَةَ، قَالَ: اِطَّلَعَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ مِنْ غُرْفَةٍ، وَلَحْنُ نَسْدِ اكْرُ السَّاعَةِ فَقَالَ لَا تَقُومُ السَّاعَةُ حَتَّى تَكُونَ عَشْرُ آيَاتٍ طُلُوعُ الشَّمْسِ مِنْ مَغْرِبِهَا. وَالذَّجَالُ. وَالذَّخَانُ وَالذَّابَّةُ. وَيَأْجُوجُ وَمَاجُوجُ. وَخُرُوجُ عِيسَى بْنِ مَرْيَمَ، عَلَيْهِ السَّلَامُ. وَثَلَاثُ خُسُوفٍ خُسُوفٍ بِالشَّمْسِ. وَخُسُوفٍ بِالْقَمَرِ. وَخُسُوفٍ بِجَزِيرَةِ الْعَرَبِ. وَنَارٌ تَخْرُجُ مِنْ قَعْرِ عَدْنٍ اَمِينٍ، تَسُوقُ النَّاسَ اِلَى الْمَحْشَرِ. ثَبِيْتُ مَعَهُمْ اِذَا بَاتُوا. وَثَقِيلٌ مَعَهُمْ اِذَا قَالُوا.

(مسلم، ابن ماجہ، ترمذی)

فائدہ: اس حدیث میں نبی کریم ﷺ نے قیامت کی دس نشانیاں بیان فرمائیں۔

☆ سورج کا مغرب سے طلوع ہونا۔

☆ دجال کا نکلنا۔

☆ دھوکے کا نکلنا۔

☆ دابۃ الارض کا نکلنا۔

☆ یا جوج اور ماجوج کا نکلنا۔

☆ حضرت عیسیٰ ابن مریم علیہ السلام کا اترنا۔

☆ زمین کا مشرق میں دھننا۔

☆ زمین کا مغرب میں دھننا۔

☆ زمین کا جزیرہ عرب میں دھننا۔

☆ عدن سے ایک آگ نکلے گی جو لوگوں کو مشرقی طرف لے جائے گی۔ جب لوگ رات گزاریں گے وہ بھی ان کے ساتھ رات گزارے گی اور جب لوگ آرام کریں گے تو وہ آگ بھی آرام کرے گی۔

## ۳۵۔ دوزخ سے آخر میں نکلنے والے شخص کے لیے دس دنیا کے برابر جنت

حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا۔ میں جانتا ہوں اس کو جو سب دوزخیوں میں اخیر میں دوزخ سے نکلے گا اور سب جنتیوں میں اخیر میں جنت میں جائے گا۔ وہ ایک شخص ہوگا جو دوزخ سے گھسٹتا ہوا (پیٹ اور ہاتھوں کے بل) نکلے گا۔ اس سے کہا جائے گا۔ جا جنت میں داخل ہو، وہ وہاں جائے گا۔ اس کو معلوم ہوگا کہ جنت بھری ہوئی ہے (اس میں کہیں جگہ نہیں ہے حالانکہ جنت بہت وسیع ہے کبھی بھر نہیں سکتی) وہ لوٹ کر آئے گا اور عرض کرے گا۔ مالک میں نے تو جنت کو بھرا ہوا پایا۔ پھر مالک فرمائے گا۔ جا جنت میں داخل ہو۔ وہ جائے گا اس کو بھری ہوئی معلوم ہوگی۔ وہ پھر لوٹ کر آئے گا اور عرض کرے گا۔ مالک میں تو اس کو بھری ہوئی پاتا ہوں۔ پروردگار فرمائے گا۔ جا جنت میں جا

عَنْ عَبْدِ اللَّهِ ابْنِ مَسْعُودٍ: قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ إِنِّي لَا أَعْلَمُ آخِرَ أَهْلِ النَّارِ خُرُوجًا مِنْهَا وَآخِرَ أَهْلِ الْجَنَّةِ دُخُولًا الْجَنَّةِ رَجُلٌ يَخْرُجُ مِنَ النَّارِ حَبْرًا: فَيَقَالُ لَهُ: إِذْهَبْ فَادْخُلِ الْجَنَّةَ، فَيَأْتِيهَا فَيُخِيلُ إِلَيْهِ أَنَّهَا مَلَأَى: فَيَرْجِعُ: فَيَقُولُ: يَا رَبِّ وَجَدْتُهَا مَلَأَى: فَيَقُولُ اللَّهُ: إِذْهَبْ فَادْخُلِ الْجَنَّةَ: فَيَأْتِيهَا فَيُخِيلُ إِلَيْهِ أَنَّهَا مَلَأَى فَيَرْجِعُ فَيَقُولُ: يَا رَبِّ وَجَدْتُهَا مَلَأَى: فَيَقُولُ اللَّهُ: سُبْحَانَهُ: إِذْهَبْ فَادْخُلِ الْجَنَّةَ فَيَأْتِيهَا فَيُخِيلُ إِلَيْهِ أَنَّهَا مَلَأَى فَيَرْجِعُ فَيَقُولُ: يَا رَبِّ إِنَّهَا مَلَأَى فَيَقُولُ اللَّهُ: إِذْهَبْ فَادْخُلِ الْجَنَّةَ فَإِنَّ لَكَ مِثْلَ الدُّنْيَا وَعَشْرَةَ مِثَالِهَا أَوْ إِنَّ لَكَ، مِثْلَ عَشْرَةِ أَمْثَالِ الدُّنْيَا فَيَقُولُ: أَسْخَرْتُ بَنِي

(أَوِ اتَّضَحَكَ بِسِيٍّ) وَأَنْتَ الْمَلِكُ؟  
قَالَ: فَلَقَدْ رَأَيْتُ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ  
ضَحِكَ حَتَّى بَدَتْ نَوَاجِذُهُ. فَكَانَ يُقَالُ:  
هَذَا أَذْنَى أَهْلِ الْجَنَّةِ مَنْزِلًا.

(ابن ماجہ)

وہ جائے گا اُس کو بھری ہوئی معلوم ہوگی۔ وہ  
لوٹ آئے گا اور عرض کرے گا۔ مالک وہ تو  
بھری ہوئی ہے۔ پروردگار فرمائے گا جا جنت  
میں داخل ہو تجھے اتنی جگہ ملے گی جیسے دنیا تھی  
اور دس دنیا کے برابر یا یوں فرمائے گا تیری جگہ  
دس دنیا کے برابر ہے۔ وہ عرض کرے گا۔ اے  
مالک تو مجھ سے ٹھٹھہ کرتا ہے یا مجھ سے ہنستا ہے  
حالانکہ تو بادشاہ ہے۔ راوی نے کہا میں نے  
دیکھا جب آپ ﷺ نے یہ حدیث بیان کی تو  
آپ ﷺ ہنسے یہاں تک کہ آپ ﷺ کے  
اخیر کے دانت کھل گئے۔ تو یہ کہا جاتا تھا کہ یہ  
شخص سب سے کم درجہ والا ہوگا جنتیوں میں۔

فائدہ: اس حدیث میں نبی کریم ﷺ نے فرمایا کہ دوزخیوں میں آخر میں دوزخ سے نکلنے والا سب  
جنتیوں سے اخیر میں جنت میں جائے گا۔ وہ جنت کو بھری ہوئی پائے گا۔ اللہ تعالیٰ کی طرف  
سے دس دنیا کے برابر جنت کی پیشکش پر وہ راضی ہوگا۔

### ۳۶۔ حضرت اقرع بن حابس رضی اللہ عنہ کے دس بیٹے تھے

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ  
رسول اللہ ﷺ نے حسن بن علی رضی اللہ عنہ کا بوسہ  
لیا۔ آپ ﷺ کے پاس اقرع بن حابس موجود  
تھا۔ اس نے کہا: میرے دس بیٹے ہیں میں نے  
ان میں سے کبھی کسی کا بوسہ نہیں لیا۔ رسول اللہ  
ﷺ نے اسکی جانب دیکھا۔ پھر فرمایا: جو شخص  
کسی پر رحم نہیں کرتا، اس پر رحم نہیں کیا جائے گا۔

عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ قَالَ قَالَ قَبْلَ  
رَسُولِ اللَّهِ ﷺ الْحَسَنُ ابْنُ عَلِيٍّ  
رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمَا وَعِنْدَهُ الْأَقْرَعُ ابْنُ  
حَابِسٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ فَقَالَ الْأَقْرَعُ  
رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ إِنَّ لِي عَشْرَةَ مِنَ الْوَلَدِ مَا  
قَبَّلْتُ مِنْهُمْ أَحَدًا فَنَظَرَ إِلَيْهِ رَسُولُ اللَّهِ  
ﷺ ثُمَّ قَالَ مَنْ لَا يَرْحَمُ لَا يَرْحَمْ.  
(متفق عليه، فہم الحدیث)

فائدہ: اس حدیث میں ذکر ہے کہ حضرت اقرع بن حابس رضی اللہ عنہ کے دس بیٹے تھے۔ اور انہوں نے کبھی ان میں سے کسی کا بوسہ نہیں لیا۔ نبی کریم ﷺ نے فرمایا کہ جو شخص کسی پر رحم نہیں کرتا اس پر رحم نہیں کیا جائے گا۔



## مآخذ

قرآن مجید (تفسیر ابن کثیر):	ترجمہ: حضرت مولانا محمد مسکن جونا گڑھی
	تفسیر: حضرت علامہ حافظ عماد الدین ابن کثیر
قرآن مجید:	ترجمہ و تفسیر: حضرت شاہ عبدالقادر محدث دہلوی
قرآن مجید:	ترجمہ: حضرت مولانا محمد جونا گڑھی
	تفسیر: حضرت مولانا حافظ صلاح الدین یوسف
قرآن مجید:	ترجمہ: حافظ عبدالسلام بن محمد
قرآن مجید (تفسیر تفہیم القرآن):	ترجمہ و تفسیر: مولانا سید ابوالاعلیٰ مودودی
قرآن مجید:	ترجمہ: حضرت مولانا محمود الحسن
	تفسیر: حضرت مولانا شبیر احمد عثمانی
قرآن مجید (تفسیر ضیاء القرآن):	ترجمہ و تفسیر: حضرت پیر محمد کرم شاہ
المعجم القہر بن لافاظ القرآن الکریم:	حضرت محمد فواد عبدالباقی
صحیح بخاری:	حضرت امام ابو عبد اللہ بن اسماعیل بخاری
	ترجمہ: حضرت علامہ وحید الزمان
صحیح مسلم:	حضرت امام مسلم بن الحجاج ابوالحسن
	ترجمہ: حضرت علامہ وحید الزمان
سنن ابوداؤد:	حضرت امام ابوداؤد سلیمان بن الاشعث
	ترجمہ: حضرت علامہ وحید الزمان

سنن ابن ماجہ: حضرت امام حافظ ابو عبد اللہ محمد بن یزید بن عبد اللہ ابن ماجہ

ترجمہ: حضرت علامہ وحید الزمان

الجامع الترمذی: حضرت امام ابو عیسیٰ محمد بن عیسیٰ سلمیٰ ترمذی

ترجمہ: حضرت علامہ بدیع الزمان

سنن نسائی: حضرت امام ابو عبد الرحمن احمد بن علی شعیب

ترجمہ: حضرت علامہ وحید الزمان

مشکوٰۃ: حضرت امام دلی الدین محمد بن عبد اللہ خطیب  
شائع کردہ: رحمانیہ کتب خانہ اردو بازار لاہور

مشکوٰۃ: ترجمہ: حضرت مولانا محمد اسماعیل سلفی

ریاض الصالحین: حضرت ابو زکریا یحییٰ من شرف النودی الاشقی  
ترجمہ: حضرت مولانا حافظ صلاح الدین یوسف

فہم الحدیث: ترجمہ: میاں محمد جمیل ایم۔ اے

سیرت الرسول: حضرت محمد بن عبد الوہاب

ترجمہ: حضرت مولانا حافظ محمد اسحاق

سیرت النبی: حضرت علامہ شلی نعمانی

حضرت علامہ سید سلیمان ندوی

سیرت النبی (رحمۃ للعالمین): حضرت قاضی محمد سلیمان سلمان منصور پوری

کتاب التوحید: حضرت محمد بن عبد الوہاب

ترجمہ: حضرت مولانا عطاء اللہ تاقب

خاندان نبوت: حضرت محمد ادریس جوہیانی





## غُشاریات قرآن وحدیث کی چند خصوصیات

- ★ اس کتاب کا موضوع ایسا اچھوتا اور نادر ہے جس پر غالباً پہلے قلم نہیں اُٹھایا گیا۔
- ★ اس کتاب کے پڑھنے سے قرآن وحدیث کے ایک قابل ذکر حصے سے براہ راست واقفیت حاصل ہو سکتی ہے۔
- ★ اس کتاب میں شروع سے آخر تک دلچسپی کا عنصر قائم رہتا ہے۔
- ★ قرآن مجید کے تمام متعلقہ مضامین قرآنی ترتیب سے درج کیے گئے ہیں حتیٰ کہ ایک مضمون کی زیادہ آیات بھی ترتیب سے درج ہیں۔
- ★ قرآنی آیات اور احادیث کے اُردو ترجمے کے علاوہ اُن کا خلاصہ بھی دیا گیا ہے۔